تحقیقات
خواص المفردات
المعروف
خواص الاشیاء
حصہ سوم (اعصابی)
مصنفہ ومرتبہ
حکیم محمد یٰسین زبدۃ الحکماء
شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانیؒ
یٰسین دواخانہ وطبی کتب خانہ دنیاپور ضلع لودھراں
LIKE US ON facebook
Tibbi Books for Atiba Karam

تحقیقات

خواص المفردات

حصہ سوئم اعصابی (دماغی)

اس کتاب میں ان تمام اشیاء کے تفصیلی افعال و اثرات خواص و فوائد بیان کئے گئے ہیں جو دماغ و اعصاب کے فعل میں تحریک و تیزی پیدا کرتی ہیں۔ ان اشیاء کے افعال و اثرات قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں اس خوبی سے تحریر کئے ہیں کہ ایک بار کے مطالعہ سے ہی ذہن نشین ہو جاتے ہیں جس سے معالج علم الادویہ پر مکمل دسترس حاصل کر کے بلند مقام حاصل کر لیتا ہے

مصنفہ و مرتبہ

حکیم محمد یٰسین زبدۃ الحکماء

یٰسین طبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیاپور

نام کتاب ——— تحقیقات خواص المفردات حصہ سوم اعصابی

نام مصنف ——— حکیم حاجی محمد یٰسین و محمد شریف

ناشر ——— یٰسین طبی کتب خانہ دنیا پور

صفحات ——— ۳۹۰

تعداد ——— ۱۰۰۰ ایک ہزار

باراول ——— ۱۹۸۰

باردوم ——— ۱۹۹۰

بارسوم ——— ۱۹۹۴

چہارم ۱۹۹۸

کاغذ ——— سفید

قیمت مجلد ——— ۱۱۰/- روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

۱۔ یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں فون ۲۷۷۳

۲۔ یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

دوکان نمبر ۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد

معنون

ہم اپنی اس علمی و فنی کوشش کو جو خالص صداقت کے تحت قانونِ مفرد اعضاء کی روشنی میں اپنے استادِ محترم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انکے مشن کی تکمیل کیلئے کی گئی ہے تاکہ احیائے فن اور تجدید طب کا سلسلہ قائم رہے اور قارئین خواص المفردات کی صحیح حقیقت سے آگاہ ہوسکیں۔

اپنے محسن استادِ گرامی عالی جناب حکیم انقلاب المعالج الحاج دوست محمد صابر ملتانی بانی تحریک تجدید طب و موجد قانونِ مفرد اعضاء کے اسمِ گرامی پر نہایت عقیدت کے ساتھ معنون کرتے ہیں۔

خادم فن

حکیم محمد شریف و حکیم محمد یٰسین دنیا پور

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج

مع بیاض یٰسین

مصنفہ الحاج حکیم محمد یٰسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت عضلاتی غدی اور اعصابی امراض و علامات کی الگ الگ تشریح و توضیح کے بعد ہر ایک کی تحریک مزاج نبض تشخیص کے بعد موثر علاج درج کیا گیا ہے کتاب کے آخر میں یقینی و بے خطا مجربات بھی دئے گئے ہیں جنہیں بالا اعضاء بے خوف و خطر استعمال کیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے یہ کتاب اپنی انفرادیت کے اعتبار سے واقعی منفرد ہوگئی ہے ۔۔

علم الامراض اور تشخیص و تجویز علاج کی رو سے یہ کتاب زرد جواہرات میں تولنے کے قابل ہے ۔

ملنے کا پتہ

یٰسین طبّی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور
یٰسین طبّی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں فون 06518-2773

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد

عرض حال

عالجوا المرضیٰ بعقاقیر ارضہم
مریضوں کا علاج ان کے وطن کی جڑی بوٹیوں سے کرو

اس حکم کے پیش نظر تحقیقات خواص المفردات حصہ سوئم میں ان تمام اشیاء کے تفصیلی خواص و فوائد ۔ افعال و اثرات بیان کئے ہیں جو صرف دماغ و اعصاب کے فعل میں تحریک و تیزی کر کے خلط بلغم پیدا کرتی ہیں ۔ ان اشیاء کے افعال و اثرات قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں اس انداز سے لکھے گئے ہیں کہ صرف ایک بار کے مطالعہ سے ہی ذہن نشین ہو جاتے ہیں جس سے معالج علم الادویہ پر مکمل عبور حاصل کر کے معاشرے میں بلند مقام پیدا کر لیتا ہے ۔

قارئین کی سہولت کے لئے جا بجا یقینی و بے خطا تجربات بھی دیئے گئے ہیں ہم نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ کتاب ہذا میں کوئی فنی غلطی نہ رہے لیکن انسان مرکب الخطا ہے ۔

اسلئے اگر آپ اس کتاب میں کہیں کوئی غلطی محسوس کریں تو ادارہ کو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں پیش لفظ اور مقدمہ جلد اول جو عضلاتی میں شائع ہو چکا ہے وہی ملاحظہ فرمائیں دوسرا حصہ جو غدی اشیاء پر مشتمل ہے بہت جلد شائع کیا جا رہا ہے ۔

خادم فن

حکیم محمد شریف ، حکیم محمد یٰسین دنیا پور

پہلا حصہ

اعصابی غدی

صفحہ ۱ سے ۱۵۸ تک

دوسرا حصہ

اعصابی اعضلاتی

صفحہ ۱۵۹ سے ۱۶۲ تک

تیسرا حصہ اصطلاحات ادویہ ۲۶۳ تا ۳۹۰

فہرست

ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آک

نام (اردو) مدار، آکون، آکھ (عربی) عشر (فارسی) خوک زہرناک (تیلنگو) مندرلمو (سنکرت)، مدار (سندھی) آک (بنگالی) آکنڈہ (گجراتی) آکڈو، (انگریزی) SWALLOW WORT کیلوٹراپس CALOTROPIS

تعارف ایک مشہور عام پودا ہے۔ قد عموماً ایک سے دو گز تک ہوتا ہے پتے چوڑے اور موٹے برگد کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں ہر پتے کے دو حصے ہوتے ہیں۔ درمیانی سیون سے شریانوں کی طرح ہر نصف حصے کے باہر کی طرف سفیدی مائل لکیریں جاتی ہیں۔ یہی لکیریں پتے کے لئے غذا پہنچاتی ہیں ٹہنی یا پتے کو توڑنے سے بالکل سفید رنگ کا دودھ نکلتا ہے۔ دودھ کچھ دیر پڑا رہے تو جم جاتا ہے بعد میں دہی کی طرح اسمیں سے پانی علیحدہ ہو جاتا ہے آک کے ہر حصے کی نسبت ٹہنیوں اور کونپلوں میں دودھ زیادہ نکلتا ہے۔ گچھوں کی مانند پھول ٹہنیوں کے سروں پر نکلتے ہیں۔ ہر پھول پتی دار ہوتا ہے۔ پھول کے درمیان میں لونگ کے سر کی مانند ایک ابھار پیدا ہوتا ہے جسے آک کا لونگ یا قرنفل مدار کہتے ہیں۔

آک کی ٹہنیوں پر اس کا ایک پھل لگتا ہے جو بالکل آم کی شکل کا ہوتا ہے خشک ہونے پر جب پھٹتا ہے تو اسکے اندر سے سنبل کی روئی کی مانند روئی نکلتی ہے اسی میں اسکے تخم نکلتے ہیں جو تنگن کے بیجوں جیسے ہوتے ہیں۔ ان کی رنگت سیاہ ہوتی ہے بعض آک کے پودوں پر ایک قسم کی رطوبت نکلتی ہے جسے صمغ عشر یا سکر العشر

کہتے ہیں ۔
مزاج :۔ تر گرم ، اعصابی غدی
مصلح :۔ ہر قسم کی ترش اشیاء

مقام پیدائش دنیا کے تقریباً ہر حصے میں خودرو پیدا ہوتا ہے لیکن زیادہ تر ہندوستان، پاکستان، لنکا، افغانستان، جزیرہ لنکا افغانستان ایران سے لے کر افریقہ تک کے علاقوں میں پیدا ہوتا ہے ۔

مقدار خوراک دودھ نصف قطرہ سے ایک قطرہ تک جڑ ۲ سے ۵ رتی تک ، پھول ایک سے ۲ رتی تک ۔

افعال و اثرات دودھ لازع ، اکال ، پتے کا پانی محمر (جلد کو سرخ کرنے والا) مقی ، ملین ، مولد رطوبت اور مخرج صفرا و حرارت معرق محلل اور مسکن درد والم ہے ۔

خواص و فوائد دودھ اکال اور مخرج ہونے کی وجہ سے داد ، خارش ، گنج اور بواسیری مسوں پر لگانے سے شفا دیتا ہے درد دانت کو تسکین دیتا ہے پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے خصوصاً کدو کیڑوں کو ۔ پتوں کا پانی ایک حصہ تیل سرسوں یا میٹھا تیل تین حصے میں جلا کر وجع المفاصل درد کمر اور ہر قسم کے صفراوی دردوں کے لئے نافع ہے حتیٰ کہ درد جگر کے لئے بھی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے مقام درد پر روئی تر کر کے رکھنی چاہیئے یاد رکھیں کہ آک کے خصوصی خواص میں تین اثرات کو خاص اہمیت حاصل ہے (۱) محلل (۲) دافع درد (۳) مولد رطوبت ۔

محلل اثر کی صورت میں ہر قسم کے اورام ، خصوصاً غدی اورام میں اکسیر کا کام کرتا ہے اس کے علاوہ جسم کی سختی کو دور کرتا ہے اور ہر قسم کی گرہیں کھولتا ہے اگر جگر ، گردے اور دیگر غدد سکڑ گئے ہوں تو ان کے لئے بے حد مفید ہے جسم میں کسی قسم کی رکاوٹ ہو تو اسکو تحلیل کر کے دور کر دیتا ہے مثلاً یرقان میں جگر کی رکاوٹ اور پتہ کی پتھری ، اسی طرح پتھری اور ریگ کلیہ میں گردوں میں رکاوٹ کو

فوراً تحلیل طاقت سے فضلات دور کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح امعاء میں خشکی اور سوزش کو دور کرنے میں لاثانی ہے اسکے استعمال سے فوراً ہر قسم کی پیچش میں پہلے ہی روز افاقہ ہو جاتا ہے جس قدر بھی جریان خون ہو پہلے ہی روز رک جاتا ہے غرض یہ کہ اپنے اندر زبردست محلل اثر رکھتا ہے درد کو رفع کرنے میں اسکے اندر اعجاز ہے اسکے عمل کرنے کا طریقہ تحذیر نہیں ہے بلکہ تسکین ہے۔ جاننا چاہیئے کہ تحذیر اور تسکین کے ظاہری معنے تو ہر شخص جانتا ہے لیکن جسم انسان میں تحذیر اور تسکین کیسے پیدا ہوتی ہے اس سے شاید دس ہزار میں سے ایک اہل فن اور حکیم بمشکل واقف ہو انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد اس پر روشنی ڈالیں گے۔

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے جب کبھی بھی آک کے تیل کی جسم پر مالش کی جاتی ہے یا آک کے دودھ میں روئی کا پھایہ تر کر کے کرم خوردہ دانت میں رکھا جائے تو فوراً درد میں کمی شروع ہو جاتی ہے۔ جب اس سے درد ایک دفعہ رک جاتا ہے تو پھر دوبارہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب اندرونی دردوں، معدہ و امعاء درد پتہ، گلیہ کی پتھری کا درد پیچش کا درد، نقرس، درد شقیقہ وغیرہ میں اس کا استعمال بعض وقت تریاق ثابت ہوتا ہے بھڑ اور سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے درد کم ہونے کے ساتھ ساتھ زہر کو بھی ختم کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ سانپ کے کاٹے ہوئے شخص کو اندرونی اور بیرونی طور پر زہریلے اثرات کو دور کرنے کے لئے استعمال کرایا جاتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ جونہی کسی کو سانپ کاٹے دہ ڈسے ہوئے مقام پر آک کا دودھ لگائے اور اسکی کونپلوں کو کھانا شروع کر دے جب جی متلانے لگے یا قے آنے لگے تو کھانا بند کر دے جونہی آک کا اثر ظاہر ہو گا سانپ کے زہر کا اثر ختم ہو چکا ہو گا۔

آک رطوبت کے لئے ایک مایہ ناز دوا ہے جب بھی اس کو اندرونی یا بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے فوراً رطوبت کا ترشح شروع ہو جاتا ہے منہ میں تھوک کی پیدائش بڑھ جاتی ہے معدہ میں اعصابی نظام تیز ہو کر رطوبت معدہ بڑھنا شروع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات طبیعت اسکو قے کے ذریعے خارج کرتی ہے اسی طرح امعاء

ہیں رطوبت کی زیادتی سے اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ چونکہ جسم کے ہر حصہ میں رطوبات
بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں اسلئے تجر مفاصل جن میں رطوبات خشک ہو چکی ہوتی ہیں اسکے
استعمال سے بہت جلد شفا حاصل ہو جاتی ہے اسی طرح ہاتھ پاؤں کا پھٹنا، بھگندر اور
پرانے زخم تک مندمل ہو جاتے ہیں۔

آک مولد رطوبات ہونے کی وجہ سے خشک دمہ اور خشک کھانسی کے لئے
خصوصیت سے مفید ہے خشک دمہ میں رطوبت کی کمی کی وجہ سے پھیپھڑوں میں سوزش
پیدا ہو جاتی ہے اسکے استعمال سے فوراً بلغم اور رطوبات کا ترشح شروع ہو جاتا ہے
حبس سے فائدہ ہونا یقینی ہے۔

آک میں ایک زبردست اسرار

آک کا سب سے بڑا اسرار یہ ہے کہ یہ دائمی قبض کے لئے نہایت اکسیر اور
شرطیہ ہے اسکی اس خوبی اور کمال میں کوئی دوا اسکے مقابلے میں نہیں رکھی جاسکتی
کیونکہ ایک طرف تو اس سے قبض رفع ہوتی ہے تو دوسری طرف اس میں یہ وصف
ہے کہ اس سے پیچش پیدا نہیں ہوتی اسکی اس صفت کی وجہ سے یہ دوا بواسیر کے
لئے تریاق کا حکم رکھتی ہے اکثر قابل اطباء اور اہل فن اسکو بواسیر اور تپ دق جیسی ہٹیلی
امراض میں استعمال کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں اور سینکڑوں روپے ماہوار پیدا کرتے
ہیں بعض اہل فن نے اسکے مختلف نام رکھ لئے ہیں جو اس کی کسی نہ کسی صفت کا اظہار
کرتے ہیں جسقدر بھی عوام کو اس دوا سے روشناس کرایا جائے اسی قدر ہمارے ملک
سے ٹی بی، دمہ، بواسیر اور پرانی پیچش جیسے عسر العلاج امراض ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں۔

افعال بالاعضا

آک کو اندرونی طور پر استعمال کریں یا بیرونی طور پر اسکے استعمال سے
دماغ و اعصاب میں تحریک پیدا ہوتی ہے جوں جوں اس کا
اثر بڑھتا ہے تحریک شدید ہوتی جاتی ہے اعصاب پر اس کا محرک اثر اسلئے ہے
کہ یہ ایک شدید کھار ہے اور تمام کھاریں یہی اثر رکھتی ہیں جب اس کا محرک اثر ہوتا
ہے تو دوران خون اعصاب کی طرف تیز ہو جاتا ہے اثرات کی تیزی کے ساتھ ساتھ جسم

پر سرخی بڑھ جاتی ہے اسکا دوسرا ثبوت یہ ہے کہ وہ جگہ گرم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور پھر خون کے اجتماع کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اسکے برعکس گوشت کی جھلیوں یعنی عضلات کے خلاؤں اور ساختوں میں رطوبات ملف کا ترشح شروع ہو جاتا ہے پھر رفتہ رفتہ ان میں رطوبات کی اسقدر زیادتی شروع ہو جاتی ہے کہ وہ پھولنا شروع ہو جاتے ہیں جسکے نتیجے میں وہاں سکون کی حالت اور برودت پیدا ہو جاتی ہے دل کی رفتار سست اور جسم کی حرارت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے البتہ جگر و غدد میں دوران خون کی اس قدر تیزی شروع ہو جاتی ہے کہ وہاں پر گرمی کی شدت سے تحلیل شروع ہو جاتی ہے اور وہ پھیل کر بڑھ جاتے ہیں حتےٰ کہ جسم کے تمام نالی دار غدد طاقتور ہو کر مخرج سے رطوبات کا اخراج شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً نزلہ، تھوک، زکام، ریشہ، بلغم قارورہ اور سیلان وغیرہ البتہ جسم کے کسی حصے سے خون آتا ہو تو وہ فوراً رک جاتا ہے۔

انہی افعال و اثرات کے تحت ہم نے آک سے سل و دق کا تریاق تیار کیا ہے اور دعوے کے ساتھ پیش کیا ہے کہ اگر اس نسخہ سے کسی تپ دق کے مریض کو حسب ہدایت استعمال کرنے سے آرام نہ آئے تو ہم سو روپیہ فی مریض پیش کریں گے۔

تریاق تپ دق

ھوالشافی:۔ شیر عشر ایک حصہ، ہلدی خالص پندرہ حصے۔

ترکیب تیاری ہلدی کو مثل میدہ باریک کر کے آک کا دودھ شامل کریں نصف گھنٹہ رگڑائی کریں بس دوا تیار ہے۔

مقدار خوراک ایک رتی سے آٹھ رتی تک حسب ضرورت دن میں چار بار قبض کی صورت میں آہستہ آہستہ دوا کی مقدار آٹھ رتی تک کر سکتے ہیں پیچش ہو تو ایک دو رتی کافی ہے دوا ہمیشہ نیم گرم پانی سے استعمال کریں۔

یادداشت:۔ آک کے تمام اجزاء خصوصاً دودھ انتہائی سوزش ناک

تیزابی کیفیت اور گرمی کو تسلیم کیا ہے

ہے اسی وجہ سے اطباء اور اہل فن نے اسمیں تیزابی کیفیت اور گرمی کو تسلیم کیا ہے مگر اسمیں نہ گرمی ہے اور نہ اس کی سوزشناکی میں تیزابیت پائی جاتی ہے اور نہ ہی اسکے استعمال سے جسم میں صفرا پیدا ہوتا ہے بلکہ اس کی سوزشناکی اپنے اندر کھاری اثرات رکھتی ہے جو قاطع تیزابیت اور دافع صفرا ہے اس کے متعلق تیزابیت کا خیال کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

جاننا چاہیئے کہ تیزابیت کی سوزشناکی جسم میں انقباض اور ورم پیدا کر کے سختی اور گرہ سی باندھ دیتی ہے مگر کھاری پن کی سوزش جسم میں انبساط اور تحلیل کر کے جسم کے اندر جہاں بھی کہیں گرہ پڑ گئی ہو اسکو دور کر دیتی ہے۔ جسم نرم ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کی سختی دور ہو جاتی ہے اس کا یہ اثر زندہ اجسام اور نباتات بلکہ جمادات پر بھی ہوتا ہے اسکی سختی نرمی میں تبدیل ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ آک چاہے کتنی سخت قسم کی زمین میں پیدا ہو کچھ عرصہ بعد اسکے نیچے والی زمین نرم اور شوریلی سی ہو جاتی ہے۔

بعض اطباء نے اس کی سوزشناکی کو دیکھتے ہوئے اسکا مزاج گرم خشک تسلیم کیا ہے لیکن یہ بات نہیں ہے بلکہ اسمیں کھاری اور الکلی کے اثرات ہیں جو مخرج صفرا و حرارت ہیں لیکن گرم خشک دوایئں صفرا کی ہم مزاج ہونے کے باوجود صفرا و حرارت کو جسم میں بڑھایا کرتی ہیں نہ کہ خارج کرتی ہیں اسلئے آک مخرج صفراء و حرارت ہونے کی وجہ سے تر گرم اعصابی غدی ہے۔

یادداشت آک مخرش، محمر، اکال ہونے کے باوجود زہر نہیں ہے کیونکہ اسکے استعمال سے موت واقع نہیں ہوتی نہ ہی اسے قتل کرنے کے لئے کھلایا جاتا ہے چونکہ اسکے استعمال سے قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں اسلئے اگر کوئی غلطی سے زیادہ استعمال کر بھی لے تو کوئی ترش پھل کھلا دو فوراً اسکا ازالہ ہو جائے گا اور سوزش دور ہونا شروع ہو جائے گی۔

ابریشم

تعارف: ابریشم ایک کیڑے کا گھر ہے۔ جو شہتوت کے درخت پر پرورش پاتا ہے وہ اس

گھر کو اپنے لعاب سے بناتا ہے ۔ اس گھر کو کویہ کہتے ہیں اس کویہ پر باریک باریک دھاگے لپٹے ہوتے ہیں ۔ یہی ریشم ہے اور اسی سے ریشم کا کپڑا بنتا ہے یہ کویہ ہی دوا کے طور پر استعمال ہوتا ہے جب اس کو قینچی سے کترتے ہیں تو ابریشم مقرض کہلاتا ہے ۔

رنگ وذائقہ :- زرد سفیدی مائل اور مزہ پھیکا ۔

افعال واثرات اعصابی غدی یعنی اعصاب میں تحریک ، غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین دیتا ہے اپنے کیمیاوی اثرات سے خون میں رطوبت اور حرارت کو بڑھاتا ہے ۔

مزاج گرم تر پہلے درجے میں ۔ اکثر کتب میں گرم خشک پہلے درجے میں لکھا ہے جو شے دافع صفراء اور مفرح ہو وہ گرم خشک نہیں ہو سکتی ۔

خواص محرک دماغ واعصاب ، دافع سوزش جگر وگردہ وامعاء مفرح قلب ، مخرج صفراء اور بول ، مقوی ارواح ہے ۔

فوائد ضعف دماغ واعصاب میں مفید ہے جگر وگردوں کو صاف کرتی ہے سینہ وامعاء کی سوزش کو دور کرکے پیچش اور کھانسی کو دور کرتا ہے نزلہ کی جلن کو دور کرتا ہے ۔ دل کی حرارت کو دور کرتا ہے دل میں مسرت و انبساط پیدا کرتا ہے ۔ روح کی بے چینی میں تسکین پیدا کرتا ہے ۔ بلغم کو لطیف کرتا ہے ریشم کا کپڑا پہننے سے خارش دور ہوتی ہے اور جوئیں پیدا نہیں ہوتیں ۔ جلا ہوا ریشم خون بند کرتا ہے ۔ زخم بھرتا ہے بطور سرمہ آنکھ کی خارش دور کرتا ہے ۔

سجّی !

تعارف عربی زبان میں قلی ، فارسی میں اشخار اور انگریزی میں بر لایا کروڈ کاربونیٹ آف پوٹاس کہتے ہیں ۔ ایک تیز قسم کی کھار ہے جو بعض بوٹیوں کو جلا کر بنائی جاتی ہے یہ دو قسم کی ہوتی ہے (۱) لوٹا سجی (۲) سجی کھار عام طور پر

اول قسم کی ادویہ میں اور دوسری قسم صنعت میں استعمال ہوتی ہے۔

رنگت و ذائقہ سیاہ سفیدی مائل بعض سیاہ سرخی مائل ذائقہ شور اور نہایت تیز ہوتا ہے۔

افعال و اثرات اعصابی غدی شدید، یعنی اعصاب میں شدید تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین، کیمیاوی طور پر خون میں شدید کھاری پن پیدا کر دیتا ہے جس سے جسم میں رطوبات بڑھ جاتی ہیں۔

مزاج اطباء نے اس کو چوتھے درجے میں گرم اور چوتھے درجے میں خشک لکھا ہے حیرت کا مقام یہ ہے کہ یہ کھار شدید قسم کی اعصابی محرک ہے جس سے جسم میں رطوبات اور بلغم کی پیدائش بڑھ جاتی ہے اور صفرا ربنا بند ہو جاتا ہے حرارت اور صفراء کے مسلسل اخراج سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے اگر اسکے جالی اور اکالی ہونے کیوجہ سے اس کو گرم خشک کہا گیا ہے تو صحیح نہیں ہے اکالی اور جالی تو تیزاب بھی ہیں لیکن وہ سب گرم خشک نہیں ہیں اسکے استعمال سے جگر اور غدد میں تحلیل کے ساتھ ساتھ ضعف پیدا ہو جاتا ہے اور دل کے فعل میں سستی اور حجم میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

خواص دماغ و اعصاب کے لئے محرک شدید، بلکہ شدید جالی اور اکالی مولد بلغم و رطوبات دافع سوزش جگر اور غدد، قاطع اور مخرج صفراء قلب و عضلات میں سکون پیدا کر کے جسم میں ضعف پیدا کرتا ہے زیادہ مقدار میں جسم سُست ہو جاتا ہے شدید مدر بول، مولد لعاب دہن، دافع حرارت جسم دافع ورم جگر اور طحال اور تہبج بدن وغیرہ۔

فوائد چونکہ اعصاب و دماغ کے لئے محرک ہے اسلئے جب ان میں سکون اور بلغم کا غلبہ ہو تو ان میں تیزی پیدا ہو کر بلغم اور رطوبات کا اخراج کرتی ہے جگر و غدد میں تحلیل کرنے سے جگر و طحال اور گردوں و غدد کی سوزش اور اورام میں یقینی دوا ہے قلب و عضلات میں خشکی ہو قلب سکڑ گیا ہو یا جسم دبلا ہو گیا ہو تو یہ ایک کامیاب دوا ہے جسم میں تیزابیت بڑھ گئی ہو یا خون میں دباؤ بڑھ گیا ہو جسم میں تناؤ پیدا ہو گیا ہو تو یہ دوا فوری طور پر اپنا اثر دکھاتی ہے۔ انہی اثرات کیوجہ سے سوزاک، بندش بول اور جگر و گردوں کی

پھٹری کے لئے بے حد مفید ہے اسی حیثیت سے ہاضم اور مقوی معدہ ہے۔ بندش زلہ، زکام خشک کھانسی دمہ اور ذات الجنب کے لئے مفید ہے زیادہ مقدار میں مدر بول کے ساتھ مسہل بھی ہے اور نقرس کے لئے بے حد مفید ہے۔

کھار کو زیادہ مقدار میں کھانے سے منہ اور حلق میں جلن اور گرمی محسوس ہوتی ہے حلق کی جھلی متورم ہو کر سرخ ہو جاتی ہے۔ اسکے ساتھ ہی معدہ اور امعاء میں درد شروع ہو کر قے اور اسہال شروع ہو جاتے ہیں بالکل ہیضہ والی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

بیرونی طور پر مسوں کو گرانے کے لئے طلاء کرتے ہیں برص وبہق اور خارش اور گنج پر لگاتے ہیں۔ بلکہ بعض گنمبے اور زہریلے زخموں پر لیپ کر کے ان کو جلا دیتے ہیں سرمہ میں ملا کر آنکھ کے اکثر سوزشی امراض کے لئے مفید ہے۔

سہاگہ

تعارف

عربی میں زبد لولبورق، فارسی میں تنکار، بنگالی میں سوہاگہ اور انگریزی میں بوریکس کہتے ہیں یہ بھی ایک شدید قسم کی کھار ہے جس کا رنگ سفید ہوتا ہے اس کی ڈلیاں آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں یہ معدنی اور مصنوعی دو قسم کا ہوتا ہے۔

معدنی سہاگہ تبت و نیپال سے آتا ہے اور مصنوعی نمک وبجی اور بورا ارمنی سے تیار کیا جاتا ہے معدنی سہاگہ جب تبت و نیپال سے آتا ہے تو چھوٹی چھوٹی چوکور قلموں کی صورت میں ہوتا ہے جسے کچا سہاگہ کہتے ہیں جب یہ پک جاتا ہے تو بڑے بڑے ڈلے بن جاتے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ تبت اور نیپال کی جھیلوں سے یہ حاصل کیا جاتا ہے یہ جھیلیں بہت بڑی بڑی ہیں ایسی ایک جھیل کا گھیر بیس میل سے کم نہ ہوگا وہاں پر ایسی جھیلوں کا ایک سلسلہ موجود ہے ان کی تہ میں نمکین چشمے ملتے ہیں جن کے پانی میں نمک کے ساتھ سہاگہ بھی ملا ہوتا ہے جو جھیل کے کنارے جم جاتا ہے جہاں سے مقامی تاجر جمع کر کے خام حالت میں منڈیوں میں لاتے ہیں جہاں اسکو صاف کیا جاتا ہے۔

سہاگہ کی شکل بظاہر سفید نمک یا سفید پھٹکڑی سے ملتی ہے اور ذائقہ پھیکا کھاری ہوتا ہے یہ آگ پر رکھنے سے پھٹکڑی کی طرح پھیل کر کھل ہو جاتا ہے اور کھلا رکھنے سے ہوا کے اثر سے پھیل جاتا ہے معدنی سہاگہ کو آگ پر رکھیں تو اس میں سے پانی نہیں نکلتا۔ مگر مصنوعی کو آگ پر رکھیں تو پانی بہتا ہے فرنگی طب میں جو ایسڈ بورک استعمال ہوتا ہے وہ سہاگہ ہی سے تیار ہوتا ہے اور عام طور پر سوزش کو دور کرنے اور ورم کو تحلیل کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے آنکھ کی سوزش اور ورم کو دور کرنے کے لیے اس کی ٹکور کرتے ہیں اور اسکو بطور سرمہ بھی استعمال کرتے ہیں۔

مقدار خوراک دو رتی سے ایک ماشہ تک اسکے افعال و اثرات اور خواص و فوائد بھی بالکل دیگر کھاروں کی طرح ہیں البتہ اس میں سجی کھار سے زیادہ حرارت پائی جاتی ہے مگر تیزی میں اس سے بہت کم ہوتا ہے۔

کھار اور نمک میں فرق ہر قسم کی کھار اعصابی غدی ہوتی ہے مگر ہر قسم کا نمک اپنے افعال و اثرات کے لحاظ سے غدی اعصابی ہوتا ہے لیکن مختلف قسموں کی کھاروں اور نمکوں میں اپنے افعال و اثرات کی وجہ ان کی کمی بیشی ہوتی ہے۔

ایک سوال کا جواب تھوڑا عرصہ گزرا ایک نوجوان حکیم اندازاً پچیس تیس سال کی عمر ہوگی غالباً ضلع لائل پور کا رہنے والا تھا ملنے کے لیے آیا ان کے ساتھ ایک اور دوست بھی تھا انہوں نے مختلف سوالات کیے جن کے جوابات ان کو دے دیئے گئے ان کے سوالات میں ایک سوال یہ تھا کہ نمک کیسے تیار کرتے ہیں میں نے اسے معروف طریقہ بیان کر دیا۔ اس نے فوراً کہا یہ طریقہ تو کھار بنانے کا ہے مجھے نمک بنانے کا طریقہ درکار ہے مجھے اسکے سوال پر کچھ حیرت ہوئی اور اسکی بات میں سمجھ نہیں سکا میں نے اسکو کہا کہ اس سوال کا جواب پھر کسی وقت لے لینا۔ اس نوجوان سے پھر ملاقات نہیں ہوئی اسکا جواب درج ذیل ہے کھار کا معروف طریقہ ہم نے اس کے بیان میں درج کر دیا ہے جب کسی شے کا

نمک بنانا ہو تو پہلے اسکی کھار تیار کرلیں پھر جس قسم کا نمک بنانا ہو اسی قسم کے تیزاب یا ترشی میں اس کھار کو حل کرکے اسکو آگ پر خشک کرلیں بس نمک تیار ہو جائے گا۔
یاد رکھیں کہ نمک کسی کھار اور ترشی کے مرکب سے تیار ہوتا ہے مثلاً جب سوڈا کاسٹک کو ہائیڈروکلورک ایسڈ (ترشہ نمک) میں حل کرتے ہیں تو اس سے کھانے کا نمک بن جاتا ہے۔

الائچی

تعارف عربی میں قاقلہ، فارسی میں ہیل بوا، بنگالی میں ایلاچ اور انگریزی زبان میں کارڈےمم کہتے ہیں ایک درخت کے پھل ہیں تقریباً ہر علاقہ میں مشہور ہے جو دوا کے علاوہ کثرت سے غذا اور پان میں استعمال کی جاتی ہے بلکہ گرم مصالحہ کا ایک جزو قرار دے دیا گیا ہے۔

اقسام الائچی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک قسم چھوٹی الائچی کہلاتی ہے جس کے اوپر کا پوست سفید سبزی مائل اور اسکے اندر سیاہی مائل چھوٹے چھوٹے تخم بھرے ہوتے ہیں جن کا مزہ کسی قدر تلخ و تیز اور خوشبو مرغوب قسم کی ہوتی ہے دوسری قسم بڑی الائچی کہلاتی ہے اس کا بیرونی پوست سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اسکے اندر کے تخم بھی سیاہی مائل ہوتے ہیں ان کا مزہ بھی کسی قدر تلخ و تیز اور خوشبو مرغوب ہوتی ہے۔

مقام پیدائش مالابار، مدوار، میسور، کورگ، ٹراونکور، جنوبی ہند اور لنکا دارجلنگ اور جنوبی نیپال کے علاقے الائچی کی پیدائش کے لیے خاص طور پر مشہور ہیں۔

رنگت اور ذائقہ چھوٹی الائچی کے چھلکے کا رنگ سفید سبزی مائل اور تخم قدرے سیاہی مائل ہوتا ہے ذائقہ تلخ و تیز اور خوشبودار ہوتا ہے۔ بڑی الائچی کے چھلکے کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے

ذائقہ تلخ وتیز اور کم خوشبو رکھتی ہے۔

افعال واثرات اعصابی غدی یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے خون میں کیمیاوی طور پر کھاری پن کے ساتھ اسمیں رقت اور لطافت پیدا کرتی ہے بڑی الائچی اعصابی عضلاتی، یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے خون میں شدید رقت اور لطافت پیدا کر دیتی ہے۔

مزاج چھوٹی الائچی تر تیسرے درجے میں اور گرم پہلے درجے میں پائی جاتی ہے یونانی کتب میں چھوٹی الائچی کو گرم دوسرے درجے میں اور خشک بھی دوسرے درجے میں لکھا ہے اور بڑی الائچی کو گرم پہلے درجے میں اور خشک تیسرے درجے میں لکھا ہے لیکن دونوں مزاج غلط ہیں کیونکہ انکی کوئی دلیل نہیں ہے۔

جاننا چاہیئے کہ جس دوا میں کھاری پن زیادہ ہو اور ترشی بالکل نہ ہو تو وہ ہمیشہ تر ہوتی ہے۔ جب تری زیادہ ہو تو گرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ جس دوا کے کھانے سے جسم میں صفراء پیدا نہ ہو اور مواد میں کمی یا خشکی پیدا نہ ہو تو وہ کبھی بھی گرم وخشک تسلیم نہیں ہو سکتی۔ چھوٹی بڑی الائچی کو جس قدر دل چاہے کھائیں مگر ان سے نہ صفرا پیدا ہو گا۔ اور نہ ہی جسم گرم ہو گا۔ بلکہ جسم ٹھنڈا اور پانی پانی ہو جائے گا بلکہ کافور کے سے اثرات وافعال ظاہر ہوتے جائیں گے یہی وجہ ہے کہ اکثر یونانی کتب میں کافور کو بھی گرم اور بعض میں معتدل لکھا ہے اور بہت کم میں سرد لکھا گیا ہے مزاج میں گرمی وسردی اور تری وخشکی کے ساتھ کھار اور ترشی ونمکین ذائقوں میں یقینی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

مقدار خوراک چھوٹی الائچی نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک اور بڑی الائچی ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

خواص مدر رطوبات، مطیب، ملطف، دافع ریاح ملین، ہاضم، مفرح، دافع حرارت دبخار اور مقوی۔

غلط فہمی

طب میں اکثر ادویہ کے خواص کے سمجھنے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طب کی اصطلاحات کو صحیح طور پر ذہن نشین نہیں کرایا گیا یہی غلط فہمی الاہگی کے متعلق بھی ہے اسکو ہاضم و مفرح اور مقوی لکھا گیا ہے مگر اسکے استعمال میں اکثر غلطیاں کی جاتی ہیں اسلئے ہم نے اپنی اکثر کتب میں ان اصطلاحات کی تشریح لکھی ہے۔

ہاضم

عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ کتب علم الادویہ میں جن ادویہ کو ہاضم لکھا ہے وہ ہر حیثیت سے بالخاصہ ہاضم ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے کیونکہ ہر دوا کا اپنا ایک مزاج ہے اور اسس کے مخصوص افعال ہیں۔ وہ اپنے افعال و مزاج کے مطابق اعضاء اور افعال پر اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً گرم امراض کے لیے سرد ادویہ اور تر کے لئے خشک ادویات ہی مفید ہو سکتی ہیں اسی طرح ہاضمہ کی خرابی کا تعلق جن اعضاء سے ہے ان کا درست کرنا صحیح علاج ہے یہ نہیں کہ کوئی ہاضم چورن جس میں بہتر ادویہ نمک سے لے کر ترشی اور کھار تک جمع کر لیا گیا ہو استعمال کر لینے سے ہاضمہ درست ہو اور ہاضمہ کا تعلق منہ سے مقعد کی نالی تک ہے اسمیں معدہ و امعاء جگر و طحال اور لبلبہ وغیرہ شریک ہیں ہاضمہ کی ادویات تجویز کرنے میں مزاج کے ساتھ ہر عضو کی رعایت ضروری ہے پھر کبھی بھی کوئی نسخہ ناکام نہیں ہوتا ــــــــــــ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ فرنگی طب کی بے اصولی اور فرنگی ڈاکٹروں کے عطائیانہ علاج نے ہاضم اور مقوی معدہ ادویات کو بغیر مزاج اور اعضاء کو مدنظر رکھے دنیا بھر میں غلط ادویہ کا ایک سیلاب پھیلا دیا جو بے حد مضر اور ہر روز نئے امراض اور موت کا باعث بن رہا ہے ان میں ٹی بی اور ہارٹ فیل کو خاص دخل ہے۔ صرف اتنا لکھ دینا کہ فلاں دوا ہاضم اور معدہ کے لئے مفید ہے کافی نہیں ہے۔ ہر عضو میں اعصاب ہیں اور غدد و عضلات بھی ہیں ان سب کے افعال جدا جدا ہیں اسلئے ہاضم کی خرابی کی صورتیں بھی مختلف ہیں جب تک ان کو مدنظر نہ رکھا جائے ہاضمہ درست نہیں ہوتا۔ فرنگی طب اس علم

ہے بالکل واقف نہیں ہے ۔

مفرح اور مقوی

جب طبی کتب میں مفرح اور مقوی ادویہ و اغذیہ پر نظر پڑتی ہے جو مفرح قلب کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں یہ صحیح ہے کہ مفرح قلب کے لئے ہونی چاہئیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ طبی کتب میں اور اطباء کے معمول میں بھی مفرح قلب ادویہ کو مقوی قلب کی صورت میں دیئے جاتے ہیں یعنی قلب کے فعل میں تیزی کرنا مقصود ہوتا ہے یہ غلط ہے کیونکہ ہر مفرح دوا اور غذا ہمیشہ مقوی دماغ اور اعصاب ہوتی ہے جس سے قلب کی طرف سے دوران خون اور حدت کم ہو جاتی ہے اور وہاں پر تسکین پیدا ہو جاتی ہے یا اعتدال پیدا ہو کر تقویت پیدا کر دیتا ہے اسلئے کسی مفرح قلب شے کو مقوی قلب سمجھ کر استعمال نہیں کرنا چاہیئے یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ تقویت قلب کی خاطر زیادہ سے زیادہ مفرح قلب اشیاء استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے فائدہ کی بجائے نقصان زیادہ ہوتا ہے ۔

فوائد

الائچی چونکہ محرک اعصاب اور مولد رطوبت ہے اسلئے اس کا ہاضم ہونا اعصابی تحریک اور کمی رطوبات کے تحت ہے اور جن مریضوں کے جسم میں رطوبات کی زیادتی ہوگی تو الائچی کے استعمال سے ان کے ہاضمہ میں زیادہ خرابی ہو جائے گی اسی طرح جن کے جسم میں رطوبات کی زیادتی ہوگی ان کو الائچی کے استعمال سے نہ کوئی فرحت معلوم ہوگی اور نہ ہی کوئی مسرت ہوگی ۔ بلکہ دل زیادہ سے زیادہ گھٹتا رہے گا ۔ اور پریشانی بڑھ جائے گی دوسرے معنوں میں جن کے جسم میں تیزابیت کی زیادتی ہو ان کو الائچی مفید ہے لیکن جن کے جسم میں کھار کی زیادتی ہو ان کو الائچی کے استعمال سے تکلیف ہوتی ہے انہی اثرات کے تحت یہ مفرح و ہاضم اور دافع خشونت و لودہن ہے اس کے منہ میں رکھتے ہی لعابی غدد فوراً رطوبت پیدا کرنا شروع کر دیتے ہیں درد شکم اور سوزش معدہ کے لئے بے حد مفید ہے جگر اور گردوں کے ادرار کے لئے اکسیر ہے اور دافع بستار ہے اسکو تقوی ادویات میں استعمال کرنا مفید نہیں ہے ۔

امرود

ایک مشہور پھل ہے پختہ شیریں، ترشی مائل لذیذ و خوش ذائقہ ہوتا ہے اس کثرت سے استعمال ہوتا ہے کہ تقریباً ہر موسم میں مل جاتا ہے۔ عوام اسکے قتلوں پر نمک مرچ اور لیموں نچوڑ کر کھانا بہت پسند کرتے ہیں۔ چاٹ کا ایک جز خیال کیا جاتا ہے۔

مقام پیدائش | پاکستان اور ہندوستان کا امرود اپنی لذت اور اپنے ذائقہ کی وجہ سے دنیا بھر میں بہت مشہور ہے۔

اقسام | امرود دو قسم کا ہوتا ہے ایک سفید زردی مائل اور دوسرا سفید سرخی مائل اور کچا امرود سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

لذت اور ذائقہ | پختہ زرد سفیدی مائل اور سفید سرخی مائل، خام سبز پختہ شیریں اور خوش ذائقہ، خام کسیلا اور پھیکا ہوتا ہے۔

مزاج | امرود زرد سفیدی مائل تر دوسرے درجے میں اور گرم پہلے درجے میں سفید سرخی مائل تر دوسرے درجے میں، سرد پہلے درجے میں، خام سرد خشک پہلے درجے میں ہوتا ہے۔

مقدار خوراک : نیم پاؤ سے نیم سیر تک کھا سکتے ہیں۔

افعال و اثرات | زرد سفیدی مائل اعصابی غدی یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے خون میں کیمیاوی طور پر کھاری پن پیدا ہوتا ہے سفید سرخی مائل اعصابی عضلاتی یعنی اعصابی محرک و غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیاوی طور پر کھاری پن کے ساتھ کچھ ترشی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ غذائے دوائی ہے۔

خواص | مفرح، پختہ ملین خام قابض، ہاضم، مولد رطوبات و بلغم محرک و مقوی دماغ اور اعصاب۔

فوائد | کسی شے کی جتنی اقسام اور حالتیں ہوں اسکے خواص و فوائد اور افعال میں بھی ضرور فرق ہوتا ہے یہی صورتیں امرود میں کئی پائی جاتی ہیں زرد سفیدی مائل

ہے جس سے رطوبات اور بلغم کی پیدائش کے ساتھ ساتھ حرارت کی پیدائش اعصابی غدی ہوتا ہے جس سے رطوبات اور بلغم کی پیدائش کے ساتھ ساتھ حرارت کی پیدائش کچھ نہ کچھ کم رہتی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں حرارت کی وجہ سے اعصاب میں تیزی ہوتی ہے سفید سرخی مائل اعصابی عضلاتی ہے جس سے رطوبات اور بلغم کی پیدائش میں اسقدر شدت ہوتی ہے کہ اس سے غلظت اور ترشی پیدا ہو جاتی ہے دوسرے لفظوں میں حرارت کی پیدائش ختم ہو جاتی ہے جہاں تک خام اور زرد کا تعلق ہے وہ عضلاتی اعصابی ہے اس میں سردی و غلظت اور ترشی بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے وہ قابض ہوتا ہے اسکے مقابلے میں پختہ امرود ملین ہوتا ہے۔

ملین و ہاضم

کسی شے کا ہاضم و ملین ہونا اس شے کی اپنی خصوصیت نہیں ہوتی بلکہ اسکے اپنے اثرات و افعال کی کسی مفرد اعضاء پر شدت ہوتی ہے۔ کبھی اس شے کے افعال و اثرات میں شدت اور مقدار کی زیادتی ہوتی ہے اور کبھی عضو میں کمزوری ہوتی ہے اور یہ افعال و اثرات کبھی اعصاب پر ہوتا ہے اور کبھی عضلات وغدد پر ہوتا ہے جب مفرد عضو کے افعال و اثرات میں شدت و تیزی ہوگی اسی کے عمل سے ہاضم اور ملین کی صورت پیدا ہوگی یہ کبھی نہیں ہوگا کہ ہر قسم کی اشیاء کسی ایک ہی مفرد عضو پر ایک جیسا عمل کریں ہاضم اور ملین کی صورت پیدا ہو جائے اسلئے ہر مرض اور علامت کے لئے مختلف اقسام کے ہاضم و ملین اور مسہل اشیاء و اغذیہ وادویہ پائی جاتی ہیں

عمل کا فرق

ہر مفرد عضو کے افعال دو قسم کے ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر عضو میں دو کیفیات ہوتی ہیں۔ یعنی اس کا مزاج گرم تر ہوگا یا گرم خشک اور سرد تر ہوگا یا سرد خشک یا اس طرح سمجھ لیں کہ اس کا پہلا عمل مشینی ہوتا ہے اور دوسرا نتیجہ کیمیاوی ہوتا ہے اسلئے یہ دو جیسی اغذیہ اور ادویہ میں بھی یہی مشینی اور کیمیاوی اثرات پائے جاتے ہیں۔

اعصاب میں بھی دو مزاج پائے جاتے ہیں کبھی ان میں گرمی تری ہوتی ہے۔ اور کبھی سردی تری۔ بلکہ یوں کہیں تری گرمی اور تری سردی کیونکہ اعصاب کی فطرت میں رطوبات اور بلغم پیدا کرنا ہے یہ اسلئے کہ اسکی غذا میں بلغم کے اجزاء شریک ہوتے ہیں جب اعصاب

میں تری گرمی ہوتی ہے تو رطوبات کی پیدائش ہوتی ہے اور اس کا اخراج بند ہوتا ہے یعنی خون سے جدا ہو کر جسم میں اکٹھی ہوتی ہیں اور جب تری سردی ہوتی ہے تو رطوبات کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی جاری رہتا ہے بالکل اسی طرح جیسے غدد و جگر میں گرمی خشکی ہوتی ہے تو صفراء کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اسکا اخراج بھی ہوتا ہے یہی صورتیں عضلات (دل) کے مزاج میں بھی پائی جاتی ہیں ۔

ایسی صورتیں مرض ہیضہ میں صاف نظر آتی ہیں یعنی کبھی قے اور اسہال کے ساتھ رطوبات کا اخراج ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جب نہیں ہوتا تو اسکو بند ہیضہ کہتے ہیں جو بہت خطرناک ہوتا ہے جس میں جسم سُن ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے ۔

یاد رکھیں کہ اعصابی اغذیہ کے کثرت استعمال سے اکثر ہیضہ ہو جاتا ہے ان میں امرود بھی شریک ہے اور اعصابی اغذیہ کے ساتھ پانی پی لینے سے بھی ہیضہ کا خطرہ ہوتا ہے اسلئے امرود کے بعد پانی پینا منع ہے ۔

امرود مفرح پھل ہے ۔ مگر مفرح کی صورت وہی ہے جو ہم الائچی کے خواص میں لکھ چکے ہیں جن لوگوں میں رطوبت و بلغم کی کمی ہو ان کے لئے نعمت ہے ۔ ایسے لوگوں کے لئے مقوی دماغ اور اعصاب ہے جگر اور گردوں کی سوزش کے لئے یقینی غذائی دوا ہے ۔ امرود شیریں بہت عمدہ ملین ہے مگر نزلہ ، زکام ، کثرت بول اور دل کے ڈوبنے میں زیادتی کر دیتا ہے ترشی کے ہمراہ اسکا استعمال نقصان کو کم کر دیتا ہے ۔

املتاس

تعارف عربی میں خیار شنبر ، فارسی میں خیار چنبر ، بنگالی میں سونالو اور انگریزی میں کیشیا کہتے ہیں ۔ املتاس ایک بلند درخت ہے جس کا تنا زیادہ بڑا نہیں ہوتا چھوٹی شاخیں فٹ ڈیڑھ فٹ لمبی جن پر چار آٹھ جوڑوں تک پتے لگے ہوتے ہیں جو شکل میں جامن کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں یہ پتے ماہ پھاگن میں گر جاتے ہیں ، درچیت و بیساکھ میں نئے نکل آتے ہیں ساتھ ہی پانچ پانچ پنکھڑی

والے سنہری زرد پھولوں کا عموماً ہاتھ بھر لمبا خوشہ نکلتا ہے کبھی کبھی یہ پھول خزاں کے موسم میں دوبارہ بھی نکل آتے ہیں یہ پھول سنہری رنگ کے ہوتے ہیں ان پھولوں کی بہار ایسی خوشنما ہوتی ہے کہ درخت دور سے نہایت خوبصورت زرپوش معلوم ہوتا ہے ۔ اسلئے اس کو سنسکرت میں ہیم پشپت سوورنگ سورنانگ، سورن بھوشن راج ورکس کے خوشنما پھولوں کی بدولت ہی یہ نام رکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

ان پھولوں میں سے پہلے چھوٹی چھوٹی سبز رنگ کی پھلیاں نکلتی ہیں جو رفتہ رفتہ ڈیڑھ دو فٹ لمبی ہو جاتی ہیں پختہ ہو جانے پر ان پھلیوں کا رنگ بھورا سیاہ ہو جاتا ہے یہ پھلیاں ایک انچ قطر کی نوکدار اور دونوں طرف جوڑ کے مقامات پر سیدھے پہلو میں دو صاف لکیریں ہوتی ہیں اور اندر آڑے پہلو میں بہت سے خانے ہوتے ہیں ہر ایک خانے میں صاف اور چپٹا بیضوی بھورے رنگ کا سرخی مائل سیاہ رنگ کا گودا لپٹا ہوتا ہے لزجیت دار اور لوسل آور یہی گودا اس میں سب سے کار آمد چیز ہے اگرچہ اسکے پھولوں سے گلقند بھی بنائی جاتی ہے اسکی کھال سے سرخ رنگ نکلتا ہے جب پھلیاں پک جاتی ہیں تو اسکے اندر کے پردے پیسہ کے برابر ہو جاتے ہیں جس کا وزن اور حجم آجکل کی اٹھنی کے برابر ہوتا ہے ۔ جو دراصل مغز املتاس ہوتا ہے ۔ مغز فلوس خیار شنبر کہلاتا ہے مغز گودا پھول کے علاوہ بیرونی چھلکا جو پوست املتاس کہلاتا ہے دوا کے طور پر مستعمل ہے پوست املتاس کا چھلکا خشک ہو کر سخت ہو جاتا ہے درخت کی لکڑی بھی بڑی سخت ہوتی ہے جو رنگت میں سرخ ہوتی ہے لیکن کاٹنے پر سیاہ ہو جاتی ہے اسکی زمہ شاخیں ریشم کی طرح ملائم ہوتی ہیں اور پھول زرد رنگ کے بڑے بڑے خوشبودار جو گچھوں کی شکل میں لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔

مقام پیدائش | پاک و ہند میں اکثر مقام پر پایا جاتا ہے اکثر سر منفاما ت پر پانی کے کنارے پایا جاتا ہے میدانی علاقے سے لے کر کوہ ہمالیہ میں تین ہزار فٹ کی بلندی تک پیدا ہوتا ہے پنجاب اور یوپی میں

ہیں بعض لوگ اپنے باغات میں خوبصورتی کے لئے لگا لیتے ہیں اگر اسکو تجارتی بنیادوں پر لگایا جائے تو بے حد مفید تجارت ہے۔

رنگت اور ذائقہ درخت کی لکڑی سیاہ سرخی مائل پھلیاں بھی سیاہ سرخی مائل، اندرونی ٹکیاں اور گودا سیاہ پھول سنہری ذائقہ گودا اور ٹکیاں شیریں بدمزہ اور بو ناگوار۔

مقدار خوراک پھلیاں ایک تولہ سے پانچ تولہ تک پھول وچھال اور شاخیں و پوست زیادہ مقداریں بھی دے سکتے ہیں۔

مزاج گرم تر اکثر نے اسکو اول درجے میں گرم تر اور بعض نے معتدل لکھا ہے یاد رکھیں کہ اکثر گرم تر مزاج میں اختلاف رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ گرم پہلے درجے میں اور تر بھی پہلے درجے میں لیکن گرمی کی نسبت تری زیادہ ہے

افعال و اثرات اعصابی غدی ملین، یعنی اعصابی، محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن، کیمیاوی طور پر خون میں کھاری پن اور رقت پیدا ہوتی ہے۔

خواص مقوی و مدر اور ملین، محلل کبد وگردے اور غدد و مسکن قلب و دافع حرارت اور جوش خون ہے اسکے علاوہ مخرج صفرا بھی ہے

فوائد گرم تر ادویہ اور اغذیہ و دیگر اشیاء سے جگر وگردے اور دیگر غدد و غشائے مخاطی کی سوزش و ورم اور درد میں مفید ہوتی ہیں ایسے امراض و علامات جن کا تعلق غدد و غشائے مخاطی سے ہوتا ہے ان میں املتاس یقینی دوا ہے خاص طور پر ورم و سوزش اور درد احشاء میں گردے سے لے کر امعاء اور مثانہ تک خصوصی دوا ہے، نقرس ایک مشکل مرض ہے اسکی صورت بھی یرقان اور درد جگر کی صورت ہوتی ہے اسلئے اسمیں بھی املتاس بے خطا دوا ہے اس سے ایسے اسہال آتے ہیں جس میں بلغم کے ساتھ صفرا بھی خارج ہوتا ہے یہ ایسا لطیف ملین ہے جو حاملہ عورتوں کو بھی دیا جا سکتا ہے بعض اطباء نے اسکو مناسب ادویہ

کے ساتھ ہر خلط کا مسہل لکھا ہے یہ بالکل غلط ہے یہ خالص صفراء کا اخراج ہی کرتا ہے

ہوتا ہے۔
بعض اطباء نے اس کو وجع المفاصل کے لئے مفید لکھا ہے یہ غلط ہے کیونکہ وجع المفاصل اور نقرس دونوں مختلف امراض ہیں اسی طرح بعض اطباء نے اس کو احتباس حیض کے لئے مفید لکھا ہے یہ بھی غلط ہے بلکہ عسر حیض کے لئے مفید ہے بعض نے اخراج جنین و اخراج مشیمہ اور ولادت کو آسان کرنے کے لئے مفید لکھا ہے لیکن یاد رکھیں کہ ادرار حیض کی صورت میں نہیں ہے بلکہ عسر حیض کی صورت میں اخراج جنین و اخراج مشیمہ اور ولادت میں آسانی پیدا کرتا ہے ان ہی مقاصد کیلئے اسکے پھولوں کی گلقند اور خام پھلیوں کا مربہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔
اسکے پوست کے بھی یہی خواص ہیں۔ البتہ اس میں رطوبت کی کچھ کمی پائی جاتی ہے اسلئے یہ اپنے اثرات میں کچھ تیز ہے، انہی مقاصد کے لئے بیرونی طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔
املتاس کا رب بھی تیار کیا جاتا ہے۔ اور رب السوس کے نام سے بکتا ہے یاد رکھیں۔ اصل السوس اس کا بہترین بدل ہے۔

اِندرجو

تعارف | عربی میں لسان العصافیر فارسی زبان میں کنجشک، ہندی میں اندر جو، بنگالی میں اندرجو، انگریزی میں ٹیلی چیری سیڈ ہیں۔ اندرجو کڑا نامی درخت کے بیج ہیں جو اس کی پھلیوں سے نکلتے ہیں جو [illegible] ملبوتر سے ہوتے ہیں پھلیاں گول فٹ ڈیڑھ فٹ لمبی ہوتی ہیں انکے [illegible] سرے پر دو تین کا گچھا سا ہوتا ہے پھل کو ڈالی سے توڑنے پر دودھ نکل آتا ہے اس کا درخت بیس سے تیس [illegible] تک اونچا ہوتا ہے اس کا تنا شاید ہی تین چار فٹ کے قریب ہوتا ہے اسکی چھال [illegible] ہلکی اور کڑوی ہوتی

ہے اسکے پرانے پتے ماگھ میں گر پڑتے ہیں۔ چیت بیساکھ میں نئے نکل آتے ہیں اسمیں چیت سے جیٹھ تک پھول آتے ہیں اور برسات میں پھلیاں نکلتی ہیں جو پھاگن میں خشک ہو جاتی ہیں پھول سفید رنگ کے چنبیلی کے ہم شکل ہوتے ہیں۔ مگر ان میں خوشبو نہیں ہوتی اس کی چھال کو کڑا سک۔ کڑا چھال اور انگریزی میں کرچی بارک کہتے ہیں۔ فرنگی طب نے اسمیں ایک کھار (ایلکا ئڈ) برآمد کیا ہے جس کا نام نونس سین لیب ہے۔

اقسام ذائقہ کے لحاظ سے اندرجو کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تلخ اور دوسری شیریں صرف تلخ کے مقابلہ میں کہا جاتا ہے ورنہ پھیکی ہوتی ہے درخت کالا کڑا کے تخم اندرجو تلخ کہلاتے ہیں اس کی پھلیوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور سفید کڑا کے تخم شیریں ہوتے ہیں اسکی پھلیاں سبز رنگ کی ہوتی ہیں۔

پیدائش ہندوستان کے خشک جنگلوں اور ہمالیہ کے گرم حصوں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں ان کے خاص مقامات ریاست جموں و آسام، یوپی وسطی ہند اور راجپوتانہ کے گرم و خشک مقامات پر چار ہزار فٹ کی بلندی تک ملتے ہیں لاہور شہر کے لارنس گارڈن (جناح باغ) میں بھی اسکے چند درخت ہیں انگریزی دواساز کمپنیوں کا تیار شدہ سیال رب لکوئڈ ایکسٹرکٹ آف کرچی، بازار میں دستیاب ہے۔

رنگت و ذائقہ اندرجو کی ایک قسم تلخ اور دوسری شیریں کہلاتی ہے۔ چھال بھوری سیاہی مائل، پھول سفید چنبیلی کی مانند دودھ سفید اس کا شیریں ذائقہ دراصل پھیکا ہوتا ہے جو تلخ کے مقابلے میں شیریں کہلاتا ہے

مزاج اندرجو تلخ گرم خشک درجہ اول، مقدار خوراک دو رتی سے ایک ماشہ تک اندرجو شیریں گرم تر درجہ دوم مقدار خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ

افعال و اثرات اندرجو شیریں اعصابی غدی، یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور مسکن عضلات اندرجو تلخ اور اسکی

چال اپنے اثرات میں اندرجو شیریں سے بہت زیادہ شدید ہیں کیمیاوی طور پر
صفرا کی پیدائش اور اسکے اخراج کو جاری رکھتی ہیں جس سے صفراوی زہر خارج
ہو کر اسمیں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے اور جگر کی سوزش رفع ہو جاتی ہے شدید گرم کھاری ہے

خواص مولد و مخرج صفرا، دافع سوزش، عفد، مدر بول بندش حیض و
خون، بول و براز، پیچش خونی و بواسیر دافع ریاح جگر و گردوں اور مثانے
کی پتھری کو توڑ کر خارج کرتا ہے پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔

فوائد اندرجو ہندی دوا ہے ویدک کتب میں اس کا ذکر تفصیل سے ہے
اگر اس کا نام اندر دیوتا کے نام پر ہے تو وہ بارش کا دیوتا ہے۔
بارش اگرچہ کھار کے قریب ہے مگر اندرجو میں جس حرارت کا اثر ہے وہ بارش
کے پانی میں نہیں ہے البتہ لفظ (جو) جو دراصل (یو) ہے جسکے معنے جہار بڑے)
کے ہیں ممکن ہے پانی کی گرمی کو ظاہر کرتا ہو۔ بہرحال "اندریو" میں اس دوا کے
افعال و اثرات پائے جاتے ہیں لیکن ویدوں نے اسکے افعال و اثرات لکھنے
میں غلطیاں کی ہیں سب سے بڑی غلطی یہ کی ہے کہ اسکو وات، پت، کف
تینوں دوشوں کا ناش کرنے والا لکھا ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ جب ہر
غذا اور دوا کسی نہ کسی ایک دوش کو رفع کرتی ہے اور اس کے مقابلہ میں۔ دو
دوشیں پیدا کرتی ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ تمام دوشوں کو ناش کر دے پھر پیدا
کیا کرتی ہے۔ جیسے طب میں کہا جائے کہ فلاں دوا اور غذا تمام اخلاط کو ختم کر
دیتی ہے دراصل حقیقت یہ ہے کہ جو اغذیہ اور ادویہ صفرا کی پیدائش اور اسکے
اخراج میں اعتدال پیدا کرتی ہیں ایلو رویدک میں ان کے متعلق ایسا ہی لکھا گیا ہے۔
یاد رکھیں کہ جن بوٹیوں میں دودھ نکلتا ہے اور ان میں کھار پائی جاتی ہے ان
میں یہی خوبیاں پائی جاتی ہیں جیسے آک اور تھوہر وغیرہ ایسی بوٹیاں ہی کشتہ بنانے
اور اکسیر تیار کرنے کے کام آتی ہیں۔ ایسی ادویہ پرانی اور پیچیدہ امراض میں اعتماد کے
ساتھ استعمال کی جاسکتی ہیں۔"

اندر جریں بھی یہی خوبیاں ہیں ۔ اسکے استعمال سے غدد کی سوزش رفع ہو جاتی ہے ۔ مقعد وامعاء اور جگر و گردوں کے مزمن امراض خصوصاً پرانی اور خونی پیچش ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہیں ۔ ان کے علاوہ پرانے بخار، خصوصاً دق وسل اور سرطان میں بھی اعتماد کی دوا ہے ۔

ایسی ادویہ کے دودھ کے خواص قریب قریب شہد وگھی اور زیتون سے ملتے ہیں یہ اشیاء جگر و گردوں کے زہر کو دور کرتی ہے ۔

اٹنگن !

تعارف دوا میں تخم مستعمل ہیں ، ایک بوٹی کے تخم ہیں ۔ جو مغز تخم کشنیز سے مشابہ ہیں ۔ درخت چھوٹا اور چار پتوں والا رہتا ہے پتوں میں کلی اور اسمیں دو عدد بیج ہوتے ہیں ۔

رنگ اور ذائقہ :۔ رنگ خاکی اور ذائقہ میٹھا اور بدمزہ ہوتا ہے ۔

مزاج :۔ تر گرم اول درجے میں ہوتا ہے ۔

افعال و اثرات اعصابی غدی یعنی اعصابی محرک ، غدی محلل اور عضلاتی مسکن کیمیائی اثرات کیوجہ سے رطوبات کو جذب کر کے اخراج کرتے ہیں ۔ ان میں ایک قسم کی اسفنجی کیفیت پائی جاتی ہے یعنی جب ان پر پانی چھڑکا جاتا ہے تو فوراً ابھار پکڑ جاتے ہیں گویا رطوبات کو جذب کرنا اس کا خاصہ ہے ۔

خواص :۔ مقوی اعصاب، دافع سوزش غدد، مقوی باہ، مغلظ منی جاذب رطوبات وغیرہ

فوائد چونکہ جاذب رطوبات ہیں اسلئے سرعت انزال اور سیلان الرحم میں مفید اور مغلظ منی ہیں ۔ ہلکا محرک اعصاب ہونے کی وجہ سے مقوی باہ اور جسم میں سوزش غدد میں بے حد مفید ہیں اسلئے ممسک ہیں گردوں کی سوزش، اور پیشاب کی جلن میں مفید ہیں ۔

مقدار خوراک | تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

ارہر

تعارف | یہ ایک مشہور اناج ہے جس کو عربی میں دجیع مشاغر اور فارسی میں شاخل کہتے ہیں اسکو دال کے طور پر پکا کر کھاتے ہیں۔

افعال و اثرات | عضلاتی اعصابی یعنی عضلات میں تحریک، اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین پیدا کرتا ہے کیمیاوی طور پر سوداویت کو بڑھاتی ہے خون کو گاڑھا کرتا ہے۔ مقوی عضلات، قابض اور دافع زہر ہے۔ مقوی اعصاب و دماغ ہے۔

فوائد | حار اور قابض ہونے کی وجہ سے معدہ و امعاء کو تقویت دیتی ہے اور قبض پیدا کرتی ہے۔ دستوں کے لئے مفید ہے خون میں سے رطوبات کو خشک کرتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے۔

ارہر زیادہ تر بطور غذا مستعمل ہے اس کی دال پکا کر کھاتے ہیں اسلئے غذائیت کم حاصل ہوتی ہے دیر میں ہضم ہوتی ہے نفخ اور تبخیر پیدا کرتی ہے بعض اطباء ارہر کی پتیوں کا پانی نچوڑ کر چیچک کے آبلوں پر لگاتے ہیں اور افیون کے زہر کو رفع کرنے کے لئے پلاتے ہیں بعض لوگ اسکو پانی میں پیس کر بالچھڑ و بالخورہ پر ضماد کرتے ہیں اور دوسرے روز بالخورہ کو کھجا کر سرسوں کا تیل لگا کر دھوپ میں بیٹھتے ہیں اسی طرح دو تین مرتبہ کے عمل سے بالخورہ زائل ہو جاتا ہے اور نئے سرے سے بال نکل آتے ہیں۔

آڈو!

ایک مشہور اناج ہے جس کی دال بنا کر کھاتے ہیں اسکو ہندی ماشس کہتے ہیں۔

رنگت اور ذائقہ | رنگت کے لحاظ سے یہ دو قسم کا ہوتا ہے سبز اور سیاہ لیکن چھلکا اتر جانے کے بعد ہلکا زرد اور سفیدی مائل یا بالکل سفید

ہوتا ہے ذائقہ شیریں ہے، مزاج سبز تر گرم اور سیاہ تر سرد۔

افعال و اثرات سبز رنگ اعصابی غدی اور سیاہ رنگ کا اعصابی عضلاتی یعنی اعصابی محرک، غدی مسہل اور عضلاتی مسکن کیمیاوی طور پر خون میں بلغم اور رطوبات مسمن بدن، دیر ہضم، مدر بول، نفاخ مولد و مغلظ اور مقوی اور ساتھ ہی مولد شیر ہیں۔

استعمال عام طور پر اس کو پکا کر غذا کی صورت میں روٹی اور نان کے ساتھ کھاتے ہیں لیکن تقویت و موٹاپا اور مولد خون رطوبات کی خاطر اس کا حلوہ بنا کر استعمال کرتے ہیں جو مفید ہونے کے ساتھ ساتھ زود ہضم بھی ہو جاتا ہے اور عورتوں میں دودھ کی کثرت کو بڑھانے کے لئے دودھ میں ماش کی کھیر بنا کر استعمال کراتے ہیں۔

لیکن یاد رکھیں کہ جن لوگوں میں رطوبات اور بلغم کی زیادتی ہو اس کے استعمال سے ان کو اکثر نفخ ہو کر پیٹ میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ حلوا کی صورت میں بھی اس کی مقدار خوراک ایک سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے اگر زیادہ بھی استعمال کر رہے ہوں تو نفخ کی صورت میں مقدار خوراک کم کر دیں۔

آڑو ایک مشہور پھل ہے جس کو عربی میں شفتالو کہتے ہیں اس کی دو اقسام ہوتی ہیں۔ ایک گول لمبوترا، انڈے کی مانند اور دوسرا گول ٹکی کی مانند

رنگت اور ذائقہ ترش رنگت میں سبز سرخی مائل، شیریں سبز زردی مائل مزاج ترش تر اور سرد اور شیریں تر اور گرم۔

افعال و اثرات محرک اعصاب غدد و مسکن عضلات کیمیاوی طور پر جسم میں خون پیدا کرتا ہے جس میں رطوبت فضلیہ شامل ہوتی ہے۔ مقوی اور مولد خون نفاخ اسکے پتوں کا رس قاتل کرم شکم ہے۔

استعمال آڑو کو پھل کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ میٹھا آڑو ایک لذیذ پھل ہے اسمیں غذائیت بہت زیادہ ہوتی ہے جس سے جسم میں

رطوبات کی کثرت اور خون کی پیدائش بڑھ جاتی ہے بھوک بڑھاتا ہے دل میں فرحت پیدا کرتا ہے لیکن زیادہ استعمال کرنے سے نفاخ ہے اور پیٹ میں بے چینی کرتا ہے اور بعض اوقات اسہال لگ جاتے ہیں اور شدید قسم کی ہیضہ بھی ہو جاتی ہے ۔

اسفنج

تعارف عربی میں ابر مردہ سحاب البحر کہتے ہیں ایک خانہ دار اور متخلخل نباتات ہے جو سمندر کے اندر اور سمندر کے کنارے پتھروں کے درمیان پیدا ہوتا ہے اسکے خانے سمندری کیڑے مکوڑوں کے گھر ہوتے ہیں یہ عام طور پر جھاڑیوں کی صورت میں پائے جاتے ہیں ۔ ان کو ٹکڑوں کی شکل میں کاٹ لیا جاتا ہے ۔ یہ ٹکڑے بے حد نرم اور ملائم ہوتے ہیں دبانے سے اکٹھے ہو جاتے ہیں ، جب ان خشک ٹکڑوں کو پانی میں ڈالا جائے تو پانی جذب کر لیتے ہیں اور جب نچوڑا جائے تو پانی نکل جاتا ہے اسلئے بچے اس سے سلیٹیں صاف کرتے ہیں نہانے میں بدن صاف کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اسکے ٹکڑے ایک ایک فٹ تک بازار میں بکتے ہیں ۔

رنگت اور ذائقہ ۔ رنگت زردی سفیدی مائل ، ذائقہ پھیکا کچھ تیزی لئے ہوئے ۔

افعال و اثرات اعصابی غدی (شدید) یعنی اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں کیمیاوی طور پر تسکین کھاری پن اور رطوبت پیدا کرتا ہے جسم میں بلغم اور رطوبات کی پیدائش بڑھا دیتا ہے مزاج تر گرم یعنی اسمیں تری گرمی سے زیادہ ہے کتب طبیہ میں اسکو گرم خشک لکھا ہے جو کہ غلط ہے جو تسے جسم میں رطوبت اور بلغم پیدا کرنے وہ کبھی بھی خشک نہیں ہوتی جب اسکو استعمال کے لئے جلایا جاتا ہے تو اسکے اثرات میں مزید تیزی پیدا ہو جاتی ہے ۔

فوائد محرک اعصاب و دماغ ، مولد رطوبات و بلغم ، محلل جگر و گردے اور غدد حابس خون اور جالی ، مدر بول ، مخرج ، پتھری اور ریگ وغیرہ ۔

چونکہ محرک اعصاب شدید ہے اس لیے جسم میں رطوبت اور بلغم کی پیدائش بڑھ جاتی ہے جس سے خون کا بہنا یا آنا بند ہو جاتا ہے خون کسی زخم سے بہتا ہو یا جسم کے کسی حصے سے آتا ہو تازہ چوٹ سے بہتا ہو یا ناک و منہ یا پیشاب یا پاخانے سے بہتا ہو فوراً بند ہو جاتا ہے صرف یہی نہیں بلکہ اندرونی زخم اور بعض قسم کے اورام بھی درست ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر بندی اورام کے لیے تریاق ہے۔

نکسیر کی صورت میں اسکی دو تین بار نسوار دینے سے ناک سے خون آنا بند ہو جاتا ہے پھر دن میں ایک دو بار روزانہ دینے سے ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتی ہے اسی طرح نئے و پرانے خصوصاً خشک زخموں پر دھول دینے سے زخم اچھے ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور آنکھوں میں سوزش ہو تو ہم وزن سرکہ میں استعمال کرائیں۔

چونکہ غدد میں تحلیل پیدا ہو جاتی ہے اسلئے جگر و گردوں اور غدد کی سوزش اور اورام میں بے حد مفید ہے یہاں تک کہ تپ دق اور سل کے لئے بھی بھروسے کی دوا ہے مسکن عضلات ہونے کی وجہ سے عضلات میں کھچاؤ، پھیپھڑوں میں خشکی اور پرانی کھانسی میں ایک کامیاب دوا ہے پیشاب میں رکاوٹ یا پتھری ہو تو اسکو مسلسل استعمال کرنے سے وہ رفتہ رفتہ ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جاتی ہے۔

استعمال اسکے استعمال کے تین طریقے ہیں ا۔ اسفنج کا ایک بڑا سا ٹکڑا لے کر کسی کھلے برتن میں رکھ کر جلا لیں۔ یہاں تک کہ وہ راکھ ہو جائے بس تیار ہے یہی راکھ اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کرائیں۔

مقدار خوراک ایک رتی سے چار رتی تک اگر شدید ضرورت ہو تو ایک ماشہ بھی ہمراہ آب تازہ یا نیم گرم استعمال کرا سکتے ہیں۔

۲۔ اسفنج کے باریک باریک ذرے کر کے کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھ کر سوختہ کر لیں جب خشک ہو جائے تو باریک پیس لیں بس تیار ہے بیرونی اور اندرونی دونوں طریقوں پر استعمال کریں اسمیں پہلی راکھ کی نسبت زیادہ تیزی ہے۔

۳۔ اول راکھ تیار کریں پھر کسی مٹی کے لوٹے یا ہانڈی میں ایک چوتھائی تک بھر لیں

پھر صاف بالٹی سے منہ تک بھر دیں اور خوب ہلائیں پھر حفاظت سے رکھ دیں سونے تک دو تین بار ہلا دیں۔ صبح کو آرام سے اس پانی کو نتھار لیں اور نیچے کی تلچھٹ پھینک دیں۔ پھر اس پانی کو آگ پر رکھ کر خشک کر دیں یہ ایک کھار تیار ہو جائے گا یہ کھار انتہائی شدت اور حرارت رکھتی ہے اس کی مقدار خوراک ایک چاول سے نصف رتی اور زیادہ سے زیادہ ایک رتی تک استعمال کرا سکتے ہیں اسمیں تحلیل کی بہت زبردست طاقت ہے۔

ٹنکچر آیوڈین کا بہترین بدل

کھار اسفنج نصف چھٹانک سجی کھار نصف چھٹانک ہلدی ایک چھٹانک پانی تین پاؤ تینوں ادویہ کو پانی میں ملائیں اور خوب ہلا لیں دو تین روز پڑا رہنے دیں البتہ دن میں ایکبار ہلا دیں پھر نتھار کر بوتل میں ڈال دیں بس تیار ہے ٹنکچر آیوڈین کا جہاں جہاں استعمال ہے وہاں پر لگائیں اسکے علاوہ اندرونی طور پر بھی بے حد مفید ہے۔

مقدار خوراک

پانچ سے پندرہ قطرے تک۔

راز کی بات

مندرجہ بالا مرکب سرطان (کینسر) کے لیے بہت مفید ہے یہی دوا طاعون کے لئے بھی مفید ہے۔

مالش دافع ورم

کھار اسفنج تین ماشہ، ست پودینہ ایک ماشہ اور روغن بید انجیر تین چھٹانک، موم ایک چھٹانک، اول روغن کو گرم کر کے موم ملا لیں پھر نیچے اتار کر کھار اسفنج اور ست پودینہ ملالیں غدی اورام اور جوڑوں کے دردوں میں مفید ہے اور وہ جوڑ جو پتھر لگئے ہوں ان پر مسلسل مالش کرنے سے بہت جلد نرم اور درست ہو جاتے ہیں اسی طرح یہ مالش گنٹھیا کے لئے بھی مفید ہے۔

آیوڈین

آیوڈین فرنگی طب (ڈاکٹری) کی ایک دوا ہے جو اسفنج اور بحری بوٹیوں کی راکھ سے تیار کی جاتی ہے جس سے پوٹاشیم آیوڈائڈ اور ٹنکچر آیوڈین وغیرہ مرکب تیار کئے جاتے ہیں یہ خالص صورت میں قلموں کی صورت میں ہوتا ہے جن سے خاص قسم کی بو آتی ہے رنگت سیاہ بینگنی مائل ہوتی ہے اور جب اسکو آگ پر رکھا جاتا ہے تو اسمیں سے بینگنی رنگ کا دھواں نکلتا ہے یہ پانی کے

حصہ میں ایک حصہ حل ہوتا ہے ریکٹی فائڈ سپرٹ کے ۱۲ حصے میں ایک حصہ ایتھر کے چار حصے میں ایک حصہ حل ہو جاتا ہے۔ گلیسرین میں کسی قدر کم حل ہوتا ہے آیوڈائڈ آف پوٹاشیم یا کلورائڈ آف پوٹاشیم کے عرق میں بہت آسانی سے حل ہو جاتا ہے آیوڈین اور اسکے حسب ذیل بھی مرکبات فرنگی طب میں مستعمل ہیں۔ ۱۔ پوٹاشیم آیوڈائڈ ۲۔ ٹنکچر آیوڈین ۳۔ آئنمنٹ آف آیوڈائیڈ ۴۔ لائیکوار آیوڈائیڈ اور ۵۔ انگوئم آیوڈائیڈ وغیرہ کے وہی خواص وفوائد اور افعال و اثرات ہیں جو سنکھیے کے متعلق ہم بیان کر چکے ہیں ۔

بادام شیریں

نام فارسی ، بادام شیریں (عربی) لوز الحلو (ہندی) مٹھا بادام (بنگالی) کاٹھا بادام شٹی انگریزی

تعارف مشہور عام میوہ ہے۔ مغز بادام کے اوپر ایک سخت بیضوی اور نوکدار گٹھلی ہوتی ہے جو مغز کی حفاظت کرتی ہے اس کا پودا کافی بڑا درخت ہوتا ہے اسکے دو اقسام ہیں ، بادام تلخ ، بادام شیریں۔

رنگ :۔ مغز باہر سے سرخی مائل دار چینی کی رنگت کا اور اندر سے بالکل سفید۔

ذائقہ :۔ ہلکا شیریں وخوش ذائقہ۔

مقام پیدائش :۔ افغانستان ، ایران ، کشمیر اور پاکستان میں قلیل مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔

مصلح :۔ شکر ، نبات سفید۔

یادداشت بعض کتب طبیہ میں بادام شیریں کا مصلح نبات کے ساتھ مصطگی رومی لکھا ہے جو غلط ہے کیونکہ بادام شیریں کا مزاج اعصابی غدی (تر گرم) ہے لیکن نبات سفید کا مزاج سرد تر اور مصطگی کا مزاج گرم خشک ہے۔

طبی قوانین واصولوں کے مطابق تو وہ دوا کسی دوا کی مصلح ہو سکتی ہے جو پہلی دوا

کے مزاج کے بعد والا مزاج رکھتی ہو یعنی تر گرم کے بعد تر سرد دوسرے لفظوں میں اعصابی غدی کے بعد اعصابی عضلاتی اسلئے بنات سفید کو بادام شیریں کا مثیل تو تسلیم کیا جا سکتا ہے لیکن مصطگی کو جو خود ہی گرم خشک مزاج رکھتی ہے۔ بادام شیریں کا مصلح کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

مقدار خوراک :- ۲ر تولہ سے ۵ تولہ تک

بدل :- چلغوزہ۔

مزاج :- اعصابی غدی، تر گرم۔

افعال و اثرات محرک دماغ و اعصاب، محلل جگر و غدد اور مسکن قلب و عضلات ہے۔ ملین و تسایع مولد رطوبات ہے۔ مخرج صفرا ہے۔

خواص و فوائد تمام اعصابی غدی ادویہ میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے چونکہ دوائے غذائی ہے اسلئے اعصابی غذاؤں کو ضرورت کے وقت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً اسوقت جب مریض زیادہ وزن میں خوراک نہ کھا سکتا ہو اعلیٰ درجہ کا ملین شکم، اور کثیر الغذا ہے۔

چونکہ محرک دماغ و اعصاب ہے اسلئے مقوی و مرطب دماغ ہے جو کہ دماغ کی قوت کی حفاظت کرتا ہے چونکہ مولد رطوبات صالح ہے اسلئے بدن کو فربہ کرتا ہے۔

اس سے ایک قسم کا روغن بھی نکالا جاتا ہے جسے بادام روغن کہتے ہیں۔ جس کی تقویت دماغ کے لئے سر پر مالش کرتے ہیں۔

ہر قسم کی جلن اور جلن دار کھانسی و خشک کھانسی، گلے کی خشکی کو چند منٹوں میں دور کرتا ہے خصوصاً اسوقت جب لسے لعوق کی صورت میں استعمال کیا جائے۔

چونکہ مولد بلغم اور مخرج صفرا ہے اسلئے صفرا کی زیادتی سے ہونے والی علامات کو دور کر دینا اسکا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ مثانہ کی جلن، سوزاک کے زخم اور ہر قسم کی ہیجش میں اس کا روغن بے حد مفید ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ حاملہ عورت کی ابتدائی پانچ ماہ کی تحریک عضلاتی رہتی ہے اسکے بعد سات ماہ تک غدی تحریک اور سات ماہ سے ۹ ماہ تک اعصابی تحریک بڑھتی رہتی ہے۔

چونکہ سات ماہ سے پہلے پہلے خشکی اور گرمی کی کثرت ہوتی ہے اگر یہی کیفیت قائم رہے تو بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اسلئے بچہ کی پیدائش میں سہولت کیلئے رطوبات کی کثرت اعصابی قوت کا ہونا ضروری ہے۔

لہٰذا چونکہ بادام شیریں کا روغن مولد رطوبات، مقوی اعصاب اور ملین شکم ہے اسلئے اگر حاملہ عورت ساتویں مہینے سے بقدر ۶ ماشہ روزانہ سوتے وقت پینا شروع کرے تو بچہ کی پیدائش میں سہولت ہو جاتی ہے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔

انہی افعال کی وجہ سے روغن بادام درد گردہ کے مریض کو پلایا جاتا ہے کیونکہ اسکے استعمال سے رطوبات پیدا ہو کر حالبین میں پھسلن پیدا ہو جاتی ہے جس سے سنگریزہ پھسل کر مثانہ میں آجاتا ہے اگر مسلسل استعمال کیا جائے تو پتھریاں اخراج پاتی ہیں جس سے مرض ہمیشہ کے لئے رفع ہو جاتا ہے۔

بادام کے بیرونی خشک چھلکا کو جلا کر دانتوں کو صاف کرنے اور مضبوط کرنے کے لئے منجن کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

بادام روغن کی سر پر مالش کرنا منوم اثر رکھتا ہے مسلسل استعمال دماغ کو قوی اور بصارت کو تیز کرتا ہے مفرح قلب ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا شربت تیار کیا جاتا ہے جو خشکی، جلن، بے چینی، اختلاج قلب اور گرمی کو تسکین دینے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مغز بادام اور اسکے روغن سے کئی قسم کے مرکبات تیار کئے جاتے ہیں۔

لعوق بادام | ہوالشافی، مغز بادام ۵ تولہ، مغز کدو ۵ تولہ، خشخاش ۵ تولہ صمغ عربی ۵ تولہ، شربت گاؤزبان یا ملٹھی حسب ضرورت ملا کر لعوق تیار کر لیں۔

سفوف مسمن بدن | ہوالشافی، مغز بادام، نشاستہ، کتیرا، ثعلب مصری

بنات سفید ہر ایک ہم وزن۔

ترکیب تیاری | تمام ادویہ کو پیس کر محفوظ کر لیں۔ بقدر ایک تولہ صبح ایک تولہ شام ہمراہ شیر گاؤ۔ یا پانی استعمال کریں۔

حریرہ بادام | مغز بادام، خشخاش، مغز خیارین، مغز کدو، کاہو، کشنیز ہر ایک ۹ ماشہ نشاستہ ۲ تولہ روغن زرد یعنی گھی ۲ تولہ،

ترکیب تیاری | اول نشاستہ کو روغن زرد میں بریاں کریں۔ پھر دیگر ادویہ کو رگڑ کر اور پانی ملا کر شیرہ نکال کر نشاستہ بریاں میں تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں اور ہلاتے جائیں جب قدرے گاڑھا ہو جائے تو اتار لیں۔

مقدار خوراک | حسب ضرورت گرم گرم استعمال کریں۔

افعال و اثرات | مندرجہ بالا تینوں نسخے اعصابی غدی ہیں۔ خشک کھانسی، سینہ کی جلن، پیشاب کی جلن، سوزاک، بے خوابی، قبض اور ہیجش کے لئے بے حد مفید ہے۔

بادام روغن نکالنے کا آسان طریقہ

حسب ضرورت مغز بادام لیں ایک لوہے کا ہاون دستہ لے کر اسے گرم کریں پھر مغز بادام ہاون دستہ میں ڈال کر باریک کریں جب باریک ہو جائیں تو پھر اسمیں نیم گرم پانی اور تھوڑی تھوڑی چینی ڈالتے جائیں اور رگڑتے جائیں تھوڑی دیر بعد روغن علیحدہ ہونا شروع ہو جائے گا بادام کا کھل سکڑنا شروع ہو جائے گی جب بہت زیادہ چپڑ پیدا ہو جائے تو نچوڑ کر روغن علیحدہ کر لیں۔

نوٹ:۔ یاد رکھیں کہ کھرل کافی گرم ہونی چاہیئے اگر زیادہ گرم نہیں ہوگی تو روغن نکلنے میں دیر لگے گی۔

بادرنجبویا

نام | :۔ فارسی بادرنجبویا (ہندی) بی لوٹن (عربی) مفرح القلب

انگریزی

تعارف ایک گھاس کی قسم ہے جو بقدر دو گز لمبی ہوتی ہے یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک چھوٹی جس کے پتے چھوٹے کنگرے دار لطیف اور لمبے ہوتے ہیں۔ پھول شل بنفشہ۔ یہ فصل ربیع میں پیدا ہوتی ہے اور ہر سال اسکی بیل سبز ہوتی ہے اس کی پیدائش ہر سال بیج سے نہیں ہوتی بلکہ خشک شاخ ہی سبز ہو جاتی ہے اس کا بیج رائی کے بیج جیسا ہوتا ہے اسکو بقلۃ الترجیہ یا ترنجان بھی کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسے بادرنجبویا کہتے ہیں۔

دوسری قسم کی بوتیز یہ بستانی اور صحرائی ہوتی ہے اسکو بلی دوست رکھتی ہے اسلئے اسے بلی لوٹن بھی کہتے ہیں۔

رنگ :- پھول سفیدی مائل شل بنفشہ گل، بیج سیاہی مائل خشخاش یا رائی کی طرح باریک۔

ذائقہ :- قدرے چرپرا اور بدمزا۔

مزاج :- اعصابی غدی، تر گرم

یادداشت کسی بھی طبی کتاب میں بادرنجبویہ کے مزاج، خواص، فوائد اور افعال کو پڑھیں تو ہر کتاب میں اس کا مزاج گرم خشک لکھا ہے اور اثرات وخواص وفوائد میں محرک دماغ اور مفرح قلب لکھا ہے ساتھ ہی لکھا ہے کہ یہ دماغی سدے کھولتا ہے یعنی محرک دماغ ہے۔ خفقان القلب کو مفید ہے خفقان قلب غدی تحریک اور عضلاتی تحلیل سے ہوتا ہے۔

حیرت کا مقام ہے کہ ایسے افعال خواص کے تحت اس کا مزاج قائم نہیں کیا گیا۔ بلکہ ایک دوسری کتاب کی نقل کر کے ہر ایک نے گرم خشک لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے کیونکہ ہر وہ دوا محرک دماغ ہے وہ تر گرم یا تر سرد سے زیادہ مزاج نہیں رکھتی اسی طرح ہر وہ دوا جو مفرح قلب ہوگی وہ دماغ کو تحریک دے کر جگر پر تحلیل پیدا کر کے قلب میں رطوبات چھڑک کر سکون پیدا کر دے گی مثلاً ابریشم، گل سرخ۔

ان ٹھوس وجوہات کی بنا پر ہم بادرنجبویا کا مزاج زیادہ سے زیادہ تر گرم اعصابی

غدی تسلیم کر سکتے ہیں کیونکہ کسی طبی قانون سے مطابق گرم خشک دوا محرک دماغ نہیں ہو سکتی اور نہ ہی مولد رطوبات ہو سکتی ہے بلکہ ہر گرم خشک دوا کو محرک جگر اور مولد صفرا تسلیم کیا جاتا ہے ۔ اسس لئے بادرنجبویہ کا مزاج تر گرم اعصابی غدی ہے نہ کہ غدی عضلاتی گرم خشک "

ایک اور نقطہ نگاہ سے اسکے مزاج گرم خشک کی نفی اس طرح ہوتی ہے کہ ہر ایک نے اس کا بدل جو ہم مزاج ہوا کرتا ہے ابریشم لکھا ہے لیکن ابریشم کا مزاج تر گرم اعصابی غدی ہے جو نہایت مفرح قلب ہے اسلئے بادرنجبویا کا مزاج اعصابی غدی ہے ۔

مقدار خوراک :۔ ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک ۔

بدل :۔ ابریشم

مصلح :۔ صمغ عربی یعنی کیکر کا گوند ۔

افعال و اثرات اعصابی محرک ، غدی محلل اور عضلاتی مسکن و مفرح کیمیائی طور پر رطوبات پیدا کرتا ہے ۔ مخرج حرارت و صفرا ہے خون کے جوش میں تسکین پیدا کرتا ہے ۔

خواص و فوائد اعلیٰ درجہ کی محرک دماغ و مفرح قلب ہے دماغ کو تقویت دیکر سودا کو خارج کرتا ہے اس کا چند روزہ استعمال دماغ کو طاقت دو حواس خمسہ ظاہری و باطنی کو قوی کرتا ہے اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے اسے شہد کے ساتھ کھانے سے خفقان قلب اور سانس پھولنے کو مفید ہے ۔

اسکو شربتوں ، مرقیات اور خمیرہ جات میں شامل کیا جاتا ہے جو سینکڑوں سالوں سے مفرح قلب کے طور پر استعمال ہوتے آئے ہیں اور اب بھی بے حد مفید ہیں ۔ بادرنجبویا خمیرہ گاؤزبان کا لازمی جزو ہے ۔ بدبو دہن کو دور کرتا ہے ۔

اگر غدی تحریک کی وجہ سے اختناق الرحم کی شکایت ہو تو اسکے لئے بے حد مفید ہے خصوصاً اسوقت جب مریضہ کو ہذیان کے ساتھ پیشاب آئے ، سانس پھولے ۔ اگر شہد میں اس کا لعوق تیار کرکے متواتر کھلائیں یا مریض کو کھلائیں تو فوراً شفا

بخت تلب ہے عسرت طمث کی مریضہ کو اسکے جوشاندہ میں بٹھانے سے فوراً درد کو تسکین ہو جاتی ہے

خمیرہ گاؤزبان

ھوالشافی :۔ ابریشم، مقرض ۱ تولہ، صندل سفید و سرخ ۱ تولہ، گل سرخ ۱ تولہ
کشنیز خشک ۱ تولہ، بادرنجبویا ۱ تولہ، گاؤزبان ۳ تولہ، چینی یا شہد ۲½ پاؤ۔

ترکیب تیاری شہد یا چینی کے علاوہ باقی تمام ادویہ کو لے کر رات کو پانی میں بھگودیں۔ صبح دو تین جوش دیکر پن لیں تقطیر شدہ پانی میں شہد یا چینی ملا کر خمیرہ کا قوام تیار کریں۔

مقدار خوراک

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی، مفرح قلب، مقوی دماغ اور خفقان قلب کے لئے مفید ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے جلن دار کھانسی، سوزش بول میں بے حد مفید ہے۔

عرق بادرنجبویا

ھوالشافی :۔ ایک پاؤ بادرنجبویا، پانی پانچ سیر
ترکیب تیاری :۔ قرع انبیق سے تین بوتل عرق کشید کریں۔
مقدار خوراک :۔ ۵ تولہ تا ۱۰ تولہ عرق دن میں دو بار
فوائد :۔ مندرجہ بالا فوائد رکھتا ہے لیکن اس سے قدرے کم۔

شربت بادرنجبویا

عرق بادرنجبویا تین بوتل چینی چار سیر
ترکیب تیاری :۔ عرق و چینی ملا کر حسب دستور شربت تیار کرلیں۔
مقدار خوراک :۔ ۵ تولہ شربت پانی میں ملا کر پلائیں۔

فوائد:۔ مندرجہ بالا ۔

باؤبڑنگ

نام (عربی)، برنج کابل (فارسی) کابلی (ہندی) واوڑنگ (سندھی)، واورنگ (بنگالی)، برنگا، (انگریزی)، ایمبیلیا ربوسٹا E.B. ROLESTA

تعارف مشہور پھل ہے ہندی میں اسکو واوڑنگ کہتے ہیں یہ ایک سدا بہار بیل کا پختہ پھل ہوتا ہے اسکے پھول فروری اور مارچ میں لگتے ہیں برسات کے آخر میں پھل پک جاتے ہیں اسکے دانے سیاہ اور چھوٹے چھوٹے مثل سیاہ مرچ کے گول ہوتے ہیں سیاہ مرچ کی مشابہت رکھنے کی وجہ سے بعض لالچی دکاندار اسے مرچ سیاہ میں ملاکر بیچتے ہیں اسکے پھول ننھے ننھے اور گچھے دار پتے لمبے اور نوکدار ہوتے ہیں ۔

رنگ:۔ باہر سے سیاہ اور اندر سے سفید ۔

ذائقہ:۔ قدرے کسیلا اور خوشبودار ۔

مقام پیدائش بھارت کے پہاڑی حصوں کے علاوہ کشمیر، یوپی برما اور بنگال کا پہاڑی علاقہ ۔

بدل:۔ صمغ عربی، کتیرا۔

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ

مزاج:۔ اعصابی غدی، ترگرم

افعال و اثرات اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے محلل صفراء و حرارت، مولد بلغم، مخرج ریاح ۔

خواص و فوائد قاتل کرم شکم اور ملین ہے بلغم کی پیدائش کرکے صفراء کو ختم کرتا ہے صفراء سے پیدا شدہ علامات کو فوراً دور کرتا ہے اثر ملین سے غلیظ اخلاط کو بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے پیٹ کے کیڑوں خصوصاً کدو دانوں کو

ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کرتا ہے

کدو دانوں کو خارج کرنے کے لیے ۳، ۴ ماشہ سقمونیا بابڑنگ دن میں تین بار ہمراہ دودھ کھلائیں۔ شام کو سقمونیا کا جلاب دیں۔ تمام کیڑے براہ دست خارج ہو جائیں گے۔

کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے بدہضمی اور ریاح فاسدہ کو تحلیل کرتا ہے۔ خوشبودار ہونے کی وجہ سے ہاضم و کاسر ریاح ادویہ کے ساتھ ملا کر استعمال کرتے ہیں۔

مرچ سیاہ کا ذائقہ تیز چرپرا جبکہ اس کا ذائقہ کسیلا ہوتا ہے

ایک مجرّب نسخہ

ھوالشافی : باؤبڑنگ، کمیلہ، برابر وزن باریک پیس کر سفوف بنا لیں

مقدار خوراک : ۱ تا ۲ ماشہ ہمراہ تازہ پانی دن میں تین بار

افعال و اثرات میں اعصابی غدی ہے۔

پرانے سے پرانے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں تین چار دن کھلائیں پھر دودھ میٹھا کر کے پلائیں اسکے بعد سقمونیا ۴ رتی کا جلاب دیں یا کسٹرآئل روغن تارپین میں ملا کر پلادیں سب مردہ کیڑے خارج ہو جاتے ہیں ۳ تولہ ۶ ماشہ

بریار (بریالہ)

نام :۔ (سندھی) بیئور (دیسی) چکتا مول (انگریزی) S. RHOMBIFOLIA

تعارف :۔ اس بوٹی کے پتے مکو کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔

رنگ :۔ پتے سبز، پھول زرد سفیدی مائل۔

مقام پیدائش :۔ ویران میدانوں، سڑکوں کے کنارے عام پائی جاتی ہے۔

مزاج :۔ اعصابی غدی۔

افعال و اثرات :۔ انتہائی محرک دماغ، محلل غدد اور مسکن قلب ہے۔

استعمال و فوائد :۔ اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے غدی زہروں کی تریاق ہے چونکہ سانپ بھی ایک زبردست غدی محرک ہے جتنے کہ انتہائی گرمی خشکی پیدا کر کے جسم میں شدید قسم کا ورم پیدا کر دیتا ہے نتیجہ کے طور پر جسم پھٹنا شروع ہو جاتا ہے اور مختلف مقامات سے خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے بریار (بریالہ) کے استعمال سے رطوبات بڑھ کر ایک دم صفراوی رطوبات اور حرارت و خشکی ختم ہونا شروع ہو جاتے ہیں ورم میں کمی آنا شروع ہو جاتی ہے خون کا اخراج بند ہو جاتا ہے ضعف قلب کی حالت درست ہو کر مفرح قلب کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جب جگر و غدد میں مشینی تحریک سے سوزاک یا تقطیر بول کی صورت پیدا ہو چکی ہو تو نہ نائٹرو کے ورم، سوزاک و زخم کو بند کر دیتا ہے دردوں کو تسکین دینے کے لئے مسکن درد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ غیر سمی ہے۔

بہمن !

نام :۔ لاطینی نام، سیلی وا ہیموٹوڈس SALIVA HAEMOTODES

تعارف :۔ ایک لیدار مخروطی شکل کی جڑ ہے جس کے اوپر جھریاں ابھری ہوتی ہیں اسکی شاخوں پر پھولوں کا گچھا ہوتا ہے اور پتے زمین پر

پیلے ہوتے ہیں بہمن کی دو قسمیں ہیں ایک سرخ دوسری سفید عموماً نسخوں میں دونوں اکٹھے استعمال کئے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بہمن سرخ لکھنے کی بجائے صرف بہمن لکھتے ہیں

رنگ :- سرخ و سفید
ذائقہ :- پھیکا لعاب دار
مقام پیدائش :- کوہستان ارمن و خراسان
مقدار خوراک :- ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ

مزاج | سرخ اعصابی غدی ہے گرم اور سفید اعصابی عضلاتی سرد تر۔

افعال و اثرات | محرک اعصاب محلل غدد، مفرح و مسکن قلب ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبت و بلغم بڑھاتا ہے اور مفرح قلب، مسمن بدن ہے، مقوی باہ ہے۔

خواص و فوائد | بہمن چونکہ کیمیائی طور پر خون میں صالح رطوبات و بلغم، بڑھاتا ہے جو جزو بدن ہوکر چربی میں تبدیل ہوجایا کرتی ہیں اسلئے بہمن مسمن بدن تصور کیا جاتا ہے انتہائی لاغر اور ناتواں اشخاص کے لئے بہترین چیز ہے خصوصاً بدن کو فربہ کرنے کے لئے لاغر کمزور بچوں کو اس کی جڑ کا جوشاندہ ایک حصہ اور دودھ دس حصہ مکھن ایک حصہ کے حساب سے ملاکر کھلاتے ہیں۔

یاد رکھیں اعصابی ادویہ بذات خود مقوی باہ اثرات نہیں رکھتیں لیکن جب غدی تحریک کی وجہ سے حرارت زیادہ ہوکر ایک طرف منی انتہائی رقیق ہوجائے جس کا زیادہ دیر رکھنا ناممکن ہے دوسری طرف عضلات تحلیل ہوکر انتشار کو زیادہ دیر تک قائم نہ رکھ سکیں ایسے موقعوں پر اعصابی ادویہ نہ صرف امساک کو بڑھادیتی ہے۔ بلکہ منی میں رقت دور کرکے غلظت بھی پیدا کردیتی ہیں جو قوت باہ کے لئے ضروری ہے لہٰذا چونکہ بہمن اعصابی غدی اثرات رکھتا ہے۔ اسلئے مقوی باہ ہے یہی وجہ ہے کہ اسے مقوی باہ نسخوں میں خصوصاً سرعت انزال کے مریضوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے چونکہ اسمیں بے انتہا لعاب ہوتا ہے

سے لسے پیچش کے مریضوں کو بھی کھلایا جاتا ہے اسس کا جو شاندہ جلن دار
کھانسی اور نزلی کھانسی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ مفرح قلب اثرات
رکھتا ہے اسلئے بہمن خمیرہ گاؤزبان کا جزاعظم ہے تمام خمیرہ جات، مفرح
قلب ہیں، خفقان قلب، ضعف قلب ہیں اور جلن دار کھانسی میں استعمال کیئے جاتے
ہیں۔ لہذا بہمن سرخ ہو یا سفید خفقان قلب اور انتہائی ضعف قلب کی بہترین
دوائیں ہیں۔ سوزاک ہو یا قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ پیشاب آئے اسوقت بہمن
کا جوشاندہ پلانا فوری اثر رکھتا ہے۔

یادداشت

یاد رکھیں، جو شے مفرح قلب اثرات کی حامل ہوگی وہ
ہمیشہ محرک اعصاب ہوتی ہے اعصابی تحریک پیدا
کرنے والی تمام ادویہ حرارت کا اخراج کرتی ہیں۔ نہ کہ مولد حرارت ہیں ان ادویہ
میں یہ فرق ضرور ہوتا ہے کہ کچھ اعصابی ادویہ کا تعلق جگر کے ساتھ براہ راست
ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ حرارت کو جذب کرتی ہیں اور جگر میں تحلیل کا باعث
بنتی ہیں کچھ ادویہ کا تعلق قلب سے ہوتا ہے جو بے انتہا مخرج حرارت ہوتی
ہیں۔ اول الذکر اعصابی غدی ہوتی ہیں اور مؤخر الذکر اعصابی عضلاتی چونکہ بہمنیں
مولد بلغم و مفرح قلب ہیں اسلئے ان کا مزاج اعصابی غدی ہے۔
یہ بھی یاد رکھیں گرم خشک ادویہ مولد صفرا ہوتی ہیں اور غدی تحریک پیدا کرتی
ہیں لیکن اعصابی ادویہ مولد بلغم اور مخرج صفراء ہوتی ہیں چونکہ بہمنیں مولد بلغم اور
مخرج صفرا ہیں اسلئے بہمنیں میں گرمی خشکی نام کو بھی نہیں۔ لہذا بہمن اعصابی غدی تر گرم
ہے نہ کہ غدی عضلاتی گرم خشک۔

خمیرہ گاؤزبان سادہ

ہوالشافی: گاؤزبان تین تولہ، گل گاؤزبان، کشنیز خشک، ابریشم مقرض
بہمن سرخ، بہمن سفید، صندل سفید، تخم بالنگو، تخم فرنجمشک، بادرنجبویہ۔ ہر

ایک دو تولہ شکر سفید ایک سیر، شہد خالص ایک پاؤ ۔

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو دو سیر پانی میں رات کے وقت بھگو دیں صبح کو جوش دیں جب پانی تیسرا حصہ جائے تو چھان لیں پھر اس چھنے ہوئے پانی میں شہد اور چینی ملا کر قوام بنائیں جب شربت سے کافی گاڑھا قوام ہو جائے تو دستہ چوبین سے اس قدر گھوٹیں کہ قوام سفید ہو جائے ۔

افعال و اثرات خواص و فوائد دماغ اور بینائی کو قوت دیتا ہے ضعف قلب، خفقان القلب کی تمام صورتوں کو فائدہ مند ہے افعال و اثرات میں اعصابی عضلاتی ہے ۔

نسخہ برائے غدی کھانسی

گوند کتیرا، گوند کیکر، ملٹھی، بہمن سرخ و سفید ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے کام میں لائیں ۔

خواص و فوائد اور افعال و اثرات افعال و اثرات میں اعصابی عضلاتی ہے غدی کھانسی، پیچش کے لئے ۲ سے ۶ ماشہ کی مقدار میں دودھ میں ابال کر دن میں دو بار پینا بہترین دوا ہے ۔

پتھر پھوڑی

نام داردو، پتھر چٹا (بنگالی)، پاتھر چور (عربی)، کاسر الحجر (انگریزی) COLEUS AROMATICUS کولیئس ایروماٹیکس ۔

تعارف ایک سے ۲ فٹ بلند سیدھی شاخوں والا پودا ہے ۔ اس کی شاخیں زیادہ تر جڑ سے ہی نکلتی ہیں جو انگلی جتنی موٹی ہوتی ہیں اور چھوٹی چھوٹی روئیں سے ملائم کلیوں سے بھری ہوتی ہیں ۔ ان

یں چھوٹے چھوٹے بیج مثل خرفہ کے ہوتے ہیں ہر بیج کے منہ پر سخت پردہ دار نقطہ چیونٹی کے برابر ہوتا ہے ۔ اور ترچھی مونچھیں ہوتی ہیں اسکے پتے دبیز ہوتے ہیں موڑنے سے ٹوٹ جاتے ہیں اور اگر ان کو منہ میں چبایا جلئے تو ان سے لذوجت پیدا ہوتی ہے ۔ موسم گرما میں شدید گرمی خشکی کی وجہ سے پتے سکڑ جاتے ہیں ۔

رنگ :۔ پھول زرد ، پتے نیلگوں سبز، بیج سیاہ

ذائقہ :۔ قدرے ترش وشور ۔

مقدار خوراک :۔ ۶ ماشے سے ایک تولہ

مقام پیدائش :۔ ہندوپاکستان میں اسکے پودے گملوں میں لگاتے جاتے ہیں ۔

مزاج :۔ اعصابی غدی ۔

افعال واثرات اعصابی محرک ، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبات وبلغم پیدا کرتا ہے ۔

خواص :۔ مدر بول قوی، مخرج پتھری مثانہ وگردہ ، دافع سوزاک مخرج صفرا ، اور مولد بلغم ہے ۔

فوائد شدید اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے رطوبات کا اخراج کرتی ہے جس سے رطوبات کے اخراج کی وجہ سے حرارت جسم بھی کم ہوجاتی ہے صفراوی تمام علامات میں کمی ہوجاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے مخرج صفرا کہتے ہیں ، چونکہ غدی تحریک سے سوزاک ہوا کرتا ہے جس کا علاج غدد میں تحلیل پیدا کرنا ہے چونکہ پتھر پھوڑی غدد میں تحلیل پیدا کرتی ہے اسلئے یہ سوزاک کے لئے خصوصیت سے مفید ہے ۔

شدید مدر بول ہے اسلئے گردہ ومثانہ کی پتھریوں کو خارج کرنے کے لئے عام استعمال کی جاتی ہے ۔ اسی طرح بندش بول کو چند منٹوں میں جاری کرتی ہے ۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جیسا اسکے نام سے بھی واضح ہے کہ یہ مفتت حصات ہے درست نہیں ہے کیونکہ مفتت حصات (پتھری گردہ ومثانہ)

توڑنے والی ادویہ) یہ ادویہ ہمیشہ گرم خشک ہوتی ہیں۔ جو اپنی قوت تحلیل سے پتھریوں کو ریزہ ریزہ کرتی ہیں۔ لیکن ایسی ادویہ مدر بول نہیں ہوتیں مدر بول ادویہ ہمیشہ اعصابی غدی (تر گرم)، یا اعصابی عضلاتی (تر سرد) ہوتی ہیں جو رطوبات کے اخراج کے ساتھ ساتھ تحلیل شدہ پتھریوں کو بھی خارج کرتی ہیں۔ جن میں قلمی شورہ، جوکھار، نوشادر، مغز خیارین، گل کیسو قابل ذکر ہیں جو سب کی سب شدید مدر بول اور مزاجاً تر گرم یا تر سرد ہیں۔

پتھریوں کے متعلق یہ حقیقت بھی ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ پتھریاں ہمیشہ عضلاتی تحریک (سودا، سردی) سے بنتی ہیں اور پتھریوں کا ریزہ ریزہ ہونا ان کا ٹوٹنا پھوٹنا اور تحلیل ہونا (صفرا، گرمی) غدی تحریک سے ہوتا ہے۔ اور ان کا اخراج پانا (رطوبات و بلغم صالح) اعصابی تحریک سے ہوتا ہے جو فطرت کے بھی عین مطابق معلوم ہوتا ہے۔

یادداشت جیسا کہ ابھی اوپر لکھ چکا ہوں بلکہ ثابت کر چکا ہوں کہ مدر بول ادویہ ہمیشہ تر گرم یا زیادہ سے زیادہ تر سرد ہوتی ہیں۔

اسلئے چونکہ پتھر پھوڑی بھی شدید مدر بول اور دافع سوزاک ہے اسلئے اس کا مزاج تر گرم ہے نہ کہ گرم خشک جیسا کہ ہر طبی کتب میں تحریر کیا گیا ہے۔

نوٹ: بعض ویدوں نے لکھا ہے کہ پکھان بید پتھروں کو توڑ کر اُگ آتی ہے اسلئے بعض مصنفین نے بھی پتھر پھوڑی کا دوسرا نام پکھان بید لکھا ہے جو درحقیقت صحیح نہیں ہے۔

پستہ

نام (عربی)، فُستُق (فارسی)، پستہ (سریانی) پستق (یونانی) لسطاقیا (فرنگی)، پستاکہ (انگریزی) PISTCHIO NUT

تعارف: ایک درخت کا پھل ہے جو درخت بطم کے مشابہ ہوتا

خاکستری رنگ کا بے خار درخت ہے۔ فارسی میں اسکو سفر کہتے ہیں۔ پستہ کے درخت کو بطم سے پیوند کرتے ہیں پیوندی بہت اچھا ہوتا ہے اسس کا درخت ایک سال مغز دار پھل لاتا ہے اور دوسرے سال بے مغز اسکو بر غنج کہتے ہیں مغز پستہ جب تک پوست میں رہے۔ ایک سال تک خراب نہیں ہوتا بغیر پوست کے ایک سال کے اندر اندر خراب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اسے کیڑا لگ جاتا ہے ذائقہ بھی خراب ہو جاتا ہے پستہ کا پوست مغز بادام کے پوست جتنا سخت ہوتا ہے مغز پستہ کش مش کے برابر ہوتا ہے۔

رنگ :- پوست پستہ سفید، مغز پستہ سبز

ذائقہ :- چرب ولذیذ، پھیکا، قدرے شیریں وخوشش مزہ

مقام پیدائش :- ملک شام، ایران اور افغانستان۔

مقدار خوراک :- ۶ ماشہ سے ایک تولہ۔

مزاج :- اعصابی غدی، تر گرم۔

افعال و اثرات :- اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبات صالح پیدا کرکے دماغ و اعصاب میں مقوی صورت پیدا کرتا ہے۔

خواص :- مقوی دماغ، مسمن بدن، مولد صالح رطوبات وبلغم، خفقان قلب دافع غدی سوزش ذہن وحافظہ کو تیز کرتا ہے۔

فوائد :- ہر محرک دوا جب کسی عضو کے فعل میں ہلکی ہلکی تحریک پیدا کرتی ہے تو فطری طور پر وہاں خون جانا شروع ہو جاتا ہے دوسرے لفظوں میں وہ عضو خون کو اپنے اندر جذب کرنا شروع کر دیتا ہے۔ چونکہ پستہ اعصاب ودماغ میں ہلکی ہلکی تحریک وتیزی پیدا کرتا ہے۔ اسلئے جونہی دماغ اسکے استعمال سے تحریک میں آتا ہے تو آہستہ آہستہ دماغ

میں طاقت آنی شروع ہو جاتی ہے اپنے اندر کے فضلات باآسانی خارج کر دیتا ہے حتے کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ ذہن روشن ہو جاتا ہے حافظہ ایسا تیز ہوتا ہے کہ بچپن کی بھولی بسری باتیں یاد آنا شروع ہو جاتی ہیں انسان حیران ہو جاتا ہے کہ اسکی تو کایا ہی پلٹ گئی ہے۔

چونکہ صالح رطوبات و بلغم پیدا کرتا ہے جو آہستہ آہستہ خشکی کو کم کرتا ہے کیمیاوی طور پر خون و عضلات میں رطوبات کا اضافہ کرتے ہوئے پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے مسمن بدن کہتے ہیں عدی تحریک سے جب سرعت انزال کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے تو نوجوانوں کے لیے بہت پریشانی کا سبب ہوتا ہے اس عارضہ کا علاج اعصابی تحریک پیدا کرنا ہے چونکہ پیٹھا بھی اعصابی تحریک پیدا کرتا ہے اسلئے یہ سرعت انزال کے لئے خصوصیت سے مفید ہے یہی وجہ ہے کہ اسے مقوی باہ کہتے ہیں۔

یاد رکھیں اعصابی ادویہ حقیقت میں باہ میں کچھ بھی اضافہ نہیں کرتیں حقیقی ممسک و مقوی باہ ادویہ عضلاتی ہی ہوا کرتی ہیں۔ لبوب اور حلوہ جات میں بکثرت مستعمل ہے پیٹھا کا چھلکا بھی دوائً مستعمل ہے۔

پیٹھا

نام عربی) مجدبہ (فارسی، کدو شے رومی (بنگالی) ماٹڑا (سندھی) پیٹھو (گجراتی) بھوروانے کولوں . ڈانگر یزی میں وائٹ پمپ کن ، WHITE PUMPKIN

شناخت مشہور عام سبزی ہے تربوز کی طرح کا بہت وزنی ایک بیل کا پھل ہے کم از کم دو سیر اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ سے ۲۵ سیر تک پیٹھا بازاروں میں فروخت ہوا کرتا ہے اس کا چھلکا سخت اور سبز ہوتا ہے پیٹھا مدت تک باقی رہتا ہے مربہ اچار اور حلوہ بنانے کے کام آتا ہے

رنگ | باہر سے سفیدی مائل خاکی، اندر سے زردی مائل سفید، تخم زردی مائل، مغز سفید۔

ذائقہ :- پھیکا۔

مقدار خوراک :- بصورت سبزی حسب منشا۔

مقام پیدائش :- ہندوپاکستان میں ہر جگہ کاشت کیا جاتا ہے۔

مزاج | اعصابی غدی، تر گرم۔

افعال و اثرات | اعصابی غدی ہونے کی وجہ سے محرک اعصاب، محلل غدد اور مسکن قلب ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبات بڑھاتا ہے۔

خواص | مفرح و محرک قلب، مسکن و مخرج حرارت، مرطب مدر بول، غذائے دوا ہے۔

فوائد | چونکہ غذائے دوا ہے اسیئے پیٹھے کی مٹھائی بنائی جاتی ہے جو مقوی و محرک دماغ و مفرح دماغ ہوتی ہے مسکن حرارت ہونے کی وجہ سے اسکے تخموں کا مغز صفرا اور خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے اور پیشاب کی بندش و سوزش دور کرنے کے لئے اسے کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح اس کا مربہ بھی بنا کر استعمال کرتے ہیں۔

اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے اسکے تخموں کو صفراء و خون کے جوش اور پیاس کو تسکین دینے پیشاب کی سوزش کو دور کرنے کے لئے استعمال کراتے ہیں مسکن حرارت ہے خفقان قلب کو بے حد مفید ہے مولد منی ہے جسم کو فربا کرتا ہے سل و دق کے مریضوں کے لئے بہترین غذائے دوائی ہے۔ خشک کھانسی کے لئے فائدہ مند ہے۔

پیٹھا کے بیجوں کا تیل نکالا جاتا ہے جو فوائد میں پیٹھے سے قوی ہے۔ کدو دانوں کو فنا کر دیتا ہے چنانچہ ۲ ماشہ روغن پیٹھا بچوں کو پلا کر دو گھنٹے بعد کسٹر آئل پلانے سے تمام کدو کیڑے ٹکڑے مرکر خارج ہو جاتے ہیں۔

تالمکھانہ

نام (بنگالی) کانٹا کولیکا، کولا سنڈا، سنکرت، اکشو گندھا
(انگریزی) ASTERACANTHA

تعارف تالمکھانا کسی قدر تلوں سے مشابہ ایک کانٹے دار جھاڑی کے تخم ہیں۔ شکل میں چپٹا، قدرے لمبا اور تھوڑا سا چکدار بھورا ہوتا ہے یہ ایک سدا بہار پودے کا تخم ہے اس کا پودا ایک گز تک بلند ہوتا ہے پودا کی شاخیں جڑ ہی سے اگتی ہیں اور گرہ دار ہوتی ہیں ہر ایک گانٹھ میں چھ چھ پتے ہوتے ہیں اسکے پتے رویش اور کھردرے ہوتے ہیں۔ پھول کاسنی کے پھولوں جیسے ہوتے ہیں ہر ایک گانٹھ پر چھ چھ پتے ہوتے ہیں بیرونی پتے چار پانچ انچ لمبے ہوتے ہیں لیکن اندرونی پتے ڈیڑھ انچ سے تجاوز نہیں کرتے اندرونی پتوں کی جڑوں پر کانٹے ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ تالمکھانہ کا پودا ہمیشہ مرطوب مقامات میں پیدا ہوتا ہے۔

رنگ پھول تیز نیلے یا گلابی رنگ کے پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اسکے اندر ڈوڈی ۱/۲ انچ لمبی ہوتی ہے جسکے اندر کئی تخم ہوتے ہیں تخموں کا رنگ بھورا ہوتا ہے

ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

مقام پیدائش ہندوستان، پاکستان، منگا، ہمالہ سے سیلون تک کے مرطوب مقامات میں پیدا ہوتا ہے۔

مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک۔

مزاج تر گرم (اعصابی غدی)

افعال و اثرات افعال و اثرات میں اعصابی غدی ہے یعنی محرک و مقوی اعصاب۔ محلل جگر و مسکن قلب ہے کیمیاوی طور پر خون میں کھاری پن بڑھاتا ہے اسبغول کی طرح اس میں ایک لعاب دار مادہ کافی

مقدار میں پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب اسکو پانی میں بھگو دیتے ہیں تو پانی لیسدار ہوکر جم جاتا ہے اگر تھوڑا سا سوار اٹھائیں تو سارا کا سارا اٹھتا ہے۔

ایک خاص نقطہ

یہ بات یاد رکھیں کہ اعصابی غدی ادویہ اغذیہ اشیا میں لیسدار مادہ بہت پایا جاتا ہے جن میں ملمقی، موصل سفید تودری، بہمن سفید، گاؤزبان، چھلکا اسبغول سالم اسبغول وغیرہ شامل ہیں ان سب میں یہ ایک زبردست خوبی پائی جاتی ہے یہ اندرونی و بیرونی رطوبات کو اپنی لذوجیت سے گاڑھا اور لذیذ کرتے ہیں۔

چونکہ منی بھی ایک قسم کی رطوبت ہوتا ہے اسیلئے منی پر بھی ان کا غلظاتہ واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے لہذا چونکہ تالمکھانہ بھی انہی ادویات کے افعال واثرات رکھتا ہے اس لیے اسمیں منی کو گاڑھا کرنے کا اثر خاص طور پر پایا جاتا ہے۔

خواص | محرک دماغ واعصاب، دافع سوزش جگر، دافع سوزاک، تقطیر بول ملین، حابس، مخرج صفراء، مغلظ منی، مدر بول اور مفرح قلب ہے۔

فوائد | تالمکھانہ زیادہ تر سرعت انزال اور رقت منی کو دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے چونکہ غدی تحریک سے منی میں بھی رقت آجاتی ہے۔ جو زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے کہ تالمکھانہ منی کے قوام میں غلظت پیدا کرتا ہے اسلئے یہ اس مقصد کے لیے بے حد مفید کارآمد دوا ہے اسکے استعمال سے نہ صرف رقت منی دور ہو جاتی ہے بلکہ سرعت **انزال** کا خوفناک مرض بھی جڑ سے ختم ہو جاتا ہے مُحلل غدد ہونے کی وجہ سے غدد کی ہر قسم کی سوزش رفع کرنے کے لیے اکسیر ہے چنانچہ شدید پیچش، تقطیر البول ور سوزاک جیسی بیٹی علامات بھی چند دنوں میں نیست و نابود ہو جاتی ہیں صفراوی دست بند ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھیں اعصابی ادویہ ہمیشہ رطوبات وبلغم کی پیدائش بڑھا دیا کرتی ہیں اور حرارت وصفرا کو بے حد خارج کیا کرتی ہیں یہ صفت اُس کھار کی وجہ

سے ہوا کرتی ہے ان کی پیداشدہ رطوبات جب کسی عضو پر جمع ہوتی ہیں تو وہاں مسکن و مخدر صورت پیدا کر دیا کرتی ہیں اسلئے چونکہ تالمکھانہ بھی اعصابی اثرات کا حامل ہے اسلئے اگر اس کو اندرونی طور پر کھلایا جاتے اور بیرونی طور پر اسکے سفوف یا پتوں کو پانی میں جوش کلیاں کریں تو دانتوں کا درد کافور ہو جاتا ہے۔

فرنگی ڈاکٹروں کی غلط فہمی

کھاری (الکلی) اشیاء دو قسم کی ہوتی ہیں۔ اول سرد کھاری اشیا جیسے اعصابی عضلاتی و عضلاتی اعصابی دوم گرم کھاری جیسے غدی اعصابی و اعصابی غدی

ایلوپیتھی ڈاکٹروں میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ تیزابیت کا علاج کھاری پن سے کرتے ہیں یہ قانون علاج و سائنس کی رو سے بالکل غلط ہے کیونکہ ارتقائی قانون کی رو سے کھاری پن کا علاج ترشی ہے اور ترشی (تیزابیت) کا علاج صفرا ہے جو بذات خود ایک کھار ہے مگر اسمیں حرارت بھی شریک ہے اسلئے یاد رکھیں اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی تحریک اور عضلاتی تحریک کا علاج غدی تحریک اور غدی تحریک کا علاج اعصابی تحریک۔

یہاں ایک اور قابل غور بات یہ ہے کہ ہر عضو رئیس کی چونکہ دو تحریکیں ہوتی ہیں ایک مشینی دوسری کیمیاوی ان دونوں تحریکوں میں، باقی دونوں عضو رئیس کے اثرات شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً دماغ کے کیمیاوی تحریک اعصابی غدی میں جگر و غدی تحریک کا اثر باقی ہوتا ہے اور یہی تحریک جگر کی مشینی تحریک کو ختم کیا کرتی ہے۔

دماغ کی مشینی تحریک میں قلب کا عضلاتی اثر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ جو دماغ کی کیمیاوی تحریک کے اثرات کو ختم کرنے کی طاقت رکھتی ہے جوں جوں عضلاتی اثر بڑھتا ہے دماغ کی مشینی تحریک قلب کی کیمیائی تحریک میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔

چونکہ تالمکھانہ دماغ کی کیمیائی تحریک اعصابی غدی پیدا کرتا ہے اسلئے یہ جگر

وغدد کی مشینی تحریک کو دور کرنے کے لئے بے خطا دوا ہے۔
اسکے پتوں، ڈالیوں اور خود تخموں میں ملین اثر پایا جاتا ہے اسلئے دائمی قبض دور ہو کر پاخانہ باقاعدہ کھل کر آنے لگتا ہے بلکہ زیادہ مقدار میں استعمال کرانے سے دست آنے لگتے ہیں۔ مولد و مخرج رطوبات ہونے کی وجہ سے پیشاب اور پسینہ زیادہ آنا شروع ہو جاتا ہے تالمکھانہ اپنی اثرات کی وجہ سے مستسقی مریضوں کے لئے بے حد فائدہ مند دوا ہے چونکہ استسقا زقی میں تالمکھانہ خصوصیت سے مفید ہے اسلئے یہ یرقان اصفر میں بھی نافع ہے کیونکہ یرقان زرد کے بعد ہی استسقا ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح تہوج اور اماس میں بھی خاطر خواہ فائدہ کرتا ہے طحال و جگر کی پتھریوں اور سدوں کو بھی خارج کرتا ہے اسکے پانچوں اجزا دوائ مستعمل ہیں۔ سیلون میں اسکا پودا بطور مدربول اور جلندھر کیلئے استعمال ہوتا ہے اسکے تمام اجزاء کو جلا کر راکھ کو پانی میں حل کر کے پھر پانی کو نتار کر (ڈیکا) خشک کر کے کھار حاصل کرتے ہیں جو اپنے اثرات میں کئی گنا تیز اثر رکھتی ہے مندرجہ بالا تمام فوائد کی حامل ہے۔

یادداشت

یہ بات یاد رکھیں کہ اعصابی ادویہ اغذیہ اشیا قطعاً قوت باہ پیدا نہیں کرتیں بلکہ ان کی کثرت ضعف باہ کا موجب ہے لیکن ہر کتاب المفردات کے مصنف نے اسے ممسک و مقوی باہ لکھا ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ تالمکھانہ جیسی اعصابی ادویہ کو کیوں مقوی باہ و ممسک لکھا ہے کیا سابقہ حکما کے تجربات غلط تھے نہیں ایسا نہیں ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ بالفعل ممسک و مقوی باہ ادویہ اغذیہ اشیاء تو عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ہوتی ہیں کیونکہ عضلات کے جمیع افعال کے بغیر یعنی عضلاتی تحریک کے بغیر امساک ناممکن ہے۔ باقی دونوں صورتوں میں عضلات کا فعل درست نہیں رہتا
اعصابی تحریک سے عضلات میں سکون ہو جاتا ہے جس سے انتشار میں

کمی اور نامردی تک نوبت آجائے گی۔ غدی تحریک سے عضلات میں شدید تحلیل ہو کر ضعف واقع ہو جاتا ہے جس سے ایک طرف منی میں رقت آجاتی ہے دوسری طرف انتشار دیر تک ضعف عضلات کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتا ان دونوں صورتوں کا علاج یہ ہے کہ اگر اعصابی تحریک سے ضعف باہ ہے تو براہ راست عضلات کو تحریک دے دی جائے جونہی عضلات کا سکون رفع ہو جائے گا فوراً قوت باہ دوبارہ لوٹ آئے گی۔

اگر غدی تحریک سے ضعف باہ ہے تو عضلات میں تحلیل اعصابی تحریک کی رطوبات سے دور ہو جائے گی جس سے عضلات میں طاقت اگر پھر امساک و قوت باہ پیدا ہو جائے گی۔

انہی وجوہات کی بنا پر تالمکھانہ مغلظ منی، مقوی باہ اور ممسک سمجھا جاتا ہے

سفوف مغلظ منی

ہوالشافی: تالمکھانہ، موصلی سفید و سیاہ، ثعلب مصری، ستموینا زیرہ سفید ہر ایک ہم وزن۔

ترکیب تیاری: تمام ادویہ کو باریک کر کے ملالیں۔

مقدار خوراک: ایک ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ شیر گرم یا تازہ پانی۔

فوائد: مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کیلئے بے ضرر ہے ہمارا خاندانی نسخہ ہے

ترنجبین

نام (عربی) عسل الحاج (ہندی) یواس شکر (انگریزی) MANNA OF HE DESERT

تعارف: یہ جواسا کے درختوں کی رطوبت ہے جو ان سے رس کر رشیم یا آنسوؤں کے قطروں کی شکل میں منجمد ہو جاتی ہے۔ بھورے رنگ کے گول گول دانے ہوتے ہیں ایلوپیتھی کے میٹریا میڈیکا میں اسے

شیر خشت صحرائی لکھا گیا ہے جو جواسہ کے درختوں کی منجمد رطوبت ہے جو
گوند کی مانند تراوش پاکر جم جاتی ہے ہندوستان میں دریائے جمنا کے
کنارے یہ جھاڑی بکثرت ہوتی ہے ۔
مؤلف برہان قاطع یہ کہتا ہے کہ ایک روز صبح کے وقت آسمان سے برف
کی طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم پر برسی تھی یہ وہی چیز ہے ۔ جسے منّ
کہتے ہیں قرآن شریف کے سورہ بقرہ کے رکوع کی آیت میں یوں اسکا ذکر ہے ۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

عربی زبان میں اسکو ندی اسماء (آسمانی نمی)، عسل الہوا۔ یعنی ہوائی شہد،
عسل الماوی یعنی السماوی یعنی آسمانی شہد کے ظنی ناموں سے بھی موسوم کیا گیا ہے ۔
ترنجبین معرب ہے ترنکبین کا ترنکبین فارسی لفظ ہے جسکے معنے شہد کے ہیں ۔
ہندی میں یوآس ۔ جواسہ کو کہتے ہیں شرکرا شکر کو کہتے ہیں ۔

رنگ ۔ بھورے رنگ کی گول گول ہوتی ہے ۔

ذائقہ ۔ شیریں ۔

مقام پیدائش ۔ ہندوستان میں دریائے جمنا کے کناروں پر عرب، خراسان، شام

مزاج ۔ تر گرم (اعصابی غدی)

افعال و اثرات اعصابی غدی، یعنی محرک اعصاب و دماغ، محلل جگر، مسکن
قلب ہے کیمیائی طور پر صانع بلغم و رطوبات پیدا کرتی ہے
اور قلب میں مفرح صورت پیدا کرتی ہے ۔

خواص مولد بلغم، مسہل صفرا، مسمن بدن، ملین، ہاضم، دافع سیلان خون، مرطب
مفرح قلب مقوی دماغ ۔

فوائد اعصابی غدی ملین ہونے کی وجہ سے نازک مزاج اشخاص اور
خصوصاً بچوں کے لئے اعلےٰ ترین دوا ہے چونکہ قدرت نے اسے شیریں
ذائقہ عطا کیا ہے اسلئے اسے بچے بڑی خوشی سے کھا لیتے ہیں ۔

چونکہ اعصابی غدی ملین ہے اسلیئے صفراء کو براہ راست خارج کر دیتا ہے صفرا کی زیادتی کی ہر علامت اسکے رفع کرنے کے لیئے بہترین دوا ہے چنانچہ سوزاک تقطیر بول، پیچش، سینہ کی جلن اور صفراوی کھانسی کے لیئے بے حد مفید ہے دوسری اعصابی مسہل ادویہ کے فعل کو قوی کرنے کے لیئے اسے شامل کر کے دیتے ہیں۔

چونکہ ذاتی طور پر اس میں عنصری طور پر تری زیادہ اور حرارت کم ہوتی ہے۔ اسلیئے اسے تری گرمی اور دماغ کو تحریک و طاقت دینے کے لیئے استعمال کرتے ہیں جس سے دماغ کیمیائی طور پر صالح بلغم و رطوبات کو خون میں بڑھانا شروع کر دیتا ہے اس مقصد کے لیئے اسے پانی میں بھگو کر مل چھان کر مشروب میں شامل کرتے ہیں لیکن اگر اسے جوش دے دیں جس سے اس میں حرارت کا اثر بڑھ جاتا ہے اور رطوبات کا اثر کم ہو کر اس مولد رطوبات کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔

مولد صالح بلغم و رطوبات مقوی دماغ اور ہاضم ہونے کی وجہ سے غذا کو جزو بدن بننے کے قابل بنا دیتی ہے اس طرح اسکے مسلسل استعمال سے جسم میں میں موٹاپا حسن میں نکھار اور خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

اسکی زیادہ مقدار متلی پیدا کر دیتی ہے یا جسے پہلے ہی معدہ کے اعصابی پردوں میں تحریک ہو تو اسکا استعمال فوراً متلی گھبراہٹ پیدا کر کے قے لے آتا ہے۔

خزائن الادویہ اور مخزن الادویہ میں ترنجبین کے افعال و اثرات بے انتہا متضاد لکھے ہوتے ہیں اور تقریباً دونوں کتب میں ایک ہی قسم کے تحریر ہیں۔ مثلاً خزائن الادویہ میں تحریر ہے کہ

"اس سے اجابت کھل کر آتی ہے اور دست آوری کی اسمیں خاصیت ہے صفرا کو دستوں کے ذریعہ خارج کرتی ہے" ذرا آگے یوں تحریر ہے۔ "ترنجبین گرم تپ میں نہ دینی چاہیئے کیونکہ وہ صفراء ہو جاتی ہے" (یعنی صفرا

میں تبدیل ہو جاتی ہے) ابتدائی مراحل طے کرنے والا طالب علم جس کا ذہن ہر بات کو جذب کرنے والا ہوتا ہے کیا سمجھے گا صاف ظاہر ہے کہ اگر وہ دو متضاد افعال یاد رکھے گا تو آشندہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے گا بلکہ وہ یہی نظریہ دوسری ادویہ کے متعلق بھی اپنائے گا جو اسکی ناکامی کا سبب بنے گا۔

ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ ایک دوا گرم خشک خلط (صفرا) کو خارج کر دیتی ہے۔ جو ترادویہ کا خاصہ ہے پھر وہ گرم تپ (صفراوی تپ) میں صفرا کو کم کرنے کی بجائے صفراء میں خود کیسے تبدیل ہو جائے گی یا صفرا پیدا کرے گی اسی طرح آگے جو تحریر ہے کہ "تیز تپ اور ہر قسم کی چیچک اور خون کے دستوں، بواسیر، پیشاب میں خون آنے کی حالت میں استعمال اس کا جائز نہیں ہے"۔

اول یہ بات سمجھ لیں کہ ہر قسم کی چیچک **غدی** تحریک سے پیدا ہوتی ہے اس میں رطوبات کی کثرت ہوا کرتی ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت اسکے وہ چھالے ہیں جو خالص رطوبت سے ہوتے ہیں اسلئے چیچک میں ترنجبین کا استعمال **مفید** و معقول ہے اسکے برعکس بواسیر، خون کے دست، پیشاب میں خون آنا عضلاتی تحریک کا مظہر ہیں جو رطوبات و حرارت کی انتہائی کمی کا نتیجہ ہوتی ہیں جن کا علاج گرمی تری یا تری گرمی ہے۔

جب ترنجبین کا مزاج گرم تر تسلیم کیا ہے تو یہ ان علامات میں کیسے نقصان دے گی۔ ہاں اگر یہ واقعی ان علامات میں اضافہ کر دیتی ہے تو اس کا مزاج عضلاتی غدی خشک گرم رکھنا چاہیئے تھا لیکن یہ تو صفرا کو براہ راست خارج کر دیتی ہے جو ترادویہ کا خاصہ ہے اسلئے اسمیں خشکی کی زیادتی بھی تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ لہٰذا یہ تر گرم ہے اور اسکو ان علامات میں جب بھی دیں گے کسی قسم کا نقصان نہیں دے گی شرط یہ ہے کہ اسکے استعمال کے دوران غذا بھی اعصابی غدی ہونی چاہیئے یہ نہ ہو کہ غذا تو عضلاتی غدی کھلائی جائے اور دوا کے طور پر ترنجبین آگے لکھا ہے

کہ " صفراء و بلغم کو دفع کرتی ہے "

یہ بات تو طب یونانی کے نظریہ اخلاط سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتی یاد رکھیں ہر دوا کا تعلق صرف دو اخلاط سے ہوتا ہے ان میں ایک خلط تو وہ خود پیدا کیا کرتی ہے اور دوسری کو خارج ۔ مثلاً غدی ادویہ مولد صفرا ہوتی ہیں اور مخرج سودا ہوتی ہیں عضلاتی ادویہ مولد سودا ہوتی ہیں اور مخرج بلغم بالکل اسی طرح اعصابی ادویہ مولد بلغم ہوتی ہیں اور مخرج صفراء۔

لہٰذا ترنجبین مولد بلغم و رطوبات ہے اور صفرا کو خارج کرتی ہے ۔ ان

مخزن الادویہ میں اس سے بھی بڑھ چڑھ کر اسی ایک مضمون میں ایک جگہ علامات کے لئے اگر نہایت مفید لکھا ہے تو آگے انہیں علامات کے لئے نہایت مضر لکھا ہے ۔ مثلاً

اگر ترنجبین کو زیرہ کے پانی کے ساتھ پلایئں تو قرقر پیٹ و ضعیف پیٹ اور حمیات مادہ جدری اور حصبہ اور اسہال الدم و بواسیر اور بول الدم کے لئے نہایت مفید ہے ذرا آگے چل کر یوں تحریر کرتے ہیں کہ " ترنجبین سے پرہیز کریں اس واسطے کہ اسمیں قوت ادرار خون کی ہے ۔ مولف کہتا ہے کہ صاحب بواسیر اور بول الدم کے لئے بھی مضر ہے "

اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ ایک ہی مضمون میں ایک ہی مصنف کسی دوا کو کسی علامت کے لئے نہایت مفید لکھتا ہے تو چند سطریں لکھنے کے بعد اسی علامت کے لئے نہایت نقصان دہ لکھا ہے جو غور طلب بات ہے ۔

دوائے ترنجبین اس کا مشہور مرکب ہے ۔

دوائے ترنجبین

ہو الشافی ۔ ترنجبین چودہ تولہ کو گائے کے دودھ نصف سیر میں جوش دیں جب قوام گاڑھا ہو جائے تو تغلب مصری دو تولہ کوٹ کر اور چھان کر قوام میں ملا دیں بس دوائے

ترنجبین تیار ہے۔

مقدار خوراک | دو تولہ صبح دو تولہ شام ہمراہ تازہ پانی یا شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد | اعصابی غدی مقوی وملین ہے۔ گرم وصفراوی مزاج والے اشخاص کو خصوصاً سرعت انزال کے مریضوں کے لیے بالخصوص مفید ہے۔

توت سفید

نام | (عربی)، توت حلو، توت شیریں اور توت حامض یعنی توت ترش (فارسی) شہتوت سفید وسیاہ (انگریزی) ملبری MULBERRY

تعارف | مشہور عام پھل ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں ایک شیریں دوسری ترش۔ جہاں انکے ذائقوں میں فرق ہے وہاں انکے رنگ میں واضح فرق ہے شہتوت شیریں کا رنگ سفید اور شہتوت ترش کا رنگ عموماً سیاہی وسرخی مائل ہوتا ہے۔

توت کا درخت کافی بڑا ہوتا ہے اس کی شاخیں کافی لمبی پتلی اور لچک دار ہوتی ہیں جو بہت مضبوط ہوتی ہیں پتے پان کے برابر لیکن کھڑے اور دندانے دار ہوتے ہیں۔ یہ وہی درخت ہے جس کے پتوں پر ریشم کا کیڑا پالا (پرورش) جاتا ہے۔ پھل بھی تین انگلی سے پانچ انگلی لمبا ہوتا ہے یہی دوا مستعمل ہے۔

رنگ : سفید وسیاہ

ذائقہ : شیریں وترش

مقدار خوراک ، حسب منشا عام طور پر ۵ سے ۱۰ تولہ تک کھایا جاتا ہے۔

مقام پیدائش | پاک وہند میں ہر جگہ پایا جاتا ہے زیادہ تر کشمیر بنگال اور برما میں پایا جاتا ہے۔

افعال واثرات | شہتوت کے جہاں رنگوں اور ذائقوں میں فرق

ہے وہاں انکے افعال اثرات میں بھی واضح فرق پایا جاتا ہے۔
شہتوت شیریں وسفید کے افعال واثرات اعصابی غدی ہیں یعنی محرک اعصاب محلل جگر وغدد اور مسکن قلب ہے شہتوت سیاہ وترش عضلاتی اعصابی ہوتا ہے جو محرک قلب محلل اعصاب اور مسکن جگر کے افعال اثرات کا حامل ہے۔

مزاج
سفید اعصابی غدی سیاہ عضلاتی اعصابی۔

خواص
شیریں وسفید مفتح وسرد، ملین، مرطب دماغ اور مقوی دماغ و اعصاب ہے محلل اورام حلق وغیرہ۔
ترش شہتوت، مبرد، قابض۔

فوائد
شہتوت سفید بالخاصہ جگر پر محلل اثر رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے جگر کی تیزی کو کم کرنے اور اسکی غیر طبعی علامات کو روکنے کے لیئے عام استعمال کیا جاتا ہے جن میں گلے کی سوزش، گلے کی خراش، نزلہ غدی وصفراوی اور خناق۔ انتڑیوں میں غدی علامات جن میں پیچش اور مروڑ، پاخانہ میں آنئو وخون کا آنا، مثانہ میں جلن پیشاب میں جلن شامل ہیں ان علامات کے لیئے توت سفید بے انتہا مفید ہے۔
چونکہ مندرجہ بالا علامات کے لیے سفید شہتوت بے حد مفید ہے اسی وجہ سے اسے جگر کا مصلح ملتے ہیں۔ توت سفید اعصابی غدی مقوی ہے یہی وجہ ہے کہ کثرت سے شہتوت کھانے والے اکثر موٹے ہو جاتے ہیں۔
یاد رکھیں اعصابی غدی ادویہ اغذیہ اشیا میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ صالح رطوبات (بلغم) پیدا کر کے جسم میں روکدیں یہی رطوبات چربی میں تبدیل ہو جایا کرتی ہیں جو موٹاپا اور فربا پن کا سبب بنتی ہیں گردوں پر چربی چڑھ جاتی ہے جسم میں ایک نیا رنگ نکھار اور حسن پیدا ہو جاتا ہے۔
یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اعصابی ادویہ اغذیہ کسی قدر دیر سے ہضم ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکماء اسے کھانا کھانے سے دو گھنٹے قبل کھانے کی ہدایت کرتے

ہیں۔ بہترین مفرح قلب شئے ہے

شکر الٰہی!

ہمیں اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہمارے لئے کیسی کیسی نعمتیں پیدا کر دی ہیں۔ جہاں خدائے بزرگ و برتر نے مختلف اشیاء اغذیہ ایک دوسرے کے اثر کو بڑھانے اور اپنی مثل کے مطابق کم کرنے کے لئے پیدا کر دی ہیں وہاں ایک ہی شئے کے مختلف مزاج ہونے پیدا کر دیئے ہیں تاکہ اگر ایک قسم سے جسم میں کوئی نقصان واقع ہو تو دوسری قسم سے فوراً رفع کر لیا جائے۔

بالکل یہی صورت شہتوت سفید اور شہتوت سیاہ کی ہے شہتوت سفید کو اگر ہم مولد بلغم، مقوی دماغ اور مسکن قلب کے استعمال کریں گے تو شہتوت سیاہ کو مولد سودا محرک و مقوی قلب اور محلل دماغ کے استعمال کریں گے دوسرے نقطوں میں شہتوت سفید سے ہونے والے نقصان کو شہتوت سیاہ سے دور کریں گے۔

سائنسی نگاہ میں شہتوت سفید الکلی کا مزاج رکھتا ہے اور شہتوت سیاہ ترشی و تیزابیت کا اثر رکھتا ہے سائنسی طور پر یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ الکلی کے اثر کو تیزابی اثر ختم کر دیتا ہے اور تیزاب و ترشی کی زیادتی الکلی سے دور کی جاتی ہے۔

اسی طرح اور بھی بہت سی ادویہ اغذیہ اشیاء ہیں جن میں تودری سرخ و تودری سفید بہمن سرخ و بہمن سفید، تل سیاہ و سفید، زیرہ سیاہ و سفید

شہتوت سفید جہاں مفتح سدہ، ملین طبع، مرطب دماغ و محرک دماغ، مولد بلغم و رطوبات اور چربی ہے وہاں شہتوت سیاہ مبرد، قابض، حابس رطوبات، محلل اورام اعصاب و دماغ، مسکن حدت خون ہے رطوبات کو کم کر کے پیاس کو بجھاتا ہے خون میں گاڑھا پن پیدا کرتا ہے اخراجات معدہ کو روکتا ہے نہایت اعلےٰ درجہ کا ہاضم ہے قلاع الفم نے دستوں کو روکتا ہے اعصابی تحریک سے گلے میں سوزش و خراش کو روکتا بلکہ تکمیل کرتا ہے بلغمی کھانسی کا تریاق ہے۔

رطوبات و چربی میں تحلیل پیدا کر کے چربی کی کثرت اور موٹاپے کو روکتا ہے۔

شتوت سفید اگر جگر میں تحلیل پیدا کرتا ہے تو توت سیاہ جگر میں انتہائی سکون پیدا کر دیتا ہے۔

شہتوت کا گوند بھی اپنی افعال و اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

یادداشت | کتاب المفردات حکیم مظفر حسین اعوان میں تحریر ہے کہ " اخلاط کے نضج میں انجیر کی مانند ہے لیکن خلط غالب کی طرف بدل جاتا ہے۔

یاد رکھیں انجیر عضلاتی غدی کا ہے جبکہ شہتوت سفید اعصابی غدی اور شہتوت سیاہ عضلاتی اعصابی ہے دونوں کے اثرات انجیر کے مانند نہیں ہو سکتے انجیر بے حد خشک و گرم ہے جبکہ شہتوت کی کسی قسم میں حرارت نام کو بھی نہیں ہے جہاں تک کسی دوا غذا شے کے خلط غالب کی طرف بدل جانے کا تعلق ہے یہ طب یونانی کے بنیادی قوانین کے خلاف ہے۔

یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح گرمی سردی میں نہیں بدل سکتی اور تری خشکی میں نہیں بدل سکتی دوسرے لفظوں میں صفرا کی شدت میں بلغمی علامات پیدا نہیں ہو سکیں اور بلغم کی کثرت سے سوداوی یا صفراوی علامات پیدا نہیں ہو سکتیں پھر کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ کسی دوا کے اثرات جسم کی غالب خلط میں تبدیل ہو جاتے ہیں اگر ایسی صورت ممکن ہو تو کسی دوا سے بھی کسی مرض و علامات کا علاج نہ ہو سکے۔

یہ کس طرح ممکن ہے کہ جب صفراوی مریض کو شہتوت کھلایا جائے تو صفرا کم ہونے کی بجائے شہتوت بھی صفرا پیدا کرنا شروع کر دے جبکہ ان میں حرارت نام کو بھی نہیں ہے۔

تودری

نام | (عربی) بزر الخم خم و بزر الہوہ و قصیصہ (فارسی) تودری۔ (ہندی) ددری دنگالی، خری انگریزی، وال فلاور WALL FLOWER چیرانتھس CHEIRANTHUS

تعارف | نار ایبرا (جرجیر) کی طرح روئیدگی کا بیج ہے اس کی شاخیں لمبی پتلی سرخ و سخت ہوتی ہیں شاخوں پر چھوٹے چھوٹے

کانٹے بھی ہوتے ہیں ہر شاخ کے سرے پر پھول لگتے ہیں اسمیں پتلی پتلی پھلیاں لگتی ہیں جن کی شکل میتھی کے پھل جیسی ہوتی ہے ان میں بیج بھرے ہوتے ہیں جنہیں تودری کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ شکل میں تل کی مانند سفید ہوتے ہیں۔

رنگ تودری کی تین اقسام ہیں اور تینوں کے مختلف رنگ ہیں جو سفید و سرخ وزرد رنگ کی ہوتی ہیں تودری سفید کا دانہ سرخ وزرد سے قدرے بڑا ہوتا ہے اور زیادہ چپٹا ہوتا ہے ان میں تودری زرد باقی دونوں اقسام سے بہتر سمجھی جاتی ہے۔

ذائقہ سفید تودری کا ذائقہ پھیکا، سرخ کا ذائقہ قدرے تلخ اور زرد تودری چرپرے ذائقہ کی ہوتی ہے۔

مقدار خوراک ۶ ماشے سے ایک تولہ بعض ایک تولہ سے ڈیڑھ تولہ تک دینے کی ہدایت کرتے ہیں۔

مقام پیدائش ، ہند، پاکستان، ایران

مزاج سفید اعصابی غدی، زرد غدی اعصابی، سرخ عضلاتی اعصابی۔

افعال و اثرات تینوں کے افعال واثرات ایک دوسری سے قدرے مختلف ہیں لیکن پھر بھی تینوں کا تعلق اعصاب سے ضرور ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا مزاج گرم تر تسلیم کیا گیا ہے میرے ذاتی تجربہ میں یہ بات واضح ہوئی ہے کہ تودری سرخ میں تری کی نسبت خشکی ہے اور گرمی نام کو بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے میں نے اس کا مزاج عضلاتی اعصابی مقرر کیا ہے۔

خواص سفید اور زرد تودری مولد رطوبات (بلغم)، صالح، مولد شیر، مغلظ منی اور دافع سرعت انزال وسمن بدن ہے۔

سرخ تودری محرک ومنفث بلغم، محلل اورام عصبی۔

فوائد چونکہ تودری مقوی اعصاب، مغلظ منی، دافع سرعت انزال مولد شیر اور مسمن بدن ہے لہٰذا اس کا سفوف یا اسکے ہمراہ دیگر ادویہ ملا کر دودھ کے ہمراہ کھلائی جاتی ہیں اور ان اغراض کے لئے بکثرت مستعمل ہے اسکو پیس کر لیپ

کرنے سے سرطان کا ورم اور دوسرے سخت ورم تحلیل ہو جاتے ہیں یہ نفث الدم اخلاط غلیظہ مخرج بلغم سینہ اور ریح کو نافع ہے اورام سوداویہ جو کان کے نیچے ہوں۔ یا پستان اور خصیوں میں ہوں ان کو تحلیل کرتا ہے عضلاتی اور غدی زہر ولسے کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے بہترین چیزیں ہیں بہمن سفیدان کا بہترین بدل ہے۔

یہ فوائد تودری سفید اور زرد کے ہیں تودری سرخ کے افعال ان سے قدرے مختلف چنانچہ تودری سرخ کے استعمال سے عضلات اور خصوصاً قلب میں نہایت مقوی صورت پیدا ہو جاتی ہے چونکہ انتشار کا تعلق عضلاتی تحریک سے ہے اسلئے اسکے استعمال سے عضو تناسل زیادہ کھڑا ہوتا ہے انتشار زیادہ دیر تک قائم رہتا ہے یہی امساک کی صحیح صورت ہے۔

جہاں اسکے استعمال سے عضو تناسل پر محرک اثر پڑتا ہے وہاں یہ رخساروں میں تحریک پیدا کر کے نکھار پیدا کرتا ہے ان کا رنگ سرخ سیب کی مانند کر دیتا ہے بشرے کو صاف کرتا ہے گلے میں رکی ہوئی بلغم کو خارج کر کے آواز کو صاف کر دیتی ہے بلغمی کھانسی بلغمی دمہ میں بے حد مفید ہے اسکے پودے کے اجزاء قابض اور بہت رادع اثرات کے حامل ہیں۔

تودری سرخ کا بہترین بدل خوبکلاں ہے۔

دوائے جریان

ھوالشافی ۔ دودھ برگ برگد، مغز تخم تم ہندی، آردسنگھاڑا، بیج، ستاور طباشیر، سمندر سوکھ، کشتہ فولاد، کشتہ مرجان تودری سرخ ہر ایک ایک تولہ۔

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک پیس کر سفوف بنالیں بعدہٗ کشتہ جات ملالیں۔

مقدار خوراک ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی تازہ

فوائد یہ نسخہ افعال و اثرات میں عضلاتی اعصابی ہے نہایت اچھا مقوی

باہ ہے جریان کے لئے اور لیکوریا یعنی سیلان الرحم کیلئے بہترین اور لاجواب نسخہ ہے۔

دوائے سرعت انزال

ھوالشافی: زیرہ سفید، موصلی سفید، بیج بند، تالمکھانہ، ثعلب مصری، لودری سفید وزرد، اسگند، بہمن سفید ہر ایک ایک تولہ،

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں بس دوائے سرعت انزال تیار ہے۔

فوائد یہ نسخہ اعصابی غدی ہے سرعت انزال کی خاص دوا ہے نہایت اچھا مولد منی اور مولد شیر ہے اس کے علاوہ پیچش، سوزاک اور جلن دار کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے۔

بنگالی میں چونکہ اسکا نام خیری ہے اسلئے اسکے پھولوں سے ایک روغن تیار کیا جاتا ہے جس کا نام روغن خیری زرد رکھا گیا ہے۔

روغن خیری

ھوالشافی، گل خیری ۵ تولہ کو ایک پاؤ تیل سرسوں یا میٹھا تیل (تلوں کا تیل) میں ملا کر دھوپ میں رکھ دیں دو تین دن بعد اس میں سے پھولوں کا اثر نکل آئے گا پھر ان کو نچوڑ کر پھینک دیں اور تیل میں ۵ تولہ گل خیری اور ملا دیں دو دن بعد پھولوں کو نچوڑ کر پھینک دیں یہی روغن خیری ہے اس کا رنگ زردی مائل ہوگا۔

فوائد روغن خیری زرد زیادہ تر طلاؤں میں بے حس (زمین) کا کام دیتا ہے

ثعلب مصری

نام (عربی) خصیۃ الثعلب (فارسی) خانہ روباہ (کاغانی) بیر غنڈل (بنگالی) سالم مچھری (ہندی) ثعلب مصری (انگریزی) SALEP

(لاطینی) ORCHIS MUSCULA

تعارف عام طور پر تین قسم کی ثعلب مصری پائی جاتی ہے ۱۔ ثعلب پنجہ ۲۔ ثعلب مصری ۳۔ ثعلب مصری سقوی۔ تینوں ایک قسم کی نبات کی جڑیں ہیں۔ اس کی ایک چوتھی قسم ثعلب دانہ بھی ہے جو جسامت میں سرنجاں شیریں سے قدرے بڑی ہوتی ہے لیکن سرنجاں کی نسبت اخروٹ کی طرح گول ہوتی ہے جس میں دراڑیں پڑی ہوتی ہیں۔

اول ثعلب مصریاں اپنے اپنے ناموں سے پہچانی جاتی ہیں لہسن سے بڑی نہیں ہوتیں۔

رنگ:۔ سفید، خاکی رنگ کی اور بعض قدرے زردی مائل۔

ذائقہ:۔ پھیکا، شیریں کا میٹھا لیس دار۔

مقدار خوراک:۔ تین ماشہ سے ٦ ماشہ

مقام پیدائش:۔ ایران، افغانستان، روم، مصر، ڈیرہ دون

مزاج:۔ تر گرم ٥ دوائے غذائی، اعصابی غدی۔

افعال واثرات اعصابی غدی ہے، یعنی محرک اعصاب و دماغ محلل جگر مسکن قلب و عضلات ہے کیمیائی طور پر خون میں صالح بلغم اور رطوبت کا اضافہ کرتی ہے۔

خواص مقوی اعصاب، مولد و مغلظ منی۔ دافع سرعت انزال، مسمن بدن، خاص اثر خصیوں پر رکھتی ہے جس سے ان میں تیار شدہ منی کو شہد کی طرح گاڑھا کرتی ہے۔ غدی تحریک کی وجہ سے جو اس میں رقت آ چکی ہوتی ہے اسمیں غلظت پیدا کر کے سرعت انزال کے خوفناک مرض کو ہمیشہ کے لئے دور کرتی ہے اور امساک پیدا کر کے اجڑتے ہوئے گھروں کو دوبارہ آباد کر دیتی ہے۔

فوائد:۔ مغلظ منی ہونے کی وجہ سے سرعت انزال میں خاطر خواہ فائدہ

کرتی ہے منی کی اخراج مدت بڑھاکر امساک پیدا کرتی ہے۔
یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ حقیقی امساک صرف عضلاتی غدی ادویہ ہی پیدا کرتی ہیں اسکے استعمال سے جو امساک پیدا ہوتا ہے وہ صرف غدی تحریک کی تیزی کو کم کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے ورنہ اس کا مسلسل استعمال ضعف باہ پیدا بھی کر دیتا ہے کیونکہ یہ مسلسل حرارت کا اخراج کرتی ہے اور رطوبت و بلغم کا اضافہ کر دیتی ہے بلغم کی زیادتی جسم میں موٹاپا - چربی تو پیدا کر سکتی ہے لیکن مستقل باہ پیدا نہیں کر سکتی کیونکہ رطوبت کی شدت ضعف قلب پیدا کرتی ہے۔

چونکہ اپنے اندر غذا کے اثرات رکھتی ہے اسلئے اس کا دودھ کے ساتھ مسلسل استعمال جسم میں چربی پیدا کر کے موٹاپا پیدا کرتا ہے اسی صفت کی وجہ سے اسے بطور سمن بدن استعمال کرتے ہیں اس کا باریک سفوف چمچہ خورد بھر ایک پیالہ بھر دودھ میں ملا کر فرنی پکائی جائے تو نہایت مقوی غذا بن جاتی ہے اسی طرح اس سے مربہ بناتے ہیں جو مربہ ثعلب کے نام سے فروخت ہوتا ہے اسکے علاوہ معاجین بھی اس سے تیار کرتے ہیں ثعلب پنجہ سب سے بہترین ہے۔

دوائے سرعت انزال

هُوَالشَّافِی :- زیرہ سفید، ثعلب مصری، سقمونیا، تودری سفید، تالمکھانہ، سربالہ، موصلی سفید ہر ایک ہم وزن

ترکیب تیاری :- تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔

ترکیب استعمال و فوائد :- ۶ ماشہ دوا کو نصف سیر دودھ ملائیں جوش دے کر کھلا دیں ایسی دو خوراکیں دن میں استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں بے حد فائدہ ہوگا یاد رکھیں یہ دوا

بلڈ پریشر کے لئے بھی بہترین ہے ۔ اسکے علاوہ پیشاب کی جلن، تقطیر بول، سوزاک، پیچش کے لئے بے حد فائدہ مند ہے ۔
اس نسخہ سے وہ عورتیں بھی فائدہ حاصل کر سکتی ہیں جن کے پستانوں میں دودھ کی بہت زیادہ کمی ہو اور پستان بہت چھوٹے ہوں اس مقصد کے لئے اس نسخہ کو اندرونی طور پر کھانا بھی چاہیئے اور پستانوں پر پتلا پتلا لیپ بھی کرنا چاہیئے ۔

سفوف مغلظ

ھوالشافی :- موصلی سفید، تالمکھانہ، گوکھرو، ثعلب مصری ہر ایک ہم وزن لے کر سفوف کرلیں ۔

مقدار خوراک :- ۳ر۳ر ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی

فوائد مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے علاوہ منی کی رقت دور کرنے کا بہترین نسخہ ہے ۔

جوالنسہ

نام دہرل، حاج (فارسی) خارشتر (بنگالی) لواسا (پنجابی) دہولسا یا جواں ہاں (گجراتی)، جواسا ۔

تعارف ایک ہاتھ اونچا کانٹے دار پودا ہے اسکی شاخیں پتلی اور خاردار ہوتی ہیں ۔ اسکے پتے مہندی کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں ۔ لیکن حجم میں ان سے بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں پھول ننھے ننھے اور پھلی میں باریک باریک بیج ہوتے ہیں اسکے پودوں میں ایک قسم کی گوند لگتی ہے جسے ترنجبین کہتے ہیں ۔

رنگ :- سبز، پھول سرخی مائل

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ
مقام پیدائش :۔ ہندو پاکستان کے ہر حصے میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔
مزاج :۔ اعصابی غدی ، تر گرم

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب و دماغ اور محلل غدد اور مسکن قلب ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبات بڑھا کر بلغم طبعی کا اضافہ کرتا ہے۔

خواص مدر بول ، مصفی خون ، مسکن رادع ، جالی سموم پارہ وغیرہ کا تریاق ہے۔

فوائد مدر بول ہونے کی وجہ سے بندش بول کے لئے بے حد فائدہ مند ہے اس کے علاوہ سوزاک اور تقطیر بول جس میں پیشاب جل کر قطرے قطرے آئے تو اس کا جوشاندہ یا شربت پلانا اکسیر سے کم نہیں اگر کسی نے پارہ زیادہ مقدار میں کھا لیا ہو تو اس کی مضرت دور کرنے کے لئے اس کا جوشاندہ دیا جاتا ہے رادع و مسکن اثرات کا حامل ہونے کی وجہ سے جوش خون کو فائدہ مند ہے۔ چنانچہ اس سے بلڈ پریشر بھی رک جاتا ہے اگر غدی تحریک کی وجہ سے اماس تہوج ہو جائے تو اس کے استعمال سے فوراً سوجن اتر جاتی ہے اس کے جوشاندہ میں تابکر بیٹھنا ادا سیر خونی کے لئے بے حد مفید ہے گردہ و مثانہ کی پتھریوں کو خارج کرنے کی صفت بدرجہ اتم موجود ہے۔

چاندی

نام :۔ (عربی) فضۃ (فارسی) نقرہ (بنگلہ) روپ (انگریزی) SILVER

تعارف سونے کے بعد دوسری قیمتی دھات چاندی ہے یہ سونے کی طرح مضبوط اور نرم ہوتی ہے مشہور و معروف

فلزات میں سے ہے ۔ پارہ وگندھک خالص سے مرکب ہے چاندی کی نرمی اور اس کی خوبصورتی کیوجہ سے کئی قسم کے مرکبات بنائے جاتے ہیں ۔ جن میں زیورات ، تاریں ، انگوٹھیاں ، گھنگرو ، ورق اور اندرونی طور پر کھانے کے لیے کشتہ تیار کیا جاتا ہے ۔

ذائقہ :۔ بے ذائقہ

مقدار خوراک :۔ ورق نقرہ ، ایک یا دو عدد ، کشتہ ۲ چاول سے ایک رتی ۔

مقام پیدائش :۔ قدرتی طور پر اسکی پیدائش میدان میں ہوتی ہے ۔

مزاج :۔ تر گرم ، اعصابی غدی ۔

افعال و اثرات

چاندی افعال و اثرات میں اعصابی غدی ہے ۔ اعصابی اثرات کے لیے یہ اعصاب اور دماغ میں تیزی پیدا کر دیتی ہے اور غدی ہونے کی وجہ سے غدد سے زہریلے اجزاء کا اخراج کرتی ہے ۔

خواص

مفرح قلب ، محرک دماغ ، دافع رقت منی حار اور سرعت انزال کے لیے مفید ہے ۔

فوائد

اندرونی طور پر چاندی کو کشتہ اور ورق کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے اسکے علاوہ اس کا محلول اور اوراق کا سفوف بنا کر بھی استعمال کرتے ہیں ۔

چونکہ محرک اعصاب اور محلل غدد ہے اسلئے یہ بے حد مفرح قلب ہے اکثر مفرح ادویات اپنے اندر یہی افعال و اثرات رکھتی ہیں اس قبیل کی دیگر ادویات میں قلعی ، سکہ جست ، زہر مہرہ ، الائچی خورد کلاں ، موصلی اور ذہیرہ گل سرخ وغیرہ شامل ہیں ۔

اعصابی محرک ہونے کیوجہ سے سنگ گردہ ، مثانہ اور پیشاب رک جانے کو نافع ہے ، مغز اور منی کو قوت دیتی ہے ۔

گرم انجرے معدے سے سر کی طرف چڑھنے نہیں دیتی۔
مفرح ادویات کی طاقت بڑھانے کے لئے اسکے ورق لگا کر کھلاتے
ہیں۔ تقریباً تمام مربہ جات پر ورق چاندی لگا کر کھلاتے ہیں۔
زیادتی کی صورت میں جب اسکے افعال واثرات ظاہر ہوں اسکا استعمال
بند کر دیں خصوصاً اسوقت جب مسوڑوں کے کناروں پر سیاہ لکیر دکھائی دینے لگے۔
مسوڑوں کی اس سیاہ لکیر کو دور کرنے کے لئے ایسیڈ ناٹریٹ آف
آف پوٹاش یا کوئی عضلاتی دوا کچھ عرصہ استعمال کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔

چربی

نام | عربی، شحم، فارسی، پیہ، انگریزی فیٹ FAT

تعارف | مشہور عام ہے۔

مقام پیدائش | حیوانات کے جسموں سے نکالی جاتی ہے صرف وول فیٹ بھیڑوں کے بالوں سے حاصل کی جاتی ہے۔

مقدار خوراک | بقدر ہضم چربی کو گھی کے طور پر سالن میں ملا کر کھا سکتے ہیں۔

رنگ | رنگ کے لحاظ سے دو قسم کی ہوتی ہے ایک سفید بکرے اور دنبے وغیرہ سے نکالی جاتی ہے دوسری زرد جو گائے وغیرہ سے۔

ذائقہ | بے ذائقہ، بے بو، چکناہٹ لئے ہوئے۔

مزاج | تر گرم

افعال و اثرات | اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب و دماغ محلل جگر و غدد، مسکن قلب و عضلات ہے
اسکا استعمال سے کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات عزیزی کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

خواص :- محلل اورام ، ملین ، مسکن درد ، مسخن ، مرطب

فوائد : چربی زیادہ تر مرہموں تیر طیلات میں شامل کی جاتی ہے جو کہ ورموں کو تحلیل کرنے اور زخموں کی حفاظت کرنے اور دردوں کو تسکین دینے کے لئے عام استعمال کی جاتی ہے ۔

ان اغراض کے لئے زیادہ تر بکری ، بطخ ، مرغابی اور مرغ کی چربی استعمال ہوتی ہے ۔

شیر ، سانڈے اور مینڈک کی چربی تقویت باہ کے لئے تنہا یا طلاؤں میں شامل کر کے استعمال کرتے ہیں ۔ ریچھ کی چربی دردکمر اور گنٹھیا میں مالش کرتے رہیں ریچھ کی چربی میں صفت خاص طور پر پائی جاتی ہے کہ یہ باوجود شدید سردی کے جمنے نہیں پاتی ۔

بھیڑ اور بکری و گائے کی صاف شدہ چربی گھی کا کام دے سکتی ہے غریب لوگ جو گھی خرید نہیں سکتے وہ اسے سالن میں ڈال کر گھی کی بجائے استعمال کرتے ہیں۔

بعض لوگ چربی کو تیل کی بجائے استعمال کر کے صابن بناتے ہیں ۔

یاد رکھیں چربی مفرد اعضا میں شامل ہے

چمپا ، چنپہ ، راسپل

نام : (عربی ، فارسی ، ہندی ، چنپہ یا چمپا (بنگالی) چمپا (مرہٹی) سا پو (تیلگو) ، سم پنگی پورو (سنسکرت) ، چمپکا ۔ (لاطینی) MICHELIA CHAMPACA

تعارف : ایک مشہور چھوٹا سا سدا بہار پودا ہے اس کے پھول نہایت خوشبودار ہیں ۔ اس کے پھول چنپہ یا چمپا کلی کے نام سے مشہور ہیں یہ زیادہ تر باغوں میں لگائے جاتے ہیں چنپا کی کئی اقسام اور بھی ہیں جن کے بہت سے نام ہیں جن میں بھوئی چنپا ، رائے چنپا ، اڑک چنپا

کھرچنپا، سون چنپا، سفید چنپا وغیرہ۔ باغوں میں ملنے والی چنپا سب سے بہترین سمجھی جاتی ہے اسکے پھولوں سے عطر کشید کیا جاتا ہے۔

رنگ | پھول پیلا یا نارنجی رنگ کا، چھال خاکی رنگ کی، چھال کے اندر لکڑی کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

ذائقہ | پھول پھیکا، چھال تلخ

مقدار خوراک | چھال نصف ماشہ سے ۲ ماشہ

مقام پیدائش | پہاڑی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ مالوہ، نیپال، بنگال، آسام، برما، کوچین، جاوا۔

مزاج | تر گرم

افعال و اثرات | اعصابی غدی ہے یعنی محرک دماغ و اعصاب، محلل غدد اور مسکن و مفرح قلب ہے۔

خواص و فوائد | چنپا کے پھول سے ایک لطیف قسم کا عطر کشید کیا جاتا ہے جو نہایت اعلےٰ درجہ کا مفرح قلب ہے اسکے اعلیٰ فعلوں کی وجہ سے بخاروں میں جب مریض کو شدید بے چینی اور گھبراہٹ ہو تو استعمال کرتے ہیں اندرونی طور پر اس کی چھال بخار اتارنے کے لئے دیتے ہیں۔

جس طرح گل سرخ کا پانی یا اسکے عرق کو تقویت بصارت کے لئے آنکھوں میں ڈالتے ہیں اسی طرح چنپا کلی کے پانی کو بھی استعمال کیا جاتا ہے چنپا کے پھولوں کا دیوتاؤں کو چڑھاوا دیتے ہیں۔ چنپا کے پودے کی چھال نہایت دست آور اور قے آور ہے اگر زیادہ مقدار میں کھائی جائے تو جب تک معدے میں رہتی ہے قے لاتی ہے اور جب انتڑیوں میں اتر جاتی ہے تو شدت سے دست لاتی ہے اور پیٹ وانتڑیوں میں مروڑ کے ساتھ ہیضہ کی طرح درد ہوتا ہے۔

یاد رکھیں جو شے مفرح قلب ہوتی ہے وہ محرک اعصاب ہوتی ہے اس

میں خشکی نام کو بھی نہیں ہوتی ۔

چولائی

نام عربی، بقلہ یمانیہ ، بنگلہ :- چھڑے نٹے ، سندھی :- مریڑو ہندی :- چولائی ، پنجابی :- چولائی ، گجراتی :- تاندلجو ، مرہٹی تاندلجا ، انگریزی :- AMARANTR HERMPHRODITE

تعارف مشہور عام ہے خودرو پیدا ہوتا ہے بطور ساگ بکثرت کھاتے ہیں اسکے پتے برگ ریحان کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں ان کا ذائقہ پھیکا اور کسی قدر تیز ہوتا ہے اسکے پھول نہیں آتے صرف بیج آتے ہیں جو خشخاش کے دانوں سے ذرا بڑے ہوتے ہیں ۔

رنگ :- سبز ، سرخ

ذائقہ :- ہلکا چرپرا ، پھیکا ۔

مزاج تر گرم

افعال واثرات اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور مسکن و مفرح قلب ہے ۔

خواص مدر بول ، ملطف ، مسکن حرارت و صفرا ، دافع پیاس ، دافع غدی سوزش مانع اخراج خون ، تریاق زہر بچھو ۔

فوائد ملطف ہونے کی وجہ سے بدن میں تری بڑھاتی ہے بصورت ساگ کافی مقدار میں کھائی جاتی ہے لیکن قلیل الغذا ہے ۔

مسکن حرارت و مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے صفرا کی زیادتی اور حرارت کی حدت کو کم کر کے تسکین پیدا کرتی ہے ۔ صفرا کی زیادتی سے ہونے والی پیاس کو روکتی ہے چونکہ محرک اعصاب ہے اسلئے مدر بول ہے ۔ پیشاب کو کھول کر لاتی ہے ۔ پیشاب کی نالی کی سوزش کو رفع کرتی ہے اسکی جڑ کو گھوٹ کر پینے سے سوزاک دور

ہو جاتا ہے پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا، خون آمیز آنا، کو فوراً روکتی ہے رحم کی غدی سوزش کو روکتی ہے اسلئے ایسی صورتیں جنہیں خون حیض رک رک کر اور شدید درد کے ساتھ آتا ہو ان کے لئے بے حد مفید ہے اس مقصد کے لیے اس کا ساگ یا پانی نکال کر پینا مفید رہتا ہے۔

چونکہ مانع اخراج خون ہے اسلئے بولدم، قے الدم، نفث الدم اور رحم کے جریان خون کو روکنے کے لئے اسکے تخموں اور جڑ کو استعمال کراتے ہیں۔

ایک خاص راز کی بات

یہاں اوپر لکھا گیا ہے کہ جب خون حیض رک رک کر آتا ہو تو مفید ہے ساتھ ہی اگلی سطروں میں لکھ دیا ہے کہ رحم کے جریان خون کو روکنے کے لئے مفید ہے یہاں قارئین کو مغالطہ ہونے کا خطرہ ہے کہ جب خون رک رک کر آتا ہو گا۔ تو اسکے استعمال سے بغیر درد کے آنے لگے گا لیکن یہ درست نہیں ہے۔

یاد رکھیں جب رحم سے خون بغیر درد کے زیادہ مقدار میں خارج ہو تو اس وقت عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اور جب رک رک کر شدید درد کے ساتھ برائے نام آتا ہو تو غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔

چولائی کے استعمال سے دونوں صورتوں میں خون کا اخراج بند ہوتا ہے۔ اوّل صورت میں عضلات میں سکون ہو کر خون بند ہو جائے گا، دوم صورت میں عضلات میں سکون کے ساتھ غدد میں تحلیل بھی ہو جائے گی جس سے غدی تحریک کی سوزش تحلیل ہو کر ایک طرف درد بند ہو جائے گا دوسری طرف خون کا اخراج بھی بند ہو جائے گا جب غدد شوزش دور ہو جائے گی تو آئندہ ماہ آنے والا خون بغیر درد کے زیادہ وزن میں آئے گا۔

تپ دق، گرم بخاروں، دیوانگی اور سوزاک میں اسکو بطور نانخورش استعمال کرنا مفید ہے، مارگزیدہ اور بچھو کے زہر کو دور کرنے کے لئے اسکے پتوں کا

پلانا مفید ہے۔

چونکہ غدد میں تحلیل پیدا کرتی ہے اور پیشاب کے ذریعے صفراوی رطوبات کا اخراج کرتی ہے اسلئے یہ استسقاز قی کے لئے نہایت مفید ہے اسکے علاوہ اس کا ساگ ہاتھ پاؤں اور چہرہ کے ورم، جوڑوں کے ورم کو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ غدی تحریک کے درد بھی اس کے استعمال سے جاتے رہتے ہیں صفراوی پتھریوں کو خارج کرتی ہے

ایک مغالطہ کا ازالہ

خزائن ادویہ مصنفہ حکیم نجم الغنی میں صفحہ ۳۹۶ پر تحریر ہے کہ اسکی جڑ رسوت، شہد اور چاولوں کی دھوون کے ساتھ پلانے سے عورت کی فرج سے سفید اور سرخ رطوبت کا جس کو استحاضہ کہتے ہیں آنا بند ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں عورت کے رحم سے خون کا بے قاعدہ یا مسلسل اخراج ہوتے رہنا استحاضہ کہلاتا ہے اسکے برعکس عورت کے رحم یا فرج سے رطوبت کا مسلسل یا بے قاعدہ اخراج سیلان الرحم یا لیکوریا کہلاتا ہے اسلئے جب چولائی استحاضہ کو دی جائے گی تو بے حد مفید رہے گی لیکن سیلان الرحم کی مریضہ کے لیے چولائی نہایت مضر ثابت ہوگی کیونکہ چولائی مخرج رطوبات کی اخراج کو بڑھا دیتی ہے۔

چھوٹی چندن

نام (اردو)، اسرول، (ہندی) بروا (بنگلہ) چھولو چاند (سنسکرت) چندر بھاگا (انگریزی) RAUWOLFIA SERPENTINA

تعارف چھوٹی چندن موجودہ زمانے کی نئی دریافت شدہ بوٹی ہے۔ خزائن ادویہ، مخزن الادویہ، وغیرہ پرانی کتب میں اس کا ذکر نہیں پایا جاتا، ایورویدک نگھنٹو بھی اسکے ذکر سے خالی ہیں۔

یہ ایک گھنا خودرو جھاڑی کی قسم کا پودا ہے جو دو تین فٹ اونچا ہوتا ہے اسکی شاخیں سیدھی اوپر کو جاتی ہیں ہر جوڑ پر تین چار بیضوی پتے ہوتے ہیں جن کے درمیان برگ ارنڈ کی طرح سفید لکیریں ہوتی ہیں۔
ہر شاخ کے سر پر دو انگل لمبا گہرے نارنجی رنگ کے پھولوں کا گچھا لگتا ہے
جڑ قریباً دس بارہ انچ لمبی، چوتھائی انچ موٹی بل دار ہوتی ہے یہی جڑیں زیادہ تر دوا استعمال ہیں۔

رنگ: باہر سے جڑ کا رنگ بھورا، اور اندر سے سفیدمائل زرد۔ **ذائقہ** تیز تلخ

مقدار خوراک: ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں ۲ ر ۳ بار

مقام پیدائش: یہ مراد آباد سے سکم تک کوہ ہمالیہ کے دامن کے علاقوں میں چار ہزار فٹ کی بلندی تک ہوتی ہے، پٹنہ، بھاگل پور (صوبہ بہار سلہٹ (موجودہ بنگلہ دیش) آسام، جاوا، ملایا کے جنگلات میں خودرو پیدا ہوتی ہے

مزاج: تر گرم

افعال و اثرات: اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب و دماغ محلل جگر و غدد اور مسکن قلب و عضلات ہے۔
کیمیاوی طور پر رطوبات و بلغم کا اضافہ کر کے خون کے جوش کو کم کرتی ہے۔

خواص: مسکن، مخدر، منوم، محرش مولد رطوبات صالح۔

فوائد: چھوٹی چندن مسکن و مخدر ہونے کی وجہ سے دردوں کو روکنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

منوم و مسکن ہونے کی وجہ سے بے خوابی، جنون، مالیخولیا، بھاگنے دوڑنے شور و غل مچانے اور لڑنے بھڑنے والے مریضوں کے لئے لاجواب دوا ہے لیکن آرام سے پڑے ہوئے اور خاموش جنون کے مریضوں کیلئے کوئی فائدہ نہیں دیتی۔
چونکہ غدی محلل ہے اسلئے زہروں کے لئے تریاق ہے کا حکم رکھتی ہے جن میں بچھو، بھڑ، اور سانپ کے زہر قابل ذکر ہیں کاٹتے ہوئے مقام پر اس کی جڑ کو گھس کر لگانے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ منوم ہونے کی وجہ سے بے خوابی کے

مریضوں کو سونے سے دو گھنٹے قبل اسکی ایک خوراک ہمراہ عرق گلاب پلانے سے مریض کو بخوبی نیند آجاتی ہے۔

یاد رکھیں ہائی بلڈ پریشر غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے جو جگر کی مشینی تحریک ہے اس تحریک میں خون میں حرارت کی وجہ سے شدید جوش ہوتا ہے جس سے قلب میں ایک طرف خون زیادہ مقدار میں آرہا ہوتا ہے دوسری طرف حرارت کی زیادتی سے شدید تحلیل واقع ہو رہی ہوتی ہے مریض گھبرایا ہوا پریشان اور بے خوابی میں مبتلا ہوتا ہے ایسے موقع پر چھوٹی چندن کا استعمال آب حیات کا کام دیتا ہے کیونکہ اس دوا سے قلب میں سکون اور جگر میں تحلیل واقع ہو جاتی ہے ساتھ ہی رطوبات کی پیدائش ہو کر بے خوابی دور ہو جاتی ہے اور نیند خوب آنے لگتی ہے۔

چونکہ محرش ہے اسلئے گلے اور معدہ میں خراشش کرنے لگتی ہے رطوبات کثرت سے پیدا کرتی ہے۔ اسکی تھوڑی سی مقدار زیادہ کھلانے سے قے آنے لگتی ہے۔

یہ سخت کڑوی دوا ہے اسلئے اسے کیپسول میں ڈال کر کھلانا چاہیئے اس دوا کا جوہر دوا شفا کے نام سے مشہور ہے۔

سفوف نیند آور

ھُوالشافی۔ درکتیر خشک، صندل سفید، چھوٹی چندن ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ عرق گلاب، پانی یا دودھ دیں۔

فوائد مندرجہ بالا تمام افعال جو اس نسخہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں نیند لانے کے لئے فوری اثر ہے۔

الستر ۳۰ / ۱۹۸۱

حَبُّ القِلقِلُ

نام :- عربی، حب القلقل ، فارسی ، انار دانہ دشتی ، ہندی :- گوار چکنا ۔

تعارف :- یہ ایک درخت کا پھل ہے جو سفید مرچ یا لوبیئے یا باقلے کے دانے کے برابر ہوتا ہے شکل میں ذرا گول اور لمبا ہوتا ہے اس کی دو اقسام ہیں ایک لوبیا کے دانے کے برابر اور دوسرا کالی مرچ کے برابر ہوتا ہے اسکو چرٹری سلوٹن بھی کہتے ہیں

رنگ :- خاکی ہوتا ہے

ذائقہ :- شیریں ، خوشبودار

مقام پیدائش :- عراق کے ہر علاقوں میں بکثرت سے پیدا ہوتا ہے ۔

مقدار خوراک :- ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ۔

مزاج :- اعصابی غدی ، تر گرم ۔

افعال و اثرات :- اعصابی غدی ہونے کی وجہ سے اعصاب و دماغ میں تحریک جگر میں تحلیل اور عضلات میں تسکین پیدا کرتا ہے ۔

خواص :- مخرج حرارت ، مانع اخراج خون ، مغلظ منی ، مدر بول

فوائد :- چونکہ مخرج حرارت ہے اسلئے صفرا اور اسکی حدت سے ہونے والی غیر طبعی علامات کے لئے خصوصیت سے مفید ہے مثانے اور گردوں کی گرمی کو زائل کرتا ہے ۔

چونکہ اعصابی غدی ہے اسلئے عضلات میں سکون پیدا کر کے رطوبات کی بارشش کر دیتا ہے جس سے ان کی خشکی رفع ہو کر ہر قسم کا اخراج خون رک جاتا ہے ۔

مغلظ منی ہونے کی وجہ سے تقویت باہ کے معجونوں میں استعمال کیا جاتا ہے ۔ مدر بول ہونے کی وجہ سے بندشش بول ، تقطیر بول اور سنگ گردہ و

مثانہ کے خارج کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
چونکہ اسکے استعمال سے رطوبت کثرت سے پیدا ہونے لگتی ہیں اسلئے اسکی تھوڑی سی زیادہ مقدار دردسر پیدا کردیتی ہے اسکے اس نقص کو دور کرنے کے لئے حکما اسے بھون کر استعمال کراتے ہیں تاکہ اسمیں کچھ حرارت پیدا ہو جائے
مضر اثر :۔ دردسر، ہیضہ اور ضعف معدہ کی شکایت پیدا کرتا ہے۔

حلوہ کدو

نام ہندی :۔ کاشی پھل، مکڑا، فارسی :۔ کدوئے شیریں، گجراتی لال بھوپلد، مرہٹی :۔ تانبٹرہ بھوپنپٹرہ، انگریزی پمکن :۔ PUMKIN۔

تعارف مشہور عام ترکاری ہے جو چھپروں پر پھیلتی ہے۔ سندھ ساگر کے علاقے میں اسے پیٹھا کہتے ہیں خربوزے کی طرح لکیر دار ہوتا ہے اور ایک سال تک رکھا جاتا ہے۔

رنگ اوپر سے سرخ اندر سے گودا زرد یا قدرے سرخی مائل

ذائقہ شیریں ہوتا ہے

مقدار خوراک آب کدو ۵ تولہ سے دس تولہ

مزاج ترگرم ۱

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب، محلل غدد اور مسکن قلب ہے۔

خواص اس کو بطور ترکاری پکا کر کھاتے ہیں، پیاس بجھاتا ہے رطوبات کی کثرت سے پیٹ کو نرم کرتا ہے اسکا حلوہ مقوی باہ ہے۔
اس کا گودا بطور پلٹس پھوڑوں اور گندے زخموں پر باندھتے ہیں۔
چونکہ غدی محلل ہے اسلئے غدی تحریک سے پیدا ہونے والے کرم امعا

کو مار کر خارج کرتا ہے۔ خصوصاً کدو دانوں کے لئے زیادہ مفید ہے جب بچوں میں کدو دانوں کی شکایت پائی جائے تو ۵ رتی کی مقدار میں اسکے تخموں کو چھلکا سمیت کوٹ کر شہد ملا کر چٹا ئیں دو تین گھنٹے بعد مناسب مقدار میں کسٹرآئل پلا دیں بے حد مفید ہے۔

خربوزہ کے بیج

نام عربی، بزرالبطیخ ، فارسی ، تخم خربزہ ، سندھی :۔ گدرے تو بیج ، انگریزی :۔ MELON SEEDS

تعارف مشہور عام ہے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

رنگ :۔ باہر سے زرد اندر سے مغز بالکل سفید روغن دار

ذائقہ :۔ پھیکا ، خوش ذائقہ

مزاج :۔ اعصابی غدی ، تر گرم

مقدار خوراک :۔ ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور مسکن قلب ہے کیمیائی طور پر رطوبت عزیزی کی پیدائش کرتا ہے۔

خواص مدر بول، محلل غدد ، مفتح اور ملطف ، ملین ، جالی۔

فوائد مدر بول اور ملین ہونے کی وجہ سے مثانہ اور آنتوں کو پاک کرتا ہے ملطف ہونے کیوجہ سے دودھ اور منی زیادہ پیدا کرتا ہے خشکی کو رفع کرتا ہے۔

مدر بول ہونے کی وجہ سے اسکے تخموں کو پیس کر بطور سردائی پینا خوب کھول کر پیشاب لاتا ہے پیشاب کی جلن اور چنک کو تسکین دیتا ہے۔

مفتح ہونے کی وجہ سے سدہ جگر کھولتا ہے محلل جگر ہونے کی وجہ سے جگر کی سوزش اور ورم کو زائل کرتا ہے۔

احتباس بول، درد سینہ، ورم جگر، خشونت حلق، سنگ گردہ مثانہ اور سوزش اعضائے بول اور سوزاک میں بشکل سفوف یا شیرہ بکثرت مستعمل ہے۔

قوت ادرار کی وجہ سے حرارت کو زائل کرتا ہے۔

مولد شیر ادویہ میں بکثرت مستعمل ہے۔

اسکے روغن کی سر پر مالش کرنے سے نیند خوب آتی ہے چہار مغز کا جزو اعظم ہے جالی ہونے کی وجہ سے چہرے کے رنگ نکھارنے اور بعض امراض جلد کو زائل کرنے کے لیے بیرونی طور پر طلا کرتے ہیں۔

خطمی

نام فارسی، عربی، ہندی اور عربی میں خطمی اسکے پودے کو کہتے ہیں لیکن چونکہ اس کی جڑ ریشہ دار ہوتی ہے اسلئے ہندی اور فارسی میں اس کی جڑ کو ریشہ خطمی کہتے ہیں اور عربی میں بیخ خطمی کہتے ہیں کا غالی میں ڈکسو نیحی اور اس کا انگریزی نام MARSH MALLOW ہے

تعارف یہ ایک سدا بہار روئیں دار جھاڑی جیسا پودا ہے لیکن اس سے قد سے اونچا ہوتا ہے۔ پتے بڑے بڑے اور کھردرے ہوتے ہیں پھول خوشنما اور بے بو ہوتے ہیں سفید رنگ والی خطمی سب سے بہترین سمجھی جاتی ہے اسکے پودوں کو گل خیرا کہتے ہیں۔ دوائہ اس کی جڑ، تخم اور پھول مستعمل ہیں۔

رنگ :۔ پھول سفید، سیاہ، سرخ، جڑ سفید، تخم سیاہ

ذائقہ :۔ تخم پھیکا قدرے تلخی لیے ہوئے جڑ پھیکی، پھول بالکل پھیکے۔

مقام پیدائش :۔ کشمیر، ایبٹ آباد، ہزارہ، کشمیر مالاکنڈ، خیبر، کرم ایجنسی،

تقریباً ہر باغ میں خوبصورتی کے لئے لگاتے ہیں۔

مقدار خوراک: ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک

مزاج | اعصابی غدی، تر گرم

افعال اثرات | اعصابی غدی ہے۔ یعنی محرک اعصاب، محلل غدد اور مسکن عضلات ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبات کا اضافہ کرتی ہے۔

خواص رادع، محلل، مسکن، مزلق

فوائد | خطمی کے تخم رادع محلل اور مسکن تاثیر رکھتے ہیں، جڑ میں دوسرے اجزا کی نسبت زیادہ لیسدار مادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ لعاب ریشہ خطمی آنتوں پر مزلق و مسکن تاثیر کے لئے پلاتے ہیں جس سے پیچش اور مروڑ فوراً رک جاتے ہیں۔ انتڑیوں کی سوزش، جلن، پیشاب کی نالی میں سوزش و جلن اوران کی خراش کو مفید ہے آنتوں میں پھسلن پیدا کر کے سدوں کو خارج کرتی ہے۔

غدی تحریک سے جب چہرے اور ہاتھ پاؤں پر سوجن ہو جائے پلکوں میں بھاری پن پیدا ہو جائے تو اسکے جوشاندے سے دھونا فوراً فائدہ ہوتا ہے۔

غدی تحریک سے مسوڑوں اور دانتوں میں درد ہو تو اسکے جوشاندے سے کلیاں کرنا بے حد مفید ہے غدی اعضاء میں اورام جن میں پستانوں کے ورم، خصیوں کے ورم اور گلے کے ورم کو تحلیل کرنے کے لئے اسکے پتوں کو پانی میں پیس کر ضماد کرنے یا پانی میں پکا کر نطول کرنے سے اورام حارہ بہت جلد تحلیل ہو جاتے ہیں اس کی جڑ کا کیمیائی تجزیہ کرنے سے اسمیں ۳۵ جز مادہ لعابیہ اور ۳۵ فیصد نشاستہ، پکٹین شوگر، اور ایک یا دو فیصد المیقن (جوہر خطمی) پائے گئے ہیں۔

اسکے جوشاندہ سے نزلہ حار، اور سرفہ اور سینہ کی جلن فوراً دور ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ تخم خطمی تمام نزلہ و کھانسی کے جوشاندوں کا جزو اعظم ہے۔

جوشاندہ کھانسی و سینہ کی جلن

ہوالشافی :۔ گل گاؤزبان ، گاؤزبان ، ملٹھی ، بہیدانہ ، ابریشم ، خطمی و خبازی ہر ایک ایک تولہ ،

ترکیب تیاری اول ابریشم کو قینچی سے کتر کر کیڑے نکال دیں پھر باقی ادویہ کے ساتھ آدھ سیر پانی میں بھگو دیں صبح کو دو تین جوش دے کر چھان کر کام میں لائیں۔

مقدار خوراک :۔ ۵ ، ۵ تولہ

فوائد نزلہ ، زکام ، سینہ کی جلن ، جلن دار کھانسی ، غدی دمہ ، پیچش ، مروڑ تقطیر بول اور سوزاک کے لئے فوری اثر ہے۔

خوبانی

نام عربی مشمش ، فارسی :۔ زرد آلو ، سندھی :۔ زردالو ، پہاڑی زبان میں ہاڑی کہتے ہیں ، انگریزی ، اپریکاٹ APRICOT

تعارف مشہور پھل ہے خوبانی تازہ اخروٹ کے برابر آڑو سے کسی قدر مشابہ گول پھل ہے اوپر کا گودا نہایت لذیذ اور شیریں ہوتا ہے اندر اس میں ایک سخت بادام کی مانند گٹھلی ہوتی ہے جس کے اندر مغز بادام کی طرح کا مغز ہوتا ہے جو مزہ اور ذائقہ اور رنگت کے لحاظ سے مغز بادام کی مانند ہوتا ہے لالچی دکاندار خوبانی کے مغز کو مغز بادام میں ملا کر بیچتے ہیں۔

رنگ باہر سے زرد اور مغز کا رنگ بغیر چھلکے کے سفید ہوتا ہے۔

ذائقہ گودا نہایت شیریں مزے دار۔

مقام پیدائش افغانستان ، بلوچستان ، ہندوستان کے مغربی علاقہ میں کثرت پائی جاتی ہے۔

مقدار خوراک ۵ر تولہ سے ۱۰ر تولہ تک۔

مزاج تر گرم، غذائے دوا

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور مسکن جگر ہے کیمیاوی طور پر صالح رطوبات پیدا کر کے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔

خواص کثیر الغذا، ملین طبع، مسہل و مخرج صفرا، مسکن حرارت اور جوش خون۔

فوائد اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے ضعف اعصاب کے لئے بہترین غذائے دوا ہے غذائے دوا ہونے کی وجہ سے غدی تحریک سے پیدا ہونے والی غذائی کمی کو پورا کرتی ہے زیادہ تر گرم مزاج کے موافق ہے۔

مخرج و مسہل صفرا ہونے کیوجہ سے صفرا کو دستوں کے راستے نکالتی ہے حرارت کا اخراج کر کے جوش خون کو رفع کرتی ہے اور جسم میں تسکین و سکون کی حالت پیدا کرتی ہے چونکہ ملین ہے اسلئے اسکے کھانے سے پاخانہ کھل کر آتا ہے۔

اور انتڑیوں کے مروڑ و پیچش کے لئے مفید ہے چونکہ اسمیں رطوبات بکثرت پائی جاتی ہیں اسلئے اسمیں جلد متعفن ہونے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکے کثرت استعمال سے متعفنی تپ ہو جایا کرتا ہے۔

چونکہ حرارت کو کثرت سے خارج کرتی ہے اسلئے یہ غذا کو جلد ہضم نہیں ہونے دیتی اور نہ خود جلد ہضم ہوتی ہے جب اسکے استعمال سے غذا ہضم نہ ہو تو اسمیں خمیر ترشی پیدا ہو جاتی ہے جس سے ترش ڈکار آنے لگتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ کمزوروں، بچوں اور بوڑھوں اور سرد مزاج والے اشخاص کیلئے سخت مضر ہے ان کے معدہ امعاء کو کمزور کر کے قے اور دست لاتی ہے بعض اوقات ہیضہ کی صورت پیدا کرتی ہے۔

اس کا مغز، مبہی اور دیر ہضم ہے درخت خوباں کے پتے قاتل دیدان ہیں۔ یاد رکھیں کہ خوبانی انتڑیوں کے مروڑ اور پیچش کے لئے نہایت مفید ہے۔

دودھ بکری

نام عربی در لبن الماعیزہ، فارسی در شیر بز، سندھی در بکری جو کھیر، انگریزی GOATS MILK

تعارف بکری کے دودھ میں اجزائے پنیر و شکر بہت کم مقدار میں پائے جاتے ہیں اسی وجہ سے اس کا قوام پتلا ہوتا ہے۔
بکری کے دودھ میں خاص قسم کی بو آتی ہے بکریاں پالنے والے چرواہے اس کے دودھ کو سونگھ کر بتا دیتے ہیں چاہے اس کا دودھ مختلف جانوروں کے دودھوں کے ساتھ رکھا گیا ہو۔

رنگ سفید ہوتا ہے۔

قوام در پتلا

ذائقہ در ہلکا شیریں و نمکین۔

مقدار خوراک در ایک پاؤ سے آدھ سیر تک۔

مزاج تر گرم

افعال اثرات اعصابی غدی ہے، یعنی محرک اعصاب، محلل غدد، اور مسکن قلب ہے بنیادی طور پر خون میں رطوبت اور حرارت عزیزی بڑھاتا ہے۔

خواص و فوائد ملین، مدر بول، منفث اپنی مائیت اور کم دہنیت کی وجہ سے گائے اور بھینس کے دودھ کی نسبت کم مستعمل ہے نہ پینے والا اسے رغبت سے نہیں پیتا، ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے بھینس کے دودھ کی نسبت کم قیمت پاتا ہے البتہ اونٹنی کے دودھ کی نسبت زیادہ پسند کیا جاتا ہے اونٹنی کا دودھ تو سوائے بیماروں کے بہت کم استعمال ہوتا ہے۔

چونکہ اپنے اندر حرارت عزیزی اور رطوبت عزیزی رکھتا ہے اسلئے خشک کھانسی سل وتپ دق کی کھانسی، پھیپھڑوں کے زخم اور حلق کی خراش کو خصوصیت سے مستفید ہے اسی طرح خراش مثانہ، زخم مثانہ اور خناق کے لئے بھی نافع ہے گرمی خشکی کیوجہ سے دردسر ہو یا شدید بخار کی وجہ سے درد ہو تو اسکے دودھ کی سر پر مالش فوری طور پر درد کو سکون دے کر بخار کو اتار دیتی ہے۔
بکری کا دودھ ماءالجبن، مرق اور تبرید کے ریعوں کو بصورت ماءالجبن دیا جاتا ہے جس سے برص، بیوسیا، سراق اور تبرید لو آرام آتا ہے بلکہ جنون، امراض سوداویہ اور اخلاط محترقہ کے اخرج و زمیب کے مستعمل ہے۔
غذائی تحریک سے جب بچوں کو منہ میں چھالے ہو جائیں تو بکری کے تھنوں سے دودھ کی دھاریں بچہ کے منہ میں لگتے ہیں۔ مدقوق مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

دودھ عورت

نام | عربی: لبن النسا، فارسی: شیر زن، انگریزی: WOMANS MILK

تعارف | عورت کے دودھ کے تعارف کی کوئی ضرورت نہیں

رنگ: سفید

ذائقہ: قدرے شیریں۔

قوام: پتلا ہوتا ہے

بدل: گدھی کا دودھ۔

مزاج | تر گرم سے تر سرد ہے۔

افعال و اثرات | اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب، محلل غدد اور مسکن قلب ہے۔

خواص | ملطف، ملین، مولد صالح بلغم و رطوبت غریزی، مسکن

فوائد | انسانی بچہ کے لئے سوائے عورت کے دودھ کے کوئی دودھ مناسب نہیں ہے ہاں البتہ جب عورت کا دودھ میسر نہ آئے تو مجبوراً زندہ رہنے کے لئے بکری اور گائے کا استعمال کیا جا سکتا ہے ان حیوانات کے دودھ پتلے اور گرم کئے بغیر استعمال نہیں کئے جا سکتے یہ حقیقت بالکل عیاں ہے کہ جس نوع کی مادہ کا بچہ ہوتا ہے اسی نوع کی دوسری مادہ کا دودھ اسے موافق آ سکتا ہے لیکن جو لطف و مسرت اور شادمانی بچہ اپنی والدہ کا دودھ پی کر حاصل کرتا ہے وہ دوسری سے بالکل نہیں کیونکہ دوسری کی والدہ میں فرط محبت کے جذبات بچہ کے لیے نہیں پائے جاتے یہی حال عورت کے دودھ پینے والے بچوں کا ہوتا ہے۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ سب سے اعلیٰ قسم کا دودھ عورت کا ہوتا ہے درست نہیں ہے عورت کا دودھ نوع انسانی کے لئے تو اعلیٰ و ارفع ہو سکتا ہے لیکن دوسری انواع اقسام کے لئے بالکل نہیں یہی وجہ ہے کہ جب انسان نہایت لاغر و کمزور ہو جائے یا تپ دق یا ٹی بی جیسی خوفناک مرض میں مبتلا ہو جائے تو عورت کے دودھ کو ترجیح دی جاتی ہے قدیم الاطباء کا تو معمول تھا۔ چونکہ عورت کا دودھ بالکل دستیاب نہیں ہے اسلئے اس کی بجائے اطبائے قدیم نے گدھی کا دودھ تجویز کیا جو عورت کے دودھ کی طرح رقیق اور لطیف ہوتا ہے اسکے بعد بکری کے دودھ کو ترجیح دی گئی ہے۔

عورت کا دودھ اعصابی غدی ہونے کی وجہ سے نہایت زود ہضم ہے مدر بول ہے اعصابی و ملطف ہونے کی وجہ سے رطوبت غریزی پیدا کرتا ہے اسی وجہ سے مسمن بدن ہے۔

مسکن درد ہونے کی وجہ سے عورت کے دودھ میں ذرا سی افیون ملا کر کان میں ڈالنے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی سرخی، جلن اور درد کو تسکین دینے کے لئے آنکھوں میں قطور کرتے ہیں۔ عورت کے دودھ سے دماغ پر مالش کرنے سے ترطیب و تقویت دماغ، رفع بے خوابی اور خشکی دماغ رفع ہو جاتی ہے۔

ارب بحری کے زہر کو اتارنے کے لئے عورت کے دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے تپ دق دٹی بی کے مریض کی یبوست سینہ، سرفہ یبسی، نفث الدم اور نزف الدم کو روکنے کے لئے فوری اثر ہے۔

دودھ گائے

نام لبن البقر فارسی :- شیر گاؤ، سندھی :- گئوں جو کھیر، ہندی :- گئو دا دودھ، پنجابی :- گاں دا دودھ، انگریزی :- COW'S MILK

تعارف گائے کا دودھ عورت کے دودھ کی نسبت گاڑھا ہوتا ہے لیکن اسمیں شکر و نمکیات اور پانی کی مقدار کم ہوتی ہے قدرت نے بھینس کے دودھ کی طرح اسکے دودھ میں بھی چکنائی اور پنیر کے اجزا زیادہ رکھے ہیں۔

رنگ سفید مائل بہ زردی روغن زرد

ذائقہ شیریں۔

قوام گاڑھا ہوتا ہے۔

مزاج دودھ اعصابی غدی (تر گرم)

گھی غدی اعصابی، گرم تر

افعال و اثرات :- اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب، محلل غدد اور مسکن قلب ہے کیمیاوی طور پر رطوبت غریزی کی پیدائش زیادہ کرتا ہے

خواص کثیر الغذا، زود ہضم، مولد و مغلظ منی، مقوی دماغ و مفرح قلب اور مسمن بدن ہے۔

فوائد گائے کا دودھ کثیر الغذا ہونے کی وجہ سے دیہاتی اور زمیندار لوگ کثرت سے پیتے ہیں بھینس کے دودھ کی نسبت سریع الہضم ہے اسی طرح اس دودھ کے پینے سے نفخ وغیرہ بھی پیدا نہیں

ہوتا جس کی سب سے بڑی وجہ اس میں کسی قدر حرارت کا پایا جانا ہے ۔
یاد رکھیں صالح رطوبت عزیزی صرف اعصابی غدی تحریک ہی میں تیار ہوتی ہے اسی رطوبت کی کمی بیشی سے منی کے قوام میں رقت و غلظت پیدا ہوتی ہے ۔ اسی کی کمی بیشی پر منی کے جرمز (جراثیم) کی پیدائش کا انحصار ہے ۔ اگر منی کے اندر رطوبت عزیزی بہت کم ہو جاتے تو منی کے جراثیم کی پیدائش بند ہو جاتی ہے اگر دوبارہ منی کے اندر رطوبت عزیزی ضرورت کے مطابق پیدا کر دی جائے تو دوبارہ جرمز پیدا ہو جاتے ہیں جس سے دوبارہ منی کے اندر حمل قائم کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے ۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ کسی قسم کے جراثیم بغیر رطوبت کے تیار نہیں ہوتے اور رطوبت میں بھی اسوقت تک جراثیم تیار نہیں ہوتے جب تک اسمیں خمیر نہ پیدا ہو جائے اور خمیر بغیر حرارت کے تیار نہیں ہوتا ہے اعصابی غدی ادویہ اغذیہ اشیاء میں ایک طرف رطوبت پیدا کرنے کی طاقت ہوتی ہے تو دوسری طرف حرارت بھی مناسب مقدار میں پائی جاتی ہے اس لئے جن اشخاص کے مادہ منویہ میں جرمز نہ پائے جائیں تو انہیں اعصابی غدی ادویہ اغذیہ اشیا استعمال کرنا چاہیئں تھوڑے ہی عرصہ میں جراثیم پیدا ہو کر ان کی کمی دور ہو جائے گی انہیں اشیاء اغذیہ میں گائے کا دودھ ہے جو اس مقصد کے لیئے بہترین غذائے دوا ہے ۔

چربی کا مزاج اعصابی ہے اور اعصابی غدی اشیا چربی کی پیدائش زیادہ کرتی ہیں اسلیئے چونکہ گائے کا دودھ اعصابی غدی ہے اسلیئے اسکے استعمال سے بھی چربی وافر مقدار میں پیدا ہوتی ہے ۔ جس سے جسم فربہ ہو جاتا ہے ۔ اسی وجہ سے گائے کے دودھ کو مسمن بدن کہتے ہیں ۔

اعصابی غدی مزاج کا حامل ہونے کی وجہ سے طبیعت کو نرم کرتا ہے خفقان اور سل دق ، پھیپھڑوں کے زخم بند کرتا ہے ۔ بشرطیکہ گائے کا دودھ تازہ ہو ۔

تازہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ اسمیں امینوایسڈ اور ٹروپین موجود ہوتے ہیں اور یہ دونوں مل کر نکوٹینک ایسڈ کی خاصیت پیدا کر دیتے ہیں۔

تازہ دوہا ہوا دودھ گرم گرم پینا مقوی و محرک دماغ اور مرطب ہے۔ مالیخولیا وسواس، نسیان کے لئے بہترین شے ہے رخساروں پر مالش کرنے سے انکا رنگ نکھرتا ہے، بالوں پر لگانے سے ان کو نرم کرتا ہے لیکن کچھ دیر بعد سے دھو دینا چاہیئے ورنہ اسمیں تغیر ہو کر بدبو آنے لگتی ہے۔

گائے کا دودھ تر گرم ہونے کی وجہ سے تمام زہروں خصوصاً عضلاتی اور غدی زہروں کا تریاق ہے اگر ایک دفعہ پلانے سے فائدہ نہ ہو تو بار بار پلائیں اور قے کرائیں اگر اسمیں اسکا گھی ملالیں تو فوراً فائدہ مند ہے۔

اسکے دودھ کے ساتھ اخروٹ کا مغز مسلسل ایک دو ماہ کھانا سمن بدن ہے

یادداشت

مخزن الادویہ مصنف حکیم ڈاکٹر اللہ رکھا صاحب میں گائے کے دودھ کے خواص میں لکھا ہے کہ حکمائے ہندنے کہا ہے کہ دودھ گائے سفید کا دافع سوداہے گائے سیاہ کا دافع صفرا دودھ گائے سرخ کا قاطع بلغم اور دودھ زرد گائے کا تینوں اخلاط کا قاطع ہے۔

یہ بات تو تسلیم کی جاسکتی ہے کہ رنگوں کی کمی بیشی سے بعض اشیا کے خواص وافعال واثرات میں ۱۹ ر ۲۰ کا فرق آجائے لیکن ایک ہی نوع کے مختلف رنگوں سے ان کے ایک ہی قسم کے مادہ سے متضاد افعال کا ظاہر ہونا خلاف حکمت ہے۔ مثلاً سرخ گائے کا دودھ قاطع بلغم لکھا ہے لیکن اسکے اندر کے روغن سے انکار نہیں کیا گیا نہ ہی ایسی گائے کے دودھ کو خشک قرار دیا گیا ہے جس میں روغن ہی نہ پایا جائے یا روغن کا مزاج خشک تسلیم نہیں کیا گیا حالانکہ قاطع بلغم اشیاء عضلاتی اعصابی (سرد خشک) اور عضلاتی غدی (خشک گرم) ہوتی ہیں ان میں تری کا نشان تک نہیں ہوتا ہے۔

اسی طرح زرد گائے کا دودھ قاطع سہ اخلاط اسوقت تک تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

جب تک ایسے دودھ میں تینوں قسم کے مزاج تسلیم کئے جائیں ایک ہی شئے میں تین مزاج تسلیم کرنا حقیقت کے خلاف ہے کوئی شئے گرم خشک ہو سکتی ہے۔ یا سرد خشک اسی طرح کوئی گرم تر ہو سکتی ہے یا تر گرم۔
یاد رکھیں گائے کا دودھ تر گرم سے تر سرد تک ہو سکتا ہے چاہے گائے کسی رنگ کی ہو انہیں کے مطابق اسکے افعال و اثرات ظاہر ہونگے۔

دھنیا

نام | عربی :۔ کزبرہ یابسہ، فارسی :۔ کشنیز، بنگالی :۔ دھنے، سندھی :۔ دھانا
انگریزی :۔ کوری اینڈر CORIANDER

تعارف | مشہور عام ہے دھنیا سے مراد اس کا خشک پھل ہے گرم مصالحوں کا ضروری جزو ہے۔

رنگ | دھنیا خشک اندر باہر سے خاکی جوڑا

پتے | :۔ سبز ہوتے ہیں

ذائقہ | :۔ پھیکا خوشبودار ہرے دھنیا میں خوشبو زیادہ ہوتی ہے۔

مقدار خوراک | :۔ ۵ ماشہ سے ۶ ماشہ۔

مقام پیدائش | ہند پاکستان کے ہر علاقہ میں سبزیوں کے ساتھ کاشت کیا جاتا ہے بنگلہ دیش میں اس کی زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔ ٹیوٹی کورن اور وزیگاپٹم کی بندرگاہوں سے غیر ممالک کو برآمد کیا جاتا ہے۔

مزاج | اعصابی غدی ہے تر گرم

افعال اثرات | اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب، محلل غدد اور مسکن و مفرح قلب ہے۔

خواص | کاسر ریاح، مفرح قلب، دافع خفقان وسواس، سر درد دوار

مقوی دماغ ، حابس ، مسکن شہوت ، مسکن درد ۔

دھنیا سبز خشک دونوں صورتوں میں استعمال کیا جاتا ہے دھنیا سبز خشک کی نسبت زیادہ تیز اثرات کا حامل ہے اسی وجہ سے جب تک یہ تازہ حالت میں مل سکتا ہے اس کی کونپلیں اور پتیاں سالن وغیرہ میں استعمال کی جاتی ہیں ضرورت کے مطابق اسکا پانی اس کا ساگ مختلف شکلوں میں استعمال کیا جاتا ہے ۔

دھنیا خشک ہو یا تازہ اندرونی وبیرونی طور پر مسکن و مخدر تاثیر رکھتا ہے ۔ محرک اعصاب ہونے کیوجہ سے غدی اورام و بثور اور سرخ بادہ پر طلا کرنے سے تحلیل کرتا ہے اسی طرح قلاع صفراوی کے لیے دھنیئے کے پانی سے غرغرے کرنے سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے ۔

چونکہ نہایت اعلےٰ درجہ کا محرک اعصاب اور مولد رطوبات صالح ہے اسلیئے بے چین مریضوں کو نیند لانے کے لیے اس کا ڈھائی تولہ پانی چینی سے میٹھا کرکے پلاتے ہیں ۔

اسکے علاوہ سوزش معدہ صفراوی پیاس کو تسکین دیتا ہے یاد رکھیں جب غدی اعصابی تحریک شدید ہو تو عموماً چھپاکی ظاہر ہو جایا کرتی ہے جو نہایت تکلیف دہ علامت ہے اسے رفع کرنے کے لیے اسکے ۲ تولہ پانی کو شیریں کرکے پلانے سے فوراً دھپڑ غائب ہو جاتے ہیں ۔ چونکہ مسکن و مفرح قلب ہے اس لیئے یہ اختلاج قلب ، خفقان قلب ، وسواس اور ریاح سے ہونے والی دماغی بے چینی کو روکتا ہے اسی طرح اپنی طاقت سے ہر قسم کے اخراج خون کو بند کرتا ہے یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ جو دوا محرک عضلات ہے وہ قوت باہ کو زیادہ کر دیتی ہے اسکے برعکس جو دوا محرک اعصاب اور مسکن عضلات ہے وہ قوت باہ ختم کر دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ دھنیا کے مسلسل استعمال سے شہوت گھٹ جایا کرتی ہے بلکہ عضو تناسل کا کھڑا ہونا بھی موقوف ہو جاتا ہے اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے دیر سے ہضم ہوتا ہے محلل غدد ہونے کی وجہ سے غدی اورام ، یرقان ، تقطیر البول ، سوزاک کے لیئے نہایت مفید ہے

خصیوں کے ورم پر اس کا لیپ نہایت مفید اثرات کا حامل ہے ۔
بعض اوقات غدی تحریک اور اعصابی تسکین کی وجہ سے بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے ایسی صورت میں اسکے پتوں کا ڈھائی تولہ پانی یا ۹ ماشہ سفوف کھلانے سے پیدائش میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے چونکہ نہایت مسکن و مخدر ہے اسلئے اس کا ۹ رتولہ رس پینے سے بینائی میں ظلمت اور غشی پیدا ہو جاتی ہے ۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں ۔ کرب ، نسیان اور اختلاط ذہن پیدا ہو جاتا ہے سر گھومنے لگتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے یہاں تک کہ آدمی مر جاتا ہے ۔
فوری علاج کے لئے عضلاتی غدی ادویہ کھلانا چاہیئے ۔ فارماکوپیا حکیم انقلاب کے تمام عضلاتی غدی نسخے تریاق ہیں ۔ اگر کوئی چیز نہ مل سکے تو صرف تھوڑی تھوڑی دیر بعد قہوہ دیں ۔

یادداشت مخزن مفردات مصنفہ حکیم محمد کبیر الدین ۔ میں دھنیا کے مزاج میں لکھا ہے کہ دھنیا سبز تحلیل و تسکین دو متضاد افعال صادر ہونے کے باعث مرکب القویٰ ہے ۔
یاد رکھیں ہر شے مرکب القویٰ ہے یعنی ہر شے میں مختلف قوتوں کا پایا جانا ضروری ہے نظریہ مفرد اعضا میں یہ تین قسم کی قوتیں ہیں جو ہر دوا غذا میں طبعی طور پر ودیعت کی گئی ہیں ۔

۱ ۔ اولین ہر دوا میں قوت محرکہ پائی جاتی ہے جس سے کسی نہ کسی عضو مفرد کے فعل کو تیز کرتی ہے چاہے وہ کیمیاوی طور پر تیز کرے چاہے مشینی طور پر ۔
۲ ۔ دوسری قوت محللہ ہے جو جسم کے کسی خاص نظام کے اعضاء میں دوران خون کو تیز کر کے تحلیل کا باعث بنتی ہے ۔
۳ ۔ تیسری قوت مسکنہ ہے جس کے ذریعہ ایک تیسرے نظام میں تسکین پیدا کر دیتی ہے نظریہ مفرد اعضا کے تحت خواص الاشیاء لکھنے والا مصنف ہر دوا کی ان تینوں قوتوں کا تعلق کسی نہ کسی اعضاء کے ساتھ تطبیق دے کر لکھتا ہے ۔

مثلاً نزلہ ہے تو زنجبیل کھاتے ہیں کہ جلدی اچھا ہو۔ اگر محرک ہوتا ہے تو عضلات پر اس کا عمل اثر ہوتا ہے جس وجہ سے عضو کا سر رہا ہے۔ تیسرا اثر یا قوت، دماغ یا اعصابی نظام پر ہے جس میں سے ان میں مسکن صورت پیدا کرتا ہے جس کا ثبوت جیسے دردوں کے رفع ہونے سے ملتا ہے یہی صورت دھنیا کی ہے اس میں بھی یہ تینوں قوتیں موجود ہیں یعنی اگر یہ محرک اعصاب و دماغ ہے تو معلوم ہوگا اور غالب پہلے مسکن اثر و قوت سے تسکین پیدا کرتا ہے۔

دھنیا کا ایک مرکب اطریفل کشنیزی بنایا جاتا ہے جو نہایت مفید اثرات کا حامل ہے لیکن یاد رکھیں اس مرکب میں ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دوسری ادویہ ہی اطریفل کے خواص رکھتی ہیں لیکن دھنیا بالفعل اطریفل کے خواص سے متضاد خواص کا حامل ہے کیونکہ اطریفل میں تمام اجزا سرد و خشک اور مانع نزلہ زکام ہوتے ہیں اس کے برعکس نہ صرف دھنیا مولد بلغم رطوبات ہے بلکہ زکام کے مریض کے لئے نقصان دہ بھی ہے لطف کی بات یہ ہے کہ کسی بھی خواص الاشیاء کے مصنف نے اسے نزلہ زکام کے لئے مفید نہیں لکھا یہی وجہ ہے کہ خزائن الادویہ مصنفہ حکیم نجم الغنی نے دھنیا کے خواص میں لکھا ہے۔
"جس کو ربو کا عارضہ ہو یا سینے میں نزلہ بھرا ہوا ہو دھنیا نہ کھانا چاہیئے"

راب

نام | عربی: عصارہ قصب السکر، فارسی: افشردہ نیشکر، سندھی) رس کمائی
انگریزی TREACLE

تعارف | گنے کے رس کا پکا ہوا گاڑھا لعاب ہے گڑ یا شکر بننے سے پہلے ہی تیار ہوتا ہے۔

ذائقہ: شیریں ہوتا ہے

رنگ: سرخ زردی مائل ہے

مقدار خوراک: ۳ تولہ سے ۵ تولہ تک۔

مزاج | تر گرم ۔ غذائے دوا

افعال اثرات | اعصابی غدی ہے

خواص | ملین بطن ، مسمن بدن ، مولد رطوبات صالح ، دافع سوزش ، غشا مخاطی ، دافع حرارت ۔

فوائد | چونکہ ملین بطن ہے اسلیئے دیہاتی لوگ کماد سے گڑ تیار کرتے وقت اسے لسی میں ڈال کر ہمیشہ پیتے ہیں جس سے پیٹ غلاظت سے بالکل پاک ہو جاتا ہے ۔

چونکہ مولد رطوبات صالح ہے اسلئے اسکے استعمال سے جسم میں چربی کثرت سے بننی شروع ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں جسم موٹا ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔

غدی تحریک کی غیر طبعی علامات جن میں پیچش سوزاک ، تقطیر بول اور حرارت کی زیادتی قابل ذکر ہیں کے لیے بہترین غذائے دوا ہے ایسے مریضوں کو اسے لسی میں ملا کر پینا چاہیئے چونکہ نالی دار غدد سے رطوبات کا ترشح بڑھا دیتا ہے اسلیئے اسکے استعمال سے پسینہ خوب آتا ہے چونکہ اعصابی اثرات کی حامل ہے اسلیئے اسکے اثرات سرد خشک اور ذائقہ کی ترش اشیاء سے فوراً رفع ہو جاتے ہیں ۔

رب السوس

نام | عربی :۔ رب السوس ، فارسی :۔ عصارہ مہک ، اردو :۔ ملٹھی کا ست
انگریزی :۔ ایکسٹریکٹ آف لکورس EXT OF LIQUORICE

تعارف | ملٹھی کے ست کو رب السوس کہتے ہیں رب بنانے کے مشہور و معروف طریقہ سے ہی ملٹھی کا ست تیار کرتے ہیں ۔

رنگ :۔ سیاہ ہے

ذائقہ :۔ شیریں ہوتا ہے

مقدار خوراک نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک۔

مزاج تر گرم، اعصابی غدی ہے۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور مسکن عضلات ہے کیمیاوی طور پر خون میں رطوبت صالح پیدا کرتی ہے۔ مخرج سودا اور مولد بلغم ہے۔

خواص مرطب و ملطف، ملین، دافع سوزش غشا مخاطی، مانع اخراج خون

فوائد چونکہ ست ملٹھی اعصابی غدی ہے اپنے اس اثر کی وجہ سے یہ اعصاب کو طاقت دیکر رطوبت صالحہ کی مقدار بڑھا دیتی ہے یہی وجہ ہے

کہ اسے مرطب و ملطف مانتے ہیں۔

طب کا مسلمہ اصول ہے کہ رطوبات کی کثرت حرارت کو کم کر دیتی ہے ست ملٹھی رطوبات پیدا کرتی ہے اس لحاظ سے ست ملٹھی مخرج حرارت یا مخرج صفرا ہے اسی وجہ سے ملٹھی کو صفراء کی زیادتی۔ حرارت کی زیادتی، سینہ کی جلن، جلن دار کھانسی خون کا کھانسی میں آنا گلے کی خشکی میں بے دھڑک استعمال کیا جاتا ہے۔

ست ملٹھی کے اس اثر کی وجہ سے مصر اور ترکی میں ملٹھی کو پانی میں بھگو کر اور مل چھان کر ماء السوس (ملٹھی کا پانی جسے خشک کر کے ست ملٹھی بنایا جاتا ہے) استعمال کرتے ہیں۔

فرانس میں تو موسم گرما میں لوہے کے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو یہی پانی یا ست ملٹھی کا محلول پانی کی بجائے پلاتے ہیں کیونکہ اسکے استعمال سے گرمی کی برداشت ہو جاتی ہے دافع سوزش غشا مخاطی ہونے کے سوزش مثانہ اور پیشاب کی جلن اور تقطیر البول کے لئے نہایت اچھی دوا ہے جب غدی تحریک سے پیچش اور آنتڑیوں میں مروڑ ہو رہے ہوں یا خون یا مکھ آ رہی ہو تو اس کا استعمال ضروری ہے۔

یہاں یہ نکتہ یاد رکھیں کہ ست ملٹھی چونکہ شدید مولد بلغمی رطوبات ہے اسلئے ایسے مریض جنہیں سفید رنگ کا پانی آنکھوں، ناک اور حلق سے گر رہا ہو

انہیں ملٹھی کوئی فائدہ نہیں دیتی کیونکہ اسکے استعمال سے رطوبات اور بڑھیں گی یہی وجہ ہے کہ ملٹھی یا ست ملٹھی صرف اسوقت استعمال میں لائے جاتے ہیں نہ خشک کھانسی ہو سینہ میں جلن ہو غدی دمہ ہو اسکے اثرات کو بڑھانے والی ادویہ جو عموماً اسکے ساتھ ملاکر استعمال کی جاتی ہیں سب کی سب اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی ہوتی ہیں عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی کوئی دوا اسکے اثر کو زیادہ نہیں کرتی بلکہ کم کر دیتی ہے۔

ست ملٹھی یا ملٹھی ہمیشہ ان ادویہ کے ہمراہ استعمال ہوتی ہے۔ صمغ عربی، کیترا نشاستہ، تسکر تیغال، سرطان نہری، مغز خیارین، بہیہ دانہ، سولف، گاؤزبان، لسوڑیاں وغیرہ ملٹھی یا ست ملٹھی سفید رنگ کی بلغم جسے کچی بلغم کہتے ہیں کے لئے کوئی فائدہ مند نہیں ہے۔

سفوف برائے غدی کھانسی

ہوالشافی: ست ملٹھی، گوند کیترا، گاؤزبان، گوند کیکر ہر ایک ہم وزن

فوائد: یہ نسخہ اعصابی عضلاتی اثرات کا حامل ہے سینہ کی جلن، جلن دار کھانسی اور خشک کھانسی کے لئے لاجواب نسخہ ہے اس کے علاوہ یہ نسخہ تقطیر البول کے لئے، سوزش مثانہ، پیشاب کا جلن کے ساتھ آنا پیچش وغیرہ غدی علامات کے لئے نہایت مفید ہے۔

سوزاک کی وجہ سے جب احلیل میں سوزش اور زخم ہوں اسوقت اس نسخہ سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یادداشت: ست ملٹھی کا مزاج بعض حکماء نے گرم خشک درجہ دوم میں لکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ ملٹھی یا ست ملٹھی کا مزاج تر گرم ہے یعنی مولد بلغم رطوبات ہونے کے ساتھ مخرج صفرا و حرارت بھی ہے ست ملٹھی کو جتنی دیر چاہیں کھاتے رہیں اسکے استعمال سے صفرا و حرارت میں بالکل زیادتی نہیں۔

بڑھکر جسم میں موٹاپا غدی تحریک
ہوگی بلکہ پہلے سے کم ہوجائے گی البتہ رطوبات۔
سے ہونے والی تمام غیر طبعی علامات ختم ہوجائیں گی ''
لہٰذا سنامکی کسی لحاظ سے گرم خشک قرار نہیں دیا جاسکتا سب سے بڑی بات
یہ ہے کہ اسے صفراوی و حرارت کی زیادتی سے ہونے والی علامات کے لئے
ہی ہر مصنف نے مفید لکھا ہے جب یہ حرارت و صفراوی علامات کو ختم کرتی
ہے تو پھر اسے گرم خشک کیسے قرار دیا جاسکتا ہے چونکہ اسکے استعمال سے
رطوبات بڑھتی ہیں اسلئے یہ تر گرم ہے نہ کہ گرم خشک۔

روغن ارنڈ!

نام | عربی :- دہن الخروع ، فارسی :- روغن بیدانجیر ، سندھی :- ہیرن جو تیل
انگریزی :- کسٹرآئل :- CASTOR OIL پنجابی :- ہرنولی دا تیل

تعارف | ہندو پاک کے مشہور پودے ارنڈوں کا تیل ہے اسلئے
اسے بچہ بچہ جانتا ہے شائد ہی کوئی انسان ہو جس نے
اپنی زندگی میں اسے نہ پایا ہو یہ ایک بہترین ملین روغن ہے یہ بغیر
حرارت پہنچائے بیجوں کو دبا کر نکالا جاتا ہے۔

رنگ :- ہلکا زرد مشینوں سے صاف کیا ہوا تیل سفید رنگ کا ہوتا ہے

ذائقہ :- بدمزہ اور پھیکا

مقدار خوراک | ۲½ تولہ سے ۵ تولہ تک جوانوں کے لئے اور بچوں کے
لئے نصف تولہ سے ایک تولہ تک۔

مزاج | تر گرم ، اعصابی غدی ہے۔

افعال و اثرات | اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب ہے محلل
غدد اور مسکن عضلات ہے کیمیاوی طور پر
خون میں رطوبات صالح کا اضافہ کرتا ہے غدد میں تحلیل کر کے تمام رکاوٹوں کو

کو دور کرتا ہے۔

خواص ملین و مسہل، ملطف، مولد شیر، قے آور، مانع اسقاط حمل، دافع سوزش غدد، مسکن اور جالم، مخرج کرم شکم۔

فوائد روغن ارنڈ اعصابی غدی ملین ہونے کی وجہ سے ہر ایک عمر کے انسان کے لئے نہایت بے ضرر قبض کشا دوا ہے حتیٰ کہ اُس نوازئیدہ بچہ کو کسٹر آئل دینا ضروری ہوتا ہے جو پیدا ہونے کے تین گھنٹے کے اندر پاخانہ نہ کرے اسے ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک دے سکتے ہیں۔

چند منٹ بعد بچہ باآسانی پاخانہ کر دیتا ہے آئندہ کے لیے بھی برابر وزن شہد ملاکر روزانہ ۶ ر ۶ ماشہ دن میں دو ایک بار دیتے رہنے سے نہ بچہ کو کبھی قبض ہوتی ہے نہ بچہ کو بدہضمی ہو کر قے اور دست لگتے ہیں بلکہ وسیع تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ ایسے بچے پھوڑے پھنسیوں سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

چونکہ نہایت اچھا محلل غدد ہے اور ان میں سے فوراً رطوبات کا اخراج شروع کر دیتا ہے دوسرے خود بھی نہایت ملائم پھسلن پیدا کرنے والا ہے اسلئے اسے بذریعہ حقنہ آنتوں میں پہنچاتے ہیں جس سے کئی دن کے رکے ہوئے سدے فوراً خارج ہو جاتے ہیں۔ آنتوں کے زخم اور سوزش رفع ہو جاتی ہے اگر پیچش سے خون اور آؤں آرہے ہوں تو فوراً رک جاتے ہیں آنتوں میں مروڑ اور درد رفع ہو جاتے ہیں پیچش سدی وغیرہ سدی (صادق و کاذب) کے لئے لاجواب دوا ہے ایسی صورت میں اسے دودھ میں ملاکر یا سونف کے عرق میں ملاکر پلاتے ہیں نوجوانوں کے لیے اس کی مقدار خوراک ۵ تولے اور ۱/۲ پاؤ دودھ ہے۔

چونکہ روغن ارنڈ میں کسی قدر بدبو بھی ہوتی ہے نازک طبع کے لئے قے کا سبب بنتی ہے اسلئے اسمیں عرق لیمو، یا سنگترہ یا پیپر منٹ تھوڑی سی مقدار میں ملانے سے دور ہو جاتی ہے اور یہ خوشذائقہ بن جاتا ہے۔

یاد رکھیں رحم بذات خود غدی جسم ہے روغن ارنڈ غدد میں تحلیل کر دیتا ہے اسلئے

اسلئے ایسی صورت میں جب حاملہ عورت کو وضع حمل میں رکاوٹ ہو رہی ہو اور اسے قبض شدید ہو تو اس کا حقنہ یا جلاب دیتے ہیں جس سے رحم میں تحلیل ہونے کے ساتھ ساتھ انتڑیوں میں بھی تحلیل ہو جاتی ہے نتیجۃً ایک طرف انتڑیوں سے سدے وغیرہ خارج ہو جاتے ہیں دوسرے بچہ بڑی آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات انتڑیوں میں تو کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی لیکن اندام نہانی کے اندر سخت خشکی ہوتی ہے اور پھسلن نہ ہونے کی وجہ سے بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اسلئے ایسی حالت میں دائی کی مدد سے اندام نہانی اور رحم کے اندر روئی کے پھایہ سے کسٹر آئل اچھی طرح لگوا دینا چاہیئے اس ترکیب سے بعض دفعہ دو تین منٹ بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔

برائے پیچش!

ھوالشافی :- روغن ارنڈ ۲½ تولہ، گوندکیکر ۲½ تولہ، شربت سادہ ایک تولہ، عرق سونف ½ پاؤ۔

بنانے کی ترکیب اول گوندکیکر کو پیس لیں پھر عرق سونف تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور خوب رگڑتے جائیں۔ پانی ختم ہونے پر شربت ملادیں اسکے بعد تھوڑا تھوڑا روغن ارنڈ ملا کر سب کا سب پلادیں فوری اثر ہے۔

فوائد پیچش صادق و کاذب، انتڑیوں کے زخم اور خراش ان سے خون یا آؤں آنا کے لئے فوری اثر ہے۔

یادداشت روغن ارنڈ کا مزاج ہر مفردات کی کتاب میں گرم خشک لکھا ہے لیکن روغن ارنڈ کے افعال اثرات اور خواص و فوائد میں کسی بھی گرم خشک علامت کو بیان نہیں کیا۔ اسکے برعکس ہر اس علامت کو بیان کیا ہے جس کا مزاج گرم خشک ہے جیسے یہ روغن روک دیتا

ہے یا اسے غائب کر دیتا ہے مثلاً پیچش اور سوزش غدد و وضع حمل میں رکاوٹ۔
اسکے تر ہونے کی سب سے بڑی صفت یہ بھی ہے کہ یہ ملطف مرطب تسلیم کیا گیا ہے رطوبت پیدا کرنے خصوصاً دودھ بڑھانے کے لئے عورتوں کے پستانوں پر اسکی مالش کی جاتی ہے جس سے دودھ کثرت سے پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اسکے علاوہ نور الدیدہ بچوں جن کا مزاج ہی اعصابی غدی ہوتا ہے کے لئے نہایت مفید ہونا ثابت کرتا ہے کہ اسمیں خشکی بالکل نہیں ہے بلکہ تری کی کثرت ہے محلل غدد ہونے کیوجہ سے کچھ حرارت ہے اسی وجہ سے نظریہ مفرد اعضا میں اسے اعصابی غدی تسلیم کیا گیا ہے۔

ریٹھہ

عربی، فارسی، ہندی : بندق ، گجراتی : اریٹھا ، سنسکرت : ارشٹا
سندھی : اریٹھو ، انگریزی : سوپ نٹ SOAP NUT

تعارف: ایک پہاڑی درخت کا پھل ہے جو چھوٹی چھالیہ کے برابر ہوتا ہے، یہ پھل گچھوں کی شکل میں لگتا ہے اس کا باہر کا حصہ ایک پتلے چھلکے پر قائم ہوتا ہے۔ چھلکے کے اندر سیاہ رنگ کی گٹھلی ہوتی ہے اور گٹھلی کے اندر ایک سفید رنگ کا مغز ہوتا ہے۔

رنگ: زردی مائل سفید، گٹھلی سفید، سیاہ رنگ کی پھول سبزی مائل سفید۔

ذائقہ: تلخ ہوتا ہے۔

مقام پیدائش: بنگال، متحدہ ممالک، دکھن اور آسام میں کاشت کیا جاتا ہے۔

مقدار خوراک: ۴ رتی سے ایک ماشہ تک بطور مقئی و ملین ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

مزاج: اعصابی غدی ۔ تر گرم ہے۔

افعال اثرات

اعصابی غدی ہے یعنی محرک دماغ و اعصاب مسہل غدد اور مسکن قلب ہے کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات کا ترشح کرتا ہے حتیٰ کہ ہر مخرج سے رطوبات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔

خواص مولد و مخرج رطوبات، مخرج صفرا و حرارت، جالی، لاذع، محرش غشا مخاطی، تریاق مارگزیدہ و عقرب گزیدہ، معطس، تریاق خناق۔

فوائد ریٹھا تمام اعصابی غدی ادویہ سے تیز اثرات کا حامل ہے چند منٹ میں عصبی نظام کو ہیجان میں لے آتا ہے چونکہ محرش اور لاذع ہے اسلئے اسے برص اسود، چھائیں اور بہق پر ضماد کرتے ہیں۔

چونکہ معطس ہے اسلئے اس کا سفوف تھوڑے سے پانی میں حل کر کے ایک دو قطرے سوٹا کرنے سے خوب چھینکیں لاتا ہے دماغ کے اندر اور اسکے انواع میں ہر قسم کے رکے ہوئے مواد کو چند منٹ کے اندر خارج کر دیتا ہے بعض اشخاص کو تو دور بیٹھے ریٹھا کوٹنے والے سے گرد چڑھ جاتی ہے جس سے شدید چھینکیں آنی شروع ہو جاتی ہیں اور اسے شدید زکام ہو جاتا ہے۔

ریٹھہ شدید الکلی کے اثرات رکھتا ہے رنگ کاٹ کی طرح اونی اور ریشمی کپڑوں کے میل دور کرنے کے لئے لاجواب ہے چنانچہ ایک کوٹ کو دھونے کے لئے ریٹھا کا چھلکا تولے ۱۰ اسیر پانی میں جوش دیکر دھو سکتے ہیں کوٹ کو صرف پانی میں ڈال کر صرف ذرا ذرا دبانا چاہیئے جب پانی زیادہ گدلا ہو جائے تو اسے ضائع کر دیں اور اتنی مقدار میں اور ریٹھا والا پانی ڈال کر دھولیں دو تین بار ایسا کرنے سے کوٹ بالکل صاف ہو جاتا ہے چونکہ محلل غدد ہے اسلئے ریٹھا غدد کی سوزش دور کرنے خصوصاً جب شدید خونی و غیر خونی پیچش ہو یا تقطیر البول ہو سوزاک سے شدید درد ہو پیشاب پیپ آمیز یا خون آمیز آتا ہو تو ریٹھہ کو گندھک کے ساتھ یا قلمی شورہ کے ساتھ ایک نسبت ۱۰ کے حساب سے ملا کر ۲ تا ۲ ماشہ کی مقدار میں استعمال کرنے سے فوراً سکون حاصل ہوتا ہے۔ عسرت الطمث

بھی بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مردہ جنین کو خارج کرنے کے لیے پیس کر فرزجہ بنا کر اندام نہانی میں رکھتے ہیں یا ورکھیں غدی عضلاتی تحریک سے گلے کی غشا مخاطی شدید ورم کر آتی ہے جس کا عرف عام نام خناق ہے چونکہ ریٹھا محلل غدد ہے اسلئے خناق کی حالت میں جب مریض نگلنے سے معذور ہو تو دو تین ریٹھوں کا چھلکا ایک پاؤ بھر پانی میں جوش دے کر غرارے کرانے سے بہت سی غلیظ رطوبات خارج ہوتی ہیں۔ سوزش تحلیل ہو جاتی ہے چنانچہ غرارے کرنے کے فوراً بعد ہی گرم گرم دودھ مریض پی سکتا ہے اس کا کمال یہ ہے کہ کچھ ضرورت نہیں پڑتی۔ فوراً کلی آرام آجاتا ہے۔ ریٹھہ مارگزیدہ اور عقرب گزیدہ کے لیے تریاق صفت دوا ہے مارگزیدہ مریض کو ۶ ماشہ باریک پیس کر پانی میں ملا کر دو دو گھنٹے بعد پلانے سے تمام سمیت بذریعہ قے اور دست خارج ہو جاتی ہے۔ سانپ کے کاٹے ہوئے مقام پر بھی طلاء کرتے ہیں۔

عقرب گزیدہ کو پلانے اور گزیدہ عضو پر لگانے سے فوراً درد میں سکون ہو جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ ریٹھا کا سفوف گھروں کے اندر چھڑکنے سے سانپ بھاگ جاتے ہیں

چونکہ ریٹھا شدید مولد رطوبات ہے اور مسکن عضلات ہے اسلئے یہ بواسیری خون بند کرنے اور جریان خون روکنے کے لیے بہترین دوا ہے۔ ہچکی روکنے کے لیے بھی اس کا استعمال مفید نتائج کا حامل ہے۔

دانتوں کی میل صاف کرنے کیلئے اسکے سفوف کو بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

تریاق سوزاک، تقطیر البول اور چھپاکی!

ھوالشافی: قلمی شورہ ۶ تولہ، گندھک آملہ سار ۶ تولہ، ریٹھا کا سفوف ۱ تولہ،

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک پیس کر رکھ لیں مندرجہ بالا علامات کے لیے دو دو [illegible] کی مقدار میں

دن میں چار بار ہمراہ دودھ یا پانی پلائیں۔ انشاء اللہ پہلی خوراک ہی اپنے جوہر دکھائے گی یہ نسخہ یرقان اصفر کے لئے لاجواب ہے۔

یادداشت ریٹھہ کا مزاج ہر مصنف نے گرم خشک لکھا ہے لیکن اسکے افعال اثرات اسکے برعکس ہیں۔ یعنی ریٹھا کو صفرا کی پیدائش بڑھانا چاہیئے تھی لیکن اسکے استعمال سے صفرا نہ صرف خارج ہوتا ہے بلکہ اسکے مسلسل استعمال سے صفرا کی کمی کی تکلیفات شروع ہو جاتی ہیں یا صفراوی علامات اسکے استعمال سے رفع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً یرقان اصفر، پیچش، جریان خون سوزاک، تقطیر بول، چھپاکی وغیرہ رفع ہو جاتی ہیں اسکے برعکس اسکے استعمال سے زکام چھینکیں آنا، پیشاب کی کثرت، دست قے شروع ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیں جو شے صفرا کو خارج کرے اور رطوبات کی پیدائش اور ان کا اخراج شدید کرے وہ کبھی بھی گرم خشک نہیں ہو سکتی۔

چونا

نام:۔ عربی نورہ۔ کلس۔ فارسی۔ آہک۔ گچ۔ گجراتی چنو۔ بنگالی چن۔ سندھی چونو ہندی چونا۔ انگریزی UNSLAKED LIME - QUICK LIME - ان بجھا چونا

تعارف:۔ سخت وزنی ڈلیاں جو سنگ مرمر کو سوختہ کر کے بناتے ہیں۔ جب تک ان ڈلیوں کو نمدار ہوا اور پانی نہ لگے اپنی اصل حالت پر رہتا ہے جب ان ڈلیوں کو پانی میں رکھا جاتا ہے تو ان میں سے بے اندازہ کاربن ڈائی اوکسائڈ خارج ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ڈلیاں ٹوٹ پھوٹ جاتی ہیں۔ انہیں ان بجھا چونا کہتے ہیں۔

زندگی اور کائنات کا سب سے بڑا جز چونا ہے۔ اگر اس کو کائنات اور زندگی میں بصورت جز تلاش کریں تو تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس کائنات کی بنیاد آگ۔ ہوا۔ پانی اور مٹی جیسے ارکان سے تیار ہوتی ہے۔ تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ چونا صاف سفید مٹی ہے جو صدیوں تک دریاؤں کی روانی سے دھل کر ہزاروں سال سمندر کی گہرائیوں میں صاف ہوتی جمتی اور سخت ہوتی رہی۔ پھر پتھر بن کر پہاڑوں کی صورت میں اس دنیا پر نمودار ہوئی۔ اس طرح صدیوں کی اصلاح و ارتقا کے بعد اس نے ایک نیا جنم لیا اور نیا قالب اختیار کر کے دنیا اور زندگی کے لئے ایک نئے انداز میں مفید اور کارآمد ثابت ہوئی

اگر ماڈرن سائنس کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ مٹی اپنے اندر اسی نوے کے قریب عناصر (ایلیمنٹ) رکھتی ہے۔ لیکن اگر ان سب کا کیمیاوی تجزیہ کیا جائے تو جہاں تک مادہ کی تین حالتوں (ٹھوس، مائع، گیس) کا تعلق ہے تو ٹھوس صورت میں وہ سارے عناصر میں نہ صرف شریک ہے بلکہ اس ٹھوس مادے کے اثرات مائع اور گیس میں بھی پائے جاتے ہیں۔

اس طرح اگر جمادات نباتات اور حیوانات کا بھی تجزیہ کیا جائے تو ان سب میں مٹی اور اس کے عناصر کسی نہ کسی صورت میں پائے جائیں گے۔ اس کی صاف منزہ حالت کو ہی پتھر کہا جاسکتا ہے۔

چونا کی اقسام:۔ چونا تین قسم کا ہوتا ہے (۱) جمادا تی چونا (۲) نباتاتی چونا (۳) حیوانی چونا ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ چونا زندگی اور کائنات کا ایک سب سے بڑا جزو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موالید ثلاثہ کے ہر جز میں پایا جاتا ہے۔ البتہ جب ہم موالید ثلاثہ کو ٹھوس۔ مایہ اور گیس میں تقسیم کرتے ہیں تو یہ چونا ٹھوس حالت میں تو سب سے بڑا جز ہوتا ہے۔ لیکن کہیں مایہ اور گیس حالت میں پایا جاتا ہے۔ اور کہیں نا پید ہوتا ہے۔

پانی یا دیگر مایہ چیزوں میں تو برائے نام حل ہوتا ہے۔ البتہ دیگر اشیاء کے ساتھ مل کر کیمیاوی طور پر حل ہو جاتا ہے۔ گیس کی صورت میں عام طور پر کاربن کی شکل میں پایا جاتا ہے۔

یہ امر ذہن نشین رکھیں کہ کاربن کی تخلیق بغیر تخمیر کے عمل میں نہیں آتی۔ گویا ہر قسم کا پتھر کنکر اور چونے کی پیدائش مٹی یا دیگر اشیاء کے تخمیر کے بعد عمل میں آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پتھر۔ کنکر۔ سنگ مرمر اور دیگر قسم کے حجریات اور گھونگھے۔ سیپ اور انڈوں کے خول وغیرہ کو ( ) سائنس میں کیلشیم کاربونیٹ کی مختلف شکلیں کہتے ہیں جن کی کیمیاوی ترکیب بالکل ایک جیسی ہے۔

کیلشیم کاربونیٹ ایک کیمیاوی مرکب ہے۔ جس کی ترکیب میں کیلشیم، کاربن اور آکسیجن پایا جاتا ہے۔

اول قسم جماداتی چونا:۔ اس میں ہر قسم کا پتھر۔ کنکر۔ سنگ مرمر۔ سنگ جراح ابرک۔ سنگ یشب۔ حجر الیہود۔ زہر مہرہ۔ شادنہ۔ جواہرات میں الماس جس کو ہیرا کہتے ہیں۔ یاقوت۔ پکھراج۔ نیلم۔ زمرد۔ پنا۔ عقیق۔ فیروزہ۔ لاجورد وغیرہ شامل ہیں۔ دھاتوں کی صورت میں ہر قسم کی دھات کا کشتہ اپنے اندر کیلشیم کے اثرات رکھتا ہے۔ مگر کیمیاوی طور پر خواص مختلف بھی ہوتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح مختلف

پتھروں کے خواص مختلف ہوتے ہیں۔

دوم قسم نباتاتی چُونا:۔ اکثر اغذیہ اور ادویہ میں کیلشیم کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ جیسے آلو۔ گوبھی۔ لسکر تندی رسیم۔ نباتاتی دودھ۔ لکڑی کا کوئلہ۔

سوم حیوانی چُونا:۔ اس میں سیپ۔ موتی۔ گھونگھا۔ کوڑی۔ انڈوں کے چھلکے وغیرہ۔

خواص:۔ ان بجھا چونا اپنی تیزی کی وجہ سے محرش۔ محرک اعصاب مجلا۔ اور محلل اورام ہے۔ بجھا ہوا چونا اپنی تیزی ختم کر دیتا ہے اور اس میں مندرجہ بالا خواص میں بے حد کمی آجاتی ہے۔

اکثر اہل فن بجھے ہوتے چونے کے خواص کو ان بجھے چونے کے خواص سے بالکل مختلف لکھتے ہیں یہ بات بالکل غلط ہے۔ یہ صرف اس کی تیزی کی کمی بیشی کا فرق ہے۔ جو صرف بیرونی طور پر محسوس کی جاسکتی ہے۔ لیکن جہاں تک اس کی کیمیاوی یا خوردنی افعال و خواص کا تعلق ہے اس میں ذرا برابر فرق نہیں ہے۔

یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح زہریلی ادویات تقلیل کی وجہ سے اثرات و افعال میں بے ضرر ہو جاتی ہیں۔ ورنہ افعال و خواص میں کوئی فرق نہیں ہے۔

یاد رکھیں کہ کوئی دوا یا زہر جن اعضا پر کثیر مقدار میں اثر کرتی ہے۔ تقلیل کی صورت میں بھی انہی اعضار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ صرف اعضار کا احساس ہی اس کی کثرت و قلت کا اظہار کرتا ہے۔

گویا چونے کے بجھ جلنے کی صورت میں اس کے اندر ایک قسم کی کیمیاوی طور پر تقلیل واقع ہو جاتی ہے۔

فوائد:۔ چونا چونکہ اعصابی عضلاتی اثرات کا حامل ہے اس لئے یہ کھاری اور صفراوی اثرات ختم کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔ چونکہ اعصابی تحریک صفرار و حرارت کا اخراج کرتی ہے۔ اس لئے چونا محلل اعضا ہونے کی وجہ سے صفرار کی پیدائش اور اس کے اخراج کو روک دیتا ہے۔

حابس و قابض ہونے کی بنا پر ہرے پیلے دست اور قے روک دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمزور انسانوں خصوصاً عورتوں اور بچوں کو کھلاتے ہیں۔ گرائپ واٹر کا تو جزو اعظم ہے اس میں ہلکے چونے کا پانی ملاتے ہیں۔

دودھ پینے والے بچوں کے اسہال و قے روکنے کے علاوہ کمی خون، قلت الدم، انیمیار

کھانسی۔ بلغم کی زیادتی کی وجہ سے پھیپھڑوں کی کمزوری کے لئے نہایت اعلیٰ درجے کی دوا ہے اسی طرح بچوں کی کمزور ہڈیوں اور مرض کساح اور سوکڑا کے لئے مفید دوا ہے۔

آگ سے جلے ہوئے کے لئے مکھن

ھوالشافی:۔ چونا ۱ تولہ پانی آدھ سیر۔ گھی یا مکھن ۲ تولہ

ترکیب تیاری:۔ چونے کو پانی میں حل کریں۔ جب چونا پانی میں حل ہو جائے تو دو تولہ مکھن یا گھی ملا کر رگڑیں۔ چونے کا اثر گھی یا مکھن میں آجائے گا۔

مواقع استعمال:۔ گھروں میں بچوں کے ہاتھ وغیرہ آگ سے جل جاتے ہیں یا اتفاقی حادثہ کے طور پر بڑوں کے جسم پر آگ لگ جاتی ہے۔ جس سے آبلے اور زخم وغیرہ ہو جاتے ہیں اور شدید درد کے ساتھ جلن ہوتی ہے۔ ایسے مواقع پر مندرجہ بالا مکھن بنا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔ رسنے والے زخموں پر بھی یہ مکھن آب حیات ثابت ہوتا ہے

نوٹ:۔ یاد رکھیں کہ چونا میں انحلال کی صفت دوسری چیزوں کی نسبت مختلف ہے۔ دوسری چیزیں سرد پانی میں کم اور گرم پانی میں زیادہ حل ہوتی ہیں۔ لیکن چونا سرد پانی میں زیادہ اور گرم پانی میں کم حل ہوتا ہے

حب برائے دست اطفال

ھوالشافی:۔ گل انار ۱ تولہ۔ گل ارمنی ۱ تولہ منقیٰ ۱ تولہ۔ آب چونا حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری:۔ اول منقیٰ کو ہاون دستہ میں ڈال کر رگڑیں۔ پھر گل انار و گل ارمنی کو علیحدہ پیس کر منقیٰ کے ساتھ ملا دیں۔ اس کے بعد آب چونا اتنا ملائیں کہ قوام گولی بنانے کے قابل ہو جائے اور حب بقدر نخود تیار کر لیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ پانی۔

زیرہ!

نام عربی و فارسی ۔ کمون ، سندھی ۔ جیرو ، بنگالی ۔ جیرہ اور پنجابی میں بھی جیرہ کہتے ہیں ، انگریزی ۔ کیرم

تعارف کالی زیری کے مشابہ ایک قسم کے تخم ہیں ۔ اور یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک کالا زیرہ دوسرا سفید زیرہ کالی جیری

سے مشابہ ہونے کی وجہ سے لالچی دکاندار سیاہ زیرے میں کالی زیری شامل کر کے فروخت کرتے ہیں زیادہ تر سالن میں سیاہ زیرہ کے مصالحہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ذائقہ شیریں اور قدرے چرپرا۔

مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک۔

مقام پیدائش صوبہ سرحد، بلوچستان، کماؤں، گڑھوال، چمبہ، کشمیر کا زیرہ بہترین ہوتا ہے۔

مزاج اعصابی غدی، تر گرم۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے۔ یعنی اعصاب میں تحریک، غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین پیدا کرتا ہے۔

کیمیاوی طور پر کھاری پن، لیکن بلغم و رطوبات میں رقت پیدا کرتا ہے رطوبت کی پیدائش کے ساتھ ساتھ حرارت و صفرا کو خارج بھی کرتا ہے۔

خواص مولد رطوبات و شیر اور منی، مفرح قلب، محلل سوزش غشا مخاطی، مانع کثرت طمث، مدر بول، کاسر ریاح، ہاضم مقوی باہ۔

فوائد زیرہ چونکہ مولد رطوبات صالح ہے اسلئے اسے ان مستورات کو زیادہ کھلاتے ہیں جنہیں دودھ کی بہت کمی ہو اس طرح ایسے اشخاص جن کا مادہ منویہ بہت کم بنتا ہے ان کے لئے زیرہ سفید بہترین دوا ہے چونکہ یہ غذا کی طرح جزو بدن بھی ہوتا ہے اسلئے اسے ہمیشہ سالن میں بطور مصالحہ ڈال کر کھلاتے ہیں اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے نہایت خوشبودار ہے سالن میں اس سے بہترین خوشبو اور ذائقہ پیدا ہو جاتا ہے نیز گرم کھار ہونے کی وجہ سے بے حد ہاضم ہے تمام جوارشوں، چورنوں میں جزو اعظم کے طور پر ڈالا جاتا ہے جوارش کمونی کا تو نام ہی اسی کے نام سے رکھا گیا ہے۔

محلل غشا مخاطی و غدد ہونے کی وجہ سے سوزش امعا، پیچش، پیشاب کی نالی میں سوزش، پیشاب و پاخانہ کی جلن کی صورت میں وہاں پر تسکین پیدا کرتا ہے۔

یاد رکھیں گرم کھاروں میں صفائی اعضا کی صفت خوب پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ زیرہ یہی مزاج کا حامل ہونے کی وجہ سے چہرے کے رنگ صاف صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے داغ دھبوں کو دور کرتا ہے۔ کسی قدر جالی ہونے کی وجہ سے ناخونہ، جالا اور دھند کے لئے باریک پیس کر آنکھ میں لگاتے ہیں۔

مولد رطوبات ہونے کی وجہ سے بندش بول میں ادرار بول کے لئے کھلاتے ہیں اسی لئے مخرج سنگ۔ گردہ و مثانہ ادویہ کے ساتھ بھی کھلاتے ہیں۔

یاد رکھیں جب ہچکی بیماری کی صورت اختیار کرلے تو اس وقت مریض کے خون اور معدہ میں ترشی کی زیادتی ہوتی ہے جس کا علاج گرم کھار ہی ہو سکتا ہے چونکہ زیرہ بھی ایک گرم کھار ہے اسلئے اسکے استعمال سے فوراً ہچکی آنا بند ہو جاتی ہے اپنے اسی اثر کی وجہ سے ریاح کو تحلیل کرتا ہے غذا کو ہضم کرکے جزو بدن بناتا ہے۔

سفوف ہیچش و درد معدہ و ہاضم

ہوالشافی:۔ اجوائن ا تولہ، سونٹھ ایک تولہ، زیرہ سفید بریاں ایک تولہ تمام ادویہ کو باریک پیس کر ۳ ر ۳ ماشہ کی مقدار میں مندرجہ بالا علامات میں استعمال کریں۔

سانڈہ

نام اردو:۔ سانڈہ، پنجابی:۔ سانہ

تعارف گرگٹ کی شکل کا لیکن قدرے بڑا اور موٹا تازہ ہوتا ہے دیہاتی لوگ اس سے خوب واقف ہیں یہ نہایت چکنی مٹی میں اپنی بل بناتا ہے۔ جو بل دار اور بہت گہری ہوتی ہے اس کا رنگ مٹی رنگا ہی ہوتا ہے اسکی دم پر چھوٹے چھوٹے خار ہوتے ہیں جو ہاتھ پھیرنے سے چبھتے ہیں سر اور منہ گول ہوتا ہے دو۲ پاؤں ہوتے ہیں ہر پاؤں پر پانچ پانچ انگلیاں ہوتی ہیں۔

مستعمل اجزا :- اس کی چربی دواءً مستعمل ہے۔

مزاج اعصابی غدی، تر گرم۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی اسکی مالش محرک اعصاب مسل غدد اور مسکن عضلات ہے۔

خواص و فوائد ملطف اور مقوی اعصاب ہے عضلات میں سکون کر کے ان میں رطوبات کا اجتماع کرتا ہے جو غدد کی طرف سے پیدا کی ہوئی تحلیل کو رفع کرتا ہے چونکہ اسکی چربی سے عضلات پھول جاتے ہیں اس لئے عضو تناسل کے چھوٹا ہو جانے کی صورت میں اسکے تیل کی مالش کرتے ہیں اس طرح عضو تناسل کسی قدر موٹا اور دراز ہو جاتا ہے اسی وجہ سے اسے معظم ذکر کہتے ہیں چونکہ انتہائی صغر سن سے فریقین کو جماع میں پوری لذت حاصل نہیں ہو سکتی اسکے استعمال سے چونکہ عضو مخصوص میں درازی اور موٹاپا آجاتا ہے اور لذت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اسی وجہ سے اسے مہیج باہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

ستاور

نام مارواڑی :- ستاور، ہندی :- ستاور، بنگالی :- شت مولی، سنسکرت :- ست پدی، شتاوری، انگریزی ASPARAGUS۔

تعارف یہ ایک بیلدار بوٹے کی جڑ ہے مشہور دوا ہے موٹی اور سفیدی مائل اچھی ہوتی ہے قوت اسکی چار برس تک رہتی ہے

رنگ :- سفید زردی مائل

ذائقہ :- شیریں لیسدار

مقام پیدائش :- مشرقی بنگال، موجودہ بنگلہ دیش۔

مقدار خوراک :- ۷ ماشے سے ایک تولہ تک

مزاج تر گرم

افعال و اثرات اعصابی غدی مقوی ہے، یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی سکن ہے کیمیاوی طور پر مولد رطوبات عزیزی ہے حرارت و صفرا کی تیزی سے ہونے والی رطوبات کو سرد کر کے غلیظ کرتا ہے جہاں رطوبات کو پیدا کرتا ہے وہاں ان کو خون میں جمع بھی کرتا ہے

خواص :- مولد شیر، مغلظ منی، دافع سوزش، غشا مخاطی گلا و بول، مخرج صفرا و حرارت ۔

فوائد ستاور چونکہ اعصابی غدی مقوی ہے اسلئے اسے ضعف دماغ نسیان کے مریض کو کھلاتے ہیں دماغ کو تحریک دے کر عقل کو تیز کرتا ہے بھولی ہوئی یادیں یاد کرا دیتا ہے اسی طرح چونکہ یہ حرارت و صفرا کو خارج کرتا ہے جس سے رقیق رطوبات خارج ہو کر غلیظ ہو جاتی ہیں یہی اثر اس کا منی پر ہے اسکے استعمال سے منی گاڑھی ہو جاتی ہے ۔ جلد اخراج نہیں پاتی جو امساک کا سبب بنتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے رقت منی بوجہ حدت صفرا، سرعت انزال کے مریضوں کو کھلاتے ہیں جس سے کمال فائدہ ہوتا ہے صالح رطوبات کی پیدائش اور خون کے اخراج کی مانع ہونے کی وجہ سے سمن بدن ہے ۔

غدی محلل ہونے کی وجہ سے سوزش بول، سوزاک، منی کی جلن اور گرمی کے لئے نہایت مفید ہے چونکہ صالح رطوبات و رطوبت عزیزی کی مولد ہے اسلئے اسے مولد شیر کے طور پر استعمال کرتے ہیں ستاور موصلی سفید کے قائمقام ہے ۔

سفوف شیر افزا و دافع سوزاک

ہوالشافی :- تخم تالمکھانہ، تخم مولی، تخم خرلوزہ، زیرہ سفید، ستاور بہمن سفید ہر ایک برابر وزن سفوف بنالیں ۔

مقدار خوراک :- ۶ ماشہ ہمراہ دودھ تازہ

فوائد :- اعصابی غدی مقوی ہے رطوبات کا ادرار شدید کرتا

ساتھ ہی کمزوری نہیں ہونے دیتا بلکہ
ہے خاص کر دودھ کی مقدار بڑھا دیتا ہے
مسمن بدن ہے نئے پرانے سوزاک کے لئے شرطیہ دوا ہے، تقطیر البول کو
ایک دو خوراکوں سے ہی دور کرتا ہے۔

سقمونیا

نام عربی سقمونیا و محمودہ، سندھی محمود، انگریزی سکیمونی SCAMMONE

تعارف سقمونیا کی ماہیت میں اطباء کا بہت اختلاف ہے شیخ کے مطابق ایک روئیدگی کا عصارہ ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک قسم کا گوند ہے بعض کے نزدیک دودھ ہے ڈاکٹروں کے مطابق گوند اور رال کا مرکب ہے حقیقت یہ ہے کہ سقمونیا ایک بیلدار بوٹی ہے اسکے رس کو بھی سقمونیا ہی کہتے ہیں۔

رنگ خاکستری یا سیاہی مائل بھورا ڈلی دار بہت جلد ٹوٹنے والا۔

ذائقہ ابتدا میں شیریں بعد میں بدمزہ

مقام پیدائش فلسطین، شام اور ایشیائے کوچک میں اس کا پودا عام پیدا ہوتا ہے۔

بو ناگوار خاص قسم کی

مزاج اعصابی غدی، تر گرم

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۶ رتی تک۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور مسکن عضلات ہے کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات بڑھا دیتا ہے صفرا کا شدید مخرج ہے رطوبات حارہ کو براہ راست خارج کرتا ہے۔

خواص شدید اعصابی مسہل، محرک امعا، قاتل کرم شکم کھلانے اور حمول

کرنے سے مسقط جنین بھی ہے۔ بیرونی طور پر جالی اور محلل ہے، شدید مخرج صفراء

فوائد سقمونیا ۴ رتی کی مقدار میں شدید اعصابی مسہل ہے نہایت رقیق دست لاتا ہے، چونکہ شدید محلل غدد ناقلہ ہے اسلئے صفرا کو براہ دست خارج کرتا ہے اور صفرا کی وجہ سے ہونے والی تکلیف وہ علامات جن میں استسقاء زقی اور یرقان اصفر قابل ذکر ہیں کے لئے نہایت مفید ہے استسقا کے مریض کا پانی دو تین دن میں براہ دست نکال دیتا ہے اور یرقان جو صفرا کی زیادتی کی سب سے بڑی علامت ہے کو بھی بہت جلد ختم کر دیتا ہے۔

چنونوں کو مار کر خارج کرنے کا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔

محلل اورام ہونے کی وجہ سے غدی اورام اور سوزشوں کو فوری طور پر رفع کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب غدی تحریک کی شدت سے چھپاکی ظاہر ہو جائے سارا جسم سوزشناک ہو جائے تو اسکو مسہل مقدار میں کھانے اور پانی میں ملا کر کھانے سے فوراً سکون ہو جاتا ہے اندرونی طور پر سوزاک، بچیش میں ملین مقدار میں کھانے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے غدی دمہ اور غدی کھانسی میں خصوصیت سے مفید ہے نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ اعصابی غدی مسہل کا جزو اعظم ہے۔

پہچان سقمونیا کے اصل ہونے کی پہچان یہ ہے کہ پانی میں حل ہو جائے اور ذرا سے دباؤ سے ٹوٹ جائے۔

چند غلطیوں کا ازالہ

بعض کتب میں سقمونیا کا بدل ایلوا یا ہلیلہ لکھا ہے ساتھ ہی اسے شدید مخرج صفرا تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ گرم خشک مانا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سقمونیا نہ تو گرم خشک مزاج کا حامل ہے اور نہ ہی اسکا بدل ایلوا یا ہلیلہ ہے ہاں البتہ شدید مخرج صفرا ضرور ہے۔

یاد رکھیں ہر وہ دوا جو تری کا اثر رکھے وہ مخرج صفرا ہوتی ہے چاہے صفرا

ہر وہ دوا جس میں شدید خشکی ہو وہ صفرا کو کم خارج کرے یا زیادہ اسکے برعکس صفرا کے اخراج میں مانع ہوتی ہے حتیٰ کہ گرم کی پیدائش کو روک سکتی ہے لیکن صفرا کو خارج نہیں ہونے دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ ایلوا ہلیلہ کے خشک دوا بھی صفرا کو خارج نہیں ہونے دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ ایلوا ہلیلہ کے خواص میں انہیں صفرا کا مخرج تسلیم نہیں کیا کیونکہ ہلیلہ اگر سرد خشک ہے تو ایلوا خشک گرم یہ دونوں مسہل بلغم ضرور ہیں لیکن مسہل صفرا نہیں ہیں۔

اس بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر دونوں ادویہ مخرج صفرا نہیں ہیں تو یہ سقمونیا کا ہم مزاج بھی نہیں ہو سکتیں۔ جب ہم مزاج نہیں تو بدل کیسے ہوں گی۔ چونکہ سقمونیا شدید مخرج صفرا ہے اسلئے اس کا مزاج تر گرم ہے۔

سمندر سوکھ

نام مرہٹی: سمندر سوکھ، پنجابی گگلی، ہندی: سمندر پات، اردو: سمندر سوکھ

تعارف رائی کی جسامت کے چکنے دانے ہوتے ہیں۔

رنگ سیاہ چمک دار

ذائقہ پھیکا ہوتا ہے

بدل تالمکھانہ

مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک

مزاج اعصابی غدی، تر گرم

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب محلل اور مسکن عضلاتی ہے کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات کے اثرات بڑھاتا ہے۔

خواص مسکن قلب، مغلظ منی، دافع سوزش غدی، دافع سرعت انزال

فوائد مسکن قلب ہونے کی وجہ سے خفقان قلب کے لئے بہتر ہے دوا ہے چونکہ رطوبات پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اخراج روکتا ہے اسلئے

مغلظ رطوبات ہے اسی لئے منی جیسی رطوبت کو غلیظ کرتا ہے جس سے سرعت انزال جیسا نامراد مرض بھی جاتا رہتا ہے ۔

غدی محلل ہونے کی وجہ سے پیشاب کی نالی کی سوزش اور سوزاک کی سوزش رفع کرنے کے لئے فوری اثر ہے پیشاب بغیر جلن کے لاتا ہے ۔

مدر رطوبات ہونے کی وجہ سے ثقیل اور دیر ہضم ہے اسلئے اس کا مسلسل استعمال بھوک بند کر دیتا ہے ۔

سنبھالو

نام — عربی مدانق ، فارسی ، پنجنگشت ، بنگلہ برنی سندا ، پنجابی مربنایاونا انگریزی FIVELEAVED CHASTE TREE

تعارف — سنبھالو درمیانے قد کا پودا ہے پتے چھوٹے اور تین تین عدد کی صورت میں ملے ہوتے ہیں ۔
تلسی کے پتوں جیسے کنگرے دار پتے ہوتے ہیں اور نوک دار ہوتے ہیں پھول اکثر نیلے ہوتے ہیں سنبھالو کے تخم مرچ سیاہ کے مشابہ البتہ حجم میں ان سے چھوٹے ہوتے ہیں ۔

رنگ — پتے اوپر سے سبز نیچے سے سفیدی مائل ۔ بیج سیاہ وسفید

ذائقہ — تلخ ہوتا ہے ۔

مقدار خوراک — ۱½ ماشہ سے ۳ ماشہ تک ہے ۔

مقام پیدائش — مغربی و مشرقی پنجاب ، بلوچستان بمبئی ، بنگال اور جنوبی ہند میں بکثرت موجود ہے ۔

مزاج — اعصابی غدی تر گرم ۔

افعال و اثرات — اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب ، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیاوی طور پر خون میں کھار

کے اثرات بڑھا کر رطوبات زیادہ کرتا ہے صفرا کو خارج کرتا ہے۔

خواص مخرج صفرا، مولد بلغم و رطوبات، دافع اورام غدی اور تہوج، ضعف باہ اور مسکن درد ہے۔

فوائد چونکہ سنبھالو اعصابی غدی ہے اسلئے یہ دافع سوزش غدد ہے یہی وجہ ہے کہ یہ ورم رحم، سوزش امعاء میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے ورم رحم پر اسکے پتوں کا بھرتا بنا کر باندھتے ہیں۔ آنتوں کی سوزش کے لئے جوشاندہ بنا کر پلاتے ہیں جس سے آؤں آنا مروڑ اور پاخانہ کی بار بار حاجت ختم ہو جاتی ہے۔

چونکہ اعصابی غدی ہے اسلئے اسے شہوت جماع کم کرنے کے لئے اور ورم جگر وطحال کو تحلیل کرنے کے لئے اسے دودھ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں اسی طرح اس کا سعوف پانی کی مدد سے کھلانے سے ورم لوزتین کے لئے بھی مجرب ہے۔ غدی سوزش کی وجہ سے ہونے والے بخاروں کے لئے نہایت مفید ہے عسر الطمث کے لئے بھی اس کا اندرونی و بیرونی استعمال نہایت مفید ہے وضع حمل کے بعد نفاس کو خارج کرنے اور پرسوت کے بخار کو روکنے کے لئے بھی بہت اچھی دوا ہے مولد رطوبات ہونے کی وجہ سے پیشاب آور ہے اسلئے اسے شوگر کے مریض اور سلسل بول کے مریض کو نہ کھلائیں۔ بعض غلیظ زخموں کے اندر کیڑے پڑ جاتے ہیں اور پیپ بنتی رہتی ہے اسکے استعمال سے ایک طرف پیپ خارج ہو جاتی ہے دوسری طرف کیڑے مر جاتے ہیں۔

سنگ یہود

نام عربی :۔ حجر الیہود، فارسی :۔ سنگ یہود، سندھی :۔ یہود دانہ
انگریزی :۔ جیوز سٹو JEWS STONE

تعارف بیونڈی بیر کی شکل کا لمبوترا پتھر ہے۔ بیرونی جسم پر دراڑیں سی ہوتی ہیں اسی وجہ سے کھردرا ہوتا ہے اس

کی دو اقسام ہیں ایک نر ایک مادہ، نر پر متقاطع لکیر ہوتے ہیں مادہ پر نہیں ہوتے نر کا رنگ سفید اور مادہ کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے ۔ نر زیادہ تر مردوں کی پتھریاں خارج کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مادہ کو عورتوں کی پتھریاں خارج کرنے کے لئے کھلاتے ہیں ۔

مقدار خوراک | ایک ماشہ سے ڈیڑھ ماشہ تک ۔

بدل | سنگ سرماہی

ذائقہ | کسی قدر کھاری ہوتا ہے ۔

مقام پیدائش | شام کے کوہ بیروت اور سرزمین قدس میں بہت ہوتا ہے ۔
تر گرم ، اعصابی غدی ،

افعال اثرات | محرک اعصاب ، محلل غدد اور مسکن عضلات ، کیمیاوی طور پر خون میں کھار کے اثرات بڑھاتا ہے اور رطوبات و بلغم کا اضافہ کرتا ہے ۔

خواص | مدر بول، مخرج پتھری و گردہ و مثانہ ، دافع درد گردہ ، جمے ہوئے خون کا مخرج ہے ۔

فوائد | سنگ یہود پر لوہے کی یہ مثال بالکل صادق آتی ہے کہ لوہا لوہے کو کاٹتا ہے کیونکہ لوہے کی طرح سنگ یہود بھی باوجود ایک پتھر ہونے کے گردے مثانے کی پتھریوں کو توڑنے اور خارج کرنے میں کمال اثرات کا حامل ہے لطف کی بات یہ ہے کہ اسکے استعمال سے پتھری پیدا نہیں بلکہ نیست و نابود ہو جاتی ہے ۔

یاد رکھیں سنگ یہود میں کیمیاوی طور پر کھار کے اثرات پیدا ہو چکے ہیں اسی وجہ سے دوسرے پتھروں سے مختلف اثرات کا حامل ہے چونکہ کھار کا کام رطوبت پیدا کرنا ہے اسلئے حجرالیہود بھی کثرت سے رطوبات پیدا کر کے خارج کرتا ہے چنانچہ اسکے استعمال سے پیشاب کثرت سے آنے لگتا ہے اگر کسی جگہ خون

جم گیا ہو تو اسمیں بھی رطوبات شامل کر کے اور رقیق کر کے خارج کرتا ہے ۔
تحجر مفاصل کے مریضوں کو اسکے استعمال سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے غیر طبعی
درد ختم ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ ریح گردہ ، درد گردہ وغیرہ بھی فوراً رفع ہو جاتے ہیں ۔

سفوف مدر بول

ہوالشافی :۔ قلمی شورہ ، جوکھار ، حجر یہود ، ست لوبان ہر ایک
ہم وزن ، مقدار خوراک :۔ ۱ ماشہ سے ۳ ماشہ تک ۔

افعال اثرات | اعصابی غدی ہے ، بندش بول ، تقطیر بول اور پتھریاں خارج کرنے کے لئے بے مثل ہے ۔

سونف

نام | عربی :۔ رازیانج ، فارسی :۔ بادیان ۔ درازیانہ ، بنگلہ :۔ مٹھا جیرہ
انگریزی :۔ FENNE FRUIT

تعارف | مشہور عام ہے کسی تعارف کی محتاج نہیں ہر ملک اور گھر میں
استعمال ہوتی ہے اسکی جڑ بھی دواءً مستعمل ہے ۔

رنگ سبزی مائل زرد ہے ۔

ذائقہ شیریں ہوتا ہے ۔

مقدار خوراک | ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک ۔

مزاج | تر گرم ،

افعال اثرات | اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور
مسکن و مفرح عضلات ہے ۔ کیمیاوی طور پر ،
رطوبات صالح پیدا کرتی ہے ، مخرج صفرا ہے ۔

خواص | ہاضم ، مخرج صفراء ، مدر بول ، دافع عسرت الطمث ، مخرج ریاح

مولد شیر، دافع بیچش ۔

فوائد سونف چونکہ محرک اعصاب اور مولد رطوبت غریزی ہے اسلئے اس کا ہاضم ہونا خشکی اور کمی رطوبات کے تحت ہے البتہ جن مریضوں کے جسم میں رطوبت کی زیادتی ہوگی تو سونف کے استعمال سے ان کے ہاضمہ میں پہلے سے بھی زیادہ خرابی ہو جائے گی اور فرحت محسوس ہونے اور ضعف قلب درست ہونے کی بجائے پہلے سے بھی زیادہ تکلیف ہو جائے گی۔ البتہ ایسے مریض جن کے جسم میں صفرا و خشکی کی زیادتی ہوگی۔ ان کے لئے مخرج صفرا اور دافع خشکی ہونے کی وجہ سے نہایت مفید رہے گی۔ دل میں ضعف کی بجائے فرحت محسوس ہوگی۔ انہی افعال اثرات کی وجہ سے یہ مفرح، ہاضم اور دافع خشونت ہے اس کو منہ میں چبانے سے عصابی غدد فوراً رطوبت پیدا کرنا شروع کر دیتے ہیں اسی وجہ سے درد شکم سوزش معدہ و امعاء کے لئے بے حد مفید ہے جگر و گردوں کے ادرار کے لئے اکسیر ہے۔

چونکہ مولد رطوبات غریزی ہے اسلئے اسکے استعمال سے شیر مادر کثرت سے پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ سونف ہاضم نسخوں کے اجزاء کا جزو اعظم ہے۔ عرق سونف، شربت سونف وغیرہ مرکبات بنانے کے لئے کام آتی ہے جو بچوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

طبی کتب میں اکثر ادویہ کے خواص سمجھنے میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ طب کی اصطلاحات کو صحیح طور پر سمجھا ہی نہیں گیا۔ یہی غلطی سونف کے مزاج میں کی گئی ہے ہر طبی کتب میں سونف کا مزاج گرم خشک لکھا گیا ہے۔ فوائد میں ہاضم، مفرح و مقوی لکھا ہے اسلئے ہم ان اصطلاحات کی فرداً فرداً تشریح کرتے جائیں گے یہاں ہاضم مفرح اور مقوی کا فرق سمجھ لیں۔

عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ کتب علم الادویہ میں جن ادویہ کو ہاضم لکھا گیا ہے وہ ہر حیثیت سے بالخاصہ ہاضم ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے کیونکہ ہر دوا کا اپنا ایک مزاج ہے اور اسکے مخصوص افعال ہیں وہ اپنے مزاج کے مطابق اعضاء اور خون پر اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً گرم امراض کے لئے سرد ادویہ، تر کے لئے خشک ادویات ہی مفید ہو سکتی ہیں اسی طرح ہاضمہ کی خرابی کا تعلق جن اعضاء سے ہے ان کا درست کرنا صحیح علاج ہے یہ نہیں ہے کہ کوئی ہاضم چورن جس میں بہتر ادویہ نمک سے لے کر ترشی تک جمع کر لیا گیا ہو کے استعمال کرنے سے درست ہو جائے گا۔ جاننا چاہیئے ہاضمہ کا تعلق منہ سے مقعد کی نالی تک ہے اسمیں معدہ امعا، جگر و طحال اور لبلبہ وغیرہ شریک ہیں یاد رکھیں ہاضمہ کی ادویات تجویز کرنے میں مزاج کے ساتھ ہر عضو کی رعایت رکھنا ضروری ہے پھر کبھی بھی کوئی ہاضم نسخہ ناکام نہیں ہوتا مفرح اور مقوی کا فرق وضاحت کے ساتھ اعصابی ادویہ کی کتاب میں الائچی کے بیان میں لکھ دیا ہے۔

مزاج میں غلط فہمی

یونانی کتب میں سونف کو گرم خشک لکھا ہے جو حقیقت کے خلاف ہے۔ جاننا چاہیئے کہ جس دوا میں مٹھاس اور کھاری پن زیادہ ہو اور ترشی بالکل نہ ہو تو وہ ہمیشہ تر ہوتی ہے جب تری زیادہ ہو تو گرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دوسری دلیل یہ ہے کہ جب دوا کے کھانے سے جسم میں صفرا پیدا نہ ہو اور بلغمی مواد میں کمی اور خشکی پیدا نہ ہو تو وہ کبھی بھی گرم و خشک تسلیم نہیں ہو سکتی۔ سونف کو جس قدر دل چاہے کھائیں۔ یا جتنی مدت تک کھاتے رہیں۔ مگر اس سے صفرا پیدا نہ ہوگا۔ بلکہ تمام صفراوی علامات جن میں یرقان، پتی اچھلنا، سوزاک، تقطیر البول، سینہ کی جلن پیشاب کی جلن جلن دار کھانسی، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ہمیشہ سے ختم ہو جاتی ہیں اسلیئے سونف کو گرم تر تسلیم کرنا ضروری ہے ۔

سنبھل

نام پنجابی در سمبل، بنگالی در رکت ل، گجراتی در شملو، سنسکرت در شال ملی
فارسی در سنبل، انگریزی در سلک کاٹن ٹری SILK COTTON TREE

تعارف ایک درخت ہے جس کے تنے اور شاخوں پر تیز اور سخت کانٹے ہوتے ہیں اور ہر شاخ پانچ پانچ پتے ہوتے ہیں جو پنجہ دست کی مانند ہوتے ہیں۔ اس کا پھل آگ کے ڈوڈوں کی مانند ہوتا ہے۔ اور اسکے اندر سے نہایت ملائم روئی نکلتی ہے اسی وجہ سے اسے سلک کاٹن ٹری کہتے ہیں اسکی روئی تکیہ اور گدوں کے بھرنے کے کام آتی ہے دو سال کے پودے کی جڑ دوا مستعمل ہے جو موصل سنبل کے نام سے مشہور ہے اسکے پودے کو گوند بھی لگتا ہے جو موچرس کے نام سے پنساریوں کی دکانوں پر فروخت ہوتا ہے اسکی دو اقسام ہیں ایک لال شالمی دوسری سفید شالمی

رنگ تازہ لکڑی کاٹنے پر سفید لیکن کچھ دیر بعد سیاہ ہو جاتی ہے۔

چھال نیلگوں، پھول سرخ چمکیلے

ذائقہ پھیکا، پھولوں کا رس میٹھا ہوتا ہے۔

مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

مقام پیدائش ہندوستان، بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) لنکا برہما اور سماٹرا کے باغات اور جنگلات۔

مزاج اعصابی غدی، تر گرم

افعال اثرات اعصابی غدی ہے یعنی اعصاب میں تحریک پیدا کرتی ہے غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین پیدا کرتی ہے۔

کیمیاوی طور پر انتہائی بلغم اور رطوبت پیدا کرتی ہے

شریفہ

نام پنجابی وسندھی در شریفہ ، گجراتی و مارواڑی در سیتا پھل ، ہندی در سریفہ
انگریزی در کسٹرڈ ایپل ۔ CUSTARD APPLE.

تعارف مشہور پھل ہے اس کا چھلکا سخت ہوتا ہے جس پر ابھار ہوتے ہیں انہی ابھاروں میں ایک ایک تخم ہوتا ہے پھل پختہ ہو جانے پر شیریں ہو جاتا ہے ۔

رنگ ـــ باہر سے سیاہ اندر سے سفید

مقدار خوراک ـــ حسب منشا ، غذائے دوا ۔

مقام پیدائش ـــ راجپوتانہ پنجاب ، دکھن ، سندھ ، مدراس ، بمبئی ۔

مزاج ـــ ترگرم ، غذائے دوا ۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں ۔ یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیاوی طور پر خون میں ضائع رطوبات بلغم کی مقدار بڑھاتا ہے ۔

خواص در مسمن بدن ، مدر بول ، مولد شیر دیر ہضم ، قاطع صفراء

فوائد و استعمال عام طور پر اسے ایک مرغوب پھل کے طور پر کھاتے ہیں جن مریضوں کو کدو دانوں کی شکایت ہوتی ہے ان کے لئے شریفہ بہترین غذائے دوا ہے اسکے پتوں کی پلٹس غدی سوزش سے ہونے والے پھوڑوں کے لئے فوری اثر ہے ۔

لیکن یاد رکھیں جن لوگوں میں رطوبت زیادہ اور بلغم کی زیادتی ہو انہیں اسکے استعمال سے بدہضمی اور نفخ شکم کی صورت پیدا ہو جائے گی اور معدہ میں گڑگڑ ہونے لگی گی پیشاب زیادہ آنے لگے گا البتہ جن لوگوں میں صفرا کی زیادتی سے یرقان تقطیر بول وغیرہ کی شکایت ہوگی تو اسکے استعمال سے فوراً رک جائے گی ۔

یادداشت اگر اسکے استعمال سے دل ڈوبتے لگے تو یا کوئی اور تکلیف ہو تو کوئی ترش پھل یا املی کھانی چاہیئے ۔

شہد

نام عربی عسل ، فارسی انگبین ، بنگلہ مدھو ، گجراتی مدھ ، سندھی ماکھی پنجابی شہت ، انگریزی HONEY

تعارف مختلف پودے اپنے پھولوں کے ذریعے ایک شیریں سیال مادہ خارج کرتے ہیں ۔ شہد کی مکھیاں اس کو چوس لیتی ہیں پھر ان کے پیٹ میں کیمیائی تبدیلی کھاتا ہے جب وہ چھتہ میں بیٹھتی ہیں تو اپنے جسم سے خارج کرتی ہیں جو شہد کی صورت چھتہ میں جمع ہوتا ہے ۔

جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اسمیں حیاتین ا ، ب ، ج پائے جاتے ہیں ۔

رنگ ــــ سفید و زرد سرخی مائل

قوام ــــ گاڑھا لیسدار

مقدار خوراک ــــ ۳ تولہ سے ۴ تولہ تک

مزاج شہد کا مزاج ہر مفردات کی کتاب میں گرم خشک قرار دیا گیا ہے ۔ لیکن اسکے افعال و اثرات اسکے مزاج کے برعکس ہیں مثلاً یرقان اصفر کے مریض کو اس سے نقصان ہونا چاہیئے ، تقطیر البول پیچش اور سوزاک کے مریضوں کے لئے نقصان رساں ہو استسقا زقی جو خالص صفراوی مرض ہے کو اس سے آرام نہیں آنا چاہیئے اور نہ ہی مندرجہ بالا کسی علامت میں اسکے استعمال سے اضافہ ہوتا ہے بلکہ قابل و حاذق حکما شہد کو ان میں کھانا ضروری سمجھتے ہیں ۔

چونکہ یہ علامات صفراوی ہیں شہد ان کو دفع کرتا ہے لہٰذا شہد گرم خشک قرار نہیں دیا جا سکتا چونکہ خون میں اسکے استعمال سے رطوبات صالحہ بڑھ جاتی ہیں ۔ جن کا مزاج تر گرم ہے اسلئے شہد کا مزاج بھی انکے مثل تر گرم ہی ہے ۔

افعال و اثرات | اعصابی غدی ہیں یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہیں کیمیائی طور پر خون میں صالح رطوبات جنہیں رطوبات عزیزی کہتے ہیں پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ جمع بھی ہوتی ہیں۔

خواص | محلل، مقوی، مولد رطوبات عزیزی، مسمن بدن، دافع تعفن ملین، ہاضم، مخرج غلیظ بلغم، مخرج صفرا، محرک اعصاب

فوائد | قرآن حکیم شہد کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ
فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ یعنی اسمیں انسانوں کے لئے شفا ہے۔
طبی طور پر جب ہم انسانی خون کے مزاج پر غور کرتے ہیں تو وہ شہد کے مزاج تر گرم سے ملتا ہے لہٰذا طبی طور پر بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خون کے غیر طبی مزاج کو اعتدال پر لانے والی شہد جیسی شئے واقعی عوام الناس کے لئے مفید و موثر ہوگی شہد کا مزاج چونکہ تر ہونے کے ساتھ ساتھ گرم بھی ہے لہٰذا اسمیں محلل اثر بھی ہے یہی وجہ ہے کہ شہد کو اندرونی و بیرونی سوزشوں کے دور کرنے کے لئے خصوصیت سے استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ اندرونی طور پر سینہ کی جلن، پیٹ کی جلن، پیٹ درد، پھیپھڑوں میں نمونیا کا درد اور ورم تحلیل کرنے کے لئے خاص طور پر استعمال کیا جاتا ہے شہد بچوں کے مزاج کے بھی عین مطابق ہے یہی وجہ ہے کہ شیر خوار بچوں کے لئے دودھ کے بعد شہد ہے جو ان کی نہ صرف نشوونما کرتا ہے بلکہ انہیں مختلف قسم کی تکلیفوں سے نجات دلاتا ہے مثلاً ڈبہ اطفال، کھانسی، نزلہ، زکام، بدہضمی، قبض، پیچش کانچ باہر آنا، پیٹ کے کیڑے وغیرہ استسقا کے مریض کو ۲½ تولہ صبح ۲½ شام ایک ماہ تک پلانا استسقا رفع کرتا ہے شہد نہایت اعلےٰ درجے کا دافع تعفن ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی چیز شہد میں رکھنے سے بگڑنے نہیں پاتی یہاں تک کہ مردے کے جسم کو اس سے آلودہ کر دیا جائے تو کبھی خراب نہ ہو۔ جو معجونات و مربہ جات شہد میں بنائے جاتے ہیں۔

وہ مہینوں خراب نہیں ہوتے، گوشت تین ماہ تک خراب نہیں ہو سکتا۔

فالج دایئں طرف کے مریض کے لیئے شہد آب حیات سے کم نہیں۔

کیمیادان بھی شہد کو کیمیائی امتحانوں کے لیئے استعمال کرتے ہیں کیمیادانوں کا قول ہے کہ " شہد، سہاگہ، گھی، موئی دھات کا جی "

اس کہاوت کا مطلب یہ ہے کہ شہد، سہاگہ، گھی کے مرکب میں کسی بھی دھات کے کشتہ کو ڈالنے سے وہ اپنی اصل حالت پر آجاتی ہے مثلاً چاندی کا کشتہ ڈالیں تو وہ دوبارہ چاندی بن جائے گا اور اگر کشتہ فولاد ڈالیں گے تو دوبارہ لوہا بن جائے گا وغیرہ۔

شیر خشت

نام — عربی، فارسی، شیر خشت، ہندی، ہر لالو، سنسکرت، کاشک مدھو
انگریزی MANNA

تعارف — مخصوص قسم کے درختوں کی منجمد رطوبت ہے شیر خشت کو۔
زیادہ تر ڈاکٹر استعمال کرتے ہیں۔

رنگ ——— باہر سفید اندر سے زرد

ذائقہ ——— شیریں ہلکی تلخی لیئے ہوئے

مقدار خوراک ——— ۱ تا ۲ تولے تک

مقام پیدائش — اٹلی، ایران، خراسان، ایشائے کوچک اور ہندوستان کے صوبہ بہار میں ایک قسم کے گھاس سے حاصل کرتے ہیں اسے اس علاقہ میں ہر لالو کہتے ہیں۔

مزاج ——— تر گرم ہے

افعال واثرات — اعصابی غدی ہیں یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے۔

خواص و فوائد ملین و مسہل صفرا، ملین صدر منفث و مخرج بلغم ہے بچوں اور نازک طبع کے لوگوں کو استعمال کراتے ہیں افغانستان میں ایک تربوز لے کر اس میں مناسب مقدار میں شیر خشت ڈال کر رات کو رکھ چھوڑتے ہیں صبح کو گودا خوب مل کر پانی نکال کر پیتے ہیں یہ نہایت اعلیٰ درجے کا بے ضرر مسہل ہے اس کو زیادہ مقدار میں دینے سے پیٹ درد ہونے لگتا ہے۔

شیشم

نام عربی، ساسم، فارسی، شیشم پاڑسائٹ، پنجابی، ٹاہلی، سندھی، ٹاری انگریزی، ڈبرجیا سائسو DABERGIA SISSO

تعارف شیشم کسی تعارف کا محتاج نہیں ہر ملک اور ہر علاقے میں خودرو پیدا ہوتا ہے۔ سڑکوں، نہروں کے کناروں پر قطاروں میں اسے لگاتے ہیں۔

شیشم کی قلمیں بھی لگائی جاتی ہیں کیونکہ تخم کی نسبت قلمیں جلد نشو و نما پاتی ہیں اسکے پتے گول اور نوک دار ہوتے ہیں پھلیاں گچھوں میں لگتی ہیں۔

ذائقہ ——— پھیکا ہوتا ہے

مقدار خوراک ——— ایک تولہ

مزاج ——— ترگرم ہے

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور مسکن عضلات ہے کیمیائی طور پر خون میں سے صفرا کا اخراج کر کے رطوبات بڑھاتی ہے۔

خواص و فوائد مغلظ منی، قاطع صفرا، قاتل کرم شکم، محلل غدی اورام ہے پتوں کو پانی میں ابال کر بالوں کو دھونا بالوں کو لمبا

کرتاہے اسکے پتوں کو گرم کرکے باندھنے اور اسکے جوشاندے سے دھارنے سے پستان کنج راں اور پلکوں کے ورم تحلیل ہوجاتے ہیں۔

جنون کے مریضوں کو شیشم کی کونپلیں کھلانا بے حد مفید ہوا کرتاہے۔

سرعت انزال کے مریضوں کے لیے شیشم کی کونپلیں کھلانے سے منی کا قوام غلیظ ہوکر امساک کی قوت بڑھ جاتی ہے اسی وجہ سے اسے مقوی باہ کہتے ہیں۔

فرنجمشک

نام عربی، فرنجمشک، فارسی، بابنگوئے خورد، ہندی، رام تلسی، بنگلہ، بابوئی تلسی
انگریزی، سویٹ باسل SWEET BASIL

تعارف تلسی کی قسم کے ایک سدابہار بوٹی کی تخم ہیں اس کا پودا چار سے آٹھ فٹ اونچا ہوتاہے۔

رنگ ــــــ بیج بھورے، پھول سیاہ

ذائقہ ــــــ کسیلا ہے۔

مقام پیدائش مشرقی بنگال، چٹاگانگ، نیپال، دکن، پاکستان میں سندھ اور ہمارا ہمسایہ ملک ایران اس کا مسکن ہے۔

مقدار خوراک ــــــ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

بدل ــــــ تخم بالنگو، سرپالیہ

مزاج ــــــ ترگرم ہے

یادداشت طبی مفردات کی کتب میں فرنجمشک کو گرم خشک درجہ دوم میں لکھاہے لیکن افسوس کہ اسکے مزاج کے ساتھ ساتھ اس کے افعال و اثرات پر کبھی بھی غور نہیں کیا مثلاً اسے نہایت اعلےٰ درجے کی مفرح قلب دوا سمجھا جاتاہے مفرح قلب ادویہ ہمیشہ ترگرم یا ترسرد مزاج کی حامل ہوتی ہیں۔

یا رکیں قلب میں مفرح صورت کی اسوقت ضرورت ہوتی ہے جب قلب میں گرمی کی وجہ سے ضعف اور تحلیل ہورہی ہو جس طرح ہم بارشں سے گرمی کے موسم میں تسکین حاصل کرتے ہیں بالکل اسی طرح اعصابی ادویہ سے قلب میں ایک قسم کی رطوبات کی بارشں ہوتی ہے جس سے فوراً قلب تسکین محسوس کرتا ہے۔ چونکہ فرنجمشک سے بھی قلب میں مفرح صورت پیدا ہوتی ہے لہٰذا اسں کا مزاج ترگرم ہے نہ کہ گرم خشک۔

سوزاک ایک قسم کی صفراوی مرض اور گرم خشک علامت ہے فرنجمشک اور اسں کا روغن اسں کے لئے تریاق ہے چونکہ صفرا تری گرمی کے بغیر اخراج نہیں پاتا۔ لہٰذا اسں صورت کا مزاج ترگرم ہی قرار پاتا ہے نہ گرم خشک

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں، یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن کیمیائی طور پر خون میں صالح رطوبات کی پیدائش بڑھاتا ہے اور صفرا کا اخراج کرتا ہے۔

خواص و فوائد مفرح و مقوی قلب، مسکن اور جالی ہے سوداوی پر و صفراوی علامت کے لئے جن سے خاص طور پر قلب متاثر ہو گیا ہو کسں لئے فوری فائدہ مند ہے قلب کی تکلیفوں میں اختلاج قلب اور خفقان قابل ذکر ہیں کیونکہ ان کے مستقل طور پر قائم ہو جانے سے مریض کے جذبات متاثر ہو جاتے ہیں ان میں مستقل مزاجی قائم نہیں رہتی ہمیشہ کے لئے ذہن میں یہ بات سما جاتی ہے کہ اب میں تندرست نہیں ہو سکتا ہر وقت وہمی اور مایوسی میں مبتلا رہتے ہیں یہی صورتیں بڑھ کر مالیخولیا اور پاگل پن میں تبدیل ہو جایا کرتی ہیں فرنجمشک کے مسلسل استعمال سے ان علامات میں نہ صرف فوری تسکین پیدا ہو جاتی ہے بلکہ آہستہ آہستہ ہمیشہ کے لئے رفع ہو جاتی ہیں پیچش اور مروڑ کے لئے پانی کے ساتھ کھلانا فوری اثر ہے چھپاکی کے مریض کو فوراً تسکین دیتا ہے خمیرہ گاؤزبان کا جزو اعظم ہے۔

کنوچہ

نام عربی، بنزرالمرو، فارسی، مرو، انگریزی، الیس سپائی نوسا S. SPINOSA

تعارف موٹھ سے ذرا چھوٹے تکونے بیج ہیں۔ جو تخم کنوچہ کے نام سے مشہور ہیں۔

رنگ ——— سفیدی مائل

بدل ——— تخم ریحان

مقام پیدائش ——— ہندو پاکستان میں ہی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

مقدار خوراک ——— ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

مزاج ——— تر گرم ہے

افعال و اثرات ——— محرک اعصاب، محلل غدد اور مسکن عضلات ہے

خواص و فوائد مغلظ منی، مسکن، محلل اورام صلبہ، ملین، کنوچہ مغلظ ہونے کی وجہ سے ایسے مریضوں کے لئے مفید ہے جن کی منی غدی تحریک کی وجہ سے رقیق ہوگئی ہو اور قوت امساک تقریباً ختم ہوگئی ہو۔

چھپاکی عام طور پر غدی تحریک سے پیدا ہوتی ہے غدی تحریک سے خون غدد میں اتنا آجاتا ہے کہ ان میں ورم کی صورت ہو جاتی ہے جس سے شدید قسم کی خارش اور گھبراہٹ ہوتی ہے کنوچہ محلل غدد ہونے کی وجہ سے چھپاکی کی علامت کو منٹوں میں روک دیتا ہے کنوچہ پیچش کے مریض کے لئے اسبغول کا قائمقام ہے اگر کسی وقت اسبغول نہ ملے تو پیچش کے مریض میں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ پیچش سدی ہے یا غیر سدی اس تخم کنوچہ کو پانی میں ملا کر پلاتے ہیں اگر خارج ہو جائیں تو غیر سدی ہوگی اگر خارج نہ ہوں تو سدی ہوگی۔

اگر آنتوں میں سدہ ثابت ہو جائے تو کسٹر آئل یا بادام روغن یا دودھ گھی پلاتے ہیں اگر سدہ نہ ہو تو تخم ریحان میں کر دن میں تین چار بار کھلانے سے دو تین دن میں پیچش رفع ہو جاتی ہے غدی اورام جو بہت سخت ہوں ان پر تخم کنوچہ کی پلٹس بے حد مفید رہتی ہے ۔

کنول

نام :- اردو، کنول، سندھی پین، بنگلہ، پرما، انگریزی، لوٹس LOTUS

تعارف | پانی میں پیدا ہونے والا پودا ہے پتے اروی کے پتوں کے مشابہ اسکے بیج کو کنول گٹہ اور پھولوں کو کنول کہتے ہیں ۔

رنگ ـــــ پتے سبز، بیج کچا سبز، پختہ سیاہ، مغز سفید

مقام پیدائش | پہاڑی علاقہ جہاں پانی رہتا ہے ہندوپاکستان کے دریاؤں جھیلوں میں بھی عام پیدا ہوتا ہے ۔

مقدار خوراک ـــــ مغز ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک

مزاج ـــــ تر گرم ہے

افعال و اثرات | اعصابی غدی ہیں ۔ یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ۔

خواص و فوائد | اہل ہنود کے نزدیک اسکے پھول بہت متبرک ہیں ۔ ملطف ہونے کی وجہ سے بواسیر کے مریض کو اس کے پتوں کا پانی پلانا بے حد مفید ہے مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے نہ صرف اس کے جوش کو کم کرتا ہے بلکہ فاضل صفرا کو اعتدال پر بھی لے آتا ہے مسل پلانے یا کھلانے سے ضعف پیدا ہو جاتا ہے صفراوی قے روکنے کے لئے مغز کو رگڑ کر پلانا نہایت مفید ہے ۔

کہربا

نام عربی، معبات الردم، فارسی، کہرباشمی، انگریزی، امبر سکونم، AMBER SUCONUM

تعارف ایک درخت کا ٹپکا ہوا رس ہے اسمیں مقناطیسی قوت پائی جاتی ہے اسی قوت کیوجہ سے تنکے بال وغیرہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے کہتے ہیں کہ یونانی عورتیں اس کو اپنے لباس سے تنکے وغیرہ جھاڑنے کے کام لاتی تھیں جوں جوں اسے کپڑے پر رگڑا جاتا ہے ویسے ہی مقناطیسی قوت بڑھتی ہے۔

رنگ ــــــ زرد، خاکی،

ذائقہ ــــــ پھیکا ہوتا ہے

بو ــــــ بے بو ہے البتہ گرم کرنے پر خوشبو دیتا ہے۔

مقدار خوراک ــــــ ایک ماشہ سے ۲ ماشہ

مزاج ــــــ تر گرم ہے۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیاوی طور پر خون میں رطوبت غریزی بڑھا کر خون کے دباؤ کو کم کرتا ہے۔

خواص :- حابس الدم، رادع مواد، مفرح قلب، مقوی اعصاب

فوائد :- کہربا جس طرح اپنی مقناطیسی قوت سے ہلکی چیزوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طرح اندرونی طور پر ان مقامات پر رطوبات غریزی کو تشریح کرتا ہے کہیں سے بھی خون آرہا ہو چند منٹوں میں ہی ہر قسم کا اخراج خون بند ہو جاتا ہے دل میں رطوبات کی بارشس کر کے اسکی خشکی کو رفع کرتا ہے اور اسے تسکین دے کر مفرح صورت پیدا کرتا ہے۔

محلل غشا مخاطی ہونے کی وجہ سے سوزش۔ بول اور تقطیر بول کی حالت میں بعید

مفید رہتا ہے۔ حاملہ عورت اگر اسے اپنے پاس رکھے تو اسقاط حمل سے محفوظ رہے گی۔

کہربا کے استعمال کا ایک مجرب نسخہ

ہوالشافی :- کہربا، گوندکیکر، ملٹھی، مغزخیارین، مغزکدو ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک ۲ ماشہ سے چار ماشہ تک ہمراہ تازہ دودھ دن میں چار مرتبہ دیں۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے مندرجہ بالا علامات کے ازالہ کے لئے تریاق حقیقت ہے۔

گاجر

نام عربی :- جزر، فارسی :- گزر، زردک، سنسکرت :- گرجن، سدھی :- بجر
انگریزی :- کیرٹ = CARROT

تعارف :- مشہور عام ہے۔

رنگ :- سیاہ، سفید، سرخ

ذائقہ :- شیریں

مقدار خوراک :- حسب منشا، مربا یا حلوہ ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ

تخم :- ۲ ر ماشہ سے ۳ ماشہ

مقام پیدائش :- ہند پاکستان

مزاج :- تر گرم ہے۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے خون میں کیمیائی طور پر کھاری پن کے ساتھ اسمیں رقت اور طاقت پیدا کرتی ہے سیاہ یا بینگنی گاجر اعصابی عضلاتی اثرات رکھتی ہے۔

خواص :- مفرح قلب، مسمن بدن، محرک و مقوی اعصاب، مدر بول۔

فوائد گاجر خام، سبزی، مربہ اور حلوہ کی صورت میں کھائی جاتی ہے۔ خام حالت میں کسی قدر دیر ہضم ہے۔ سبزی کی صورت میں جلد ہضم ہوتی ہے مربہ اور حلوہ مقوی و مسمن بدن ہے۔

یاد رکھیں گاجر میں کیمیائی طور پر بے انتہا کھاری پن پایا جاتا ہے۔ یہی کھاری پن قلب میں رطوبات کی بارش کرتا ہے جس سے اس کی خشکی اور تحلیل ختم ہو کر مفرح صورت پیدا ہوتی ہے

یہاں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کھاری پن اور مفرح کی تشریح کر دی جائے تاکہ اس کے افعال و اثرات آسانی سے سمجھ میں آجائیں۔

کھاری پن اور گاجر کا مزاج

جاننا چاہیئے کہ جس دوا میں کھاری پن زیادہ اور ترشی بالکل نہ ہو تو وہ ہمیشہ تر ہوتی ہے جب تری زیادہ ہو تو گرمی زیادہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ گاجر کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ یہ گرم تر درجہ میں ہے۔

تر مزاج کی حامل اشیاء ہمیشہ اعصاب کو تحریک دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے استعمال سے جسم بالکل گرم نہیں ہوتا بلکہ جسم ٹھنڈا اور پانی پانی ہو جایا کرتا ہے اکثر ان سے کھانسی، نزلہ، ریشہ اور دم کشی میں اضافہ ہو جایا کرتا ہے یہی صورت گاجر سے پیدا ہو جاتی ہے۔

مفرح اور مقوی

جب طبی کتب میں مفرح ادویہ اور اغذیہ پر نظر پڑتی ہے جو مفرح قلب کے لئے استعمال کیجاتی ہیں، ان میں ہر مزاج کی ادویہ ملتی ہیں مثلاً الائچی، املی، آلو بخارا، لونگ، دارچینی، زعفران، صندل، بالچھڑ، بنسلوچن وغیرہ۔

اسی طرح اطباء کے معمول میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہ مفرح ادویہ کو مقوی ادویہ کی صورت میں ہی کھلاتے ہیں یعنی قلب کے فعل میں تیزی پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے یہ غلط ہے کیونکہ ہر مفرح دوا اور غذا ہمیشہ مقوی دماغ و اعصاب ہوتی ہے جس سے قلب کی طرف سے دوران خون اور حدت کم ہو جاتی ہے اور وہاں پر تسکین پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا کسی مفرح شے قلب کو مقوی

قلب سمجھ کر استعمال نہیں کرنا چاہیئے یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ تقویت قلب کی خاطر زیادہ مفرح قلب اشیاء استعمال کرتے ہیں لیکن ان سے فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔

لہٰذا ہر معالج اور طبیب کا فرض ہے کہ اول وہ مفرح اور مقوی شے کے متعلق جانے کہ وہ اعصابی تحریک کی محرک ہے یا عضلاتی یعنی اس کا مزاج تر ہے یا خشک کیونکہ تر اشیاء محرک اعصاب اور مفرح قلب ہوتی ہیں اور خشک اشیاء محرک اور مقوی قلب ہوتی ہیں۔

گل ٹیسو

نام اردو :- گل ٹیسو (ہندی و پنجابی) کیسو پھول۔

تعارف ڈھاک کے پھول ہیں اسکے تخم پلاس پاپڑاہ اور گوند چنیا گوند کے نام سے مشہور ہیں۔

رنگ :- زرد و نارنجی

ذائقہ :- تلخی مائل

مقدار خوراک :- سات ماشہ بصورت جوشاندہ۔

مزاج تر گرم ہے

افعال و اثرات اعصابی غدی کا ہے یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر جسم میں اس حد تک اورار کی قوت بڑھاتا ہے کہ چند منٹوں کے اندر رطوبات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے مرض میں کمی ہو جاتی ہے۔

خواص :- مدر بول، محلل سوزش، غدی و غشاء مخاطی، مسکن۔

فوائد چونکہ گل کیسو کا اندرونی و بیرونی اثر محلل سوزش غدد ہے یہی وجہ ہے کہ اسے جوشاندہ کی صورت میں پلاتے ہیں اور اسی کے جوشاندہ میں مریض کو بٹھلاتے ہیں جس سے فوراً سوزش دور ہو کر پیشاب کھل کر آجاتا ہے اسی طرح اس عورت کے لئے بھی مفید ہے جس کو عسر الطمث کی شکایت ہو۔

گل داؤدی

نام عربی و فارسی :۔ باسوم د سندھی ڈوپہر دگل ، انگریزی ، کری سینی مم
CHRY SANIHEMUM .

تعارف ایک خوشبودار پھول ہے جس میں برنجاسف کی سی خوشبو آتی ہے۔

رنگ :۔ زرد و سفید

مزاج :۔ تر گرم ہے

مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے۔

خواص و فوائد گل ٹیسو کے سے خواص و فوائد رکھتا ہے لہٰذا ایک دوسرے کی جگہ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

گل دھاوا

نام ہندی :۔ دھلائے کے پھول ، گجراتی :۔ دھاوی ، سنسکرت ، دھاتکی انگریزی ، فلوری بنڈا FLORI BUNDA

تعارف ایک جھاڑی دار پودے کے پھول ہیں جو ماہ مئی اور جون میں کھلتے ہیں چونکہ رنگ میں سرخی مائل ہوتے ہیں لہٰذا تمام پیڑ سرخ نظر آتا ہے اس درخت کے پتے چمڑا رنگنے کے کام آتے ہیں۔

رنگ :۔ سرخ چمکدار

ذائقہ :۔ تلخی لئے ہوئے

مقدار خوراک :۔ تین ماشہ سے سات ماشہ

مقام پیدائش — ہندو پاکستان جنگلات اور باغات، راول پنڈی کے علاقہ میں بھی ملتا ہے۔

مزاج — تر گرم ہے

افعال و اثرات — اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک، غدی محلل عضلاتی۔ مسکن۔

خواص — مبرد و مرطب، قابض ہے اسی وجہ سے ایسے اسہال جن میں مروڑ و درد ہوتا ہو یا پیچش کی صورت میں آتے ہوں کے روکنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کثرت حیض کو فوراً روکتا ہے مبرد و مرطب ہونے کی وجہ سے اس کو سرسوں کے تیل میں جلا کر جلے ہوئے عضو پر طلا کرتے ہیں۔

دیدگی دھاوا کو آسی ارشٹ بنانے میں بہت استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں عمل تخمیر جلد شروع ہو جاتا ہے۔

خروج مقعد کے مریض کو اسکے جوشاندہ میں بٹھلاتے ہیں۔

گل سیوتی

نام — عربی، نسرین، فارسی: گل مشکین، بنگلہ: سے اُتی، گجراتی: شیوتی
انگریزی، چائنا روز CHINA ROSE

تعارف — جیسا کہ اس کے انگریزی نام سے واضح ہے یہ گلاب کے پھول کے مشابہ ہوتا ہے فرق صرف پودہ کے پتوں اور شاخوں میں ہوتا ہے اسکے پتے چوڑے اور شاخیں موٹی ہوتی ہیں۔ پھول سفید ہوتے ہیں۔

ذائقہ: پھیکا ہوتا ہے۔

مقدار خوراک: ۳ ماشہ تا ۶ ماشہ

مزاج — تر گرم ہے

افعال و اثرات: اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل عضلاتی

ممکن ہے "

خواص و فوائد مفرح قلب مقوی اعصاب محلل سوزش غدد ہے گل گلاب کیطرح گلقند بنانے کے کام آتا ہے جو تقویت اعصاب اور تفریح قلب کے لئے استعمال ہوتی ہے اس کی گلقند یا عرق خفقان قلب کے مریض کے لئے بہترین دوا ہے

یادداشت گل سیوتی کا مزاج تمام طبی کتب میں گرم خشک لکھا ہے ساتھ ہی ہر ایک مصنف نے اسے مرطب ملطف اور مفرح قلب لکھا ہے ساتھ ہی لکھا ہے کہ یہ خفقان قلب کے لئے نہایت مفید ہے حقیقت بھی یہی ہے کہ اسمیں مرطب و ملطف اثرات واضح طور پر پائے جاتے ہیں خفقان قلب میں بھی موثر ہے اب سوال یہ ہے کہ جو شے ملطف و مرطب اثرات کی حامل ہے وہ خشک کس طرح کہلا سکتی ہے اسی طرح خفقان قلب صفرا سے پیدا ہوتا ہے گرم خشک دوا کا خاصہ بھی یہی ہے جب اس کا مزاج گرم خشک ہے تو پھر خفقان قلب کے لئے کیسے مفید ہوگی چونکہ اسمیں مفرح رطوبت کے اثرات واضح ہیں لہٰذا اس کا مزاج تر گرم قرار پاتا ہے ۔

گندنا

نام :۔ عربی، کراث، فارسی، گندنا، پنجابی :۔ پیازی، انگریزی

تعارف پیاز کے پودوں کے مشابہ پودا ہے لیکن پیاز سے قدرے چھوٹا اور پتلا ہوتا ہے اسے عرف عام میں پیازی کہتے ہیں۔ چونکہ پودا کی شکل پیاز سے ملتی جلتی ہے لہٰذا انگریزی میں اسی مشابہت کی بنا پر اس کا نام LEEK ONION رکھا گیا ہے ۔

پودا مکمل ہونے پر شاخوں پر پھول لگتے ہیں جو بعد میں تخموں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اسکے تخم بھی پیاز کے تخم کے مشابہ ہوتے ہیں۔ جو زیادہ مستعمل ہے ۔

رنگ :۔۔۔۔۔ سبز، پھول سفید ۔

ذائقہ :۔۔۔۔۔ پھیکا ہوتا ہے ۔

مقام پیدائش — ہندو پاکستان کے کھیتوں میں موسم بہار کے ساتھ ہی خودرو پیدا ہوتا ہے ۔

مقدار خوراک : ——— ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک

مزاج : ——— تر گرم ہے

افعال و اثرات — اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک : غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر پیازی میں شدید کھار کے اثرات پائے جاتے ہیں جس سے رطوبات اس کثرت سے پیدا ہوتی ہیں حتیٰ کہ پاخانے آنے لگتے ہیں ۔

خواص :- محلل ، مسکن ، ملین ، مدربول ، مخرج بلغم

فوائد — پیازی تازہ حالت میں ساگ وغیرہ میں پکا کر کھائی جاتی ہے ۔ ساگ میں ملانے سے اسے ملائم اور ملین بناتی ہے اور ذائقہ بھی درست کرتی ہے مدربول ہونے کی وجہ سے پیشاب کھول کر لاتی ہے ۔

بواسیری مسوں کو تخم گندنا کی دھونی بھی دی جاتی ہے افغانستان میں گندنا کو ہی روٹی میں ڈال کر پراٹھے کی طرح پکا کر کھاتے ہیں جس کو وہ بولانی کہتے ہیں پیازی کا زیادہ استعمال دردسر پیدا کرتا ہے

یادداشت — گندنا کا مزاج اور اسکے افعال واثرات بہت حد تک متضاد تسلیم کئے ہیں ۔ مثلاً اس کا مزاج گرم خشک لکھا ہے ۔ یاد رکھیں جو شے مدربول ہوتی ہے وہ کبھی بھی گرم خشک مزاج کی حامل نہیں ہو سکتی ۔

افعال واثرات میں اسے مدربول وحیض اور خونی بواسیر کے لئے مفید لکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ جو شے پیشاب کھول کر لا سکتی ہے وہ خون حیض میں کمی تو کر سکتی ہے ۔ لیکن اس کا ادرار نہیں کر سکتی ۔

اسی طرح جو شے مدر حیض ہے وہ خونی بواسیر کے لئے قطعاً مفید نہیں ہو سکتی بلکہ بواسیر کے خون کو جاری کر سکتی ہے ۔

گوشت دنبہ

نام : ـــــــ عربی، لحم الکبش ، فارسی ، گوشت گوسفند

تعارف : ـــــــ مشہور عام ہے

رنگ : ـــــــ گلابی ہے

مقدار خوراک : ـــــــ حسب منشا

مزاج : ـــــــ تر گرم ہے

افعال و اثرات | اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبت کے اثرات بڑھاتا ہے۔

خواص : ـــــــ کثیر الغذا، مسمن بدن، دیر ہضم، ملطف

فوائد | تمام جانوروں کے گوشت سے تری و رطوبت پیدا کرنے میں بڑھ کر ہے چونکہ رطوبت کی زیادتی سے ضعف قلب پیدا ہوتا ہے لہٰذا اس کے گوشت کو بکرے کی نسبت بہت کم پسند کیا جاتا ہے جن مریضوں میں خشکی کی زیادتی اور چربی کی کمی ہو ان کے لئے قیمتی تحفہ ہے مولد رطوبت اور ملطف ہونے کی وجہ سے دیر ہضم ہے

گوکھرو

نام | عربی ، حسک ، فارسی ، خار خسک ، سندھی ، کنڈو ، پنجابی ، بھکھڑا ، انگریزی ، سمال کال ٹراپس (سیڈز آف)

SMALL CALTROPS (SEEDS OF)

تعارف | "ایک مفروش بوٹی کا خاردار پھل ہے اس کے پتے چنے کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں خورد کلاں دو قسم کا ہوتا ہے خورد زیادہ مستعمل ہے "

رنگ :— کچا پھل سبز، پختہ پھل، ہلکا زردی مائل۔
ذائقہ :— پھیکا ہے۔
مقدار خوراک :— ۳ ماشہ تا ۶ ماشہ تک
مقام پیدائش :— ہندو پاکستان تمام علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔
مزاج :— تر گرم ہے
خواص : مدر بول، مخرج پتھری گردہ و مثانہ، دافع عسر البول و احتباس بول۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر شدید کھار ہے خون میں رطوبات کی پیدائش بڑھا کر ان کا ادرار شروع کر دیتا ہے۔

فوائد :— ایک شدید کھار ہونے کی وجہ سے فوری طور پر ادرار بول کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے بندش بول، تقطیر بول کی حالت میں کثرت سے یا تنہا کسی دوا کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جاتا ہے گردوں اور مثانہ میں اس کثرت سے ادرار کی صورت پیدا کرتا ہے کہ بعض اوقات پتھریاں بھی خارج ہو جاتی ہیں استسقاء زقی کا پانی براہ بول خارج ہو جاتا ہے ہاتھ پاؤں اور چہرہ کا اماس غائب ہو جاتا ہے محلل غدد ہونے کی وجہ سے غدی سوزش کو تحلیل کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے سوزاک چند دنوں کے اندر رفع ہو جاتا ہے دشمول کی دس دواؤں میں شامل ہے ویدوں کے نزدیک بہترین دوا ہے۔

نسخہ برائے بندش و عسرت بول

ھوالشافی :— سونف ایک تولہ تخم خربوزہ ایک تولہ، گوکھرو ۷ ماشے، قلمی شورہ ۶ ماشے

ترکیب تیاری اول پہلی تین دواؤں کو پانی میں جوش دیں پھر قلمی شورہ شامل کر کے ایک ہی دفعہ پلائیں۔ ایسی تین خوراک روزانہ پلائیں تاکہ دوبارہ تکلیف نہ ہو۔

گوندنی

نام پنجابی :- گوندی ، اردو گوندنی ، سندھی :- لیار
انگریزی :- ڈیلل DELIL

تعارف مشہور عام ہے اس کا پھل فالسہ کے برابر ہوتا ہے ان کے اندر لیس دار لعاب ہوتا ہے جس کا ذائقہ لسوڑیاں کی طرح ہوتا ہے کم و بیش ہر موسم میں پھل لگتے ہیں ۔

رنگ :———— پھل خام ، سبز ، پختہ :- زردی مائل ۔

ذائقہ :———— خام پھیکا ، پختہ شیریں ۔

مقدار خوراک :- بصورت جوشاندہ ایک تولہ پختہ پانچ تولہ تک

مزاج ———— تر گرم ہے

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک ، غدی محلل عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر خون میں بلغم صالح بڑھاتی ہے

خواص ملین صدر ، ملطف ، مخرج صفرا ، مغلظ منی ، قاطع قلاع صفراوی ۔

فوائد ملین صدر و ملطف ہونے کی وجہ سے سینہ کو بلغم غیر طبعی سے پاک کرتی ہے سینے کی جلن کھانسی کی جلن کے لئے فوری اثر ہے ۔

افعال و اثرات میں سپستاں کی مانند ہے پختہ پھل تازہ کھانے سے صفراوی کھانسی دور ہوتی ہے خشک پھل جوشاندہ کی صورت میں پینا کھانسی کے دوروں کو روکتا ہے ۔
رقت منی میں گوندنی کا سفوف کھلاتے ہیں ۔

نام :- اردو :- روغن زرد ، پنجابی :- گھیو

تعارف :- کسی تعارف کا محتاج نہیں ۔ تازہ نکلا ہوا گھی جس کو آگ پر گرا

کر صاف نہ کیا گیا ہو مکھن (زبد) کہلاتا ہے:۔

رنگ : ———— سفید، زرد

مقدار خوراک : ———— ایک تولہ سے دس تولہ تک

مزاج : ———— تر گرم ہے۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں کیمیائی طور پر حرارت عزیزی پیدا کر کے خون کی لطافت کو بڑھاتا ہے۔

خواص دافع تعفن، ملین، مرطب و ملطف، مسمن بدن، محلل اورام، مسکن درد اور تریاق سموم وغیرہ۔

فوائد گھی چونکہ ایک حیوانی جز ہے لہٰذا انسان کے لئے دودھ کے بعد گھی ہے دودھ کی نسبت گھی دیر ہضم ہے البتہ دودھ کی نسبت گھی مسمن بدن ملطف ملین ہے دافع تعفن اور محلل اورام ہے دردوں کو تسکین دیتا ہے۔ اندرونی طور پر جہاں بدن کو تقویت دیتا ہے وہاں گرمی اور تری پہنچاتا ہے چربی کی مقدار بڑھاتا ہے اور جسم کو موٹا کرتا ہے۔

چونکہ تمام اشیاء سے تری بڑھانے میں افضل ہے لہٰذا اسکو بدن کی خشکی اور خارش کو دور کرنے کے لئے جسم پر مالش کرتے ہیں دافع تعفن اور محلل اورام ہونے کی وجہ سے، بہت سی مرہم میں استعمال ہوتا ہے۔

اندرونی طور پر معدہ انتڑیوں اور پھیپھڑوں کی خشکی کے لئے عام استعمال کیا جاتا ہے معدہ انتڑیوں کی خشکی رفع کرنے کے لئے تولہ سے دودھ میں ملا کر استعمال کرتے ہیں گلے اور پھیپھڑوں کی خشکی دور کرنے کے لئے گھی میں مغز بادام اور چینی ملا کر چباتے ہیں تپ دق کے مریض کے لئے یہ نسخہ آب حیات سے کم نہیں۔

یاد رکھیں کہ سیال اشیاء میں دو چیزیں اہم ہیں نمبر ۱ پانی نمبر ۲ روغنیات پانی تمام

نباتات میں پایا جاتا ہے۔ لیکن سب سے افضل یہی عام پانی ہے اسی طرح روغن نباتات اور حیوانات میں بھی پائے جاتے ہیں لیکن سب سے افضل روغن گھی ہے جو حیوانات کے دودھ سے حاصل کیا جاتا ہے۔

پانی کے خواص میں سب سے اہم خاصیت یہ پائی جاتی ہے کہ یہ اشیاء کے منحل اجزا کو علیحدہ کر کے جسم میں جلد نفوذ کراتا ہے اسکے برعکس گھی اشیا کے حل ہونے والے اجزا کو علیحدہ ہونے اور جسم میں نفوذ کرنے سے روکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ زہر خوردہ مریض کو تھوڑی مقدار میں پانی پلانا قتل کرنے کے مترادف ہے البتہ بار بار زیادہ مقدار میں معدہ میں پانی ڈال کر اسے فوراً پچکاری کے ذریعے نکال لینا بہتر ہے بلکہ زہر کے تحلیل شدہ اجزاء پانی میں حل ہو کر خارج ہو جائیں۔

یہ عمل جا بجا پچکاری کے ذریعے ہی کیا جا سکتا ہے ہر جگہ ناممکن ہے اسکے برعکس دودھ گھی ہر گھر میں مل سکتا ہے اسے فوراً نکالنے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ یہ کچھ دیر بعد اپنے ملین اثر کی وجہ سے براہ دست پاتے خارج ہو جاتا ہے جس کے ساتھ زہر بھی خارج ہو جاتا ہے سب سے بڑا فائدہ اسکے استعمال کا یہ ہوتا ہے کہ یہ اندر جاتے ہی زہر کو تحلیل ہونے اور نفوذ کرنے سے روک دیتا ہے انہی افعال واثرات کی وجہ سے گھی تریاق سموم ہے۔

گھی سے ہر قسم کا سالن تیار کیا جاتا ہے اور تمام مٹھائیاں بھی اسی سے بنتے ہیں لہٰذا اسکے کثرت استعمال کی وجہ سے ملک میں اسکی کمی واقع ہو گئی ہے اس کمی کو دور کرنے کے لئے حکومت نے نباتاتی تیلوں سے ایک مصنوعی گھی بنایا ہے جسے عرف عام میں ڈالڈا کہتے ہیں یہ مصنوعی گھی چونکہ کئی قسم کی کاسٹک اشیاء سے تیار کیا جاتا ہے لہٰذا یہ اصل گھی کا قطعاً مقابلہ نہیں کر سکتا بلکہ یہ جسم میں اعصابی سوزش کا سبب بن رہا ہے ملک میں ۹۰ فیصد اعصابی امراض پیدا ہو رہے ہیں۔

نام :۔۔۔ اردو، لاجونتی، ہندی، چھوئی موئی، سندھی، شرم بوٹی، اور

انگریزی ہمبل پلانٹ HLLMBLE PLANT

تعارف ایک گھاس ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں، ایک دریائی دوسری جنگلی ایک سایہ سے کملا جاتی ہے دوسری چھونے سے اس کے پتے کیکر کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔

رنگ :۔۔۔ پتے سبز، پھول گلابی قدرے زردی مائل نہایت خوبصورت۔

مقدار خوراک ۔۔۔ ۵ ماشہ سے سات ماشہ تک۔

مزاج ۔۔۔ تر گرم ہے۔

افعال و اثرات ۔۔۔ اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی سکن ہے۔

خواص ۔۔۔ مصفی خون، مسکن صفرا و خون۔ مانع اخراج خون مغلظ منی

فوائد ۔۔۔ چھوٹی موٹی کو زیادہ تر بلڈ پریشر اور دباؤ خون کے مریضوں کو اندرونی و بیرونی طور پر استعمال کراتے ہیں۔ مثلاً نزلہ، قے، خونی دست۔ چھپاکی، ماشرا بکثرت طمث، پھوڑے پھنسیوں کو تحلیل کرنے اور زخموں کو بند کرنے کے لئے لاجونتی اعلیٰ درجے کی دوا ہے۔

مغلظ منی ہونے کی وجہ سے سرعت انزال کے لئے بہترین دوا ہے۔ مجمع باز اسی دوا کو گلاس پانی میں تھوڑی سی ڈال کر گاڑھا کر کے دکھاتے ہیں کہ اسی طرح یہ دوا کھانے سے پانی کی طرح پتلی منی شہد کی طرح گاڑھا ہو جاتی ہے اور قوت امساک بڑھ جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے مغلظ منی نسخہ جات میں شامل کرتے ہیں۔

لوبان

نام عربی عصی اللبان، عصارہ صنرو، فارسی حسن لبہ، انگریزی، بنزوئن، BENZOAN

تعارف یہاں لوبان سے مراد ست لوبان ہے، جیسا کہ اس کے عربی نام سے واضح ہے۔ یہ درخت صنرو (درخت لوبان) کا رال دار گوند ہے جو چٹ کبرا اور خوشبودار ہوتا ہے اسے کوڑیا لوبان بھی کہتے ہیں۔ اسی قسم کا لوبان جاوا سماٹرا سے آتا ہے۔

یامی علاقے کا لوبان سرخی مائل بھورا ہوتا ہے یہ گھٹیا قسم سمجھی جاتی ہے۔ اطبار ریدکوڑیا۔ لوبان کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔
لیکن ڈاکٹرز سیامی لوبان کو زیادہ استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ الکوحل میں زیادہ حل ہوتا ہے سٹ لوبان کا جوہر بھی نکالا جاتا ہے جو اس سے تیز ہوتا ہے۔

رنگ : ——— باہر سے بھورا زردی مائل

ذائقہ : ——— بے ذائقہ ہے

مقدار خوراک : ——— نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک

مزاج : ——— تر گرم ہے

افعال واثرات اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر خون میں صفرا کم کر کے بلغم کا اضافہ کرتا ہے۔

خواص ——— محلل سوزش غدد، مولد رطوبت صالح، دافع تعفن مسکن حرارت غریبہ

فوائد محلل سوزش غدد ہونے کی وجہ سے سوزاک، تقطیر البول اور جلن سے پیشاب آنے کو روکتا ہے، سوزش غدد و غشا اعجافاتی دور کرنے میں فوری اثر ہے۔ چند خوراکوں سے ہی سوزش تحلیل ہونا شروع ہو جاتی ہے، پیشاب بغیر تکلیف سے آنے لگتا ہے سینے کی جلن کے لئے بھی فوری اثر ہے اگر گرمی اور صفرا کی وجہ سے ہاتھ پاؤں اور سینے میں جلن ہو تو فوراً سکون دے دیتا ہے مولد رطوبات صالح ہونے کی وجہ سے خشکی کو دور کرتا ہے دماغ ذاعصاب کو طاقت دے کر تحریک میں لے آتا ہے۔
لوبان جلانے سے نہ صرف خوشبودار ہوا دیتا ہے بلکہ فضا کو تعفن سے صاف کرتا ہے جلد کی سوزش اس کے دھوئیں سے فوراً کم ہو جاتی ہے خصوصاً چھپاکی کی سوزش جو دپھڑوں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔
بعض ابٹنوں میں بھی اسے ملاتے ہیں تاکہ سوزش جلد دور ہو سکے۔
چونکہ اعصابی محرک اور عضلاتی مسکن ہے لہٰذا حرارت بخار کم کرنے کے لئے فوری

اثر ہے۔ غذی دمہ میں اس کا بخور فوراً دم کشی کو روکتا ہے۔ دایئں طرف کے
فالج میں فائدہ مند ہے۔

مُشک

نام عربی مسک، فارسی: مُشک، سندھی: مُشک، بنگالی: مرگ نابھ
برمی: کیڈو، انگریزی: مُسک MUSK پنجابی و ہندی: کستوری

تعارف کستوری خوشبودار، خشک اور جامد رطوبت ہے، جو مشکی
ہرن کے نافہ سے حاصل کی جاتی ہے یعنی ہرن کی نافہ سے
جو ایک ہتیلی کی شکل کی ہوتا ہے سے حاصل کرتے ہیں ناف کی نسبت سے نافہ کہتے ہیں
یہ نافہ بھی صرف نر ہرن میں پایا جاتا ہے، مادہ میں نہیں ہوتا جب نافہ میں
مشک پختہ ہو جاتی ہے تو ایسے ہرن سے کئی میل تک کا علاقہ معطر ہو جاتا ہے۔ ایک
ہرن کے نافہ سے نصف چھٹانک تک کستوری حاصل ہوتی ہے کستوری نافہ کے اندر رہے
تو تین سال تک کار آمد ہے اگر باہر نکال کر رکھیں تو ایک سال تک کام دیتی ہے اس کے
بعد اثرات میں کمزور پڑ جاتی ہے۔

یادداشت بعض لالچی دکاندار نافہ سے کستوری نکال کر اس کی جگہ
مشک دانہ بھر دیتے ہیں یاد رکھیں اصل نافہ کو جب
کھولا جاتا ہے تو اسمیں خلانے ہوتے ہیں جبکہ مشک دانہ والے نافہ میں دانے ختم ہو چکے ہوتے
ہیں "

اسی طرح اصل نافہ میں کیڑے نہیں پڑتے جبکہ مصنوعی میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔

رنگ: ـــــــ سیاہ خوشبودار

ذائقہ: ـــــــ تلخ ہے

مقدار خوراک: ـــــــ ایک رتی سے دو رتی

مقام پیدائش: آہوئے مشکی کوہ ہمالیہ میں، آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر پایا جاتا ہے

مزاج : ——— اعصابی غدی، ترگرم

افعال واثرات | اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے۔ تینوں حیاتی اعضاء کو تقویت دیتا ہے خصوصاً اعصاب و دماغ میں فوراً تحریک لاتا ہے دل میں مفرح صورت پیدا کرکے تقویت کا باعث ہے۔

خواص | مفرح قلب، محرک دماغ، مقوی حواس خمسہ ظاہری و باطنی، دافع تشنج، ، معین حمل، ملذذ

فوائد | مفرح قلب ہے جب غدی تحریک سے قلب میں شدید تکلیف ہو رہی ہو دل گھبرا رہا ہو ایسی صورت میں کستوری تنہا یا کسی مرکب میں ملا کر کھلانا دل میں تسکین پیدا کرتا ہے جس سے دل میں حرارت کم ہو کر مفرح صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

چونکہ محرک اعصاب ہے لہٰذا دماغ کو نہ صرف تقویت دیتا ہے بلکہ حواس ظاہری و باطنی کو تیز کرتا ہے۔

چونکہ عضلات و قلب میں شدید تیزی کو روکتا ہے۔ لہٰذا اسکے استعمال سے ہر ہر قسم کے تشنج رک جاتے ہیں۔

اگر رحم میں سوزش ہو، خون حیض درد کے ساتھ آتا ہو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو ایسی حالت میں کستوری کا فرزجہ رکھاتے ہیں جس سے ایک طرف رحم کی سوزش رفع ہو جاتی ہے دوسری طرف خون حیض درست ہو کر حمل قائم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے اسے معین حمل کہتے ہیں۔

اسی طرح غدی تحریک سے ایک طرف عضلات میں تحلیل ہو کر حرکات جماع کم ہو جاتی ہیں۔ دوسری طرف اعصاب کی تسکین سے احساس لذت کم ہو جاتا ہے۔

ایسی صورت میں کستوری کا فرزجہ رکھانے اور مرد اور عورت کو اندرونی طور پر کسی مرکب میں ملا کر کھلانے سے اعصاب میں تحریک ہو کر لذتِ جماع بڑھ جاتی ہے۔

اسی وجہ سے اسے خصوصیت کے ساتھ ملذذ طلاؤں میں شامل کرتے ہیں۔

کستوری کے کثرت استعمال سے جسم کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ منہ میں بدبو
پیدا ہو جاتی ہے۔
کستوری کا سب سے بڑا مرکب دوا المسک ہے۔ جس کا نسخہ مرکبات
کی کتب میں درج ہے۔

مشکدانہ

نام اردو: مشکدانہ، بنگالی: لتا کستوری، مہاراشٹری: لتا کستوری، انگریزی: مسک سیڈز MUSK SEEDS

تعارف یہ ایک کانٹے دار پودے کے تخم ہیں جو لمبی لمبی پھلیوں سے نکلتے ہیں جسم میں مسور کے دانہ کے برابر گردوں کی شکل کے ہوتے ہیں یہی بیج مشکدانہ کے نام سے مشہور ہیں۔

رنگ: ——— خاکی سیاہی مائل

ذائقہ: ——— کڑوا ہے

مزاج: ——— تر گرم ہے

مقدار خوراک: ——— دو ماشہ سے تین ماشہ تک

مقام پیدائش: ——— دکن، لنکا زیادہ تر بنگلہ

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے، یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے۔

خواص: ——— مسکن، کاسر ریاح، دافع تشنج۔

فوائد مسکن اور دافع تشنج ہونے کی وجہ سے عضلات کے غیر طبعی تشنج و حرکات کو رفع کرتا ہے تشنجی کھانسی کو روکتا ہے کاسر ریاح ہونے کی وجہ سے معدہ امعاء ریاح تحلیل کر کے خارج کرتا ہے۔
آنکھوں کی صفائی کے لئے مشکدانہ کو کھرل کر کے آنکھوں میں لگاتے ہیں محرک

اعصاب ہونے کی وجہ سے سوزاک کے مریضوں کے لئے اعلےٰ درجے کی چیز ہے۔
چونکہ خوشبودار ہے لہٰذا لالچی دکاندار مصنوعی نافہ تیار کرکے کستوری کی جگہ اسے بھر دیتے ہیں۔

ملٹھی

نام: عربی: اصل السوس، فارسی: بیخ مہک، گجراتی: جیٹھی مدھو، بنگالی یشٹی مدھو، سندھی: مِٹھی کاٹھی، پشتو خوگہ ونے، انگریزی: لکورس LIQUORICE، دوسرا نام گلائسر ہائسزا GLYCYRRHIZA

تعارف: ایک معروف بوٹی لوسن کی جڑ ہے جو اصل السوس (ملٹھی) کے نام سے مشہور ہے۔

رنگ: ــــــــ زرد بھوری

ذائقہ: ــــــــ شیریں ہوتا ہے

مقام پیدائش: پشاور، عراق، جنوبی یورپ، برشین گلف، ایشیائے کوچک مصر، منچوریا، چین میں دریاؤں کے کنارے مرطوب مقامات میں پیدا ہوتی ہے اب لائل پور میں بھی اس کی کاشت شروع کی گئی ہے وسط ایشیا کی ملٹھی بہترین سمجھی جاتی ہے۔

مزاج: ــــــــ ترگرم ہے

افعال و اثرات: اعصابی غدی ہے یعنی محرک اعصاب و مقوی دماغ محلل غدد اور مسکن قلب ہے کیمیاوی طور پر خون میں صالح رطوبات و سنیم کی کمی کو پورا کرتی ہے۔

خواص: ملین، ملطف، مرطب، مقوی اعصاب، مدربول، مخرج غلیظ بلغم، مخرج صفرا، مقئ محلل۔

فوائد: چونکہ محلل، ملین اور مخرج بلغم ہے لہٰذا سینہ، ریہ، قصبۃ الریہ کی سوزش اور خشونت کو دور کرتی ہے، ملطف و مرطب ہونے کی وجہ

سینہ کو غلیظ بلغم سے پاک کرتی ہے۔
علاج غشا خاطی ہونے کی وجہ سے دقت بول، تقطیر بول، سوزاک، قروح احلیل
تحلیل کرنے کے لئے بہترین بے ضرر دوا ہے پیشاب کھول کر لاتی ہے۔
مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے آنکھوں کی زردی اور یرقان اصفر کو دور کرتی ہے
چونکہ قے آور ہے لہٰذا جب معدہ اور پھیپھڑوں میں رطوبات بلغمی جمع ہو جائیں انہیں
فوراً خارج کرنے کے لئے اس کے جوشاندہ کو پلاتے ہیں جس سے کھل کر قے آکر تمام مواد
خارج ہو جاتا ہے اگر قے کم آئے تو دست آکر پیٹ صاف ہو جاتا ہے۔
چونکہ مسکن عضلات ہے لہٰذا اس کے سفوف کو شہد میں ملا کر چاٹنے
سے ہچکی بند ہو جاتی ہے۔

یادداشت کہتے ہیں کہ ملٹھی پر سانپ عاشق ہے یہی وجہ ہے کہ بعض حکماء ملٹھی مقشر اس خوف سے استعمال کرنے کی ہدایت
کرتے ہیں کہ شاید ملٹھی پر اسکے زہر کا اثر نہ ہو چکا ہو جس سے مریض کو نقصان پہنچے۔
بعض کہتے ہیں کہ ملٹھی کا چھلکا خشک ہے اس لئے اسے علیحدہ کر دینا چاہیئے۔
مفردات کی تمام کتب میں ملٹھی کا مزاج گرم خشک لکھا ہے جبکہ اس کو افعال و
خواص میں تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ ملطف و مرطب، مدر بول اور دافع خشونت ہے
حقیقت بھی یہی ہے پھر اسمیں خشکی تسلیم کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔
حقیقت یہ ہے کہ اسمیں تری کا جزو بہت زیادہ ہے البتہ محلل ہونے کی وجہ
سے گرم ضرور ہے لہٰذا ہم اس کا مزاج تر گرم قرار دیتے ہیں۔
ملٹھی کے کئی مرکبات ہیں۔ ایکسٹریکٹ گلائسرہائیزا لیکوڈ جو ۹۰ فیصد الکوحل میں
ملٹھی ڈال کر تیار کیا جاتا ہے۔
ست ملٹھی جسے انگریزی میں ایکسٹریکٹ گلائسرہائیزا سولڈ
EXT GLYCYRR HIZA SOLID کہتے ہیں اسکے علاوہ سفوف
(ریلوس گلائسرہائیزا) کی صورت میں استعمال کرتے ہیں۔

موصلی

نام فارسی در موصل سپید ، بنگالی ساداموصل ، گجراتی دھولی موصل سنسکرت ، سوپت موصل ۔

تعارف شقاقل کی مانند اور اس سے قدرے پتلی شکن دار سفید رنگ کی جڑیں ہیں ۔ اس کا پودا مکئی کے پتوں جیسے لمبے اور نوک دار پتوں والا ہوتا ہے پتوں کی چوڑائی ایک انچ اور لمبائی ۹ انچ تک ہوتی ہے پتے جڑوں سے نکلتے ہیں اسں کی جڑیں موصلی سفید کہلاتی ہیں

ذائقہ : ــــــ پھیکا لعاب دار

مقدار خوراک : ــــــ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

مقام پیدائش کشمیر ، کوہ مری ، شملہ جیسے سرد مقامات میں پیدا ہوتی ہے ۔

تر گرم ہے ۔

بدل : ــــــ ثعلب مصری

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک ، غدی حل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر خون میں صالح رطوبات بڑھاتی ہے اور حرارت و صفرا کو کم کرتی ہے

خواص : مقوی دماغ و اعصاب ، مغلظ منی ، مسمن بدن ، دافع سرعت انزال

فوائد چونکہ مقوی دماغ و اعصاب ہے لہٰذا اعصابی تحریک پیدا کرنے کے لئے نہایت اعلےٰ درجہ کی بے ضرر دوا ہے خاص کر جنسی اعضا کے اعصاب کو تحریک دینا اس کا خاصہ ہے یہی وجہ ہے کہ جب اعصابی تسکین اور غدی تحریک سے سرعت انزال کی شکایت ہو چکی ہو ، لذت جماع مفقود ہو چکی ہو تو ایسے تمام مریضوں کو موصلی سفید کا سفوف دودھ کے ہمراہ کھلانا چند دنوں میں سرعت انزال کی شکایت رفع کر دیتا ہے ۔

یادداشت یہاں اس نقطہ کو ذہن نشین کر لیں کہ کسی دوا کو جسے ہم مقوی باہ کہیں عضلاتی محرک ہونا لازمی ہے کیونکہ قوت باہ کے لئے حرکات جماع کی کثرت ضروری ہے۔ پھر یاد کر لیں کہ جب حرکات جماع ہی کم ہو جاتی ہے تو اسے ہی ضعف باہ کہتے ہیں حقیقت میں اعصابی محرکات و غدی محرکات ضعف باہ پیدا کرتی ہیں۔ ان دونوں تحریکوں سے قلب و عضلات میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر غدی ادویہ یا اعصابی ادویہ کو ضعف باہ کے مریضوں کو کیوں کھلاتے ہیں اور ان سے قوت باہ دوبارہ کیوں لوٹ آتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ غدی تحریک سے تو عضلات و قلب میں تحلیل بڑھ کر ضعف باہ پیدا ہوتا ہے اگر قلب کی تحلیل رفع کر دی جائے تو ان کا فعل پھر درست ہو جاتا ہے یہ مقصد اعصابی تحریک کی ادویہ اغذیہ سے ممکن ہے چونکہ اعصابی ادویہ قلب و عضلات میں تسکین و مفرح صورت پیدا کرتی ہے جس سے ایک طرف قلب و عضلات کا ضعف دور ہو کر قوت رجولیت پیدا ہو جاتی ہے دوسری طرف رطوبات منی، کا قوام جو حرارت کی کثرت کی وجہ سے پتلا ہو چکا ہوتا ہے پھر غلیظ ہو جاتا ہے جس سے ان کا اخراج جلد نہیں ہوتا۔ اس طرح سرعت انزال رفع ہو جاتا ہے ۔؎

لیکن ان کا کثرت استعمال یا مدت تک کھلاتے رہنے سے پھر ضعف باہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اکثر نامردی تک نوبت پہنچ جاتی ہے لہٰذا سرعت انزال کے مریض کو اسوقت کھلائیں جب وہ سرعت انزال کی شکایت کرے جب آرام آجائے تو بند کر دیں۔

یہی صورت غدی ادویہ سے واقع ہوتی ہے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب عضلاتی تحریک حد سے بڑھ جائے تو اختلاج قلب پیدا ہو کر ضعف باہ پیدا ہو جاتا ہے جب غدی ادویہ اغذیہ کھلائی جاتی ہیں تو قلب و عضلات کی سوزش تحلیل ہونا شروع ہو جاتی ہے جس سے عضلات کا فعل پھر اعتدال پر آجاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قوت باہ پھر لوٹ آتی ہے لیکن اگر انہیں کثرت سے کھلاتے رہے تو پھر شدید عضلاتی تحریک ہو کر سرعت انزال کی شکایت پیدا ہو جائے گی لہٰذا انہیں بھی مناسب ہی کھلانا چاہیئے۔

مولی

نام — عربی = فجل ، فارسی = ترب ، سندھی = موری ، مرہٹی = مُلا
بنگلہ = مولا ، انگریزی RADISH

تعارف — مشہور عام سبزی ہے مولی کا پودا پختہ ہو جانے تو اسکو پھلیاں لگتی ہیں جنہیں سینگرے یا موزگرے کہتے ہیں یہ بھی بطور سبزی کھائے جاتے ہیں اگر یہ پھلیاں خشک ہو جائیں تو یہ دانوں سے بھر جاتی ہیں انہیں تخم مولی کہتے ہیں ۔

رنگ : ——— سفید پھلیاں سبزی ، تخم سرخی مائل

ذائقہ : ——— شوریت مائل اور تیز ، بعض چرپری

مقدار خوراک — حسب منشا ، پانی ۴ سے ۶ تولہ تک ، نمک ½ سے ایک ماشہ تخم ۱ ، ۲ ماشہ ؛

مزاج : ——— تر گرم ہے ۔

افعال و اثرات — اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر خون میں کھاری پن ، شوریت اور اسکی کے اثرات بڑھاتی ہے ۔

خواص — محرک و مقوی اعصاب ، دافع سوزش غدد ، مولد رطوبات ، مخرج صفرا ، دافع یرقان ، دافع سوزش گردہ و مثانہ مدر بول ، مخرج سنگ گردہ و مثانہ

فوائد — مولی خام حالت میں تراش کر نمک لگا کر کھاتے ہیں نیز بطور سبزی پکا کر بھی کھائی جاتی ہے ۔ خام دیر ہضم اور سبزی و سالن کی صورت میں جلد ہضم ہو جاتی ہے چونکہ مخرج صفرا اور دافع سوزش غدد ہے اسلئے مولی اور اس کے پتوں کو یرقان اصفر دور کرنے کے لئے اور صفرا کو خارج کرنے کے لئے

خصوصیت سے استعمال کرتے ہیں۔ مولی میں صفرا کے خارج کرنے کی اس قدر صفت موجود ہے کہ اسکے استعمال سے جگر کے سدّے اور پتے کے سدّے جو صفرا کے رک جانے کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں (جو درد پتہ کا سبب بنتے ہیں) تحلیل ہو کر خارج ہو جاتے ہیں یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ جب پتہ میں صفرا سرد ہو کر منجمد ہو جاتا ہے تو صفراوی پتھریوں کا نام پاتا ہے چونکہ یہ پتھریاں صفرا کے اخراج میں مانع ہوتی ہیں اسلئے ایسے مریضوں کے پتے میں درد ہونے لگتا ہے جو درد گردہ سے بھی شدید ہوتا ہے۔

ڈاکٹر لوگ ایسے مریض کے پتے کو نکال دیتے ہیں پتے کے نکال لینے سے جو خوفناک اور لاعلاج علامات پیدا ہوتی ہیں۔ ان کی تشریح و تفصیل تو کتاب تحقیقات علم الامراض کے باب جگر و پتہ کی بیماریوں میں کروں گا یہاں صرف اتنا سمجھ لیں کہ جگر کی غدی عضلاتی تحریک میں صفرا اخراج نہیں پاتا۔ اگر ایسا مریض شدید سرد ماحول میں چلا جائے یا سرد اغذیہ اشیاء کثرت سے استعمال کرے تو بھی صفرا سرد ہو کر پتھریوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے یہی پتھریاں صفراوی نالیوں میں پھنس جاتی ہیں اور درد پتہ کا سبب بنتی ہیں۔

اگر مریض کو پھر گرم تر سے گرم اغذیہ اور ادویہ اشیاء کھلانا شروع کر دی جائیں تو نہ صرف صفراوی پتھریاں دوبارہ تحلیل ہو جائیں گی بلکہ بغیر کسی تکلیف کے اخراج بھی پا جائیں گی۔

اس مقصد کے لئے جمادی کھار (نمک) یا غدی اعصابی ادویہ اغذیہ کھلانی چاہیئں ان سے بھی زیادہ بہتر نباتاتی کھاریں ہیں۔ جن میں مولی یا مولی کا نمک، گاجر، خربوزہ، کھیرا شامل ہیں یہ ادویہ اغذیہ تو ان مریضوں کے لئے بھی آب حیات ہیں جن کے پتے نکال دیئے گئے ہیں۔

ان کے استعمال سے پیشاب کھل کر آنے لگتا ہے۔ سوزش احلیل تحلیل ہو کر سوزاک تک ختم ہو جاتا ہے۔

یادداشت

کتاب الادویہ حصہ دوم المعروف مخزن المفردات مصنفہ حکیم محمد کبیر الدین صاحب مرحوم (خدا انہیں اپنی رحمتوں کی آغوش میں لے آمین) مولی کے افعال و اثرات کے بارے میں لکھتے ہیں۔

کر مولی کے دو جوہر جو ایک دوسرے کے متضاد پائے جاتے ہیں ایک جوہر ارضی ہے جو غلیظ اور دیر ہضم ہوتا ہے اور دوسرا جوہر گرم اور لطیف ہے اسی جوہر کی بنا پر مولی ملطف ہاضم، کاسر ریاح، مدر بول اور محلل ورم محلل ہے "

آگے لکھتے ہیں " لیکن اپنے ارضی جوہر کی بنا پر خود دیر ہضم ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ کھانا ہضم ہونے کے باوجود عرصہ تک ڈکاریں آتی ہیں۔ جن میں مولی کی بو ہوتی ہے

یاد رکھیں ارضی جوہر تو ہر غذا دوا کا جزو ہے کوئی غذا یا دوا دیر ہضم ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا کہ وہ اپنی ارضی جوہر کی وجہ سے دیر ہضم ہے۔ بلکہ یہ صفت اس کے مزاج تر گرم کی وجہ سے ہوتی ہے یعنی تری کی کثرت کی وجہ سے دیر ہضم ہے اور گرمی کی وجہ سے کسی قدر ہاضم، ملطف محلل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مولی اعصابی مریضوں کے لئے دیر ہضم اور غدی مریضوں کے لئے ہاضم ہے۔ یاد رکھیں اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء میں پانی کے اثرات زیادہ پائے جاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں اعصابی اغذیہ ادویہ کی نسبت عضلاتی ادویہ اغذیہ جو ہضم ہو جاتی ہیں چونکہ مولی اعصابی اثرات رکھتی ہے اسلئے دیر ہضم ہے

موم

نام | عربی: شمع۔ سندھی: میں، بنگالی: موم، انگریزی: ویکس WAX

تعارف | شہد کی مکھیوں کے چھتے سے شہد علیحدہ کر کے حاصل کیا جاتا ہے۔ ایک مصنوعی موم بھی ہوتا ہے جسے ولائتی موم بھی کہتے ہیں۔

رنگ: ــــــ سیاہی مائل زرد، ولائتی موم سفید

ذائقہ: ــــــ پھیکا، چکنا، بدمزہ۔

مقدار خوراک: ــــــ نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک۔

مزاج : ——— تر گرم ہے

افعال اثرات : ——— اعصابی محرک غدی محلل، عضلاتی مسکن ہے ۔

خواص : ——— محلل، ملین، مسکن اوجاع ۔

فوائد | محلل اورام ہونے کی وجہ سے پرانے اور سخت اورام پر لیپ کرتے ہیں اس کا روغن کشید کر کے ، فالج، لقوی اور دردوں کو تسکین دینے کے لئے مالش کرتے ہیں موم کو کئی مراہم میں شامل کرتے ہیں ۔

ناخونہ

نام | عربی :۔ اکلیل الملک ، فارسی :۔ گیاہ قیصر ، سندھی :۔ ایپسرگ
انگریزی کو مارنس :۔ COUMARIN

تعارف | ایک بوٹی کی پھلیاں ہیں جو چھوٹی چھوٹی کٹے ہوئے ناخن کے برابر ہلالی شکل کی ہوتی ہیں ۔ پھلیوں میں چھوٹے چھوٹے گول بیج ہوتے ہیں بنگال اور بلگام میں بطور سبزی بوتے ہیں وہاں اس کا نام نزایا مشہور ہے ۔

رنگ : ——— بھورا ہے

ذائقہ : ——— قدرے تلخ و چرپرا

مقدار خوراک :۔ ——— ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک

مزاج ——— تر گرم ہے ۔

افعال واثرات | اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے ۔

خواص وفوائد | مسکن درد ، مدر بول ہے ۔ محلل غدد ہونے کی وجہ سے سوزش ورم ، سوزش انثیین سوزش بول میں قدرے تسکین کرتا ہے

ناشپاتی ۔ ناکھ ناکھائی

نام عربی، کمثری ۔ فارسی امرود (جس پھل کو ہم امرود کہتے ہیں اس کا عربی و فارسی نام کچھ نہیں ہے) پنجابی، ناکھاں ۔ سندھی وناکھ انگریزی، پیٹرس PETARS

تعارف :۔ مشہور پھل ہے جنگلی ناشپاتی کو ناکھ کہتے ہیں۔

رنگ :۔ زرد بھوری ہے

ذائقہ :۔ شیریں ہے

مزاج :۔ تر گرم ہے

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے۔ یعنی اعصابی محرک۔ غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے۔

فوائد بہت اچھی مفرح و فرحت بخش ہے حدت جگر و پتہ کی پتھری میں نافع ہے چڑھے ہوئے بخار کو کم کرتی ہے۔ چونکہ اعصابی غدی ہے اس لیے کسی قدر دیر ہضم ہے لہٰذا اسے کم ہی کھانا چاہیے۔ اگر مرچ نمک اور زیرہ ملا کر کھائی جائے تو زیادہ بہتر ہے اس کا پانی مفرحات میں خصوصیت سے ڈالتے ہیں

ناگرموتھا

نام عربی، سعد کوفی ۔ فارسی، مشک زیر زمین ۔ بنگالی، مڈھا پنجابی۔ ڈیلہ گھاس، گجراتی، موتھا، اور انگریزی میں اسے سی پرٹینواس کہتے ہیں۔ C.PERTENIUS

تعارف ایک بوٹی کی گرہ دار جڑ ہے۔ جس میں ہلکی ہلکی خوشبو آتی ہے۔

ذائقہ :۔ ہلکا تلخ خوشبودار

مقدار خوراک : ——— ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک

مقام پیدائش | پنجاب اودھ ، بنگال ، کوفہ ، کوفہ کا اچھا ہوتا ہے اسی لئے اسے سرید کوفی کہتے ہیں ۔

مزاج : ——— تر گرم ہے ۔

افعال و اثرات | اعصابی غدی ہے ، یعنی اعصابی محرک ، غدی محلل ، عضلاتی مسکن ہے ۔

خواص : ——— مقوی دماغ ، مفرح قلب ، مولد شیر ، قابض ، مدر بول عرق آور

فوائد | مقوی دماغ ہونے کی وجہ سے نسیان کے مریض کے لئے بہترین دوا ہے خاص کر غدی تحریک کی وجہ سے ہونے والے

نسیان میں مفید ہے ۔
مفرح قلب ہونے کی وجہ سے اس کے سفوف کو پستانوں پر لیپ کرتے ہیں ۔
چند دنوں کے اندر ہی دودھ بڑھ جاتا ہے ۔
مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے یرقان اصفر میں اس کا خیساندہ پلانا موزوں ہے
چونکہ محرک اعصاب ہے اسلئے اسکے استعمال سے رطوبات کا اخراج بڑھ جاتا ہے
پسینہ کثرت سے آنے لگتا ہے اور پیشاب کی کثرت ہو جاتی ہے اسی وجہ سے اسے
مدر بول کہتے ہیں اپنے اسی اثر کی وجہ سے تقطیر البول اور سوزاک کے مریض کے لئے مفید ہے
محلل غدد ہونے کی وجہ سے بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر لگانے سے سوزش اور درد کو سکون دیتا ہے

ناگ کیسر

نام | ہندی : ناگ کیسر ، فارسی : نارمشک ، مرہٹی : ناگ چمپا ، انگریزی : میسوآ فیریا ، MESUA FERREA

تعارف | ناگ کیسر کا درخت اخروٹ کے درخت کے برابر ہوتا ہے اس کی کلیوں کو سکھا لیتے ہیں

یہ لونگ کے مشابہ ہوتی ہیں لیکن لونگ کی کا منہ بند ہوتا ہے اور اس کی کلی کا منہ کھلا ہوتا ہے۔

رنگ : ــــــــ سرخ سیاہی مائل

ذائقہ : ــــــــ بکسا خوشبودار

مقدار خوراک : ــــــــ تین ماشہ سے ۶ ماشہ تک

مزاج : ــــــــ تر گرم ہے

مقام پیدائش ــــــــ مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) برما

افعال و اثرات اعصابی غدی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی سکن ہے کیمیائی طور پر خون میں کھاری پن بڑھاتا ہے۔

خواص مفرح قلب، دافع زہر ناگ، دافع خشونت، تریاق چھپاکی۔

فوائد ناگ کیسر کو مفرحات میں شامل کر کے خفقان قلب، مالیخولیا اور جنون وغیرہ میں استعمال کراتے ہیں دافع خشونت ہونے کی وجہ سے بواسیر کے لئے فوری اثر ہے اگر چند دن شہد میں ملا کر چٹائیں تو خون بواسیر بند ہو جاتا ہے اسی نسخہ سے چھپاکی کا شدید دورہ چند منٹوں میں ختم ہو جاتا ہے۔

محلل غدد ہونے کی وجہ سے غدی زہروں کے لئے بھی تریاق ہے اسی وجہ سے اسے سانپ کے کاٹے ہوئے شخص کو اندرونی بیرونی طور پر استعمال کراتے ہیں۔

ہاتھا جوڑی

نام عربی: کف مریم، فارسی پنجہ مریم، ہندی: جرجیرہ، بنگلہ، ہتی مورا
انگریزی: ہیلیو ٹروپ HELIO TROPE

تعارف ایک قسم کے گھاس کی جڑ ہے جو ہاتھ سے مشابہ ہوتی ہے پتوں پر کسی قدر رویں ہوتی ہیں۔

رنگ : ــــــــ سیاہی مائل بھورا

پھول : ــــــــــ سرخ اور نیلے جڑ سیاہ ۔
ذائقہ : ــــــــــ تلخ ہے
مقام پیدائش کشمیر کے مرطوب علاقے اور درختوں کے سایہ میں ہوتی ہے ۔
مزاج : ــــــــــ تر گرم ہے
مقدار خوراک ــــــــــ ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مسکن ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبات صالح کی زیادتی کرتی ہے یعنی رطوبت غریزی کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کو خون میں جمع بھی کرتی ہے ۔

خواص مدر بول، عرق آور، مخرج صفرا، مخرج جنین

فوائد غدی تحریک کی وجہ سے جب قطرہ قطرہ پیشاب آرہا ہو تو اسکے استعمال سے کھل کر پیشاب آنے لگتا ہے ۔

مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے یرقان اصفر کے لیے بہترین دوا ہے ۔ محلل غدد ہونے کی وجہ سے رطوبات کو براہ پسینہ کثرت سے خارج کرتی ہے ۔

جب ضعف اعصاب کی وجہ سے بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ ہو جائے تو اس کو کھلانا تو کجا صرف اس کو ہاتھ میں پکڑ لینے سے ہی بچہ پیدا ہو جاتا ہے ۔ اس نسبت سے اسے مخرج جنین کہتے ہیں ۔

حصہ اعصابی غدی ختم شد

بچھناگ

نام عربی: بیش، خانق النمر، فارسی: بشناگ، پنجابی: مٹھا تیلیا، یا مٹھا زہر، ہندی: سنگھیا، سندھی: بچھناگ، گجراتی: وچھناگ، کاغانی: موہری، سنسکرت: وش، انگریزی: ایکونائٹ

تعارف بیش، یعنی بچھناگ ایک نبات کی جڑ ہے جو ہماری ملکی دوا ہے اسمیں کسی قسم کی بو نہیں آتی اس کا پودا قریباً ایک بالشت لمبا ہوتا ہے پتے کاسنی کے پتوں جیسے پھول ارغوانی رنگ کے گچھوں کی شکل میں اور تخم سوئے کے تخم کے مشابہ ہوتے ہیں اس کی جڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گائے کے پیشاب میں تین روز تک رکھتے ہیں جس سے اس کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے اس کا جز مؤثرہ ایکونیٹین ہے جو ایک سیر میں قریباً ۳ ماشہ پایا جاتا ہے اگرچہ اس کا ہر جز تاثیر کے لحاظ سے یکساں ہے لیکن زیادہ تر اس کی جڑ دواءً مستعمل ہے

رنگ: ———— باہر سے بالکل سیاہ اندر سے سفیدی مائل خاکستری۔

مزاج: ———— اعصابی عضلاتی۔ سرد تر درجہ چہارم۔

ذائقہ ———— تلخ ہے

مقام پیدائش ہزارہ۔ اور علاقہ متصل مالاکنڈ، خیبر، مغربی پاکستان کماؤں، گڑھوال۔ یوپی، نیپال، بھوٹان کے اونچے پہاڑوں پر اس کی پیدائش ہوتی ہے۔

مقدار خوراک: ———— نصف چاول سے ۲ چاول

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیاوی طور پر خون میں بلغم اور بے شمار رقیق رطوبات کا اضافہ کر دیتا ہے منہ اور گلے میں لگ جانے تو منہ سے لعاب دہن جاری ہو جاتا ہے زبان اور گلا بے حس اور سن ہو جاتے ہیں لیکن تھوڑی دیر بعد ہی جلن

سی محسوس ہونے لگتی ہے جلتی ہوئی جگہ یا زخم پر لگانے سے اس کا اثر خون میں شامل ہوکر اندرونی اعضا کو متاثر کردیتا ہے اور اپنی تاثیرات مسکنہ و مخدرہ واضح کردیتا ہے ناک میں لگائیں۔ تو ٹھنڈک اور جھنجھناہٹ ہوکر چھینکیں آنی شروع ہوجاتی ہیں۔ ناک سے رقیق سفید رنگ کا پانی جاری ہوجاتا ہے اسی طرح آنکھوں میں لگ جاتے تو آنکھوں میں جلن کے ساتھ پانی آنا شروع ہوجاتا ہے اور آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں لیکن اس کے برعکس جلد پر اس کا کوئی خاص اثر معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں اگر زیادہ دیر تک جلد کو بطور لیپ لگا دیا جائے تو جذب ہوکر ٹھنڈک اور جھنجھناہٹ پیدا کرتا ہے مقامی طور پر جگہ سن ہوجاتی ہے اندرونی طور پر زیادہ مقدار میں معدہ، انتڑیوں میں سوزش جس سے قے، متلی اور اسہال جاری ہوجاتے ہیں۔

خواص و فوائد یہ دوا ہر قسم کے شدید ورموں اور بخاروں میں فائدہ دیتی ہے کیونکہ اورام کے مقام پر دوران خون کثرت سے اکٹھا ہورہا ہوتا ہے جس سے ورم میں انتہائی شدت ہوکر موت واقع ہوسکتی ہے۔ مثلاً ورم جگر، ورم قلب یا ایسے اورام یا پھوڑے جو انتہائی سخت اور سرخ ہوں عموماً اس قسم کے ورم گردقسم کے پھوڑے بھی ہوتے ہیں ان کے ابتدا میں یہ دوا تریاق کا کام دیتی ہے کیونکہ ان اورام کی طرف دوران خون کم ہوجاتا ہے جس سے شدت درد میں اضافہ ہونا بند ہوجاتا ہے چونکہ اس کے استعمال سے قلب کے فعل میں نمایاں کمی آجاتی ہے اس لئے ایسے اورام میں دوران خون کی آمد بند ہوجاتی ہے جس سے آہستہ آہستہ طبیعت مدبر بدن مرض پر قابو پالیتی ہے اور مریض کو آرام آجاتا ہے۔

اسی طرح چونکہ بخاروں کی شدت میں کسی نہ کسی عضو رئیس کی طرف دوران خون تیز ہوتا ہے اسلئے اسمیں دوران خون بڑھ کر ورم کی صورت پیدا کردیتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض بخاروں میں ورم ہوکر موت واقع ہوجایا کرتی ہے مثلاً شدت بخار میں دماغ میں یا دماغ کے پردوں میں ورم ہوکر سرسام کی صورت پیدا ہوجاتی ہے ایسی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں اس کا فوری استعمال فائدہ مند رہتا ہے تاکہ دوران خون کم ہوکر ورم کی صورت واقع نہ ہو۔

چونکہ اس دوا کا خاصا اعضا میں مخدر و مسکن حالت کو کام کر دیتا ہے اسلئے یہ دوا شدید قسم کے دردوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں بیرونی طور پر اس کے استعمال بطور مالش دردوں کے لئے فائدہ مند ہے۔

چونکہ یہ دوا اعصاب میں انتہائی تحریک پیدا کر دیتی ہے اس لئے اس کے استعمال سے جسم میں رطوبات بڑھ جاتی ہیں اسلئے یہ دوا انتہائی ضعف دماغ کی صورت میں فوری فائدہ ظاہر کرتی ہے۔ خصوصاً مریض ہسٹیریا جو دورہ پڑتا اور بچ گیا ہوا دو جنوں کی حالت میں ہو

چونکہ بیش کے استعمال سے رطوبات بڑھ کر اخراج پانا شروع ہو جاتی ہے اس لئے یہ دوا پیچش اور مروڑ کی صورت میں فائدہ مند ہے، کیونکہ پیچش میں سدہ عموماً ہوا ہی کرتا ہے اور پیچش کے پاخانوں کو دستوں کی صورت میں بدلنا پڑتا ہے اس دوا سے یہ عمل بخوبی کیا جاسکتا ہے اس کی قلیل مقدار سے پیچش اور مروڑ مزمن ہی کیوں نہ ہوں چند دنوں میں درست ہو جاتے ہیں۔

جب دماغ کے اعضاء میں رطوبات خشک ہو کر درد سر کا باعث ہوں ایسی صورت میں اس دوا کی نسوار سے چھینکیں آکر تمام مواد خارج ہو جاتا ہے۔

چونکہ اس دوا کا تیسرا فعل قلب و حرکتی اعضا میں تسکین پیدا کرنا ہے اس لئے جب اختلاج قلب کا عارضہ ہو یا خشک دمہ کی صورت ہو تو اس دوا کے استعمال سے بہت جلد قلب و پھیپھڑوں کے اختلاجی کیفیت دور ہو جاتی ہے مریض سکھ کا سانس لیتا ہے۔

ایسے زخم جن کے منہ موٹے اور سخت ہو گئے ہوں اور مزمن صورت اختیار کر گئے ہوں کسی دوا سے ٹھیک نہ ہوتے ہوں تو ایسے موقع پر یہ دوا کام کرتی ہے کیونکہ اس دوا کا خاصہ ہی یہ ہے کہ مقام ماؤف پر رطوبات کی بارش کر دے جس سے اعصابی سختی نرمی میں بدل کر آرام کی صورت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ قروح خبیثہ میں انتہائی خشکی اور رطوبات کی کمی ہوا کرتی ہے۔

چونکہ بیش انتہائی اعصابی تحریک پیدا کرتا ہے دوران خون اور جوش خون کو ٹھنڈا کرتا ہے اس لئے یہ دوا جوش خون اور جوش خون سے پیدا ہونے والی تمام علامات

یلاب لے حد مفید ہے خصوصاً چھپا کی ہیں ۔

جیساکہ اوپر مذکور ہوا ہے کہ اس کے استعمال سے رطوبات جسم خارج ہوکر حرارت جسم کم ہونا شروع ہوجاتی ہے اس لئے یہ دوا، انتہائی گرمی خشکی میں آب حیات سے کم نہیں اس سے ایک طرف گرمی خشکی سے پیدا ہونے والی علامات رفع ہوجاتی ہیں جن میں ہاتھ پاؤں کی جلن، پیشاب کی جلن، سینہ کی جلن شامل ہیں دوسری طرف صفراوی علامات جن میں خاص طور پر یرقان ہے فوراً رفع ہوجاتے ہیں ۔

نوٹ

یادداشت اور جہاں اس کے اتنے خواص و فوائد ہیں وہاں اس کے استعمال سے نقصان اس سے بھی زیادہ ہوسکتا ہے کیونکہ یہ نہایت ہی خطرناک زہر ہے اس کا غلط استعمال یا اس کو ذرا سی زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے فوراً موت واقع ہوجاتی ہے چونکہ اس کا ذائقہ قدرے میٹھا ہے اس لئے اسے میٹھا زہر بھی کہتے ہیں دشمن اپنی دشمنی کا بدلہ لینے کے لئے اسے ایک خطرناک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ افریقہ کے وحشی لوگ اپنے تیروں کو اسی زہر میں بجھاتے تھے ۔

یادداشت ۲ اگر کوئی شخص غلطی سے کھالے یا اسے دھوکہ سے کھلا دیا جائے جس سے انسان میں زہر کی علامات پیدا ہوجائیں تو صحیح تشخیص کرکے زہر کے اثرات کو بے اثر کرنے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کریں ۔

۱۔ اگر مریض بے ہوش نہ ہوگیا ہو تو فوراً اسکے معدے کو جدوار ملے پانی سے دھونا چاہیئے پھر ایک ایک ماشہ کی مقدار میں جدوار (نربسی) ہر پانچ منٹ بعد ہمراہ ہتوہ کے استعمال کرائیں ۔

۲:۔ اگر جدوار نہ مل سکے تو فوراً ہر وہ دوا جس سے دوران خون تیز ہو جائے اور قلب کی رفتار تیز ہو جائے استعمال کرنی چاہیئے جن میں درج ذیل عضلاتی ادویہ قابل ذکر ہیں۔ کچلہ، لونگ، باراں سنگا، شنگرف، زعفران، سرخ مرچ، سونٹھ، لہسن وغیرہ اپنی اپنی مقررہ مقداروں میں ہر پانچ منٹ بعد کھلائیں جب مریض کو قدرے آرام معلوم ہو تو ان تریاقات کا وقفہ استعمال بڑھا دینا چاہیئے۔

۳:۔ مریض کو اگر نیند آئے تو اسے سونے نہیں دینا چاہیئے جب تک اس پر زہر کے اثرات کم نہ ہو جائیں۔

یادداشت

بڑی بڑی مخزن الادویہ اور مخزن المفردات میں جب بیش کے افعال، خواص و فوائد کو دیکھا جاتا تو سب کتب میں ایک ہی قسم کے افعال و خواص لکھے ہیں۔ جو نظریہ مفرد اعضا کے مطابق سب کے سب اعصابی عضلاتی ہیں یعنی ان کے استعمال سے رطوبات جسم بڑھ جاتی ہیں اور ان کا اخراج بھی بڑھ جاتا ہے انتہائی ضعف قلب پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے قے و دست شروع ہو جاتے ہیں یہی افعال و اثرات بچھناگ کے ہیں۔ لیکن ان کتب میں افعال و خواص کے بالکل برعکس اس کا مزاج گرم خشک لکھا ہے حالانکہ جو ادویہ بھی مولد بلغم، مولد رطوبات اور ادرار رطوبات بڑھا دیتی ہوں وہ ہمیشہ سرد تر ہی ہوا کرتی ہیں نا کہ گرم خشک۔

دوسرے گرم خشک ادویہ کا خاصا یہ ہے کہ وہ بلغم کو ختم کر دیتی ہیں صفراء کی پیدائش بڑھا دیتی ہیں حتےٰ کہ یرقان تک پیدا کر دیتی ہیں۔

تیسری اور اہم بات یہ ہے کہ گرم خشک اشیاء سے رطوبات کے ادرار کی بجائے خون کا اخراج بڑھ جایا کرتا ہے لیکن اس سے نہیں۔

چوتھی حقیقت یہ ہے کہ گرم خشک اشیا منوم، مخدر اور مسکن

درد نہیں ہوا کرتی۔

مجربات

چونکہ بچھناگ (بیش) ایک خطرناک زہر ہے اس لئے اسکے مرکبات بنانے میں بھی بہت احتیاط برتی جاتی ہے یعنی مقدار خوراک زیادہ نہیں ہونی چاہیئے صحیح مقدار خوراک پر اسے مدبر کرنے یا کسی قسم کی اصلاح کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہوالشافی: بچھناگ (بیش) ۳ ماشہ چینی ۱/۲ سیر میں کرش مسرمہ بنالیں۔

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی فوائد مندرجہ بالا۔

اکسیر وجاع!

ہوالشافی: بیش ۳ ماشہ ہیٹاسوڈا ۳ تولے، سرنجاں شیریں ۴ تولے۔

مقدار خوراک ۱/۲ رتی سے ۲ رتی۔

دونوں نسخہ جات بے ضرر ہیں حسب ضرورت استعمال کرکے خاطر خواہ فوائد حاصل کریں ان نسخہ جات میں بھی بیش کو مدبر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

برہمی بوٹی

نام اردو اور پنجابی میں برہمی بوٹی، بنگالی برتھل کری: تامل، غیر برہمی۔ انگریزی: انڈین پینی واٹ INDIAN PENNY WORT

تعارف برہمی بوٹی ایک قسم کی مفروش بوٹی ہے اسکے پتے بالکل سوڑے کے پتوں جیسے ہوتے ہیں لیکن حجم میں گول اٹھنی جتنے ہوئے ہیں باریک باریک شاخیں زمین پر مفروش ہوتی ہیں برہم ڈنڈی اور برہمی بوٹی نام کی مشابہت رکھتی ہیں لیکن دونوں مختلف ہیں۔

ذائقہ: ———— تلخ چرپرا ہے۔

رنگ: ———— پتے سبز شاخ کا رنگ سرخی مائل۔

مزاج : ـــــــــــ اعصابی عضلاتی

مقام پیدائش برہمی بوٹی مرطوب اور نم دار جگہ پر ہوتی ہے خصوصاً جموں، ہری پور (ہزارہ) شملہ، دھرم سالہ اور کانگڑھ کے پہاڑی علاقوں کے علاوہ نہروں کھالوں اور دریاؤں کے کنارے پر پائی جاتی ہے۔

مقدار خوراک تازہ برہمی بوٹی ۱/۲ ۱ ماشہ سے تین ماشہ تک خشک سفوف ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔

افعال و اثرات اعصابی محرک، غدی محلل، اور عضلاتی مقوی ہے ضعف قلب پیدا کرتی ہے۔

مواقع استعمال و فوائد برہمی بوٹی چونکہ اعصابی محرک ہے اسلئے ضعف دماغ کی حالت میں اور حافظہ کی کمزوری اور نسیان کے لئے شربت یا سفوف کی شکل میں استعمال کی جاتی ہے۔

جب ضعف دماغ کی وجہ سے دردسر اور ضعف بصارت کا عارضہ ہو جائے برہمی بوٹی ۴ ماشہ کو مغز بادام ۱۰ عدد، مغز کدو ۶ ماشہ مرچ سیاہ ۷ عدد الائچی خورد ۶ دانہ کے ہمراہ بطور ٹھنڈائی رگڑ کر پیئیں تو دردسر اور ضعف بصارت درست ہو جائے گا۔ حافظہ کو تقویت ملتی ہے۔

چونکہ اعصابی ہے اس لیے جسم میں حرارت اور خشکی کو کم کر کے گرمی اور خشکی سے پیدا شدہ علامات کو کلی طور پر ختم کر دیتی ہے۔

یاد رکھیں برہمی بوٹی کے اثرات کو تیز کرنے کے لیے اس کے ہمراہ دودھ کا استعمال زیادہ کرائیں۔ ویدک حضرات اس کا ایک مرکب بناتے ہیں جس کا نام برہمی گھرت ہے جو سودا اور جنون کے مریضوں کے لئے اعلیٰ درجہ کا مرکب ہے۔

برہمی بوٹی کو زیادہ وزن میں استعمال کرنے سے حرارت جسم کم ہو کر انتہائی ضعف قلب پیدا ہو جاتا ہے گردے اور مثانہ میں رطوبات کا اخراج زیادہ ہو جاتا ہے

جس سے ضعف گردہ و مثانہ ہوکر سلسل بول کی شکایت بھی ہو جایا کرتی ہے اس لئے اسے مقررہ مقدار میں بھی تین ماہ سے زائد استعمال نہ کرنا چاہیئے ورنہ سمی اثرات پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔

یادداشت

۱:- ہر بری بوٹی کے افعال و اثرات تو ہر ایک مفردات کی کتاب میں ایک ہی جیسے لکھے ہوتے ہیں جو مجموعی طور پر محرک و مقوی دماغ، مسمن بدن، مدر بول، مفرح دماغ، تقویت، دماغ و حافظ، ضعف دماغ و ضعف بصارت وغیرہ کے لئے مفید لکھا ہے دوسرے اس کو جہاں اور جس مرض میں استعمال کی تاکید کی گئی ہے وہاں صرف دودھ کے ساتھ ہی لکھا ہے۔ جو خود اعصابی عضلاتی ہے جو اس دوا کے فوائد و افعال ہیں وہ بھی سب اعصابی عضلاتی ہیں یعنی سرد تر ہیں لیکن بعض کتب کے مصنفوں نے یہ یہ افعال و اثرات لکھنے کے ساتھ بالکل الٹا اس کا مزاج گرم خشک لکھا ہے۔

——— لطف کی بات یہ ہے کہ اس میں حرارت کی کوئی بھی علامت نہیں پائی جاتی مثلاً اس کے استعمال سے صفرا کی کوئی علامت پیدا ہو یا یہ مدر حیض ہی ہو یا یہ جسم میں کہیں جلن یا پیشاب و پاخانہ اور سینہ میں جلن کردے لیکن اس دوا کو چاہئے جتنی زیادہ مقدار میں بھی استعمال کرایا جائے لیکن ایسی کوئی علامت پیدا نہیں ہوسکتی پھر یہ گرم خشک کیسے تسلیم کی جاسکتی ہے لہٰذا لامحالہ مندرجہ بالا افعال کی وجہ سے اسے اعصابی عضلاتی ہی تسلیم کرنا پڑے گا۔

۲:- بعض نے اسے سرد خشک بھی لکھا ہے لیکن وہ بھی غلط ہے کیونکہ اسمیں خشکی کی کوئی بھی علامت نہیں پائی جاتی۔

۳:- تیسرے سرد خشک ادویہ مدر بول نہیں ہوا کرتیں ہمیشہ وہ

دوا ہی مدر بول ہو سکتی ہے جس میں تری کا اثر غالب ہو۔

ہوالشافی :- برہمی بوٹی، گل سرخ، مغز بادام ہر ایک ہم وزن

ترکیب تیاری — برہمی بوٹی اور گل سرخ کو باریک کر کے مغز بادام کوفتہ ملا دیں۔

مقدار خوراک ـــــ ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ ہمراہ دودھ

فوائد — مندرجہ بالا فوائد حاصل کرنے کے لئے استعمال کریں بے حد مقوی دماغ، ومفرح قلب ہے ہر قسم کی جلن چاہے سینہ میں ہو یا مثانہ میں سوزاک کی جلن کو فوراً فائدہ کرتا ہے پیچش کے رفع کرنے کے لئے اعلیٰ درجے کی دوا ہے چھپاکی میں مفید پایا گیا ہے بے چینی، بے خوابی، درد سر میں فوری فائدہ مند ہے

بوٹی فرید

نام — ہندی، جامنی کی بیل، سندھی :- کرسس، سنسکرت :- پاتال گرڑی
انگریزی :- پیڈالیم میوریکس PEDALIUM MUREX

تعارف — بوٹی فرید ایسی موٹی بیل ہے اس کے پتے تکون کی شکل کے ایک انچ سے ڈیڑھ انچ لمبے ہوتے ہیں لیکن سروں پر گولائی میں ہوتے ہیں اس کا پھل پتلا سا چھلکے کی مانند ہوتا ہے۔ اندر ایک گٹھلی ہوتی ہے

رنگ : ـــــ پتے سبز اور بیل بھی سبز ہوتی ہے

پھل : ـــــ گہرا سرخ ہوتا ہے

ذائقہ : ـــــ پھیکا ہے

مزاج : ـــــ اعصابی عضلاتی۔

مقدار خوراک ـــــ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

مقام پیدائش ڈیرہ ڈون، ہردوار (یوپی) سے لے کر مالابار اور برما تک ہر جگہ ہوتی ہے۔

افعال و اثرات اعصابی محرک، غدی محلل، عضلاتی مقوی ملین و ملطف ہے۔

خواص و فوائد اعصابی عضلاتی ہونے کی وجہ سے جلن دار زخموں پھوڑے پھنسیوں اور آگ سے جلے ہوئے زخموں پر طلاء لگانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے عموماً اس مقصد کے لئے اسے میٹھے تیل میں پکا کر لگاتے ہیں۔

چونکہ انتہائی سرد اور لیس دار ہے اس لئے اسے کے پتوں کو رگڑ کر پانی میں ملا دیں تو پانی گاڑھا اور لیس دار ہو جاتا ہے۔

برما کے لوگ اس کو بطور ملین اور قاطع صفرا و حرارت استعمال کرتے ہیں۔ اندرونی طور پر پیشاب کی جلن سوزاک اور مثانہ کی جلن و کھجلی کو دور کرتی ہے۔

بھنڈی

نام عربی: رہامیا، فارسی: بامیہ، ہندی: رام ترئی، بنگالی: ڈھیرس، سندھی: بھنڈیوں، گجراتی: بھینڈو، مرہٹی: بھنڈا،
انگریزی: OKRA CAPSULES LADIES FINGERS

تعارف مشہور عام سبز ترکاری ہے یہ ایک پودے کا چار یا پانچ پہلو تقریباً چھ انچ لمبا پھل ہے اس کے اوپر باریک باریک چبھنے والا رواں ہوتا ہے پھل کے اندر کئی خانے ہوتے ہیں جن میں مٹر کی مانند گول گول دانے بھرے ہوتے ہیں اس کا تمام پودا اور پھل و بیج لعاب دار ہوتے ہیں پودے کا رنگ قدرے سرخ۔

رنگ ــــــ پتے، پھل کا رنگ سیاہ بیج سبز و سیاہ

ذائقہ :۔ پھیکا لعاب دار

مقام پیدائش :۔ تمام ہندوپاکستان میں پائی جاتی ہے۔

مقدار خوراک :۔ سبزی کی صورت میں حسب منشا بیج ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ

مزاج :۔ اعصابی عضلاتی سرد تر۔

افعال واثرات محرک اعصاب، مخل غدد اور مقوم قلب ہے۔ مولد بلغم، نفاخ اور دیر ہضم ہے۔ مسکن، مزلق، اور مغلظ منی وملین ہے۔

خواص وفوائد بھنڈی کو بطور سبزی پکا کر بکثرت استعمال کیا جاتا ہے چونکہ اسمیں حرارت نہیں ہے اس لئے دیر ہضم اور نفاخ ہے چونکہ ہضم دیر سے ہوتی ہے اس لئے قلیل الغذا ہے۔

صفراوی مزاج کے اشخاص کے لئے پیچش، زخم امعا، سوزاک اور جلن دار کھانسی میں کھلانا بہتر ہے پیچش اور سوزاک میں تو اس کا لعاب نکال کر پلانا بے حد مفید ہے۔

چونکہ ملین ہے اس لئے قبض کشائی کرتا ہے۔

سرعت انزال میں جب منی حرارت کی کثرت کی وجہ سے انتہائی رقیق ہو جائے تو اسکا کھلانا مغلظ منی ہے اسی طرح غدی مخل ہونے کی وجہ سے اعضائے بول کی خراش مثلاً ورم مثانہ، عسر البول، سوزش بول میں ½ پاؤ بھنڈی کی پھلیاں ½ ۱ پاؤ پانی ابال کر اور شکر ملا کر پلاتے ہیں جب اس کا موسم نہ ہو تو اس کے بیج یا خشک پھلیاں سفوف بنا کر کھلائی جاتی ہیں۔

بہیدانہ

نام عربی :۔ حب السفرجل، فارسی تخم بہ یا تخم سفرجل، اردو :۔ تخم بہی
انگریزی :۔ QUINCE SEEDS

تعارف :۔ بہی کے لعاب دار بیج ہیں۔

ذائقہ :۔ پھیکا لیسدار ہے

رنگ: سیاہی مائل سرخ

مقام پیدائش: سطح سمندر سے ۵ ہزار فٹ کی بلندی تک گرم علاقوں میں۔

مزاج: اعصابی عضلاتی، سرد تر، درجہ دوم

افعال و اثرات: محرک اعصاب، محلل جگر، مقوی قلب ہے۔ مزلق امعاء۔ ملطف سینہ و دماغ اور مفرح قلب ہے۔

خواص و فوائد: بیہدانہ محرک اعصاب ہونے کی وجہ سے غدی امراض و علامات کے لئے اعلیٰ درجہ کی بے ضرر دوا ہے آگ سے جلے ہوئے مقام پر اس کا لعاب لگانا فوراً ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔
چونکہ لعاب دار ہے اس لئے اس کا لعاب سوزش امعاء، پیچش اور خشک کھانسی میں بے حد مفید ہے حلق کی خشونت اور زبان کی خشکی میں اس کا لعاب چٹانا فوری فائدہ مند ہے۔
بیہدانہ چونکہ اعصابی عضلاتی ہے اس لئے بند نزلہ کو جاری کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں دق سل کے مریضوں کی بلغم خارج کرنے کے لئے شربت اعجاز میں ملا کر استعمال کرتے ہیں اعصابی عضلاتی ہونے کی وجہ سے نہایت عمدہ مبرد و مسکن العطش ہے صفراء حرارت سے جو پیاس دغشیان ہو اسے فوراً روکتا ہے اس کے علاوہ سرفہ، یرقان، نفث الدم بولدم کے لئے خصوصیت سے مفید ہے شربت اعجاز کا جزو اعظم ہے۔

شربت اعجاز

ہوالشافی: عناب ولائتی میوہ دانہ، سپستان ساڑھے دانہ، کتیرہ صمغ عربی ہر ایک دس ماشہ، بیہدانہ ڈیڑھ تولہ، اصل السوس (ملٹھی)، تخم خطمی، تخم خبازی، ریشہ خطمی، گل بنفشہ ہر ایک دو تولہ، برگ بانسہ ۱۲ ماشہ۔

ترکیب تیاری: گوند کتیرا اور گوند کیکر کے علاوہ سب ادویات پانی میں جوش دے کر مل چھان لیں پھر شکر سفید ایک سیر شامل کر کے

شربت کا قوام بنائیں بعدازں گوندیں پیس کر شربت میں ملادیں ۔

خواص وفوائد اعصابی غدی شربت ہے خشک کھانسی، سینہ کی جلن اور دق وسل کے لئے مفید ہے ۔ نفث الدم، بول الدم کے لئے لاجواب ہے ۔

بید مشک

نام ہندی :۔ بید مشک ، فارسی :۔ گربہ بید ، عربی :۔ خلاف بلخی ، انگریزی :۔ SALLOW

تعارف ایک مشہور درخت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ۔ ۱ :۔ بید سادہ ، ۲ :۔ بید مشک ،

بید سادہ کا درخت ، بید مشک سے قدرے بڑا ہوتا ہے دونوں قسموں کے پھول ملتے جلتے ہیں لیکن بید مشک کے پھول خوشبو زیادہ رکھتے ہیں ۔
بید مشک کے پھول لمبے بیدھے ، اور بلی کی دم کی طرح ملائم ہوتے ہیں اس کی چھال سیاہی مائل نیلگوں یا زردی مائل سرخ ہوتے ہیں ۔ چھال پر لمبائی کے رخ بے ڈھنگے دراڑ ہوتے ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ اس پر موسم بہار میں پتوں سے پہلے پھول نکلتے ہیں ۔

مقام پیدائش ہند پاکستان میں بہت پایا جاتا ہے خصوصاً پاکستان میں لاہور، پشاور اور ہندوستان میں کشمیر اور روہیل کھنڈ ۔

بید مشک کا اصل وطن ایران ہے ۔ بید مشک کے چھال میں پیلے بیلن "سے نین پائے جاتے ہیں "

رنگ : پھول ہلکے سبز، چھال سیاہی میل نیلگوں، بعض جگہ زردی مائل سرخ ۔

ذائقہ :ــــــــ تیز ہے ۔

مزاج :ــــــــ اعصابی عضلاتی (سرد تر)

مقدار خوراک :۔ تازہ رس دو تولے سے ۵ تولے تک

عرق ۵ تولے سے ۱۰ تولے تک۔

افعال و اثرات محرک دماغ و اعصاب، محلل جگر اور مقوی قلب ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبت صالح پیدا کرتا ہے مسکن ملطف اور مفرح ہے۔

خواص و فوائد محرک دماغ و اعصاب ہونے کی وجہ سے مسکن حرارت ہے جگر میں تحلیل کر کے جگر کے ہر قسم کے سدوں کو کھولتا ہے مخرج حرارت ہونے کی وجہ سے گرمی کی پیاس نیز اور خفقان قلب کو بے حد مفید ہے۔

چونکہ نہایت خوشبودار ہے اسلئے قلب میں تسکین پیدا کر کے مفرح قلب صورت پیدا کرتا ہے صفراوی درد سر میں بے حد مفید ہے اس مقصد کے لئے اسے رومال میں لگا کر سونگھنا چاہیئے صفراوی بخاروں میں کثرت سے مستعمل ہے۔

یورپی لوگ بید مشک کی چھال کو سنکونہ کی بجائے بخاروں میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ بید مشک سوائے غدی بخاروں کے اعصابی و عضلاتی بخاروں کے لئے مفید نہیں ہے اس لئے اس کا استعمال اب متروک ہو چکا ہے۔

روح بید مشک اور عرق بید مشک اس کے مشہور مرکبات ہیں۔

یادداشت یاد رکھیں جو دوا محرک اعصاب ہوتی ہے وہ، دماغ و اعصاب کے لئے تو مقوی ہو سکتی ہے لیکن مقوی قلب نہیں۔ بلکہ مسکن قلب ہوگی لیکن خواص المفردات میں اسے مقوی قلب لکھا ہے۔

اسی طرح جو دوا محرک عضلات ہوگی وہ مقوی قلب تو ہو سکتی ہے لیکن مقوی جگر نہیں بلکہ مسکن جگر ہوگی۔ لہٰذا چونکہ بید مشک بھی محرک اعصاب ہے اس لئے یہ مقوی اعصاب تو ہے لیکن مقوی قلب کی بجائے مصفف قلب ہے۔

پاکر

نام پنجابی اردو، گجراتی پیپری برکش، سنسکرت، پکش، انگریزی مد فائکس انفیکٹوریا، F. INFECTORIA

تعارف ایک بہت بڑا سایہ دار درخت ہے جسمیں سے پتے توڑنے پر دودھ نکلتا ہے پتے لمبے لمبے آم کے پتوں جیسے۔ کہا جاتا ہے کہ درختوں میں سب سے سایہ دار درخت پاکر ہی ہے۔

رنگ :ـــــــــ سبز، بھورا ہے

مقام پیدائش :ـــــــــ برما، آسام، بنگال، یوپی۔

ذائقہ :ـــــــــ بدمزہ، پھیکا۔

مزاج :ـــــــــ سرد تر درجہ اول اعصابی عضلاتی

افعال و اثرات محرک دماغ و اثرات، محلل غدد اور جگر مقوی قلب و عضلات ہے کیمیائی طور پر خون میں بلغم رطوبات پیدا کرتا ہے۔

خواص و فوائد چونکہ مولد بلغم اور رطوبات میں اضافہ کرنے والا ہے اس لئے معدہ میں شدید خراش پیدا کرکے رطوبات جمع کردیتا ہے جس سے فوراً قے آنی شروع ہو جاتی ہے بلغم میں اضافہ کرکے تنگی تنفس پیدا کردیتا ہے البتہ غدی دمہ میں خصوصیت سے مفید ہے۔

چونکہ شدید اعصابی عضلاتی ہے اسلئے صفرا کو کم کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ صفرا کی زیادتی سے ہاتھ پاؤں اور سینہ میں جلن ہونا۔ جلن کے ساتھ پیشاب کا آنا اور تقطیر بول میں بکثرت استعمال کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسے قاطع صفرا کہتے ہیں۔

اسکی نرم نازک شاخوں کا سالن پکا کر کھاتے ہیں!!

درخت پاکر کے پتے ہاتھی کا من بھاتا کھاجا ہیں۔

یادداشت : پاکر کا مزاج ہر کتاب المفردات میں سرد

تسلیم کیا ہے لیکن اس کے افعال واثرات اور خواص وفوائد متضاد قسم کے بیان کئے جاتے ہیں "
مثلاً حکیم مظفر حسین صاحب اپنی کتاب المفردات میں لکھتے ہیں کہ "پاکر مغثی وفساد بلغم ہے ۔ دمہ اور پھوڑے پھنسیوں کے لئے مفید ہے قاطع صفراء ہے "
اسی طرح حکیم محبوب عالم صاحب اپنی کتاب المفردات میں لکھتے ہیں کہ " پاکر پھوڑوں ، ورموں ، دالوں اور اعضلہ کے فساد و بلغم کو مفید ہے اس کا پھل صفرا دور کرتا ہے اس کا دودھ مواد کو اندر کی طرف لوٹا دینے والا ہے
سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے اکابرین صاحبان نے ہر دوا کے مزاج کے تحت اس کے افعال واثرات وخواص کیوں نہیں لکھے مثلاً ایک دوا قے آور اور بلغم کے فساد کو دور کرتی ہے تو وہی دوا دمہ کے لئے بھی مفید ہے اور پھوڑے پھنسیوں کو دور کرنے والی بھی تسلیم کیا جاسکتا ہے جو عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی دوا کے افعال تسلیم کئے جاسکتے ہیں لیکن ایسی دوا کا مزاج سرد تر کسی صورت میں بھی تسلیم نہیں کیا جاسکتا سرد تر دوا تو یہ علامات دور کرنے کی بجائے پیدا کیا کرتی ہیں ۔
اگر اس کے یہ افعال واثرات درست بھی تسلیم کرلیں تو قاطع صفرا نہیں ہوسکتی اس قسم کے اعتراضات حکیم محبوب عالم کی تحریر پر علانیہ ہوتے ہیں ———— میرے خیال میں چونکہ پاکر قاطع صفرا ہے مولد رطوبات کی وجہ سے قے آور ہے اور تقطیر البول کے لئے فوری اثر ہے اس لئے یہ تر اثرات کا حامل ہے لیکن چونکہ اسمیں حرارت نام کو بھی نہیں اور حرارت کو کثرت سے خارج کرتا ہے اس لئے اس کا اصل مزاج سرد تر ہی تسلیم کرنا پڑے گا ۔ غدی پھوڑے پھنسیوں اور غدی دمہ کو تو مفید ہوسکتی ہے لیکن بلغمی فساد اور اس سے پیدا ہونے والے پھوڑے پھنسیوں کے

لئے مفید نہیں ہے "

پوئی

نام روکٹھو پودی بنگالی نام ہے ۔ گجراتی :- پوٹھی ، سندھی :- پوٹھی ہندی :- پنی ساگ ، سنسکرت :- پوتکی ، انگریزی :-
MALABAR NIGHTSHADE

تعارف ایک بیل دار بوٹی ہے ۔ گھروں میں عام بوئی جاتی ہے ۔ اس کی چار اقسام ہیں پتے پان کے برابر لیکن ان سے زیادہ موٹے اور لیسدار ہوتے ہیں پھل مکوہ کے پھل سے مشابہ ہوتا ہے ۔

رنگ : ـــــــ پتے سبز نیچے سے روئیں دار

ذائقہ : ـــــــ شیریں و تلخ ہے ۔

مزاج : ـــــــ سرد تر ہے ۔

مقدار خوراک خشک ۲ تولے سے ۵ تولے تک ، تازہ بصورت ساگ پکا کر ½ پاؤ تک ۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی یعنی محرک اعصاب و دماغ محلل جگر مقوی قلب کیمیائی طور پر خون میں رطوبات کی پیدائش بڑھا دیتی ہے ہر مخرج سے رطوبات کا اخراج شروع کر دیتی ہے "

خواص : مسکن تپ و حرارت ، مدر بول ، منوم و مخدر ، دافع سوزش مذی ، مغلظ منی ۔

فوائد اعصابی عضلاتی ہونے کیوجہ سے مخرج و مسکن حرارت ہے چونکہ اعصاب و دماغ میں مشینی تحریک پیدا کر دیتی ہے اسلئے شدید مدر بول ہے چونکہ رطوبات کی پیدائش بڑھا دیتی ہے اس لئے دماغ و اعصاب کی خشکی کو رفع کرنے کے لئے بے حد مفید ہے ۔

چونکہ انتہائی سرد تر ہے اس لئے اعصاب کو سن کر دیتی ہے اس طرح اعصاب

میں محذر و مسکن صورت ہو کر خوب نیند آجاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے منوم تصور کرتے ہیں ________ مسکن و محذر ہونے کی وجہ سے پھوڑے پھنسیوں کے درد میں کمی کرنے کے لئے اس کی پلٹس باندھتے ہیں جس سے ایک طرف درد میں کمی آجاتی ہے دوسری طرف دوران خون میں کمی ہو کر خون واپس چلا جاتا ہے "

چونکہ پتوں میں لعاب دار مادہ زیادہ پایا جاتا ہے اس لئے اس کے پتوں کو مکھن کے ساتھ رگڑ کر جلے ہوئے مقام پر لیپ کرلیتے ہیں۔

گرمی کے دردسر کو رفع کرنے کے لئے اس کا ضماد کرتے ہیں۔

غدی زہروں کے لئے تریاق ہے خصوصاً بچھو کے کاٹے ہوئے مریض کو اس کے تین پتوں کو پیس کر پلانے سے اور مقام گزیدہ پر لگانے سے آرام آجاتا ہے۔

محلل غدد ہونے کی وجہ سے غدی امراض و علامات جن میں پیچش، سوزاک، تقطیر البول میں بے حد مفید پائی ہے۔

اسی طرح جب حرارت و جوش خون سے چھپاکی تنگ کر رہی ہو اس کا اندرونی بیرونی استعمال تریاق کا کام کرتا ہے گلے میں خشکی سے جب آواز بیٹھ جائے تو اس وقت اس کا استعمال خصوصیت سے فائدہ کرتا ہے۔

پھٹ یا پھوٹ

نام — پھٹ پنجابی میں کہتے ہیں، عربی :۔ قثاالبر، فارسی :۔ خیار دشتی، بنگلہ :۔ کاکڑا، سندھی :۔ چھبڑا یبھڑی، انگریزی :۔

RUBESCENT CUCUMBER

تعارف — خربوزہ کی مانند ایک بیل کا پھل ہے اسے فصل خریف میں کاشت کیا جاتا ہے۔ کچی پھٹ سبز لیدار اور چکنی ہوتی ہے پختہ ہونے پر ہلکے پیلے رنگ کی ہو جاتی ہے پھٹ پختہ ہونے پر اکثر پھٹ جایا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے پھٹ کہتے ہیں یہ خربوزہ کے برابر

بلکہ اس سے بھی بڑی ہوتی ہے۔ پھوٹ بطور میوہ کھائی جاتی ہے یاد رکھیں کہ اس میں غذائیت بہت کم اور رطوبتی مواد بہت پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ بہت جلد متعفن ہو جاتی ہے۔

رنگ ــــــ سبز رنگ اور زرد رنگ زیادہ تر زرد رنگ میں ملتی ہے۔

ذائقہ: ــــــ پھیکا، ترشی مائل، خوشبودار

مزاج: ــــــ سرد تر ہے۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی یعنی محرک اعصاب و دماغ، محلل جگر و غدد اور مقوی قلب و عضلات ہے کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات کا اضافہ کرتی ہے بلغم کا اضافہ کرکے بلغمی بخار پیدا کر دیتی ہے اس میں آیوڈین کا جز ہوتا ہے وہی آیوڈین جس کی کمی سے گھیگھے کی بیماری ہو جاتی ہے۔

خواص: ــــــ مفرح، مدر بول، مولد بلغم اور نفاخ ہے۔

فوائد پھوٹ بطور میوہ مستعمل ہے چونکہ اسمیں پھیکا پن زیادہ ہوتا ہے اسے گڑ یا کھانڈ ملا کر کھاتے ہیں اسمیں غذائیت برائے نام ہے اسکے استعمال سے بھوک بند، ثقل اور نفخ پیدا کرتی ہے
مولد بلغم ہونے کی وجہ سے بندش بول اور تقطیر البول میں بکثرت کھلاتے ہیں خصوصیت کے ساتھ کسی مرض میں دوا کے طور پر مستعمل نہیں ہے۔

تخم بالنگو

نام فارسی: تخم بالنگو، عربی: بالنگو، سندھی: تخم بالا، پنجابی: تخم لنگاں تخم بلنگو، انگریزی: LALLEMANTIA ROYLEANUM

تعارف یہ سیاہ رنگ کا ایک بیج ہے جو تخم ریحان سے مشابہ ہے لیکن اس سے قدرے دراز ہوتا ہے۔
تخم بالنگو کو بادرنجبویہ کے بیج سمجھا جاتا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے بادرنجبویہ

کے بیج اس کے تخموں سے قدرے موٹے اور رنگ میں خاکی ہوتے ہیں پانی میں تخم بالنگو ملانے سے سفیدی مائل ہو کر پھول جاتے ہیں۔

رنگ : ——— سیاہ ہے۔

ذائقہ : ——— پھیکا لیسدار

مقدار خوراک : ——— ۳ ماشہ سے ۹ ماشہ تک

مقام پیدائش : ——— پنجاب، سندھ اور بلوچستان

مزاج : ——— اعصابی عضلاتی تر سرد

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی یعنی محرک اعصاب، محلل جگر اور مقوی ومفرح قلب ہے کیمیائی طور پر خون میں بلغم و کھاری پن کا اضافہ کرتا ہے۔

خواص :- مدر بول، دافع حرارت وصفرا، ملین،

خاص خصوصیت | بالنگو میں ایک اعلٰے خصوصیت یہ پائی جاتی ہے کہ اس کو جب پانی یا دودھ میں بھگو دیا جاتا ہے تو فوراً اپنے اندر سے لیسدار مادہ چھوڑ دیتا ہے جو نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ فعلی طور پر انتہائی سرد ہوتا ہے یہی وجہ ہے گرمیوں میں اسے دودھ یا پانی میں ملا کر صفرا و حرارت اور پیاس کی شدت کو رفع کرنے کے لئے پیتے ہیں۔

فوائد | چونکہ مخرج حرارت وصفرا ہے ا رطوبات باردہ کو کثرت سے پیدا کرتا ہے اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے اس لئے دل کی گھبراہٹ خفقان قلب، سوزش معدہ، امعاء کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کے استعمال سے گردوں اور آنتوں کے زخم بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ گردوں اور آنتوں سے پیپ بھی آتی ہو تو بہت تھوڑے عرصہ میں یہ تکلیف دور ہو جاتی ہے جن لوگوں کو خشکی کی زیادتی سے قبض ہو تو ان کے لئے یہ اچھا ملین ہے لیکن جب اس کے استعمال سے بھوک کم ہو جائے تو اس کا استعمال بند کر دینا چاہیئے البتہ

غدی بخاروں میں پیاس کی شدت کم کرنے کے لئے اس کا لعاب نکال کر پلانا بیحد مفید ہے۔ ہر قسم کے پیچش اور مروڑ کو زائل کرتا ہے۔ سوزاک اور تقطیر البول کو نافع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے مدر بول سمجھتے ہیں۔

یاد رکھیں بالنگو ہمیشہ غدی اورام اور غشائے مخاطی کی سوزش کے لئے ہی مفید ہے اور وہ بھی انتہائی صورت میں اور رادع مقصد کے لئے خاص طور پر جمرہ ملہ، جمرہ وغیرہ کی تحلیل اور تسکین کے لئے ضماد مفید ہو سکتا ہے چونکہ یہ غشائے مخاطی کی سوزش کو رفع کرتا ہے اس لئے اس کی سوزش سے جو جلن دار کھانسی ہو اسکے لئے انتہائی مفید ہے اسکے علاوہ سوزشی نزلہ، خناق اور حلق کی سوزش رفع کرنے کے بہترین دوا ہے۔

یادداشت

بالنگو کو ہر کتاب میں گرم تر لکھا گیا ہے لیکن یاد رکھیں اسمیں حرارت نام کو بھی نہیں ہے نہ ہی کوئی علامت اسکے استعمال سے ظاہر ہوتی ہے بلکہ اسکے استعمال سے بارد علامات ہی پیدا ہوتی ہیں۔ غدی سوزش، گرمی، صفرا اور حرارت کی شدت سے پیدا ہونے والی پیاس کو فوراً تسکین دیتا ہے۔

دوسرے نہایت اعلےٰ درجہ کا مدر بول اور مفرح قلب ہونے کی وجہ سے اسے گرم تر نہیں کہہ سکتے یہ افعال و اثرات اعصابی عضلاتی دوا کے ہی ہیں لہٰذا۔ اس کا مزاج اعصابی عضلاتی یعنی سرد تر ہے۔ گرم تر غدی اعصابی نہیں ہے۔

تخم بالنگو کی مرکبات میں استعمال کیا جاتا ہے خمیرہ و شربت گاؤزبان کا جزو اعظم ہے۔

شربت گاؤزبان

ہو الشافی برگ گاؤزبان ۶ تولہ، گل گاؤزبان تین تولہ، بادرنجبویہ ۲½ تولہ، برادہ صندل

سفید، گل سرخ، تخم بالنگو ہر ایک ایک تولہ، عرق گلاب ایک سیر،

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو عرق گلاب میں رات کو بھگو دیں صبح جوش دیں جب نصف عرق رہ جائے تو مل چھان کر شکر سفید ۳ پاؤ ڈال کر شربت کا قوام بنائیں ۔

مقدار خوراک :۔ ایک تولہ سے ۲½ تولہ دن میں چار بار ہمراہ پانی یا دودھ ،

فوائد مقوی دماغ ، مفرح قلب ہے غشی اور خفقان کو زائل کرتا ہے مندرجہ بالا بالنگو کے فوائد حاصل کرنے کے لئے بے ضرر ہے ،

تربوز

نام عربی بطیخ ہندی ، پنجابی :۔ ہندوانہ ، متیرا ، فارسی :۔ خربوزہ ہندی ، سندھی ہندانہ ، انگریزی :۔ واٹر ملین WATER MALON

تعارف ایک مشہور پھل ہے اس کی بیل پھیلتی ہے ۔ بیل کے پتے چوڑے ہوتے ہیں ہند و پاکستان کے ریتلے کھیتوں میں بے شمار پیدا ہوتا ہے عام طور پر اس کی کاشت کی جاتی ہے یہ ایک سیر سے لے کر ایک من تک وزنی ہوتا ہے عام طور پر ۵ سیر سے ۱۵ پندرہ سیر کا بازار میں فروخت ہوتا ہے اس کی پیدائش عام طور گرمیوں کے موسم میں ہوتی ہے شام میں ایک علاقہ رقہ ہے وہاں کا تربوز نہایت شیریں ہوتا ہے ۔ اسے رقی اور زقی کے نام سے بھی عربی لوگ پکارتے ہیں جو اس کی ظاہر صفات کا غماض ہیں ۔

رقی اس لئے کہتے ہیں کہ اسمیں رقیق پانی ہوتا ہے ۔ اور زقی اس لئے کہتے ہیں کہ اسمیں مشک کی طرح پانی ہوتا ہے ۔ پختہ تربوز نہایت شیریں ، خوش مزہ اور بے ریشہ ہوتا ہے ۔

رنگ باہر سے سبز سیاہی مائل اندر سے سفید لیدار ، سرخ ہوتا ہے اسکے باہر سبز سیاہی مائل دھاریاں بھی ہوتی ہیں ۔

ذائقہ کچا بدمزہ، کھاری، پختہ نہایت شیریں خوشبودار اور خوش مزہ
مقام پیدائش تمام ہندوپاکستان شمالی بنگال، صوبہ سرحد اور افغانستان۔
مقدار خوراک : ——— حسب منشا
مزاج : ——— سرد تر، تر تین درجہ، سرد تین درجہ، اعصابی عضلاتی

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک اعصاب و دماغ، محلل جگر و غدد اور مسکن برد و مقوی قلب ہے کیمیائی طور پر خون میں رقت پیدا کرتا ہے اور جسم میں شاید کھاری پن بڑھا کر رطوبات کا ادار شروع کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسکے استعمال سے پیشاب کھل کر آیا کرتا ہے۔

خواص : مبرد مسکن، دافع پیاس، مخرج حرارت و صفرا، مدر بول اور ملین طبع ہے۔

فوائد مبرد و مسکن ہونے کی وجہ سے شدت حرارت اور حرارت و صفرا سے ہونے والی گھبراہٹ بے چینی، پیاس کو تسکین دیتا ہے تربوز کا خشک چھلکا ورم کے بندا میں پانی میں ابال کر باندھنا دافع اثر رکھتا ہے مخرج صفرا و حرارت ہونے کی وجہ سے تپ صفراوی، سوزش بول، سوزاک، یرقان اور اسہال صفراوی میں بے حد مفید ہے گرم مزاجوں کو اعتدال پر رکھنے کے لئے بہترین دوا ہے۔

یاد رکھیں جس دن تربوز کھائیں چاول نہ کھائیں جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک طرف تو تربوز انتہائی سرد تر اور مخرج صفرا ہے دوسری طرف چاول اعصابی عضلاتی اثرات رکھتے ہیں جس سے رطوبات ایک دم پیدا ہو کر ہیضہ جیسی موذی اور خوفناک تکلیف پیدا کر دیتا ہے خشکی کو نیست و نابود کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ خشک کھانسی، جلن دار کھانسی میں خصوصیت سے مفید ہے اسکے اثر کی وجہ سے اس کی مدد سے لعوق نزلہ آب تربوز والا بناتے ہیں جو بے حد مفید ہے۔ اس کا زیادہ اور متواتر کھانا مدر بول اثر رکھتا ہے اپنے ادرار بول کی خصوصیت کی وجہ سے اسے ٹوٹی ہوئی پتھریوں کو خارج کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں اگر اس کا گودا نکال کر برف سے ٹھنڈا کر کے اوپر چینی سے مزید میٹھا کر کے کھائیں تو انتہائی فرحت پیدا کرتا ہے طبیعت کو ہشاش بشاش کرتا ہے لیکن یاد رکھیں اسے شوگر و ذیابیطس

کے مریض استعمال نہ کریں اسکے استعمال سے ذیابیطس ورپیشاب کے ادرار میں شدت ہو جائے گی۔

یادداشت

حکیم مولوی عبدالغنی صاحب اپنی کتاب خزائن الادویہ میں تربوز کے اثرات لکھتے ہیں۔ کہ "تر گرم دوائیں کھانے اور چیزوں کے استعمال سے نقصان پہنچے اور مزاج میں سوداوی بڑھ جائے تو اس سے اصلاح ہوتی ہے۔

آگے لکھتے ہیں "اگر بدن میں صفرا پیدا ہوتا ہو اور وہ اگرچہ تھوڑا ہو مگر نقصان زیادہ پہنچاتا ہو اور اس وجہ سے بدن دبلا پتلا ہو گیا ہو تو یہ بہتر ہے کہ ایسے شخص کے مزاج کی اصلاح اور تدبیر تربوز سے کریں۔

قارئین ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ گرم مزاج صفرا کا ہے اور گرم اغذیہ اغذیہ اشیاء ہمیشہ اپنی ہم مزاج خلط صفرا کو ہی پیدا کیا کرتی ہیں یہ ناممکن ہے کہ اغذیہ ادویہ تو گرم کھائیں اور جسم میں سردی کا اضافہ ہو اور سرد خشک خلط سودا پیدا ہو۔ جیسا کہ حکیم صاحب نے تحریر کیا ہے۔

اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ صفرا تو ضرورت سے کم پیدا ہو اور اس کا نقصان زیادہ ہو ہاں یہ تو ممکن ہے کہ جب صفرا ضرورت سے کم پیدا ہوتا ہو اور اس کی کمی سے جسم میں تکلیف ہو رہی ہو جو سوائے صفرا کی پیدائش کو زیادہ کرنے کے بعد رفع نہیں ہو سکتیں۔ لیکن تربوز تو صفرا کی گرمی اور تیزی اور اسے خارج کرتا ہے جب صفرا پہلے ہی کم ہو گا تو تربوز سے کس طرح تکلیف دور ہو گی اور کس اصول سے ایسے شخص کے مزاج کی اصلاح ہو گی۔

ایک اور بات قابل غور ہے۔ بدن انسان ہمیشہ دو تحریکوں یا خلطوں کی زیادتی سے موٹا ہوا کرتا ہے۔ ۱۔ غدی تحریک اور خلط صفرا کے اعتدال سے
۲۔ اعصابی تحریک اور خلط بلغم سے۔

تشریح اس کی یوں سمجھ لیں کہ غدی تحریک یا گرمی (صفرا) سے عضلات میں تحلیل ہوتی ہے جس سے وہ پھیل جاتے ہیں ایسے شخص کا بدن خوبصورت اور

سنہری رنگ کا چھیرا ہوتا ہے۔

اعصابی تحریک اور خلط بلغم اور رطوبات کے عضلات میں جمع ہونے سے عضلات پھول جاتے ہیں بعض اوقات اس تحریک سے انسان اتنا موٹا ہوجاتا ہے کہ وہ ضروریات زندگی بھی پوری کرنے سے قاصر ہوجاتا ہے۔

اسکے برعکس جب عضلاتی تحریک شروع ہوتی ہے جس سے سودا کی پیدائش شروع ہوجاتی ہے اسی تحریک میں سردی خشکی کی انتہا ہوتی ہے یہی وہ تحریک ہے جس میں عضلات میں تحور کی صورت ہوکر ان کے اندر کی تمام رطوبات خارج ہوجاتی ہیں یا خشک ہوجاتی ہیں جس کے نتیجے میں انسان نہایت دبلا پتلا ہوجاتا ہے۔

لہٰذا یاد رکھیں کہ صفرا کی زیادتی جسم پتلا اور دبلا نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ حکیم صاحب نے تحریر کیا ہے "

تربوز کے بیج

نام ــــــــ عربی بزرالبطیخ ہندی، فارسی، تخم ہندوانہ، سندھی، ہندانے جو بیج

تعارف مشہور عام ہیں شکل میں کدو کے بیجوں جیسے لیکن ان سے سخت اور رنگت میں سیاہی مائل، چمک دار ہیں۔

رنگ : ــــــــ سرخ یا سیاہ، چمکدار اندر سے مغز سفید مثل مغز کدو

ذائقہ : ــــــــ پھیکا قدرے شیریں۔

مقدار خوراک : ــــــــ ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک

مزاج : ــــــــ سرد تر بدرجہ دوم

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی یعنی اعصاب و دماغ پر اس کا محرک اثر ہے جگر میں تحلیل پیدا کر کے خون کی مقدار دل سے کم کردیتا ہے دل و قلب میں تقویت پیدا کرتا ہے "

خواص: ——— مبرد، مرطب، مسمن بدن، مسکن صفرا، خون و مدلل

فوائد تربوز کے تمام افعال و اثرات اسمیں پائے جاتے ہیں دوائی طور پر عموماً تخم تربوز ہی دوائً مستعمل ہے۔ انہیں لاغری جسم، سل ودق، جوش اور خون کے دباؤ، بلڈپریشر، نفث الدم میں استعمال کرتے ہیں۔ چہار مغز میں یہ بھی شامل ہے۔

توری

نام عربی :۔ قیثا ہندی، فارسی :۔ شاہ توری، سندھی :۔ ول توری، گجراتی :۔ جھوم کھڑاں بنگالی :۔ گوشالٹا، انگریزی :۔ L. AUCTARYLILA

تعارف بیل دار نبات کا مشہور پھل ہے۔ عام مشہور سبزی ہے۔ جسکو پنجاب (پاکستان) اور ہند میں عوام و خواص پکا کر کھاتے ہیں اس کی کئی اقسام ہیں گھیا توری جس کا گھیا کدو کی طرح بیرونی پوست چکنا اور ہموار ہوتا ہے دوسری کی بیرونی پوست پر طبائی کے رخ لمبی لمبی کھڑی لکیریں ہوتی ہیں۔ اسے ارہ توری بھی کہتے ہیں۔ تیسری جسامت میں بڑی اور اندرونی طور پر خانہ دار ہوتی ہے پہلی دونوں قسمیں بطور سبزی کے عام کھائی جاتی ہیں اور تقریباً ہر زمیندار اس کی کاشت کرتا ہے یہ درختوں دیواروں اور لکڑی کی باڑوں پر بھی چڑھ جاتی ہیں۔

رنگ :۔ ارہ توری سبزی مائل سفید، گھیا توری سبزی مائل سیاہ، پھول دونوں کے زرد۔

مقام پیدائش: ——— ہندو پاکستان میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔

مقدار خوراک ——— بطور سبزی حسب منشاء

مزاج ——— اعصابی عضلاتی، سرد تر، درجہ اوّل

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی افعال و اثرات کی حامل ہے یعنی اعصاب و دماغ کو مشینی طور پر تحریک دے دیتی ہے غدد میں تحلیل پیدا کر کے حرارت کو شدید طور پر خارج کرتی ہے کیمیائی طور پر خون میں رقت اور رطوبات رقیق کا اضافہ کر دیتی ہے۔

خواص : ——— مسکن حرارت، مخرج صفرا، ملین، مخرج رطوبات۔

فوائد اعصاب دماغی کو طاقت بخشتی ہے بلغم کو رقیق کرکے خارج کرتا ہے صفراوی حرارت کا اخراج کرکے تسکین کا باعث بنتی ہے بدن کی زردی دور کرتی ہے۔

چونکہ رطوبات کا ادرار کرتی ہے اس لئے نہایت اچھی مدربول بھی ہے۔ گردوں کے اعصابی نظام میں تحریک دے کر پیشاب خوب کھول کر لاتی ہے پیشاب کی نالی کی سوزش اور جلن کو دور کرتی ہے اسکے علاوہ، سوزاک، بول الدم، بواسیر کے خون کو بند کرنے کے لئے اغذائیے دوائی ہے۔

گرم بخاروں میں بغیر گوشت اور مرچ سیاہ کے ساتھ پکاکر کھانا بے حد مفید ہے گھیا کدو کی نسبت زود ہضم ہے موسم برسات میں کثرت سے کھانا ہیضہ پیدا کرتی ہے۔ گرم امراض (غدی امراض) اور گرم مزاج اشخاص کیلئے بہترین ترکاری ہے۔

یاد رکھیں جو اشیاء اعصابی عضلاتی ہوتی ہیں وہ قدرے دیر ہضم ہوتی ہیں عوام و حکماء لوگ ایسی اشیاء میں عضلاتی اشیاء ملاکر کھلاتے ہیں۔ مثلاً تمام اعصابی سبزیوں میں سرخ مرچ اور گرم مصالحہ زیادہ مقدار میں ملاتے ہیں تاکہ ان میں جلد ہضم ہونے کی طاقت پیدا ہو جائے تاکہ ہضم ہوئے بغیر پڑی نہ رہے جو ہیضہ کا سبب، ہوا کرتی ہے اسی طرح شیرے اور شربتوں میں لیموں کا سرکہ اور اسی قسم کی ترش اشیاء ملاکر سکنجبین بناتے ہیں۔ بعض اعصابی اشیاء و اغذیہ میں خمیر اٹھا کر کھاتے ہیں۔ مثلاً دودھ، دہی بناکر استعمال کیا جاتا ہے جس کی تاثیر ظاہرہ مسلم طور پر تسلیم کی جاچکی ہے سوڑیاں اور گاجر وغیرہ کا اچار بناکر استعمال کیا جاتا ہے۔

یادداشت توری کے افعال میں حکیم کبیرالدین صاحب فرماتے ہیں کہ گھیا توری بہ نسبت ارہ توری کے نفاخ ہوتی ہے اور رطوبات بلغمی پیدا کرتی ہے۔

یاد رکھیں اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی اشیاء میں نفاخ پیدا کرنے کی کوئی قوت نہیں ہے بلکہ یہ تو رطوبات بلغمی پیدا کرتی ہیں جیسا کہ حکیم کبیرالدین صاحب نے تسلیم کیا ہے

ہاں عضلاتی اعصابی اشیاء ضرور نفاخ پیدا کرتی ہیں یا عضلاتی اعصابی تحریک سے ہیں نفخ ہوا کرتا ہے یہی تحریک جسم میں تیزی ہوئی رطوبات کو بخارات میں تبدیل کر کے ختم کیا کرتی ہے۔

لہٰذا جن اعصابی عضلاتی اشیاء (جن میں دودھ اور گھیا توری قابل ذکر ہیں) کھانے کے بعد پیٹ میں نفخ ہوا کرتا ہے وہ ان کا ذاتی فعل نہیں ہے بلکہ یہ عضلات کی کیمیائی تحریک عضلاتی اعصابی کا رد عمل ہے جو رطوبات کو بخارات بنا کر ختم کرنا چاہتی ہے لہٰذا توری کو بالفعل نفاخ سمجھنا درست نہیں ہے۔

یادداشت کتاب المفردات مصنفہ حکیم مظفر حسین اعوان اور مخزن المفردات حکیم محبوب عالم صاحب بالترتیب لکھتے ہیں،

"ہر سہ اخلاط کے فساد کو دفع کرتی ہے۔ صفرا، بلغم اور سودا کو دور کرے۔ پر لطف کی بات یہ ہے کہ اول الذکر حکیم صاحب توری کا مزاج مواد تر لکھ رہے ہیں اور آخر الذکر حکیم صاحب اس کا مزاج سرد خشک تسلیم کر رہے ہیں۔ چونکہ اس نکتہ پر پہلے بھی کئی جگہ بحث کر چکا ہوں اسلئے بار بار لکھنا مناسب نہیں ہے۔"

ٹینڈے

نام ٹنڈیاں اور ٹینڈے پنجابی نام ہے، سندھی، میہو، اردو، ڈھینڈے گجراتی، کنٹولا ہنسکرت، ڈنڈش، انگریزی ROUND CUCUMBER

تعارف کدو کی بیل کی طرح ایک بیل کا پھل ہے۔ چھوٹا پھل بالکل گول اور بڑا قدرے چپٹا ہوتا ہے بطور ترکاری کثرت کھایا جاتا ہے خدا کی شان ہے کہ موسم گرما میں یہ سرد تر ترکاری پیدا ہوتی ہے۔

رنگ : سبز زردی مائل۔

ذائقہ: —— پھیکا اور قدرے شیریں ہے

مقام پیدائش | ہندوپاکستان کی مشہور سبزی ہے۔ اور ہر علاقے میں بکثرت کاشت کی جاتی ہے

مقدار خوراک | بصورت ترکاری حسب منشا کھائی جاتی ہے اور بغیر ترکاری کے کھائی نہیں جاتی۔

مزاج: —— سرد تر ، اعصابی عضلاتی

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی، یعنی محرک دماغ و اعصاب، محلل جگر اور مقوی اور مفرح قلب ہے کیمیاوی طور پر خون میں رقت پیدا کرتی ہے رطوبات کا اضافہ کرکے اخراج بڑھا دیتی ہے۔

خواص: —— مولد رطوبات، مدر بول، دافع صفراء حرارت، دیر ہضم

فوائد | مولد رطوبات ہونے کی وجہ سے شدید مدر بول ہے دافع صفرا و حرارت ہونے کی وجہ سے تقطیر بول، سوزاک، سینہ کی جلن پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے۔

چونکہ رطوبات کثرت سے پیدا کرتی ہیں اسلئے دیر ہضم ہیں۔ جمیع افعال شل کردہ کے ہیں۔ دماغ و اعصاب کو قوت بخشتی ہے۔

اعضا کو مرطوب کرتی ہیں۔ سل و تپ دق کے لئے بہترین غذا ہے۔ صفراوی بخاروں یرقان، نفث الدم اور اندرونی اعضا کے جریان خون کے لئے کالی مرچ کے ساتھ سالن کی صورت میں کھلانا بے حد مفید ہے۔

ٹینڈے جہاں تازہ حالت میں پکا کر کھاتے ہیں۔ وہاں انہیں ٹکڑے ٹکڑے کرکے خشک کرلیتے ہیں جنہیں بغیر موسم کے پکا کر بطور سبزی کھاتے ہیں۔

جوار چری

فارسی، مرذرہ ، ہندی، خندروس ، سندھی، جوشر ، انگریزی، میز MAIZE

تعارف جوار کا پودا ۵ فٹ سے ۱۰ فٹ ہوتا ہے تمام پودے میں مشہور غلہ ہے ۔ اس کا پودا بطور چارہ بکثرت استعمال ہوتا ہے ۶ انچ سے فٹ تک کے فاصلے کی نسبت سے گانٹھیں ہوتی ہیں۔ اس کی چوٹی پر دمبیاں لگتی ہیں جن کے اندر اسکے تخم بند ہوتے ہیں ایک ڈمبی کے اندر بے شمار تخم ہوتے ہیں۔ جوار کی کئی قسمیں ہیں ایک سفید جوار اور ایک سرخ جوار مشہور ہیں ۔

سفید جوار کا پودا مٹھاس میں گنے کی طرح ہوتا ہے ۔ سرخ جوار میں سفید جوار کی نسبت مٹھاس کم ہوتا ہے ۔

رنگ : ———— سبز اسفید ، سبز سرخ ہے ۔

بو : ———— بے بو ہے ۔

ذائقہ ———— پھیکا کسی قدر شیرینی لئے ہوتے ۔

مقدار خوراک غذائے دوائی ہے اس لئے اسے حسب منشا کھا سکتے ہیں چاہے اسکی روٹی پکا کر کھائی جائے چاہے دلیا پکا کر ۔

مزاج سفید جوار اعصابی عضلاتی ، سرخ جوار عضلاتی اعصابی یعنی سفید سرد تر اور سرخ سرد خشک ۔

افعال و اثرات سفید اعصابی عضلاتی ، یعنی محرک دماغ وا عصاب محلل غدد اور مقوی قلب ہے ۔ سرخ جوار محرک قلب محلل دماغ اور مسکن جگر ہے ۔

خواص و فوائد اس میں ۶۷٫۳ فیصد نشاستہ ، ۱۱٫۳ فیصد نائیٹروجنی مادہ ، ۳٫۶ فیصد روغنی مادہ اور ۱۲٫۳ فیصد پانی پایا جاتا ہے سفید جوار میں سرخ کی نسبت پانی اور روغنی مادہ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسکے چارہ سے گایوں اور بھینسوں کا دودھ زیادہ ہو جاتا ہے ۔ اس کی روٹی پکا کر کھاتے ہیں لیکن اسکے آٹے میں لیس کم ہوتا ہے ۔ جوار کا حریرہ بادیاں شامل کر کے دودھ زیادہ پیدا کرنے کے لئے عورتیں استعمال کرتی ہیں ۔

سرخ جوار کا سفوف یا روٹی بنا کر کھلانے سے پرانے دست بند ہو جاتے ہیں اگر دست مروڑ کے ساتھ آ رہے ہوں تو اسکے پتوں کو کوٹ کر تیل سے گرم کر کے پیٹ پر باندھنے سے مروڑ و دست بند ہو جاتے ہیں یہی اثرات جوار کے آٹے کے حلوہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ سرخ جوار سے جسم میں خشکی اور ریاح بکثرت پیدا ہوتے ہیں جوار کی جڑ میں بھنگ وغیرہ نشہ آور اشیاء کے نشہ میں تیزی پیدا کرنے کی تاثیر پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ جودھپور اور جے پور (حال ہندوستان) کے لوگ بھنگ، دھتورہ اور گلبجے میں ملا کر استعمال کرتے ہیں تاکہ نشہ میں خوب تیزی آ جائے۔ غیر سمی ہے۔

جوکھار، جواکھار

نام

عربی :- سنطرون، بنگلہ :- بوچیار، دکن :- کھار کا نمک، سنسکرت :- یوکشار
انگریزی :- CARBONAT OF POTASH

تعارف

ایک قسم کا مصنوعی نمک ہے جو جو کے ہرے پودے کو جلا کر بناتے ہیں عام طریقہ تو یہی ہے کہ جب راکھ تیار ہو جاتی ہے تو اس راکھ کو پانی میں گھول لیتے ہیں اور چھان لیتے ہیں چھاننے کے بعد پھر راکھ میں پانی ڈال کر چھان لیتے ہیں جب تک راکھ میں پانی ڈالنے سے پانی کا ذائقہ نمکین ہوتا رہتا ہے یہ عمل بدستور جاری رکھتے ہیں جب پانی کا ذائقہ نہ بدلے تو راکھ کو پھینک دیتے ہیں چھنے ہوئے پانی کو کھلے اور چوڑے برتنوں میں خشک کر لیتے ہیں، پانی اڑنے کے بعد جو شئے برآمد ہوتی ہے وہ جوکھار ہی ہوتی ہے

رنگ :———— سفید ہے۔

ذائقہ :———— شور و تلخ اور کھاری

مقام پیدائش :———— ہندوپاکستان میں بکثرت بنایا جاتا ہے۔

مقدار خوراک :———— نصف سے ایک ماشہ

مزاج :———— اعصابی عضلاتی تر سرد

افعال و اثرات :- اعصابی عضلاتی محرک شدید یعنی دماغ و اعصاب کو مشینی طور پر

شدید تحریک دیتا ہے کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات بڑھا کر بلغم کا اضافہ کرتا ہے اور جوش خون ختم کرتا ہے

خواص مدر بول، مخرج سنگ گردہ ومثانہ، مولد ومخرج رطوبات رقیقہ، مخرج صفرا، ملین

فوائد چونکہ مدر بول ہے اسلئے بندش بول، اور تقطیر بول کے لئے خاص دوا ہے جگر کی تحریک کی وجہ سے ہونے والے نشا مخاطی کے زخموں اور ورموں کے لئے اکسیر ہے خاص کر سوزاک کی سوزش ورم کے لئے لاجواب چیز ہے سنگ گردہ ومثانہ کی پتھریوں کو براہ بول خارج کرتا ہے اس کے علاوہ اس سے پتہ وجگر کی پتھریاں بھی خارج ہو جاتی ہیں۔

معدہ وامعا کی خشکی دور کر کے قبض رفع کرتا ہے۔

چونکہ اسکے استعمال سے رطوبات کثرت سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے اس کے کثرت استعمال سے سلسل بول کا مرض پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ ذیابیطس کے مریض کے پیشاب میں کثرت ہو جاتی ہے رطوبات کی زیادتی سے قلب پر سکن اثر ہو کر ضعف قلب پیدا ہو جاتا ہے۔

زیادہ مقدار میں اور بار بار اس کا استعمال کرنے سے امعا کے عضلی طبقے کو مفلوج کر کے اسہال لاتا ہے نظریہ مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے اعصابی عضلاتی نسخہ کا جزو اعظم ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

پہلے بھی کئی بار لکھ چکا ہوں کہ مدر بول اور مدر حیض ادویہ کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ہے یعنی مدر بول ادویہ اعصابی اثرات کی حامل ہوتی ہیں اور اپنے اندر تری کا اور کھار کا مزاج رکھتی ہیں۔ تو مدر حیض ادویہ عضلاتی اثرات کی حامل ہوتی ہیں اور اپنے اندر خشکی کے ساتھ تیزابیت کا مزاج رکھتی ہیں اور خون کا ادرار کرتی ہیں۔

دوسرے لفظوں میں مدر بول ادویہ اعصابی اور مدر حیض ادویہ عضلاتی ہوتی ہیں۔

اسکے برعکس جو کھار کا مزاج ہر مفردات کی کتب میں گرم ۲ درجے اور خشک

تین درجے لکھا ہے۔ لیکن یاد رکھیں جو شے مدر بول ہے اسمیں تری لازمی امر ہے اور خشکی نام کو بھی نہیں ہو سکتی ہاں تری کی زیادتی کے ساتھ سردی کا اثر ہو سکتا ہے جتنی کسی شے میں تری اور رطوبات پیدا کرنے کی قوت ہوگی اتنی ہی اسمیں سردی ہوگی۔

تری کی کمی بیشی سے ہی ہم کسی شے کو اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی کہتے ہیں جو شے انتہائی رطوبات پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ذرا کرتی ہے اسے اعصابی عضلاتی سرد تر کہتے ہیں مثلاً جو کھار قلمی شورہ وغیرہ اور جو شے رطوبات پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ جمع کرتی ہے اسے اعصابی غدی (تر گرم) کہتے ہیں۔ ملٹھی، سہاگہ، ریونڈ چینی وغیرہ بالکل اسی طرح خشکی کی کمی بیشی سے ہم کسی شے کو عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی کہتے ہیں۔ یعنی جن اشیاء کے استعمال سے خشکی کی زیادتی ہو کر اس کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ انہیں نظریہ مفرد اعضا میں ہم عضلاتی غدی (خشک گرم) کہتے ہیں۔ اور جن اشیاء سے خشکی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے اور اس کا اخراج بند رہتا ہے انہیں عضلاتی اعصابی کہتے ہیں۔ مثلاً املی، آلو بخارا، عناب، ہلیلہ جات آملہ وغیرہ دوسرے لفظوں میں جن اشیاء کے استعمال سے خشکی کے ساتھ ساتھ سردی بڑھتی ہے انہیں عضلاتی اعصابی یعنی (خشک سرد) کہتے ہیں اور جن اشیاء کے استعمال سے خشکی کے ساتھ ساتھ سردی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے انہیں عضلاتی غدی (خشک گرم) کہتے ہیں۔ مثلاً لونگ دارچینی کچلہ، جائفل وغیرہ چونکہ جوکھار کے استعمال سے رطوبات کی پیدائش کے ساتھ ان کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے اسلئے جوکھار سرد تر اعصابی عضلاتی کہلاتی ہے نہ کہ گرم خشک غدی عضلاتی۔

چاول

نام — عربی ۔ ارز، فارسی ۔ برنج، بنگلہ ۔ شالی دھانیہ، سندھی ۔ چاولز مرہٹی ۔ بھات، سنسکرت ۔ سالی، انگریزی ۔ رائس RICE ہندی وپنجابی ۔ چاول، اردو ۔ چاول۔

تعارف | ایک مشہور غلہ ہے چاول کے اندر نشاستہ بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن روغنی مادہ نہ ہونے کے برابر نمکیات بھی بے حد کم

پائے جاتے ہیں نائٹروجنی مادہ ۵ فیصد ہوتا ہے۔

چاول نشوونما کے لئے اپنے مزاج کی زمین چاہتا ہے چونکہ اس کا مزاج بھی ترسرد ہے اسلئے یہ اپنی جڑوں کے ساتھ پانی چاہتا ہے یہی وجہ ہے کہ جن علاقوں میں پانی زیادہ ہوتا ہے یا بارشیں زیادہ ہوتی ہیں ان علاقوں میں اس کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے۔

چاول کا پودا سوائے کونپلوں کے اگر مسلسل پانی میں ڈوبا رہے تو اسے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا جن علاقوں میں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں یا پانی وافر مقدار میں مہیا ہو سکتا ہے وہاں چند دن بعد پانی کو خارج کر دیتے ہیں اور دوبارہ نیا پانی لگا دیتے ہیں۔

چاول کئی اقسام ہیں جن میں باسمتی اور پرمل وغیرہ مشہور نام ہیں باسمتی چاول باریک لمبا اور خوشبودار ہوتا ہے یہی چاول کی اعلےٰ قسم ہوتی ہے دوسری کوئی بھی قسم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ایران اور ہندوستان میں بڑا اور باریک خوشبودار چاول عام کاشت کیا جاتا ہے سابقہ مشرقی پاکستان، موجودہ بنگلہ دیش کی زیادہ تر آبادی اسی چاول اور مچھلی پر ہی گزارہ کرتی ہے۔

گیہوں کے بعد دوسرا غلہ چاول ہی ہے یہ زود ہضم اور اچھی غذا ہے لیکن گندم میں غذائیت اس سے بہت زیادہ ہوتی ہے ہاں گندم کی نسبت چاول میں کسی قدر نشاستہ اثرات بھی پائے جاتے ہیں۔

ذائقہ :—— خوشبودار پھیکا ہے۔

مقدار خوراک :—— حسب منشاء

مزاج —— ترسرد ہے

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور مقوی قلب ہے۔

خواص و فوائد :—— جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ یہ بطور غذا کثرت

سے کھایا جاتا ہے اسلئے اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے یہ غدی تحریک کے مریضوں کے لئے اعلیٰ درجہ کی غذا ہے۔

چونکہ یہ سرد ہے اسلئے یہ گرم اور صفراوی مزاج کے مریضوں کے لئے زود ہضم اور اچھی غذا ہے۔

چاول کا پانی پیچش، مروڑدار پاخانے جن میں لکھ آتی ہو۔ سوزاک اور سوزش رحم جیسے علامات کے لئے بے حد مفید ہے۔

چاول کا آٹا تنہا یا مناسب ادویہ کے ہمراہ چہرے اور بدن کی رنگت کو نکھارنے کے لئے بطور ابٹن استعمال کرتے ہیں۔

اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے چاول رطوبات کے ساتھ چربی کی مقدار بڑھاتا ہے جس سے بدن کو فربہ کرتا ہے۔ شیخ الرئس کا قول ہے کہ چاول دودھ کے ساتھ بدن کو موٹا کرتا ہے یاد رکھیں چاول کیمیاوی طور پر خون میں بے شمار رطوبات پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ساون بھادوں کے رطوبتی موسم میں چاول کا استعمال رطوبتی علامات پیدا کرتا ہے جن میں دست، قے، ہیضہ، نزلہ، زکام وغیرہ قابل ذکر ہیں دودھ کے ساتھ پکا کر کھانے سے اعصابی مزاج والے اشخاص میں رطوبات بڑھا کر کئی قسم کی غیر طبعی علامات پیدا کر دیتا ہے چونکہ رطوبات کثرت سے پیدا کرتا ہے کہ اسکے استعمال سے پیٹ میں خمیر بہت جلد پڑ جاتا ہے۔

یاد رکھیں بعض کتب میں چاول کو ہیضہ اور دستوں کے لئے مفید بتایا ہے لیکن میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ چاول کے استعمال سے ان علامات میں لازمی شدت ہو جاتی ہے ہاں پیچش خونی ہو یا سادہ۔ سوزاک، مروڑدار پاخانے جن میں لکھ آتی ہو کے لئے بے ضرر ہے بلکہ یرقان۔ استسقا کو دور کرتے ہیں۔

ان کا مسلسل استعمال سستی، گرانی، باد بلغم کی زیادتی، نیند کی زیادتی کرتا ہے پیٹ میں خمیر پیدا کرکے زہر پیدا کرتا ہے ذیابیطس کے لئے چاول کا استعمال نقصان دہ ہے اسکے استعمال سے پیشاب کی کثرت ہو جاتی ہے۔

چاول کا آٹا بطور ابٹن استعمال کیا جاتا ہے جس سے چہرے کی رنگت صاف ہو جاتی ہے چاولوں کا آٹا فیرنی کسٹرڈ وغیرہ بنانے کے لئے کارن فلور کے نام سے بک رہا ہے

چقندر

نام عربی سلق، فارسی چقندر، سندھی ڈسوری، انگریزی BEET ROOT

تعارف چقندر کی عام طور پر دو قسمیں ہیں ایک بڑا سرخ سیاہی مائل اور شیریں پتے چوڑے اسے سلق اسود کہتے ہیں دوسرا گلابی رنگ مائل بہ زردی یعنی سرخ زردی مائل اور ہلکا شیریں۔

چقندر کے پتے بالکل پالک کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں جرمنی اور فرانس میں چقندر شیریں سے چینی تیار کی جاتی ہے جو ہند و پاکستان میں بکثرت آتی ہے۔

کم شیریں چقندر بطور ترکاری کھایا جاتا ہے

رنگ :—— سرخ سیاہی مائل اور سرخ زردی مائل پتے سبز

ذائقہ :—— شیریں ہے

مقدار خوراک :—— بصورت ترکاری حسب منشاء

مقام پیدائش —— فرانس جرمنی میں بکثرت کاشت کیا جاتا ہے

مزاج شیریں اعصابی عضلاتی، پھیکا یا ہلکا شیریں عضلاتی اعصابی۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ سرخ عضلاتی اعصابی یعنی سرد خشک ہلکا سرخ اعصابی عضلاتی یعنی سرد تر غذا نے دوا ہے۔

افعال و اثرات مزاج کے تحت اسکے افعال و اثرات ہیں جو نہایت شیریں اور ہلکا سرخ ہوتا ہے اس کے افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہیں یعنی محرک اعصاب، محلل غدد اور مقوی قلب ہے اور جو ہلکا شیریں اور رنگت میں زیادہ سرخ ہوتا ہے یہ عضلاتی اعصابی ہے یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن جگر کیمیاوی طور پر مولد ریاح و سودا ہے۔

خواص و فوائد چقندر ملین، مولد ریاح اور کثیر الغذا ہے غذائے دوا ہونے کی وجہ سے اس کو تنہا یا گوشت کے ہمراہ بصورت ترکاری بکثرت کھاتے ہیں۔ میٹھا ہونے کی وجہ سے شیریں چقندر سے چینی تیار کیجاتی ہے چونکہ اسمیں رطوبت شور ہے اسلئے یہ دست آور ہے اور پیٹ میں لذع پیدا کرتاہے چونکہ چقندر کے اندر کھاری پن اور شوریت زیادہ ہے اسلئے اس کے پانی میں خمیر ہونے کی استعداد بہت زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ اگر اسکے پانی میں ذراسی شراب ملادی جائے تو فوراً سرکہ بن جاتاہے اور اگر سرکہ میں چقندر کے پتوں کا پانی ملادیا جائے تو چار گھڑی کے اندر اندر شراب میں تبدیل ہوجاتاہے۔

عفلی اثرات رکھنے والی چقندر کے پتوں کے جوشاندہ سے سر دھونے سے سر میں جوئیں نہیں پڑتیں اس کی مالش سے کلف، مسّ اور بہق کو فائدہ ہوتاہے۔

بلغم کو غلیظ کرکے خارج کرتاہے یاد رکھیں سرخ رنگ کا چقندر عضلاتی اثرات کا حامل ہے اس سے چینی تیار نہیں کی جاتی اس کا پانی تو بلغمی مریضوں کے سلئے : اعلیٰ چیز ہے لیکن کسی قدر پیٹ میں ریاح پیدا کرتاہے۔

چنبیلی

نام عربی :- یاسمین، بنگالی :- چاملی یا چملی، سندھی :- ڈانگرو گل
انگریزی :- JASMINE

تعارف ایک جھاڑی کا مشہور پھول ہے اس کی شاخیں باریک اور لمبی ہوتی ہیں جو اپنی قرب وجوار کی چیزوں پر چڑھ جاتی ہے پتے لمبے اور باریک ہوتے ہیں جڑ اور غنچے بطور دوائی استعمال ہوتے ہیں پھول سفید چار پنکھڑیوں والا تیز خوشبودار ہوتاہے اس کی دو اور قسمیں بھی ہیں جن کے پھول زرد اور نیلے لگتے ہیں آجکل باغوں کا جزو اعظم ہے یہ پودا گرمیوں میں پھلتا پھولتاہے اور پھاگن سے بھادوں تک پھول نکالتاہے چنبیلی کے تیل کو روغن

زیبق کہتے ہیں۔

مقام پیدائش | یہ پودا ہندوستان اور پاکستان کے کئی مقامات پر کاشت کیا جاتا ہے۔

رنگ ——— پتے نہایت سبز پھول زرد سفید اور نیلے۔

ذائقہ ——— خوشبودار قدرے کسیلا۔

مقدار خوراک | چنبلی کی جڑ دواءً مستعمل ہے اس کی مقدار خوراک ۲ ماشے سے ۳ ماشہ تک ہے۔

مزاج ——— تر سرد ہے۔

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی ہے یعنی تر سرد ہے دماغ و اعصاب کو تحریک میں لاتی ہے جگر میں تحلیل اور قلب میں تقویت پیدا کرتی ہے کیمیاوی طور پر رطوبات بڑھا کر رطوبات کا ادرار کرتی ہے۔

خواص | مسکن درد، مفرح قلب، مسمن بدن، مسمن ذکر، مخرج و قاتل کرم معدہ و امعاء، مانع ادرار حیض۔

فوائد | مسکن درد ہونے کی وجہ سے دانتوں کے درد اور منہ کے آنے اور مسوڑوں کے درد کو روکتی ہے۔

اعصابی عضلاتی اور خوشبودار ہونے کی وجہ سے دماغ و اعصاب میں تحریک پیدا کرتی ہے رطوبات زیادہ پیدا کر کے سر کے بالوں کو سفید کر دیتی ہے دماغ میں کثرت رطوبات سے درد سر پیدا کر دیتی ہے کثرت رطوبات کی وجہ سے جسم کو فربہی کر دیتی ہے۔ لیکن جسم کو طاقت ور بنانے کی بجائے کمزور کر دیتی ہے۔

یاد رکھیں غدی تحریک سے جب دل گھبرا رہا ہوتا ہے اور دل میں تحلیل واقع ہو رہی ہو اسوقت چنبلی کا اندرونی و بیرونی استعمال ضروری ہے فوراً قلب میں مفرح صورت پیدا کر دیتی ہے

یاد رکھیں مفرح صورت اسوقت تک پیدا نہیں ہوا کرتی جب تک حرارت

کا اخراج نہ ہو جائے اور قلب میں رطوبات جمع ہو کر اس کی تحلیل و حرارت کو نارمل نہ کر دیں یفرح چیزیں ہمیشہ اعصابی ہوتی ہیں ۔

یہ مزاجاً تر گرم سے تر سرد ہوا کرتی ہیں چونکہ چنبیلی میں یہ افعال خواص شدت کے پائے جاتے ہیں اسلئے اس کا مزاج تر سرد ہے چونکہ چنبیلی جسم میں رطوبات کی پیدائش میں اضافہ کر دیتی ہے اسلئے حیض کو بند کرنے میں خصوصیت سے مفید ہے یعنی خون حیض یا جسم کے کسی حصہ سے خون آتا ہو فوراً روک دیتی ہے ۔

ایک راز کی بات

یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ چونکہ خوشبودار چیزوں کا تعلق براہ راست دماغ و اعصاب سے ہوتا ہے وہ انہیں تحریک دیتی ہیں لہذا چونکہ انسان کے نفسانی اعضاء میں اعصاب کی تحریک سے ہی شہوت کی ابتدا ہوتی ہے اور یہی شہوانی جذبات کی تکمیل کرتے ہیں اسلئے وہ ادویہ اغذیہ جو اعصاب و دماغ میں تحریک دیتی ہیں وہ نفسانی اعضا میں بھی تحریک و تیزی پیدا کر دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اعصابی ادویہ کو بھی مقوی باہ سمجھا جاتا ہے جن میں چنبیلی بھی شامل ہے اسی وجہ سے اسکے روغن وغیرہ کو تقویت باہ کے لئے استعمال کرتے ہیں چنبیلی میں حل سمی نہیں ایک زہریلا الکلائڈ پایا جاتا ہے ۔

چندن سفید

نام عربی، صندل ابیض، فارسی در صندل سفید، گجراتی در سکھڑ، بنگلہ در کلمبا سندھی در صندل اچھو، ہندی در چندن، اور انگریزی در سینڈل وڈ۔

WHITE SANDAL WOOD

تعارف ایک درخت کی لکڑی ہے جسے برادہ بنا کر استعمال کرتے ہیں اس کی لکڑی بے حد خوشبودار ہوتی ہے اس کی دو اقسام

ہیں۔ ۱ ۔ صندل سفید، ۲ ۔ صندل سرخ

اس کا درخت چالیس فٹ بلند اور تنے کی گولائی تین فٹ تک ہوتی ہے
صندل کا درخت بارہ ماہ سدا بہار رہتا ہے اسکے پھول گہرے بینگنی رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو خوشبو سے خالی ہوتے ہیں اسکے پھول گچھوں میں لگتے ہیں جن میں بیج ہوتے ہیں۔

صندل کا درخت اخروٹ کی مانند ہوتا ہے۔

صندل کے درخت کا تنا باہر سے بغیر بو کے ہوتا ہے لیکن اس کے اندر کی لکڑی خوشبودار ہوتی ہے تنے کو کاٹ کر دو ماہ کے لئے زمین میں دفن کر دیتے ہیں اس عرصہ میں اسکے باہر کی لکڑی کو دیمک کھا جاتی ہے اندر کی لکڑی جوں کی توں رہتی ہے۔ یہی دوائے مستعمل ہے اس کی طاقت ۳۰ سال تک قائم رہتی ہے اسی میں ۶ فیصد تیل پایا جاتا ہے۔

رنگ ———— سفید، سرخ

مقام پیدائش ——— ہندوستان میں میسور، کورک، کوئمبٹور اور مشرقی جاوا۔

ذائقہ ———— قدرے تلخی لئے ہوئے خوشبودار

مقدار خوراک ——— ۵ ماشے سے سات ماشہ روغن ۵ بوند سے ۲۰ بوند

مزاج ———— سرد تر،

افعال و اثرات

اعصابی عضلاتی ہے یعنی سرد تر ہے نظریہ مفرد اعضاء میں تر سرد کہا جائے گا۔

یہ دماغ و اعصاب میں شدید تحریک پیدا کرتا ہے جگر و غدد میں تحلیل اور قلب و عضلات میں مفرح و تسکین کی حالت قائم کرتا ہے کیمیاوی طور پر خون میں صالح رطوبات پیدا کر کے صفرا کی حدت کو توڑ دیتا ہے۔

خواص:۔ مفرح قلب، محرک دماغ، مخرج حرارت و صفرا، رادع، مسکن۔

فوائد:۔ دافع و مخرج حرارت ہونے کی وجہ سے صندل کو گرمی کے موسم میں بصورت

شربت تیکین حرارت پیتے ہیں۔ گرمی کے دردسر کو فوراً تسکین دیتا ہے غدی تحریک سے اگر دردسر ہوتا ہو تو صندل کو گھس کر پیشانی پر لیپ کرنے سے فوراً آرام آجاتا ہے اسی طرح غدی اورام پر طلاً لگانے سے فوراً تحلیل ہو جاتے ہیں جلے ہوئے مقام پر طلا کرنے سے فوری آرام آتا ہے۔

اسکی سب سے بڑی خوبی اسکے تیل میں پائی جاتی ہے چنانچہ صندل وڈ آئل، صندل روغن اندرونی بیرونی غدی سوزشوں کے رفع کرنے کے لئے تریاق کا کام کرتا ہے۔
جن میں سوزاک ایک قابل قدر سوزش ہے اس سوزش کو رفع کرنے کے لئے صندل کا روغن فوراً فائدہ دیتا ہے۔ پیپ اور خون آمیز پیشاب آنا اور پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا فوراً رک جاتا ہے روغن صندل آلات بول کی غشا مخاطی پر دافع تعفن مسکن تاثیر رکھنے کے علاوہ غلیظ بلغم کو خارج کرتا ہے۔

برادہ صندل قلب میں مفرح صورت قائم کرنے اور قلب کی تحلیل روکنے کے لئے فوری اثر ہے اس مقصد کے لئے اندرونی طور پر کھلانے کے علاوہ بیرونی طور پر مقام قلب پر بھی لگاتے ہیں اسکے علاوہ: اندرونی طور پر خفقان قلب، اختلاج قلب اور تسکین حرارت کے لئے بے حد مفید ہے۔
پیچش اور خونی دستوں اور تقطیر بول کو دفع کرنے کے لئے پلاتے ہیں دماغ پر اسکے روغن کی مالش نیند آور ہے کانوں میں چھائیں چھائیں اور مختلف آوازیں آنا کو فوراً روک دیتا ہے۔

صندل کا برادہ امعاء پر قابض تاثیر رکھتا ہے جبکہ اس کا روغن نہایت اعلےٰ درجہ کا ملین ہے یہی روغن دائمی قبض توڑنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
صندل سے کئی قسم کے مرکب بنائے جاتے ہیں چنانچہ صندل خمیرہ، عرق، شربت قرص اور سفوف کی صورت میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

★

شربت صندل برائے تسکین حرارت

عام طور پر تو صرف صندل ہی کو پانی میں ہلکا جوش دے کر شربت تیار کر کے پیتے ہیں لیکن وہ حکماء جو اس کی تاثیر سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو وہ اس کے مزاج ہی کی چند ادویہ ملا کر شربت بنا لیتے ہیں۔

ہوالشافی :۔ برادہ صندل ۵ تولہ، گل سرخ ۵ تولہ، کشنیز خشک ۵ تولہ دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، مغز خیارین ۵ تولہ، چینی ۳ سیر۔

بنانے کی ترکیب :۔ معروف طریقہ سے شربت تیار کریں۔

مقدار خوراک :۔ ۵ تولہ پانی یا دودھ میں ملاکر۔

فوائد :۔ مندرجہ بالا فوائد اس سے بخوبی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سفوف صندل برائے قروح کلیہ مثانہ اور مجاری بول

ہوالشافی :۔ صندل سرخ، صندل سفید، کیترا، ریوند خطائی، رب السوس کاسنی، قلمی شورہ، کافور، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک | تمام ادویہ کو باریک کر کے ۱½ ماشہ سے ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی یا دودھ کی لسی۔

خمیرہ صندل

ہوالشافی :۔ صندل سفید، کشنیز، گل سرخ، روح کیوڑہ، الائچی خورد ہر ایک ۲ تولہ، چینی ۱½ سیر

ترکیب تیاری اول ادویہ کا ۱½ سیر عرق کشید کریں پھر ۱½ سیر چینی ملا کر خمیرہ کا قوام تیار کریں۔

مقدار خوراک :۔ ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ دن میں چار بار۔

سفوف صندل برائے بے خوابی

ہوالشافی، صندل سفید، کشنیز خشک، چھوٹی چندن ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک تمام ادویہ کو باریک کرکے ۴ رتی سے ایک ماشہ کی مقدار میں دن میں چار بار ہمراہ پانی یا دودھ کے پلائیں فوراً نیند کا غلبہ لاتا ہے کئی کئی دنوں سے نہ سو سکنے والے مریض اسکے استعمال سے سو جاتے ہیں اور کسی قسم کا انہیں نقصان بھی نہیں ہوتا۔ نشہ سے مبرا سفوف ہے۔

خبازی

نام فارسی، پنیرک دستوال و نان کلاغ، کاغانی، سونچل، انگریزی، کامن میلو
COMMON MALLOW

تعارف اس کے تخم گول اور چپٹے ہوتے ہیں ان پر باریک باریک جھریاں پڑی ہوتی ہیں اور عین درمیان ذرا سا نشیب ہوتا ہے

رنگ اسکے پتے سبز پھول اودا، بیج سفید، جڑ زرد ہوتی ہے۔

ذائقہ پتے تلخ، باقی حصے پھیکے۔

مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ۔

مقام پیدائش ہر ملک میں باغوں، نہروں، مرطوب علاقوں میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک بڑی جسے خطمی کہتے ہیں اور چھوٹی کو خبازی کہتے ہیں مقامی طور پر میدانی اور جنگلی علاقوں میں پیدا ہوتی ہے جب مطلق خبازی لکھی ہو تو اس سے مراد جنگلی خبازی ہی ہوتی ہے۔

مزاج تر سرد

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک اعصاب، محلل غدد مقوی قلب ہے

فوائد اس کے تخم رادع، مزلق اور مغری ہیں مولد رطوبت

ہونے کی وجہ سے طبیعت کو نرم کرتی ہے مغری ہونے کی وجہ سے امعا اور
مثانے کے زخم کو نافع ہے اور ادویہ مسہلہ کی تیزی کو کم کر دیتی ہے مزلق
ہونے کی وجہ سے انتڑیوں میں پھسلن پیدا کرتی ہے پیچش دور کرتی ہے اس
کا جوشاندہ شکر کے ہمراہ خشک کھانسی اور تنگی آواز کو نفع دیتی ہے۔
اورام حارہ کے لئے تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ اس کا ضماد کرتے ہیں۔
عراق کے باشندے خبازی کے پتے چبانے کے عادی ہوتے ہیں
پیشاب کی جلن اور سوزش کو دور کرتی ہے۔

جوشاندہ برائے صفراوی کھانسی

ہوالشافی :- ملٹھی، گاؤزبان، سپستان، خبازی ہر ایک ۶ ماشہ

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو اتنے پانی میں بھگودیں کہ ڈوب جائیں دو تین
پہر بعد چند جوش دیکر چھان لیں اور دو دفعہ تین گھنٹے بعد پلادیں

افعال و اثرات اعصابی غضلاتی ہے، سینہ کی جلن، خلش دار
کھانسی اور صفراوی کھانسی کے رفع کرنے
کے لئے بہترین جوشاندہ ہے۔

دودھ!

نام عربی :- لبن، پنجابی :- دُدھ، انگریزی :- MILK

تعارف دودھ سفید رنگ کا سیال جوہر ہے۔ جو
حیوانات اور نباتات سے حاصل کیا جاتا ہے جس
حیوان یا نباتات کا دودھ ہو اُسی کے مزاج کے مطابق افعال و اثرات خواص
و فوائد کا حامل ہوتا ہے۔
حیوانات کے دودھ عموماً بطور غذا استعمال ہوتے ہیں شیر خوار بچوں کے لئے

دودھ کے سوا کوئی چیز نہیں ہے انکی زندگی کا انحصار صرف حیوانی دودھ پر ہی ہوتا ہے نباتات کے دودھ دواءً مستعمل ہیں۔

حیوانات میں دودھ کی پیدائش صرف اسی وقت ہوتی ہے جب مادہ بچہ جنتی ہے اور اس کا اخراج مادہ کے پستانوں سے ہوتا ہے جب بچہ کی والدہ فرط محبت سے بچہ کو اپنے سینے پر لگاتی ہے تو فوراً پستانوں سے دودھ جاری ہو جاتا ہے یہ دودھ جسم کا جوہر لطیف ہوتا ہے جس میں بچہ کے لئے مکمل غذا ہوتی ہے کیونکہ اس کی پیدائش خون سے ہوتی ہے۔ خون کے متعلق یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ خون کے اندر جسم کے تمام اعضاء کے لئے غذا موجود ہوتی ہے

جس نوع کی مادہ ہو اگر وہ فوت ہو جائے تو اسی نوع کی دوسری مادہ سے وہ بچہ بآسانی نشو نما پا سکتا ہے۔

یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ حیوانات کی مادہ میں بچپن اور بڑھاپے میں دودھ کی پیدائش بند ہوتی ہے اسکے برعکس نباتات کے دودھ اسی نوع کے نباتات کے چھوٹے بڑے پودوں کے لئے بالکل مفید نہیں ہیں "

بلکہ یہ پودے زمین سے ہی اپنی غذا حاصل کرتے ہیں بشرطیکہ انہیں مناسب نمی حاصل ہوتی رہے۔

جن نباتات سے دودھ نکلتا ہے ان کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں بلکہ ان میں پیدائش سے لے کر خشک ہونے تک دودھ کی پیدائش جاری رہتی ہے لیکن اخراج صرف اسی وقت ہوتا ہے جب ان کے جسم پر چھوٹا بڑا زخم کر دیا جائے یا ٹہنی وغیرہ کو کاٹ دیا جائے۔

حیوانات کے دودھ کی مقدار خوراک کی نسبت نباتات کے دودھ کی مقدار خوراک بہت ہی کم ہوتی ہے جو ایک تولہ سے لے کر ماشہ رتی اور رتی کا بیسواں حصہ بلکہ پودوں کے دودھ کی مقدار خوراک اس سے بھی کم ہوتی ہے۔

جن حیوانات کے دودھ مریضوں کو پلائے جاتے ہیں ان کی خوراک عام خوراک

سے تبدیل کردی جاتی ہے۔ مثلاً جب مالیخولیا کے مریض کو بکری کا دودھ پلانا ہو تو تھوڑے سے ردوبدل کے بعد اس قسم کا چارہ کھلایا جاتا ہے۔

جن حیوانات کی مدت حمل عورت کی مدت حمل کے برابر ہے ان کا دودھ بچوں کے لئے ان کی والدہ کے بعد دوسرے نمبر پر ہے چونکہ گائے کی مدت حمل ۹ ماہ ہے اسی وجہ سے حکماء کے نزدیک گائے کا دودھ بچوں کے لئے بہترین غذا ہے اسکے بعد بکری کا دودھ ہوتا ہے عورت اور بکری کے دودھ بغیر پکائے اور گرم کئے تازہ ہی پلائے جاتے ہیں اسکے برعکس تمام حیوانات کے دودھ بغیر گرم کئے اور پکائے استعمال نہیں کئے جاتے اس کی وجہ یہ ہے ان میں مائیت (عورت اور گدھی کے دودھ میں) بہت زیادہ ہوتا ہے اور دوسرے حیوانات کے دودھ میں دہنیت زیادہ ہوتی ہے

گائے بھینس اور بکری کے دودھ میں چونکہ روغن زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے یہ دودھ تھوڑے سے گھی کے اضافہ کے ساتھ ہر قاتل زہر کے فاذہر مانے جاتے ہیں مثلاً شوکراں، بھنگ، ذراریح، بچلہ، پارہ، سم الفار، جمیع ادویہ اکالہ کے لئے فوری طور پر دودھ گھی پلایا جاتا ہے۔

بعض توہمات اور غلط فہمیوں کا ازالہ

۱۔ خزائن الادویہ مصنفہ حکیم نجم الغنی میں لکھا ہے کہ ہر دودھ سدہ پیدا کرتا ہے حالانکہ اونٹنی کا دودھ نہ صرف سدے کھولتا ہے بلکہ شدید دست آور ہے اور مدر بول ہے۔

۲۔ اسی کتاب میں دودھ کے نقصانات میں لکھا ہے کہ زنان حاملہ کو مضر ہے یاد رکھیں عورت کو حمل ہوتا ہی اسوقت ہے جب اسکی تحریک عضلاتی ہو جاتی ہے جب ۸ ماہ کا حمل ہو جاتا ہے تو شدید عضلاتی تحریک ہوتی ہے اسوقت عورت کو وضع حمل تک دودھ گھی پلانا ضروری سمجھا جاتا ہے بعض لوگ دودھ میں بادام روغن ملا کر پیتے ہیں

تاکہ خشکی ختم ہو کر وضع حمل میں آسانی ہو جائے ۔

۳۱ ۔ " جن کو صفرا غالب ہو ان کو بھی نہ پینا چاہیئے " اسی طرح آگے لکھا ہے کہ وید کہتے ہیں کہ دودھ ذیل کے امراض میں نہ پینا چاہیئے ۔ یعنی پیچش ، دست ، بلغم و صفرا کی زیادتی پھوڑے پھنسی جذام بھگندر ، سوزاک ، ذیابیطس اور سنگرہنی اور بدن میں کسی جگہ کیڑے ہوں

یہ بات نہایت افسوسناک ہے کہ جب ہر مصنف نے مجموعی طور پر دودھ کا مزاج سرد تر تسلیم کیا ہے تو صفرا ، جو گرم خشک ہے اسکے لئے اکسیر ہے جبکہ صفرا کا علاج سرد تر (بلغم) تسلیم کیا گیا ہے ۔ اس طرح دودھ صفراوی علامات سوزاک اور پیچش کے لئے کیسے نقصان دہ ہو سکتا ہے جبکہ اطباء کا معمول ہے کہ وہ پیچش کے مریض کو دودھ گھی یا دودھ میں کسٹرائل ملا کر پلاتے ہیں ان علامات میں نقصان نہیں دیتا ۔

معلوم ہوتا ہے کہ ذیابیطس ، جذام ، سنگرہنی ، بھگندر کو سوزاک اور پیچش کی طرح صفراوی علامات سمجھ لیا گیا ہے حالانکہ ان علامات میں صفرا کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی صفرا کی کوئی علامت ہوتی ہے یاد رکھیں ذیابیطس جذام سنگرہنی بلغمی اور اعصابی علامات ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے لئے دودھ نقصان دہ ہے ۔

بھگندر عضلاتی اعصابی سوزش ہے جو بواسیر کی قسم میں سے ہے اس کا تعلق نہ صفرا سے ہے نہ بلغم سے اس کے لئے اونٹ گائے اور بکری کے دودھ بے انتہا مفید ہوتے ہیں کیونکہ ان میں کسی قدر حرارت کا عنصر غالب آتا ہے

جہاں تک بدن کے اندر کیڑے پیدا ہونے کا تعلق ہے یہ تینوں مفرد اعضاء کی فاضل رطوبات میں پیدا ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پیٹ کے اندر بھی صرف تین قسم کے کیڑے ہی پیدا ہوتے ہیں جن

میں چنونے، کیچوے اور کدو دانے مشہور ہیں یہ حقیقت بالکل عیاں ہے کہ اگر کسی مریض کو کدو دانے ہیں تو اسے چنونے نہیں ہونگے اسی طرح اگر کیچوے پلئے جاتے ہیں تو چنونے یا کدو دانے پیدا نہیں ہوتے اس کی وجہ یہ ہے کہ پیٹ کے اندر ایک ہی قسم کے کیڑوں کے لئے فاضل خوراک موجود ہوتی ہے اور وہی بڑھتے اور پھولتے رہتے ہیں اسلئے دودھ کو ہر قسم کے کیڑوں کے لئے مضر سمجھنا بے معنے بات ہے۔

۴۔ مخزن الادویہ مصنفہ حکیم اللہ رکھا صاحب لکھتے ہیں کہ مطلق دودھ قلیل ہو یا کثیر اورام باطنی کے لئے مضر ہے۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ سوزاک اور پیچش کے مریض اسی طرح تپ دق اور بواسیر کے مریضوں کے لئے دودھ سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ دودھ کے بغیر ان علامات کا علاج ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

دودھ کا کیمیاوی تضاد

دودھ سرد تر اور الکلی کے قائم مقام ہے جبکہ املی لیموں، دہی چھاچھ ترش سبزیاں تیزابیت والیسیڈٹی کی حامل ہوتی ہیں چونکہ الکلی کے اثر کو تیزابیت ترشی ختم کر دیتی ہے یعنی الکلی کا تیزاب کے ساتھ کیمیاوی تضاد ہے۔ اسی طرح تیزاب کا اثر الکلی کو ختم کر دیتا ہے۔

ایک اہم نقطہ

یہاں سے ایک اہم نقطہ کی وضاحت ضروری ہے جو یہ ہے کہ ایلوپیتھی علم الادویہ میں الکلی اور ایسیڈ کو ہی ایک دوسرے کا توڑ تسلیم کیا جاتا ہے اس کے برعکس ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ الکلی اور ایسیڈ مل کر نمک بنتا ہے جو

ایک قسم کی کھاری ہے لیکن نمک کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے کوئی وضاحت موجود نہیں ہے کہ اسے تیزابی و ترش اشیاء سے ختم کیا جائے یا کھاری الکلی اشیاء سے اس کے برعکس طب یونانی دو قسم کی کھار یا الکلی تسلیم کرتی ہے ایک گرم کھار مثلاً نمک اور نوشادر دوسری سرد کھار مثلاً قلمی شورہ اور جوکھار وغیرہ مزاجی طور پر گرم کھار کا تعلق صفرا سے اور سرد کھار کا تعلق بلغم سے ہے اور ہر قسم کی ترشی کا تعلق سودا سے تسلیم کیا جاتا ہے۔"

طب یونانی کا سائنٹیفک اصول یہ ہے کہ بلغم یا الکلی سودا یا ترشی سے ختم ہو جاتی ہے اور سودا یا ایسیڈٹی کی زیادتی صفرا یا نمک کے استعمال سے ختم کی جا سکتی ہے اور نمک یا صفرا کی زیادتی بلغم یا الکلی سے ختم کی جا سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایلوپیتھی میں ایسیڈٹی اور ترشی معدہ کا جسے عام طور پر تبخیر کا نام دیا جاتا ہے آج تک کوئی علاج، دریافت نہیں ہو سکا حد تو یہ ہے کہ عضلاتی علامات کا کوئی شافی علاج دریافت نہیں کیا جا سکا جن میں احتلام، بواسیر، تپ دق، تحجر مفاصل اور مالیخولیا وغیرہ علامات قابل ذکر ہیں۔"

ان حقائق کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ترش اشیاء اغذیہ جن میں املی، لیمو، ٹماٹر، دہی، چھاچھ وغیرہ شامل ہیں کے استعمال کے ساتھ دودھ کا استعمال درست نہیں ہے یا دودھ کے بعد یہ اشیاء استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ ان کے استعمال سے ایک دوسری کا اثر بالکل باطل ہو جاتا ہے۔

دودھ کا استعمال

دودھ کا استعمال صرف غدی تکلیف وہ علامات والے مریضوں کے لئے مفید ہوا کرتا ہے یا ایسے تندرست اشخاص یا بچے جن میں حرارت غریزیہ وافر مقدار میں موجود ہو کے لئے نہایت مفید ہے انہی لوگوں میں دودھ کے استعمال سے بدن میں رطوبت غریزیہ پیدا ہو کر بدن فربہ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بچوں کے لئے دودھ

سب غذاؤں سے بہترین غذا ہے کیونکہ ان میں حرارت عزیزی کے ساتھ رطوبت عزیزی کی پیدائش ضروری ہوتی ہے کیونکہ بچوں کی نشوونما اور نمو صرف رطوبت عزیزی سے ہی ہوتی ہے لیکن ایسے اشخاص جن کو پہلے ہی اعصابی علامات تکلیف دے رہی ہوں جن میں دست قے، دودھ، بلغمی کھانسی، ریشہ، دمہ بلغمی، سنگرہنی ذیابیطس قابل ذکر ہیں کے لئے نہایت مضر ہے ان کے لئے دودھ کا نہ پینا ہی بہتر ہے ایسے اشخاص کو دودھ کی بجائے قہوہ استعمال کرنا چاہیئے ۔

بہتر دودھ

بہتر دودھ اس حیوان کا ہے جو جوان، فربہ، تندرست ہو، تمام دودھ کے اجزاء ایک سے ہوں حیوان کے پستانوں کے اندر باہر کسی قسم کا زخم یا ورم نہ ہو۔ دودھ کا ذائقہ ترش یا تلخ نہ ہو پینے کے وقت دودھ تازہ ہو جب دودھ کا قطرہ ناخن پر رکھیں تو وہ جلدی پھیل نہ جائے۔
اور وہ دودھ بہتر نہیں ہے جو تھنوں میں کئی دن تک رہا ہو۔

طریقہ استعمال

دودھ اگر تھن سے پئیں جس کو دھار کہتے ہیں تو یہ سب سے بہتر ہے یا اسی وقت پینا چاہیئے جس وقت دوہا گیا ہو اور اس میں گرمی باقی ہو کیونکہ اسمیں صرف حرارت عزیزیہ موجود ہوتی ہے جو سر دہونے کے بعد باقی رہتی ہے اگر دودھ کو ایک دو گھنٹے ہو گئے ہوں تو اسے گرم کئے بغیر استعمال نہ کرنا چاہیئے ایسے دودھ کو گرم کر کے میٹھا ملا کر پینا چاہیئے ۔

دودھ کی کھانڈ

صفات وشناخت ہر دودھ کے پھاڑنے کے بعد جو دودھ کا چھدی نما

پھوگ بچتا ہے اس کو خشک کرنے سے یرشکر حاصل ہوتی ہے قلمیں یا قلمی ذرات کا سعوف ہے جس کی رنگت خاکی مائل سفید ہوتی ہے اور ہلکا شیریں ہوتا ہے بے شمار فوائد کا حامل ہے۔

دودھ بھیڑ

نام — عربی لبن الضان، فارسی شیر میش، سندھی رڈھو کھیر۔

تعارف | یہ بکری کے دودھ کی نسبت غلیظ ہوتا ہے اور اسمیں چکنائی بھی قدر سے زیادہ ہوتی ہے۔

رنگ: — سفید ہے

ذائقہ: — پھیکا بدمزہ

مقدار خوراک: — ½ پاؤ تا ایک پاؤ تک

مزاج: — سرد تر

افعال واثرات | اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک اعصاب محلل غدد اور مقوی قلب ہے۔

خواص و فوائد | انتہائی سرد تر ہونے کی وجہ سے دیر ہضم اور ثقیل ہے دماغ کے جوہر اور حرام مغز کو قوت دیتا ہے گوند کیکر کے ہمراہ صفراوی کھانسی، آنتوں کے زخم اور پیچش کو مفید ہے۔

دودھ بھینس

نام | عربی لبن الجاموس، فارسی شیر گاؤ میش، سندھی رجو کھیر انگریزی BUFFALOS MILK

تعارف | بھینس کے دودھ میں تمام حیوانات کے دودھ سے زیادہ چکنائی اور پنیر کے اجزاء ہوتے ہیں بازاروں میں اسکے

دودھ سے دہی بناکر فروخت کی جاتی ہے۔

رنگ: ———— سفید

قوام: ———— گاڑھا، گرم کرنے پر زیادہ لیس دار ہوجاتا ہے۔

ذائقہ: ———— شیریں ہے

مزاج: ———— ترسرد بدرجہ رطوبت فضلیہ

مقدار خوراک ———— ایک پاؤ سے ۳ پاؤ تک

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک دماغ محلل جگر اور مقوی قلب ہے کیمیاوی طور پر اس کا تعلق عضلات سے ہے شدید مولد رطوبت غریزی ہے۔

خواص ملطف، ثقیل، مولد بلغم، مسمن بدن، نفاخ، ملین، دافع خشکی و صفرا وحامل دہنیت۔"

فوائد دودھ بھینس چونکہ اعصابی عضلاتی اثرات کا حامل ہے اسلئے عصبی نظام کو تحریک دینے کے لئے تمام دودھوں سے افضل ہے اسکے استعمال سے کثرت سے بلغم پیدا ہونا شروع ہوجاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسکے استعمال سے بلغمی مریضوں کی تکلیف فوراً زیادہ ہوجایا کرتی ہے۔ ہاں جب صفرا و خشکی سے مریض تکلیف میں مبتلا ہو تو اس کا استعمال نعمت عظمیٰ ہے فوری طور پر مریض کے خون میں لطافت بڑھ جاتی ہے جس سے مریض فوراً سکھ کا سانس لیتا ہے انہیں اثرات کی وجہ سے اسے ملطف کہتے ہیں۔"

چونکہ کثرت سے بلغم کی پیدائش کرتا ہے اسلئے غذائی اعضا کا نظام ہضم بگڑ جاتا ہے جس کی سب سے بڑی وجہ بلغم کی زیادتی اور حرارت کی کمی ہے۔

چونکہ کیمیاوی طور پر عضلات سے تعلق رکھتا ہے اسی وجہ سے نفاخ ہے۔ انتڑیوں کے اندر ہوا چلنا شروع ہوجاتی ہے جس سے پیٹ میں گڑگڑ کی آوازیں پیدا ہونا شروع ہوجاتی ہیں پیٹ میں بوجھ محسوس ہوتا ہے اور پیٹ میں کسی قدر ابھار

آجاتاہے اس کے برعکس غدی تحریک کے مریضوں میں اسکے استعمال سے کوئی غیر طبعی علامات پیدا نہیں ہوتیں ۔ چونکہ صفرا کے مقابلے میں بلغم حار کا مولد ہے جو قائم مقام چربی کے ہے یہی وجہ ہے اسکے استعمال سے عموماً جسم فربہ ہو جاتا ہے اسی وجہ سے اسے سمن بدن کہتے ہیں ۔ بھینس کے دودھ میں چونکہ روغن کافی مقدار میں پایا جاتا ہے اس لئے اسکے دودھ کو جاگ اور مشہور طریقے سے بلو کر مکھن نکالا جاتا ہے جس کا گھی بنتا ہے جو تمام حیوانات کے روغنوں سے بہترین اثرات کا حامل ہے انسان کو تمام حیوانات کے مکھن و گھی سے زیادہ پسند ہے ہر ملک میں اسکی مانگ ہے ۔ چونکہ انسانی آبادی کثرت سے بڑھ رہی ہے اسلئے بھینس کے دودھ سے نکالا ہوا گھی جو دیسی گھی کے نام سے مشہور ہے تمام انسانوں کی ضرورت پوری کرنے سے ناکافی ہے اسی وجہ سے بنولوں کے تیل سے وناسپتی گھی اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے لیکن دیسی گھی اور وناسپتی گھی میں زمین و آسمان کا فرق ہے دیسی گھی مہنگا ہونے کی وجہ سے غریب لوگ خرید نہیں سکتے اسکے مقابلے میں وناسپتی گھی سستا ہے جسے غریب طبقہ استعمال کرتا ہے اور وہ بھی مجبوری کی بنا پر ورنہ بیمار لوگوں کو یہ لوگ دیسی گھی ہی کھلاتے ہیں ۔

بھینس کے دودھ میں ترشی لسی یا اور کوئی ترش ۔ اگر دہی بنائی جاتی ہے جو نہایت لذیذ اور کئی فوائد کی حامل ہوتی ہے ۔

اسکے علاوہ بھینس کے دودھ سے کھویا بنایا جاتا ہے جو بچوں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے مٹھائی کے طور پر بازاروں میں فروخت ہوتا ہے ۔

دودھ بلو کر جب مکھن نکال لیا جاتا ہے تو جو باقی سیال بچتا ہے اسے لسی کہتے ہیں جسے غریب عوام بڑی رغبت سے پیتے اسمیں اگر کالی مرچ اور نمک ملا کر پیا جائے تو بے حد ہاضم ہو جاتی ہے ۔

لسی دودھ کے بالعکس اثرات کی حامل ہے ۔

دودھ گدھی

نام عربی، لبن الاتان، فارسی در شیر مادہ خر، سندھی در گدھ جو کھیر
انگریزی در ASS - MILK

تعارف نہایت رقیق عورت کے دودھ کی طرح ہے دنیا کے ہر حصے میں گدھی باربرداری کے لئے رکھی جاتی ہے اس لئے اس کا دودھ ہر علاقے میں میسر ہے۔ لیکن چونکہ گدھی ایک مکروہ قسم کا جانور ہے اس لئے اسکے دودھ سے بھی نفرت کی جاتی ہے صرف حکما کے تجویز کرنے پر مرضا مجبوراً پیتے ہیں۔

رنگ: ــــــ سفید ہے۔
ذائقہ: ــــــ شیریں ہے۔
قوام: ــــــ رقیق ہے۔
مقدار خوراک: ــــــ بقدر برداشت۔
مزاج: ــــــ سرد تر

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی دماغ و اعصاب کو مشینی طور پر تیز کرتا ہے اور شدید محلل جگر اور انتہائی مقوی اور مفرح قلب ہے

خواص ــــ ملطف و مرطب، مبرد، مفرح قلب، بطی الاستحالہ، مدمل قروح ریہ۔

فوائد گدھی کا دودھ ملطف و مرطب ہونے کی وجہ سے خشکی دماغ یبوست پھیپھڑا، اور دافع یبوست گردہ و مثانہ ہے اس کے پینے سے گردہ و مثانہ میں شدید تحلیل ہو کر ادرار بول شروع ہو جاتا ہے انہیں افعال کی وجہ سے یہ دافع سوزاک زخم ہائے گردہ و مثانہ اور دافع سوزش امعاء ہے صفراوی تلاع الفم کے لئے بہترین نسخہ ہے۔
چونکہ مسکن و مفرح قلب ہے اسلئے فعلی طور پر قلب اور اسکے ماتحت اعضا

جن میں پھیپھڑے خاص طور پر شامل ہیں کے افعال میں سستی پیدا کر دیتا ہے جس سے ان کی حرکات بھی سست پڑ جاتی ہیں مسلسل پینے سے جب ان اعضاء میں یہ حالت قائم ہو جاتی ہے تو ان اعضاء کی سوزش ورم زخم میں بھی کمی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ جتنے کہ ورم ختم ہو جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ زخم بند ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا مریض بالکل تندرست ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پھیپھڑوں کے زخم جو دق کا سبب ہوتے ہیں بند ہو جاتے ہیں انہیں افعال و خواص کی وجہ سے ٹی بی کے مریضوں کو گدھی کا دودھ پلانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

مسکن و مخدر ہونے کی وجہ سے درد کان، درد امعا، سوزش آنکھ کے لئے نہایت مفید ہے۔

اسی طرح اس سے غرغرہ و مضمضہ کرنے سے اورام حلق، ورم لوزتین، دلہات، تقویت لثہ اور دانت درد کے لئے نافع ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جس گدھی کا دودھ پلانا ہو وہ جوان صحت مند اور فربہ ہو اور اسے چارہ میں زیادہ تر مکو، چولائی، خرفہ، بریسم، کاسنی، ہری ہری گندم کھلانا چاہیئے سل دق کے مریض کے لئے عورت کے دودھ کے بعد دوسرے درجے پر گدھی کا دودھ خیال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ عورت کے دودھ سے کس قدر مشابہ ہوتا ہے تازہ دوہا ہوا دودھ سات تولہ کی مقدار سے شروع کریں اور آہستہ آہستہ بڑھا کر آدھ سیر تک لے آئیں روٹی نہ کھلائیں اگر بھوک لگے تو پھلوں کے رس پلائیں یا سبزیوں میں مولی گاجر، شلغم، ٹینڈے، توری، کدو وغیرہ مرچ سفید کے ساتھ پکا کر دیں۔

رانگ، قلعی

نام — عربی، رصاص ابیض، فارسی، ارزیر، بنگلہ، رانگہ، اردو، قلعی، انگریزی TIN

تعارف — مشہور عام ہے سب دھاتوں سے زیادہ سبک ہے پانی سے سات گنا وزنی ہے نہایت نرم ہے جیسے

کی طرح ذرا سی طاقت سے مڑ سکتی ہے کم آنچ میں سیال ہو جاتی ہے شدید گرم کرنے سے اسکے اوپر نیل سا آنے لگتا ہے شاید وہ اس کی کثافتیں ہی ہوں اسکے ورق بنائے جاسکتے ہیں قلعی میں سب سے اعلیٰ ترین وصف یہ ہے کہ اسے زنگ نہیں لگتا۔ یہی وجہ ہے کہ جن دھاتوں کو زنگ لگتا ہے یا بال لگنے سے اپنے زہریلے اجزا چھوڑ دیتے ہیں۔ ان دھاتوں کے بنے ہوئے برتنوں پر اس کی تہ چڑھا دیتے ہیں جسے عرف عام میں قلعی کرنا کہتے ہیں "

قلعی میں لوہے کی سی لچک نہیں کہ اس کی تار یا پتی کو موڑنے سے پھر جھٹکے کے ساتھ اپنی اصل حالت پر آجائے۔ قلعی کا اصل نام رانگ ہی ہے چونکہ جس کان سے رانگ حاصل کی جاتی ہے اس کان کا نام قلعی ہے اسی کی نسبت سے اسے قلعی کہہ دیتے ہیں۔

قلعی مصنوعی بھی تیار کی جاتی ہے قلعی بصورت کشتہ اندرونی طور پر استعمال کی جاتی ہے بغیر کشتہ کے ممنوع ہے۔

ملاوٹ لالچی دکاندار قلعی میں سیسہ شامل کر دیتے ہیں کیونکہ ان کے افعال ملتے جلتے ہیں اور آپس میں خوب تحلیل ہو جاتی ہیں قلعی کو اگر رصاص ابیض کہتے ہیں تو سیسہ کو رصاص اسود کہتے ہیں

رنگ:- ——— سفید ہے۔

ذائقہ:- ——— بے ذائقہ ہے۔

مقدار خوراک:- ——— کشتہ ارتی

مزاج:- ——— سرد تر (اعصابی عضلاتی)

خواص مولد رطوبات صالح، مغلظ منی، مسکن، مبرد، دافع سوزش غدد۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک اعصاب، محلل غدد اور مقوی ومفرح عضلات ہے کیمیاوی طور پر رطوبات عزیزیہ پیدا کرتی ہے "

فوائد:- اندرونی طور پر قلعی کشتہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے اعصابی عضلاتی اثر کی

حامل ہونے کی وجہ سے سوزاک، تقطیر بول، تنگی بول، کیسہ ئے فوری اثر سے مبنی امراض میں خصوصیت سے استعمال کی جاتی ہے۔ غدی تحریک کی وجہ سے جب منی کا قوام پتلا ہو گیا ہو امساک کی قوت زائل ہو چکی ہو منی ذراسی تحریک سے خارج ہو جاتی ہو جسے عرف عام میں سرعت انزال کہا جاتا ہے کے لئے اس کا کشتہ نہایت مفید ہے عسر الطمث اور سیلان ارحسم صفراوی کے لئے مناسب بدرقہ کے ساتھ بہترین دوا ہے چونکہ انتہائی سرد تر ہے اسلئے جب پھیپھڑوں میں بلغم و ریشہ جمع ہو چکا ہو اسے استعمال نہیں کرنا چاہیئے چاندی کی نسبت زیادہ سرد تر ہے چاندی اگر اعصابی غدی ہے تو قلعی اعصابی عضلاتی ہے۔

اعصاب کو تحریک دینے کے لئے قلعی بہترین دوا ہے افعال و خواص اور اثرات میں اعصابی عضلاتی ہے اعصابی اثرات کے لئے یہ اعصاب اور دماغ میں تحریک دیتی ہے عضلاتی اثرات کے لئے یہ مسکن و مفرح ہے عضلات کو کیمیاوی طور پر نہ صرف تیز کرتی ہے بلکہ رطوبات کو بھی غلیظ کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسے مغلظ منی کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔

کشتہ قلعی بنانے کی ایک آسان ترکیب

قلعی دس تولہ قلمی شورہ دس تولہ

ترکیب تیاری اول قلمی شورہ کو کڑاہی میں ڈال کر تیز آنچ پر پکائیں جب تمام پگھل جائے تو دس تولہ قلعی لے کر اس میں ڈال دیں قلعی بھی پانی ہو جائے گی آگ برابر تیز جلاتے رہیں اور تھوڑے تھوڑے وقفے سے دو تین سیاہ مرچ ڈالتے جائیں تھوڑی دیر بعد قلمی شورہ کو آگ لگے گی اور بہت سا تیز دھواں اور شعلہ اٹھے گا جب شعلہ بجھ جائے تو جو قلعی سیال ہو اسے کڑاہی اتار کر نکال دیں ایک تہائی کے قریب قلعی کشتہ ہو جائے گی اس کشتہ کو حاصل کرنے کے لئے پانی ڈال دیں قلمی شورہ پانی میں حل ہو جائے گا اور قلعی کا کشتہ نیچے بیٹھ جائے گا دو تین بار

ایسا کرنے سے سفید رنگ کا کشتہ علیحدہ ہو جائے گا اسے خشک کر کے محفوظ کر لیں اور کام میں لائیں۔

روغن چنبیلی

نام ــــ عربی، دہن الیاسمین، فارسی روغن یاسمین، انگریزی JASMINI oil

تعارف : ــــــــــ مشہور عام ہے۔

رنگ : ــــــــــ سفید ہے

ذائقہ : ــــــــــ قدرے تلخ خوشبودار

مقدار خوراک : ــــــــــ ۲ ماشہ

مزاج : ــــــــــ تر سرد (اعصابی عضلاتی)

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک اعصاب و دماغ محلل غدد اور مقوی مفرح قلب ہے۔

کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات بڑھا دیتا ہے جس وجہ سے قلب پر مفرح اثر رکھتا ہے۔

خواص : ــــــــــ مفرح قلب، محرک دماغ۔

فوائد چنبیلی کے تیلوں میں پسایا ہوا تیل سرسوں یا روغن کنجد دماغی اعصاب کو قوت دیتا ہے اعضائے نفسانی کی تحریک اور احساس زیادہ کرنے کے لئے نہایت مفید ہے رطوبات کثرت سے پیدا کرتا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ جب قلب صفرا کی زیادتی کی وجہ سے تحلیل ہو رہا ہو اور سخت گھبراہٹ اور بے چینی کی حالت ہو تو ایسی صورت میں چنبیلی کا روغن پینا اور سونگھنا فوری سکون کا باعث ہے قلب میں رطوبات کی بارش کر دیتا ہے جس سے فوراً قلب کا فعل اعتدال پر آجاتا ہے لیکن اس کا کثرت استعمال بالوں کو جلد سفید کرتا ہے۔ بعض اعصابی طلاؤں اور فرزجہ میں اثرات زیادہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ساگودانہ یا سابودانہ

تعارف خشخاس سے ذرا بڑے اور بالکل گول سفید رنگ کے دانے ہیں مشہور عام ہیں لطیف غذا کے طور پر استعمال کرتے ہیں

ذائقہ ——— پھیکا

مقدار خوراک ——— غذائے مطلق ہے اسلئے بقدر ہضم کھا سکتے ہیں۔

مزاج ——— تر سرد، غذائے مطلق،

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک اعصاب محلل غدی اور مقوی اعصابی ہے کیمیاوی طور پر خون میں کھاری پن بڑھاتا ہے۔

خواص و فوائد : مسکن امعاء معدہ، دافع صفراء و حرارت۔

چونکہ بارد اثرات کا حامل ہے اور صفراء و حرارت کو خارج کرتا ہے اسلئے معدہ کی جلن امعاء کی جلن سینہ کی جلن کے لیے دودھ میں بکثرت پکا کر کھایا جاتا ہے اسکے استعمال سے گردوں اور آنتوں کے زخم بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ گردوں اور آنتوں سے خون، آؤں اور پیپ بھی آتی ہو تو اسکی کھیر کئی دن تک کھلانے سے یہ تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

سپستان

نام عربی :- دبق، فارسی :- سپستان، سندھی :- لسوڑا، بنگالی :- بہوبار، گجراتی :- نانو گندی : انگریزی سی لیٹی فولیا LATIFOLIA ۔ C

تعارف مشہور عام پھل ہے ہند پاکستان کا بچہ بچہ اس سے واقف ہے تازہ پکا ہوا لسوڑا لیس دار اور گول بیری کے بیروں کے برابر بلکہ قدرے بڑا ہوتا ہے "

رنگ : ——— خام سبز پختہ گلابی ۔
ذائقہ : ——— خام پھیکا، پختہ قدرے شیریں
مقدار خوراک : ——— ۹ دانہ سے ۱۵ دانہ
مقام پیدائش : ——— تمام ہندوستان اور پاکستان، بنگلہ دیش ۔
مزاج : ——— اعصابی عضلاتی تر سرد ۔

خواص (۱) ملین حلق و صدر، منفث بلغم، مزلق اور ملین طبع ہے۔ مخرج صفراء و حرارت

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک اعصاب، محلل غدد اور مقوی قلب و عضلات ہے۔ کیمیاوی طور پر بلغم اور رطوبات پیدا کرتی ہیں مسکن حرارت و صفرا ہے ۔

فوائد پختہ لسوڑیاں لذیذ اور شیریں ہونے کی وجہ سے پھلوں کی مانند کھائی جاتی ہیں شدید پھسلن دار لیس رکھنے کی وجہ سے اور مولد رطوبات ہونے کی وجہ سے خشک کھانسی، نزلہ حار، حلق، سینہ کی خشونت ۔ سینہ کی جلن شامل کی جلن ناک میں جلن رفع کرنے میں لاجواب چیز ہے ۔

چونکہ ملین و مزلق ہے اسلئے اسے اعصابی ادویہ مسہلہ کے ساتھ شامل کرکے پیچش، مروڑ، تقطیر بول کے مریض کو پلاتے ہیں سوزش بول اور پیاس کی شدت کو بھی مفید ہے ۔

صفراوی و غدی مسہل جن میں جمالگوٹہ سر فہرست ہے کے سمی اثرات ختم کرنے کے لئے سپستان کا خیساندہ پلاتے ہیں یعنی یہ جمالگوٹہ وغیرہ لاذع ادویہ کا تریاق ہے مانع اخراج خون ادویہ کے ساتھ خون بند کرنے کے لئے اسے کھلاتے ہیں جس سے فوری فائدہ ہوتا ہے غدی دمہ کی خاص دوا ہے ۔

قلاع صفراوی کے لئے اس کا تازہ پھل کھانا یا سپستان کا جوشاندہ پینا نہایت مفید رہتا ہے اگر تازہ سپستان نہ مل سکیں تو اسکے درخت کی تازہ کونپلیں چبانا مندرجہ بالا فوائد دیتا ہے ۔

لعوق سپستان اس کا مشہور مرکب ہے کھانسی کے تمام تر جوشاندوں میں جزاعظم ہے ۔

لعوق سپستان

اس کا دوسرا نام لعوق معال ہے ۔ نزلہ حار (صفراوی) حبن دار کھانسی ۔ سینہ کی جلن سوزش حلق بیحش ۔ سوزاک اور تقطیر بول کے لئے بہترین دوا ہے ۔

ہوالشافی :۔ سپستان ۲۰ دانہ ۔ عناب ۲۰ دانہ ۔ پوست ۲ تولہ ، ملیٹھی ۱ تولہ تخم خطمی چار ماشہ ۔ تخم خیارین چار ماشہ ، بہیدانہ ۳ ماشہ ، چینی ۱۵ تولے ،

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو اتنے پانی میں بھگو دیں کہ ڈوب جائیں پھر دوسرے دن جوشش دیں چند جوش آنے کے بعد لعاب نکال لیں اور اس لعاب میں چینی ملا کر قوام بنائیں ۔ اسکے بعد جو مقشر ، مغز بادام ۔ تخم خشخاش ہر ایک ایک تولہ ، کتیرا ، رب السوس ہر ایک تین ماشہ معقوف کرکے اچھی طرح قوام میں ملا دیں بس لعوق سپستان تیار ہے ۔

مقدار خوراک ـــــ ایک ایک تولہ کی مقدار میں ہر تین گھنٹے بعد چٹائیں ۔

سردا

تعارف :ـــــ مشہور پھل ہے خربوزہ سے بڑا اور لمبا ہوتا ہے ۔

رنگ :ـــــ باہر سے زرد اندر سے سفید ،

ذائقہ :ـــــ شیریں ہے

مقام پیدائش :ـــــ کوئٹہ چمن اور کابل

مقدار خوراک :ـــــ حسب منشاء

مزاج :ـــــ سرد تر ۔

افعال واثرات :۔ اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصاب کو شدید تحریک دیتا

سے غدد میں فوری تحریک اور عضلات وقلب میں رطوبات کی بارش کرکے سکون پیدا کردیتا ہے کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات کا اضافہ کرتا ہے

خواص :- مولد رطوبات رقیقہ، مدر بول، مفرح قلب، دافع سوزش اعضائے تناسلیہ۔

فوائد چونکہ شدید مولد رطوبات ہے خون میں بھی رطوبات بڑھا دیتا ہے اسلئے لیسدار اعضاء کی رطوبات میں اضافہ کردیتا ہے جو براہ راست خون سے فاضل رطوبات حاصل کرکے خارج کرتے ہیں جیسے گردے و پستان یہی وجہ ہے کہ جب پیشاب کی بندش ہو یا پیشاب قطرہ قطرہ آئے تو اسکا استعمال سے کھل کر آنے لگتا ہے ۔

صفرا و حرارت کی زیادتی میں تخفیف کرتا ہے ۔

شکر تیغال

نام : ـــــــــ عربی و فارسی در قنہ تیغال، سندھی مذ فاسرو

تعارف ایک کیڑے کا گھونسلہ ہے جس کو وہ اپنے لعاب سے ریشم کے کیڑے کی مانند بناتا ہے ۔

ذائقہ : ـــــــــ شیریں ہے ۔

مقدار خوراک : ـــــــــ ایک ماشہ سے تین ماشہ

مزاج : ـــــــــ (اعصابی عضلاتی) تر سرد

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہیں یعنی محرک اعصاب مقوی عضلات اور محلل غدد شدید ہے اس کے کثرت استعمال سے خون میں کھاری پن بڑھ جاتا ہے اور اسمیں رقت و لطافت پیدا ہو جاتی ہے ۔

خواص : ـــــــــ ملین صدر، مسکن حرارت

فوائد :- شکر تیغال شہد کی طرح ایک کیڑے کی پیداوار ہے لیکن

شہد سے اثرات میں بہت کم ہے حرارت نام کو نہیں اسی وجہ سے مسکن حرارت وصفرا ہے چونکہ رطوبت کثرت سے پیدا کرتا ہے اسلئے اسکے استعمال سے سینے کی خشکی، خشونت قصبہ ریہ و مری، خشک کھانسی اور گلے اور معدہ کی خشکی کو زائل کرتا ہے مسلسل اور کثرت سے کھانے سے معدہ میں اتنی رطوبات جمع ہو جاتی ہیں کہ وہ قے کے ذریعے خارج ہونے لگتی ہیں ؛؛

شکر سفید

نام — عربی : سکر ، بنگالی : بربھورا چینی ، سندھی : کھنڈ ، اردو : کھانڈ ۔ اور انگریزی میں شوگر کہتے ہیں ۔

تعارف ——— مشہور عام ہے

مزاج ——— تر سرد

افعال و اثرات — اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے خون میں شدید رقت اور لطافت پیدا کرتی ہے ؛؛

خواص و فوائد — کھانڈ چونکہ گنے کے رس سے ہی بنتی ہے لہٰذا اسکے افعال واثرات خواص و فوائد رو گڑ، شکر وغیرہ سے ملتے جلتے ہیں صرف صاف اور لطیف ہونے کی وجہ سے بہترین خیال کی جاتی ہے چونکہ حرارت اس میں بالکل ہی نہیں لہٰذا اسے گرمی کے موسم میں خصوصیت سے شربتوں وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں لذیذ اور مزیدار ہونے کی وجہ سے چائے قہوہ، سکنجبین، مٹھائیوں، حلوہ، چاول وغیرہ پکانے میں کام آتی ہے اسی سے مصری، ریوڑیاں اور پتاشے بنتے ہیں ۔

مسکن حرارت ہونے کی وجہ سے صرف پانی میں حل کر کے ہی پی لینے سے تسکین ہو جاتی ہے ۔

اگر زیادہ وزن میں کھلا دیں تو پاخانہ کھل کر آتا ہے۔

چینی کو حاصل کرکے گاڑھا قوام بنایا جائے تو اسے جلد خمیر نہیں لگتا اسی وجہ سے اسے معجون اور جوارشیں، خمیرے بنانے کے کام لاتے ہیں جو مدت تک خراب نہیں ہوتے البتہ اگر اسکے قوام میں رقت ہوگی تو چند دنوں میں ہی خمیر لگ کر پھپھوند لگ جاتی ہے۔

شورہ

نام — عربی ملح البارود، فارسی ارزو ، ہندی شورہ، پنجابی شورہ
انگریزی SALT PETRE سالٹ پیٹر ورساٹ پیٹر NITRE پوٹاشیم نائٹریٹ

تعارف — شورزدہ زمین کا کھار ہے ہند پاکستان میں عام شورزمینوں میں پایا جاتا ہے جسے شوروالی مٹی کو پانی میں جوش دے کر ٹھنڈا کر کے حاصل کرتے ہیں جو قلمی کی صورت میں ہوتا ہے۔

رنگ : ——— سفید ہے

ذائقہ : ——— شوریلا اور کھاری کھاری ہے۔

مقدار خوراک : ——— ایک ماشہ سے دو ماشہ

مزاج : ——— تر سرد ہے۔

تمام اطباء نے اسے گرم خشک لکھا ہے بعض نے تو گرم درجہ اول اور خشک درجہ چہارم میں لکھا ہے حیرت کا مقام یہ ہے کہ یہ ایک شدید قسم کی کھار ہے جو اعصاب و دماغ کی محرک ہے جس سے جسم میں رطوبات اور بلغم کی پیدائش بڑھ جاتی ہے اور صفرا بننا بند ہو جاتا ہے حرارت و صفرا کے مسلسل اخراج سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

اگر اسکے جالی و اکال ہونے کی وجہ سے اس کو گرم خشک کہا گیا ہے تو صحیح نہیں ہے اکال اور جالی تو تیزابات بھی ہیں لیکن وہ سب گرم خشک نہیں ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ جس دوا میں کھاری پن زیادہ اور ترشی بالکل نہ ہو تو وہ ہمیشہ تر سرد ہی ہے۔

جب تری زیادہ ہو تو گرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ جس دوا کے کھانے سے صفرا پیدا نہ ہو اور مواد میں کمی یا خشکی پیدا نہ ہو تو وہ کبھی بھی گرم خشک تسلیم نہیں کی جا سکتی قلمی شورہ کو جس قدر دل چاہے کھائیں مگر اس سے نہ صفرا پیدا ہوگا اور نہ ہی جسم گرم ہوگا بلکہ جسم ٹھنڈا اور پانی پانی ہو جائے گا۔

یاد رکھیں کسی دوا کے مزاج کا تعین کرتے وقت رنگ، بو، ذائقہ، وزن کو مدنظر رکھتے ہوئے کھاری، ترشی اور نمکین ذائقوں کا بھی خیال رکھنا ہوگا۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی تحریک غدی عضلاتی اور تفصیلاتی مقوی ہے کیمیاوی طور پر خون میں شورہ پیدا نہ کر کے پیدا کرتا ہے جس سے جسم میں رطوبات بڑھ جاتی ہے۔

خواص دماغ و اعصاب کے لئے شدید محرک، مولد بلغم و رطوبت، دافع سوزش جگر اور غدد نافع دافع حرارت و صفرا، عضلات میں شدید سکون پیدا کر کے ضعف قلب پیدا کرتا ہے بلکہ مسلسل و زیادہ دینے سے جسم کو سن کرتا ہے شدید مدربول، دافع ورم جگر اور طحال اور تہوج بدن وغیرہ۔

فوائد چونکہ محرک اعصاب و دماغ کے لئے محرک ہے جب ان میں سکون ہو تو یہ ان میں تیزی پیدا کر کے بلغم و رطوبت کا اخراج براہ بول کرتا ہے اسی وجہ سے مدربول کہلاتا ہے۔

جگر و غدد میں تحلیل کر کے ان کی سوزش اور اورام کو رفع کرنے کے لئے یقینی ہے قلب و عضلات تحلیل کی وجہ سے پھیل گئے ہوں جسم پر خصوصاً چہرہ، ہاتھ پاؤں اور پیٹ پر آماس و تہوج ہو گیا ہو صفرا کی شدت سے بلڈ پریشر کی صورت ہو تو یہ دوا فوری طور پر اپنا اثر دکھاتی ہے انہی اثرات کی وجہ سے سوزاک، بندش بول، جگر و گردوں کی پتھری کے لئے بے حد مفید ہے خون میں رقت پیدا کر کے اسکے انجماد کو روکتا ہے۔

شورہ کا متواتر استعمال معدہ و امعا میں خراش پیدا کرتا ہے جس سے اکثر منہ، گلا اور حلق میں جلن و گرمی محسوس ہوتی ہے اسکے ساتھ ہی معدہ و امعا میں درد شروع ہو کر

اور اسہال شروع ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں کسی قسم کی ترش شے کھلائیں۔ فوراً زہریلا اثر ختم ہو جائے گا۔

کاسنی

نام — عربی ہندباء۔ فارسی کاسنی۔ انگریزی اینڈائیو ENDIVE

تعارف — مشہور چارہ ہے اس کا پتہ مثل پالک لمبا چوڑا، کھردرا اور پھول نیلگوں ہوتا ہے۔ اس کے تخم پتے اور جڑ دواء مستعمل ہیں۔

اگر کاسنی نہ ملے تو کاسنی کے بیج زمین کے اندر بودیں دو چار دن کے اندر ہی اگ آتے ہیں پھر اکھاڑ کر کام میں آ سکتے ہیں۔

ذائقہ : ——— قدرے تلخ

مقدارِ خوراک : ——— ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ ہمراہ پانی ۵ تولہ۔

مزاج : ——— تر سرد،

افعال و اثرات — اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبات کی کثرت کرتی ہے صفرا کو نہ صرف خون سے نکال دیتی ہے بلکہ جگر میں شدید تحلیل کر کے صفرا کی پیدائش ہی روک دیتی ہے۔

خواص : منفتح سدد، مدر بول، مسکن حرارت و صفرا، محلل اورام جگر۔

فوائد مفتح سدد ہونے کی وجہ سے پتہ، جگر طحال اور گردوں کے سدے کھولتی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے پتہ کا سدا دور ہوکر یرقان اصفر دور ہوجاتا ہے گردوں کی صفائی کر کے پیشاب کھولتا ہے اور عظم الطحال و جگر دور ہوجاتا ہے چونکہ انتہائی سرد ہے اسلئے اورام حارہ میں بیرونی طور پر ضماد کرنے سے تبرید، روع اور تسکین پیدا کرتی ہے۔

ایسے وجع المفاصل جن میں سوجن اور اماس ہوتا ہو کے رفع کرنے کے لئے اسے اندرونی طور پر کھلانے اور بیرونی طور پر ضماد کرنے سے درد رک جاتے ہیں سوجن دور ہوجاتی ہے کاسنی کے پتوں کے پانی سے خناق، ورم حلق میں غرغرے کراتے ہیں۔

آب کاسنی اندرونی طور پر دق کر کے یعنی پھاڑ کر پلایا جاتا ہے اسے آب کاسنی مروق کہتے ہیں شربت بزوری کا جز اعظم ہے۔

کافور

نام عربی در کافور، فارسی در کاپور، ہندی در کپور اور انگریزی میں کیمفر کہتے ہیں۔ CAMPHAR

تعارف کافور کا درخت شیشم (ٹاہلی) کے ہم شکل سایہ دار ہوتا ہے ماہ جون کے ابتدائی دنوں میں سبزی مائل پھول لگنے شروع ہوجاتے ہیں اسکے ہر جز میں کافور پایا جاتا ہے۔ لاہور کے لارنس گارڈن میں بھی یہ درخت موجود ہے اسکے پتوں چھلکا اور جڑوں و پھولوں کو پانی میں جوش دیکر حاصل کرتے ہیں چونکہ یہ فراری اور روغن ہے لہٰذا اسے تصعید کے ذریعے سے پھولوں پتوں وغیرہ سے حاصل کرتے ہیں۔

رنگ: ______ سفید ہے
ذائقہ: ______ تلخ و تیز ہے
مقدار خوراک: ______ ایک رتی۔

مقام پیدائش | جاپان، بورنیو، اڈمانکمنڈ نیل گری۔ (انڈیا) میں کاشت کیا جاتا ہے۔

مزاج: ـــــــــ تر سرد ہے۔

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی ہے، یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیاوی طور پر رطوبات میں کثرت کر کے تن کو تسکین کا سبب بنتا ہے۔

خواص: مفرح قلب، محرک دماغ، دافع تعفن، حابس و قابض، مقوی، محلل جگر، مسکن۔

فوائد | چونکہ مفرح قلب ہے اسلئے تسکین قلب اور تفریح قلب کے لئے بہترین شے ہے خصوصاً اس وقت جب تحلیل کی وجہ سے دل گھبرا رہا ہو۔

اپنے مسکن اثر کی وجہ سے دردوں خصوصاً غدی دردوں کے لئے فوری اثر ہے یہی وجہ ہے کہ گرم بخاروں اور سوزاک میں نہایت فائدہ دیتا ہے مولد رطوبات ہونے کی وجہ سے بچے والی عورت کو دودھ بڑھانے کے لئے کھلایا جاتا ہے۔

دافع تعفن ہونے کی وجہ سے وبائی امراض میں اس کی دھونی بے حد مفید رہتی ہے خصوصاً گرمی کے موسم میں ہونے والی وباؤں میں اسے ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

چونکہ مسکن قلب و عضلات ہے اسلئے قوت باہ کیلئے قطعاً مفید نہیں اس کا متواتر اور کثرت استعمال سستیاں پیدا کرتا ہے۔

یادداشت | کافور کا مزاج کسی بھی طبی کتب میں ایک دوسرے سے نہیں ملتا کوئی مصنف اسے سرد خشک لکھتا ہے کوئی خشکی کے ساتھ مائل بحرارت کسی نے لکھا ہے کہ اسکے گرم خشک ہونے میں کوئی شک نہیں یہاں تک کہ تیسرے درجے سے بھی اسکی گرمی بڑھی ہوئی ہے اور چوتھے درجے تک پہنچ گئی ہے مگر خشکی گرمی سے کم ہے۔

بعض نے یہاں تک سمجھ رکھا ہے کہ جب تک کافور معدے میں رہتا ہے سرد ہے جب جگر کی طرف جاتا ہے تو گرم ہو جاتا ہے۔"

لطف کی بات ہے کہ مزاج میں اتنے اختلاف کے باوجود اسکے فوائد اور افعال واثرات میں کوئی فرق نہیں ہے یعنی ہر قسم کا کافور، مفرح قلب مسکن اوجاع قاطع حرارت وصفرا سرد مزاج والوں کے لئے مضر تسلیم کیا ہے۔

یاد رکھیں تمام مفرح قلب ادویہ اعصابی محرک ہوتی ہیں صفرا و حرارت کو خارج کرتی ہیں اور اس کی پیدائش کو روکتی ہیں۔

جو شے صفرا کو خارج کرے حرارت کو کم کرے جسم کو سرد کرے وہ کبھی کبھی گرم خشک نہیں ہو سکتی۔ گرم خشک دوا کا خاصہ ہے کہ وہ صفرا و حرارت کی پیدائش بڑھاتی ہے چونکہ کافور سے حرارت کم ہو جاتی ہے [illegible] ہو جاتا ہے لہذا یہ گرم خشک نہیں ہے چونکہ اسکے استعمال سے رطوبات کا اخراج بڑھتا ہے اور صفرا نکل جاتا ہے لہذا اس کا مزاج تر سرد ہے۔ نہ کہ گرم خشک۔

قرآن شریف میں اسکے متعلق آیا ہے کَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا یعنی جنت میں کافور کے مزاج کی اشیا بھی ہونگی جن کا ذائقہ ومزاج کافور سے ملتا جلتا ہوگا۔ چونکہ کافور نہایت مفرح قلب اور مسکن ہے لہذا اللہ تعالے نے مزاجھا کافورا کہہ کر ہمیں بشارت دی ہے کہ وہاں (جنت) تمہارے لئے اس قسم کی اشیاء بھی عطا کی جائیں گی۔

کاکنج!

نام اردو ہیج ہوٹن، سندھی۔ پنیر، فارسی در عروسک (پردہ)، انگریزی پنیر یا کوا گولاس، PUNEERIA COAGULANS

تعارف مکو کی قسم سے ایک بوٹا ہے جو فصل خریف میں بکثرت پیدا ہوتی ہے اس کا پھل مکو سے بڑا ہوتا ہے پتے چوڑے پھول سفید مائل بہ سرخ اسکے تخم دوا مستعمل ہیں انہیں کا نام حب کاکنج ہے۔

رنگ: سفید سرخی مائل۔

ذائقہ : کسیدہ مائل بہ تلخ
مقدار خوراک : پانچ ماشہ سے سات ماشہ
مزاج : تر سرد ہے۔
افعال واثرات : اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک غدی مُحلل اور عضلاتی مقوی ہے۔
خواص : محذر، مدر بول مخرج سنگ گردہ مثانہ
فوائد : محذر اور مدر بول ہونے کی وجہ سے قروح گردہ مثانہ، سنگ گردہ و مثانہ اور بول الدم میں بکثرت مستعمل ہے اس کا پانی زخموں اور ناسور کو بے حد مفید ہے خارجی طور پر اس کا ضماد۔ صلابت اور غدی ورموں کو تحلیل کرتا ہے اس کا مشہور مرکب قرص کاکنج ہے۔

کالا دانہ

نام : عربی : حب النیل، فارسی : تخم عشق پیچہ۔ تخم نیکو
ہندی : کالا دانہ، بنگلہ : نیل کلمی، سندھی : دایولی جو بیج
انگریزی : کالا دانہ KALADANA

تعارف : عشق پیچہ کی بیل گلو کی طرح بہت پھیلتی ہے عام طور پر سکولوں دفتروں اور تفریح گاہوں میں خوبصورتی کے لئے لگتے ہیں۔

جب میں زیر تعلیم تھا۔ ہائی سکول جہانیاں میں دو بہت بڑے چھپر بنائے گئے تھے جن میں طالب علم تفریح کے وقت اخبار، رسالے اور کتب وغیرہ پڑھتے تھے۔ ان چھپروں پر عشق پیچہ کی بیل اس خوبصورتی سے چڑھی ہوئی تھی جیسے اس بوٹی کا ہی چھپر بنایا ہو خوبصورت پھول جو حقیقت نما ہوتے تھے بڑے بھلے معلوم ہوتے تھے۔
پھول خشک ہونے پر پھلیاں لگتی ہیں جن میں تین عدد تکونیا شکل میں تخم ہوتے ہیں۔

ذائقہ : ـــــــ پہلے شیریں بعد تلخ کیلا
مقدار خوراک : ـــــــ ایک ماشہ سے تین ماشہ
مزاج : ـــــــ تر سرد ،

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک ، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیائی طور پر خون میں کھاری نمکین ، بڑھا کر قوام کو پتلا کرتا ہے ۔

خواص و فوائد مسہل ، مقئ ، مدر بول ، مخرج صفراء ، قاتل کرم شکم ، مولد رطوبات کالادانہ تر سرد ادویہ میں بہترین مسہل ہے یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضاء کے نارمل کو پیا میں بطور مسہل اسے ہی تجویز کیا ہے چونکہ مولد رطوبات ہے اسلئے خون سے رطوبات کو ترشح کر کے ان کے اخراج کو بڑھا دیتا ہے اس کے اسی افعال کی وجہ سے اسے مدر بول کہتے ہیں ۔

چونکہ مولد رطوبات اور قاطع صفرا ہے اس لئے اس کے استعمال سے استسقاء زقی کو بے حد فائدہ دیتا ہے کیونکہ استسقاء زقی کے مریض کے پیٹ میں جو پانی ہوتا ہے وہ ایک قسم کا صفرا ہی ہوتا ہے جو انتڑیوں کے راستے اخراج نہ ہونے کی وجہ سے پیٹ میں جمع ہو چکا ہوتا ہے اسکے استعمال سے تمام فاضل صفرا خارج ہو کر پیٹ خالی ہو جاتا ہے ۔

نوٹ کتاب الادویہ کے صفحہ نمبر ۲۸۸ پر علامہ کبیر الدین صاحب نے اسکے فوائد میں استسقاء زقی کے متعلق لکھا ہے کہ استسقا جیسے سرد بلغمی امراض میں بطور مسہل استعمال کرتے ہیں ۔ گویا علامہ صاحب نے استسقاء کو اعصابی بلغمی مرض سمجھا حقیقت یہ ہے کہ استسقاء خالص صفراوی علامت ہے ، جو جگر کے فعل کی تیزی سے پیدا ہوتا ہے ۔

اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ مدر بول ادویہ استسقاء کے لئے مفید اور موثر ہوتی ہیں جو اعصابی ہوتی ہیں یاد رکھیں دنیا کی کوئی دوا بھی جو پیشاب کھول کر لائے وہ خشک نہیں ہو سکتی اسلئے اس میں حرارت کا پایا جانا بھی ناممکن ہے کیونکہ حرارت

کہ سوزاک اور تقطیر البول میں ان کا اخراج رکتا ہے جاری نہیں ہوتا یہی وجہ ہے
علامات کو قانون مفرد اعضاء میں گرم خشک علامات تسلیم کیا جاتا ہے۔
اگر اسکے استعمال سے غثیان وقے آنے لگے تو کوئی ترش

یادداشت — غذا یا غذا کھلا دیں فوراً آرام آجائے گا۔

بعض بڑی بڑی مفردات کی کتب میں لکھا ہے کہ اگر اسکے

یادداشت — ساتھ ہلیلہ ملا کر دیا جائے تو یہ مسہل سودا کا کام کرتا ہے اگر سقمونیا ملا کر کھلایا جائے تو مسہل صفرا ہے یاد رکھیں ایک ہی دوا سے متضاد قسم کے اخلاط خارج نہیں ہو سکتے۔ ایسا سمجھنا حکمت سے لاعلمی کا اظہار ہے۔

کاہو

نام: ــــــ عربی، خس، فارسی، کاہو، ترکی، خاص

تعارف: ایک گھاس قسم کی نبات ہے یہ منبات بائی اور جنگلی دو قسم کی ہوتی ہے۔

رنگ: ــــــ پتے سبز، تخم سفید۔

ذائقہ: ــــــ پھیکا ہے

مزاج: ــــــ تر سرد ہے

مقدار خوراک: ــــــ ½ ۱ ماشہ سے ۳ ماشہ، پتوں کا پانی دو تولہ سے چار تولہ۔

افعال و اثرات: اعصابی عضلاتی شدید ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیائی اثرات کی وجہ سے خون میں حرارت کی کمی اور رطوبت کی زیادتی شروع ہو جاتی ہے۔

خواص: محرک دماغ و اعصاب، دافع سوزش جگر و کلیہ اور غدد و مثانہ، دافع صفرا، مسکن و منوم، مجفف ورادع مواد ہے۔ مدر بول

فوائد: ــــــ شدید قسم کی سوزش جگر اور غدد اور انکے اورام میں مفید ہے

اسی لئے سوزشی نزلہ و زکام، درد سر، سینہ کی جلن اور پیشاب کی جلن کے لئے مفید ہے۔
محلل اورام ہونے کی وجہ سے ورم امعاخصوصاً پیچش اور زحیر خونی، سوزش احلیل خصوصاً سوزاک کے لئے فوری اثر ہے چونکہ سرد قسم کی رطوبات کی پیدائش بڑھاتا ہے اسی وجہ سے مسکن و منوم تاثیر رکھتا ہے ایسی صورت میں اور کھلانا بند کر دیں ورنہ جسم سُن ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ افیون اور اجوائن خراسانی اپنے اسی اثر کی وجہ سے ہلاکت کا باعث بنتی ہیں۔
جب غدد کی طرف جوش خون ہو جس سے چھپاکی تک کیوں نہ نکلی ہو اسے کھلانے سے منٹوں میں جوش خون کم ہو جاتا ہے تمام جسم کا ورم و خارش غائب ہو جاتی ہے۔ چونکہ رطوبات کی پیدائش کے ساتھ ساتھ ان کا اخراج بھی کرتا ہے اس پیشاب کا خوب ادرار کرتا ہے۔
اپنے اسی اثر کی وجہ سے عورتوں میں دودھ بڑھاتا ہے اس مقصد کے لئے اندرونی طور پر کھلانے کے ساتھ ساتھ پستانوں پر اس کو پیس کر لیپ بھی کرنا چاہیئے اسکے پتوں اور شاخوں کا ساگ پکا کر بطور سبزی کھاتے ہیں جو بندش بول، کمی دودھ تقطیر بول، چھپاکی، یرقان، جنون اور گرم بخاروں (صفراوی بخار) کے مریض کو فائدہ دیتا ہے۔
اس کا کثرت استعمال ضعف باہ (نامردی) پیدا کرتا ہے۔
اس کی گوند افیون کی طرح منوم تاثیر رکھتی ہے۔
شربت بزوری کا جزاعظم ہے۔

کائی

نام — عربی: طحلب، فارسی: جغرابہ، رومی: دبرونیا، ہندی: سوال سندھی: پانی جو جارو۔

تعارف — کھڑے پانی پر جو سبزی مائل تہ جمتی ہے وہی کائی کہلاتی ہے عام خیال کے مطابق اسے پانی کی گندگی۔

تصور کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ پانی کے اوپر پیدا ہونے والی ایک نبات ہے اسکے پتے ریزہ ریزہ ہوتے ہیں "

ذائقہ: ———— بدمزہ تلخی لئے ہوتے۔

مقدار خوراک: ———— ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

مزاج ———— تر سرد ہے

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے۔

خواص و فوائد بیرونی طور پر مبرد، رادع اور مسکن اثر کی حامل ہے اندرونی طور پر قابض ہے انتہائی تر سرد اور حابس ہونے کی وجہ سے سیلان خون کو روکنے کے لئے ضماد بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں اور اندرونی طور پر کھلاتے ہیں تاکہ اگر خون میں گرمی اور خشکی کا اثر زیادہ ہو تو وہ بھی رفع ہو جاتے۔ پیچش کے مریضوں کے لئے فوری اثر ہے۔

کتیرا گوند

نام عربی: ضماد انقتاد، اردو: گوند کتیرا، سندھی: کتیلا، انگریزی: ٹریگیجے کینتھا TRAGACANTHA GUM

تعارف جیسا کہ اسکے عربی نام سے واضح ہے یہ ایک خاردار درخت قتاد کا گوند ہے گوند کیکر سے کم پانی میں حل ہوتا ہے اور لیس نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے "

مقام پیدائش: ———— ایشیائے کوچک، ایران۔

رنگ: ———— نیم سفید و زرد اور نیم شفاف۔

ذائقہ: ———— پھیکا ہے

مقدار خوراک: ———— ۱/۲ ماشہ سے تین ماشہ

مزاج :۔ ــــــــــ ترسرد ہے۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی شدید ہے یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیائی طور پر رطوبت غرزی بڑھا کر حرارت غرزی کو خون میں کم کر دیتا ہے اور بلغم صالح کی پیدائش بڑھا کر صفرا کو کم کرتا ہے۔

خواص :۔ ملین، مرطب، مسکن۔

فوائد کیثر المطف ہونے کی وجہ سے جلد کو نرم و ملائم کرنے اور اس کی خشونت کو زائل کرنے کے لئے مناسب ادویہ کے ساتھ طلا کرتے ہیں اپنے اسی اثر کی وجہ سے شقاق لب کے لئے مفید ہے پیچش کے مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں مسکن ہونے کی وجہ سے آنکھ کے زخموں آشوب چشم میں مناسب ادویہ کے ہمراہ شیاف بنا کر آنکھوں میں لگاتے ہیں "

اندرونی طور پر نفث الدم، خشونت صدر و حلق، زخم پھیپھڑے اور بحۃ الصوت میں گدھی یا بکری کے تازہ دودھ کے ہمراہ کھلاتے یا مناسب ادویہ کے ہمراہ شربت وغیرہ میں ملا کر چٹاتے ہیں۔

میرا تایا جان حاجی حکیم محمد یوسف صاحب جہانیاں منڈی والے گوندکتیرا کو تپ دق کے مریضوں کو کثرت سے کھلاتے ہیں ان کا دعویٰ ہے گوندکتیرا کھلانے والے شخص کو خونی قے نہیں آ سکتی پھیپھڑوں کے زخم بلکہ قرحے تک مندمل ہو جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ان کے پاس زیادہ تر تپ دق کے مریض زیادہ آتے ہیں۔

نسخہ درج ذیل ہے!

ھوالشافی :۔ گوندکتیرا، گوند کیکر، ست ملٹھی، کیلسیم لیکٹیٹ

ہر ایک ہم وزن سفوف بنا لیں؟

مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ، دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی دودھ یا نیم گرم پانی۔

نوٹ :۔ ــــــــــ جب بلغم غلیظ ہو یا جمی ہوئی مشکل سے اخراج پاتی

ہر تو گوند کتیرا بہترین دوا ہے ۔ جمال گوٹہ کے سمی اثرات کا تریاق ہے ۔

کدو

نام — ترع ، فارسی ، کدوئے دراز ، بنگالی ، کمرا ، اردو ، کول گوگھیا اور بلبوترے کو لمبا کدو ، انگریزی وائٹ گورڈ کہتے ہیں ۔

WHITE GOURD

تعارف : ——— مشہور عام سبزی ہے کسی تعارف کی محتاج نہیں ۔

رنگ : ——— باہر سے سبز اندر سے سفید

ذائقہ : ——— پھیکا ہے ۔

مقدار خوراک : ——— بقدر ضرورت

مزاج : ——— تر سرد ہے ۔

افعال و اثرات — اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک ، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبات کی کثرت کرتا ہے صفرا و حرارت کو کم کرتا ہے ۔

خواص — مبرد ، مرطب ، مسکن ، مدربول ، ملین طبع اور مولد رطوبات ہے ۔

فوائد — تپ دق کے غریب مریضوں کے لئے بہترین غذا ہے مطفی ہونے کی وجہ سے پھیپھڑوں کی خشکی رفع کرتا ہے چونکہ مدربول ہے لہذا تقطیر بول اور سوزاک کے مریضوں کو مفید ہے ۔ اسکے مغزوں میں ایک قسم کا روغن پایا جاتا ہے جو دماغ میں خشکی کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے فوری اثر ہے ۔

انتہائی قاطع حرارت ہونے کی وجہ سے ایسے مریضوں کو شدید بخار ہو ہذیان یک نوبت ہو جکی ہو ان کے ہاتھ پاؤں پر صرف اس کی قاشوں سے مالش کرنے

سے ہی بخار اتر جاتا ہے اور مریض ہوش میں آجاتا ہے۔
اس کا حلوہ بھی بنا کر کھاتے ہیں جو حلوہ کدو کے نام سے مشہور ہے اسی نسبت سے اسے حلوہ کدو بھی کہتے ہیں۔

ککڑی

نام عربی: قثد، فارسی: خیارزہ، پنجابی: تتر، ملتانی: پابی، سندھی: پابی وگی، بنگلہ: کانکڑہ، انگریزی: ییلو کوکمبر، گھیرکن، YELLOW CUCUMBEER GHERKIN

تعارف ککڑی ایک بیل دار پودے کا مشہور طویل تر پھل ہے جو ایک بالشت سے لے کر نصف گز بلکہ ایک گز تک لمبا ہوتا ہے پنجاب میں اسے تتر کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس کو تازہ حالت میں کچا ہی کھاجاتے ہیں۔ البتہ اسکے تخم دوائً مستعمل ہیں۔

رنگ: ـــــــ سبز، پھل سبز، پھول زرد
ذائقہ: ـــــــ پھیکا مزیدار ہے
مقدار خوراک ـــــــ حسب منشا، تخم ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ
مزاج ـــــــ تر سرد ہے۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی تشدید ہے یعنی محرک دماغ و اعصاب، محلل غدد و جگر اور مقوی و مفرح عضلات و قلب ہے کیمیائی طور پر خون میں حرارت کم اور رطوبت زیادہ کرتی ہے۔

خواص:۔ مولد رطوبات، مخرج رطوبات، مدر بول، مفرح قلب، دافع جلن، مخرج حرارت

فوائد چونکہ رطوبات بارد کثرت سے پیدا کرتی ہے اور حرارت کو انتہائی طور پر خارج کرتی ہے اسلئے دل کی گھبراہٹ، سوزش امعاء، و سوزش احلیل کے لئے بے حد مفید ہے اسکے استعمال سے گردوں اور آنتوں کے

زخم بہت جلد اچھے ہوجاتے ہیں اگر گردوں اور آنتوں سے خون اور پیپ بھی آتی ہو۔ سوزاک کی جلن اور قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہو تو اس کے استعمال سے بہت تھوڑے عرصے میں یہ تکالیف رفع ہوجاتی ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ ککڑی ایک شدید قسم کی کھار ہے اسکے استعمال سے غدی اورام اور غشا مخاطی کی سوزش تو ٹھیک ہوجاتی ہے لیکن اگر اعصاب میں سوزش ہو خصوصاً معدہ میں تو یہ شدید قسم کے زہر کا کام کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر اس کے استعمال سے ہیضہ ایسا شدید ہوتا ہے کہ جان لیوا ثابت ہوتا ہے اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اسکے کھانے کے فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہیئے

خرفہ، کلفہ

نام | عربی: بقلۃ الحمقا، فارسی: بستان افروز، تواگ، سندھی لونک جوساگ، بنگلہ: راج نساک، برڈ گٹی، سنسکرت، لونی انگریزی: پرسلین، PERSLANE

تعارف | مشہور ساگ ہے اس کی بے شمار شاخیں ہوتی ہیں اسکے بیج بطور دوا مستعمل ہیں۔

اسکے پتے گول گول دبیز اور لیسدار ہوتے ہیں شاخیں سبز سرخی مائل رطوبت سے بھری ہوئی چھوٹی قسم کو لونیا ساگ کہتے ہیں۔

ذائقہ: ______ شور، کھاری

رنگ: ______ پھول سفید، تخم سیاہ

مقام پیدائش: ______ ہندو پاکستان تمام گرم علاقوں میں پیدا ہوتا ہے

مزاج: ______ تر سرد ہے۔

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی ہیں یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیائی طور پر خون میں سے کھاری پن

شدت کے ساتھ خارج کرتا ہے ۔

خواص :۔ ——— ملین، مسکن، مخرج بلغم اور حرارت

فوائد | کلفہ سے یہاں مراد اسکی شاخیں اور پتے ہیں جو بطور ساگ کے کھاتے ہیں صفرا کی کثرت اور شدت حرارت کو کم کرنے کے لئے بہترین دوا ہے ۔

اسکی پتیوں کو کچا ہی چبا کر کھا لیتے ہیں جو نفث الدم کے لئے بے حد مفید ہوتے ہیں اسکے تخم کے افعال و اثرات تخم خرفہ کے نام سے ردیف خ میں درج ہیں ۔"

کھیرا

نام | عربی :۔ قثا ، فارسی :۔ خیار و بادرنگ ، سندھی :۔ بادرنگ بنگالی :۔ شسا ، گجراتی :۔ کاکڑی ، سنسکرت :۔ ترپس ، انگریزی کوکم بر ، CUCUMBER

تعارف | ایک بیلدار پودے کا پھل ہے جو مشہور عام ہے ہند پاکستان کے گرم علاقوں میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے ۔

رنگ :۔ ——— باہر سبز اندر سبزی مائل سفید ۔

ذائقہ :۔ ——— پھیکا و قدرے شیریں ۔

مزاج :۔ ——— تر سرد ہے ۔

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی ہے، یعنی محرک اعصاب ، عضلات مقوی ، اور غدی مسکن ہے کیمیائی طور پر کھیرا خون میں شدید کھاری کے اثرات بڑھا کر رطوبات کا اخراج شروع کر دیتا ہے ۔

خواص و فوائد | کھیرے کے افعال و اثرات ککڑی سے ملتے جلتے ہیں یعنی یہ مدر بول ہے دیر ہضم ہے قاطع صفرا و حرارت ہے گرمی کے بخاروں کے لئے مفید ہے اور گرمی سے ہونے والے بخار میں اس کی

قاشوں سے تلوؤں کی مالش کی جاتی ہے جس سے فوراً بخار اتر جاتا ہے۔
جب پیشاب رک رک کر آتا ہو تو اسکے بیجوں کا شیرہ بنا کر پلاتے ہیں یرقان کے مریضوں کے لئے بہترین پھل ہے۔
چونکہ بے حد دیر ہضم ہے لہٰذا اسے نمک مرچ لگا کر کھانا چاہیئے کہتے ہیں کہ اسکے اندر ایک تلخی مائل مادہ ہوتا ہے جسے نکالنا ضروری ہوتا ہے اسکے نکالے بغیر کھیرے کا ذائقہ تلخی مائل ہوتا ہے اسے نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھیرے کو ایک سرے سے کاٹ کر کٹی ہوئی جگہوں کو ایک دوسرے سے رگڑیں ایک قسم کی جھاگ سی نکلے گی اسے علیحدہ کر دیں۔ پھر کھیرے کو نمک مرچ لگا کر کھائیں انتہائی لذیذ ہو گا۔

یادداشت جب اعصابی تحریک ہو یا دست آ رہے ہوں تو کھیرا مت استعمال کرائیں ورنہ تکلیف بڑھ جائے گی۔

گوند کیکر

نام عربی: صمغ عربی۔ اردو: ببول کا گوند۔ سندھی: ببر جو کھونیٹر۔ بنگلہ: بابلیر گن۔ انگریزی: ایکیشیا گم، گم ارےبک۔
GUM ARABIC

تعارف مشہور عام ہے ہند پاکستان میں کیکروں پر عام لگتا ہے دیہاتی لوگ اسے اکٹھا کر کے دکانوں پر فروخت کرتے ہیں اگر گیلا ہو تو بہت لیسدار ہوتا ہے لیکن اگر خشک ہو تو چوٹ لگنے پر نمک کی طرح ذرا سی چوٹ لگنے پر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ پانی میں آہستہ آہستہ حل ہوتا ہے

رنگ: ——— نیم شفاف بعض سرخی مائل۔ چمکدار
ذائقہ: ——— پھیکا لعاب دار
مقدار خوراک: ——— ایک ماشہ سے تین ماشہ
مزاج: ——— تر سرد ہے۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے کیمیائی طور پر خون میں صفرا کم کر کے رطوبت کی مقدار بڑھاتا ہے۔

خواص و فوائد لعاب دار لیس دار ہونے کی وجہ سے گلے کی خشونت سینہ کی خشکی، پھیپھڑوں کے زخم آنتوں کے زخم پیچش اور مروڑ دار پاخانے روکنے کے لئے اسے بکثرت استعمال کرتے ہیں جسم کے کسی بھی حصہ سے خون آنے کو مانع ہے تپ، ق کے مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

زچہ عورتوں کو رحم کی صفائی کرنے اور قوت دینے کے لئے کھلاتے ہیں۔

لیسدار ہونے کی وجہ سے دفتروں میں کاغذات جوڑنے کے لئے سب سے زیادہ اسے استعمال کرتے ہیں۔

طب یونانی میں لعاب۔ یا سفوف بنا کر استعمال کرتے ہیں لیکن ایلوپیتھی میں اس کا ایملیشن بنا کر ہی استعمال کرتے ہیں۔

گوند کیسنکر شربت اعجاز کا جزو اعظم ہے۔

کیکڑہ

نام ——— سرطان نہری، فارسی، خرچنگ: سندھی، ڈیگو، انگریزی، کریب CRAB

تعارف: ——— پانی کا کیڑا ہے اسکی دو اقسام ہیں نہری و بحری۔

رنگ: ——— سفید و سرخ

ذائقہ: ——— پھیکا قدرے شور

مقدار خوراک: ——— تازہ ۵ تولہ، سوختہ ایک تا تین ماشہ

مزاج: ——— تر سرد ہے۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے۔

خواص :— دیر ہضم، پانی میں گرم شدہ لعاب دار ملطف

فوائد چونکہ دیر ہضم ہے اسلئے غذا کے طور پر بہت کم استعمال ہوتا ہے البتہ ملطف ہونے کی وجہ سے خشک کھانسی، سینہ کی جلن - اور پیشاب کی جلن کو رد کرتا ہے -
پانی میں جوش دے کر اس کا لعاب نکال کر فلفل سیاہ اور قدرے نمک ملاکر پلانا سل دق (کھانسی) اور منہ سے خون آنے کو مفید ہے -
اکثر حکما اسے شربتوں میں ایک جز کے طور پر پکا کر کھلاتے ہیں -

کیوڑا

نام عربی، کاذی، فارسی: کدر، سندھی: کیوڑو، بنگلہ: کیتکی -
انگریزی: فریگرینٹ سکریوپائن FRAGRANT SCREWPINE

تعارف پونڈے کی شکل کا ایک ۲ گز بلند پودا ہے جس پر خوشبودار پھول لگتے ہیں پتے لمبے لمبے خاردار ہوتے ہیں اسکے پودے کو چار سال کی عمر میں پھول لگتے ہیں اور بیس برس تک پھول لگتے رہتے ہیں -

رنگ :— پتے سبز پھول سفید

ذائقہ :— پھیکا

مقدار خوراک :— عرق ۵ تولہ، شربت ۴ تولہ -

مقام پیدائش :— بنار، گنجام (ہند) برما اور انڈمان میں بکثرت پایا جاتا ہے -

مزاج :— تر سرد ہے -

یونانی کتب میں کیوڑہ کو گرم وخشک بدرجہ دوم لکھا ہے لیکن حقیقت میں یہ مزاج نہیں ہے جاننا چاہیئے جس دوا میں پھیکا پن وکھاری پن زیادہ ہو اور ترشی بالکل نہ ہو وہ ہمیشہ تر ہوتی ہے جب تری زیادہ ہو تو گرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
دوسری دلیل یہ ہے کہ جس دوا کے کھانے سے جسم میں صفرا پیدا نہ ہو اور مواد میں کمی یا

خشکی پیدا نہ ہو تو وہ کبھی بھی گرم خشک تسلیم نہیں کی جا سکتی کیوڑہ کو جس قدر چاہیں۔
کھلا دیں مگر اس سے صفرا پیدا نہ ہوگا اور نہ ہی جسم گرم ہوگا بلکہ جسم ٹھنڈا اور بالی پانی ہو جائے
گا جو کیوڑہ کا خاصہ ہے یہی علامات دماغ واعصاب کے مشینی اعمال اور تحریکات سے پیدا
ہوتی ہیں لہذا کیوڑہ کا مزاج تر سرد ہے۔ نہ گرم خشک۔

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے۔

کیمیائی طور پر رطوبات کی پیدائش بڑھا کر ان کا اخراج شروع کر دیتا ہے حرارت
جسم کم کر کے جسم کو سرد کر دیتا ہے۔

خواص : ——— خوشبودار، مفرح قلب، مفیق۔

فوائد | خوشبودار، اور مفرح قلب ہونے کی وجہ سے دل کو فرحت بخشتا ہے حواس خمسہ کو تیز کرتا ہے۔

چونکہ قاطع و مخرج حرارت ہے اسلئے اسے شدید محرقہ بخار، چیچک، خسرہ
وغیرہ کے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں جس سے حرارت کم ہو کر خفقان و غشی جیسی علامات
کم ہو جاتی ہیں اور مریض فرحت محسوس کرتا ہے۔

عرق کیوڑہ اور شربت کیوڑہ اسکے مشہور مرکب ہیں۔

اگر اسکے پھولوں کو روغن کنجد میں ڈال کر چار روز تک دھوپ میں رکھیں اور
چار بار پھول بدل دیں تو تیل نہایت خوشبودار ہو جاتا ہے۔

اسکے روغن کا شافہ سوزش رحم میں بے حد مفید ہے۔

گاؤزبان

نام | عربی فارسی: لسان الثور، یونانی خود، اردو: گاؤزبان، ہندی: دسنگا ہول
انگریزی: ایکی ایم ECHIUM

تعارف : ——— ایک نبات ہے جو موسم ربیع میں پیدا ہوتا ہے اسکے

تمام اجزاء کھردرے اور روئیں دار ہوتے ہیں پتے چوڑے بلے گائے کی زبان جیسے ہوتے ہیں اسی نسبت سے اسے گاؤزبان کہتے ہیں پھول گل انار جیسے اس کے پتے اور پھول دوائ مستعمل ہیں

رنگ : ــــــــ سبز سفیدی مائل ، نقطہ دار ، پرانا سیاہ ہو جاتا ہے ۔

ذائقہ : ــــــــ پھیکا ہے ۔

مقدار خوراک : ــــــــ برگ ۵ تا ، ماشہ ، گل ۳ تا ۵ ماشہ ۔

مقام پیدائش : ــــــــ بالا ہزارہ ، مالاکنڈ ، خیبر ، کورم ایجنسی ۔

مزاج : ــــــــ ترسرد ، درجہ دوم

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی یعنی اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تقویت کیمیادی طور پر جسم میں ترسرد رطوبت پیدا کرتا ہے ۔

خواص محرک اعصاب ، مولد بلغم ، ملین ، مرطب و ملطف ، مسکن معدہ امعا ، دافع حرارت ، دافع صفراء ، مدر بول ، مفرح ۔

فوائد چونکہ رطوبات بارد کثرت سے پیدا کرتا ہے اور حرارت کو انتہائی طور پر خارج کرتا ہے اس لئے دل کی گھبراہٹ ، سوزش معدہ ، سوزش گلہ ، سوزش امعاء کے لئے بہت مفید ہے ۔ اسکے استعمال سے گلہ ، پھیپھڑے اور آنتوں کے زخم بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسے نزلہ ، زکام ، کھانسی اور سینہ کی جلن خون تھوکنا جیسی علامات میں کثرت سے استعمال کرتے ہیں شربت اعجاز جو اسی مقصد کے لئے بنایا جاتا ہے میں اسے جز اعظم کے طور پر شامل کرتے ہیں اسی طرح مفرح ملطف و مرطب ہونے کی وجہ سے گلے کی صفائی اور دل کی گھبراہٹ کے دور کرنے کے لئے اس سے خمیرہ گاؤزبان تیار کرتے ہیں ۔

قلاع مفراوی میں اسکے پتوں کی راکھ استعمال کی جاتی ہے تفریح قلب کے لئے عرق گاؤزبان کشید کرتے ہیں ۔

برائے خشک کھانسی

ہوالشافی :۔ برگ گاؤزبان، سولف، ملٹھی، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک :۔ ۔۔۔۔۔۔ ۳۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ پانی یا دودھ

فوائد :۔ ۔۔۔۔۔۔ مندرجہ بالا فوائد کا حامل ہے۔

گل

نام: العربی :۔ ہندی :۔ جاسون، روح دھان، گھوڑا دل، بنگلہ :۔ جواپھول گاچھ۔ انگریزی :۔ چاتنا روز

تعارف ۔۔۔۔۔۔ ایک باغی درخت کے پھول ہیں یہی دواءً مستعمل ہیں۔

رنگ: شوخ سرخ، بعض علاقوں میں پیلے اور سفید پھول بھی لگتے ہیں ان کی جڑ بھی پیلی اور سفید ہوتی ہے۔

ذائقہ ۔۔۔۔۔۔ پھیکا لعاب دار

مقدار خوراک :۔ ۔۔۔۔۔۔ ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ

مقام پیدائش :۔ ۔۔۔۔۔۔ ہندپاکستان کے میدانی علاقوں کے باغات۔

مزاج :۔ ۔۔۔۔۔۔ تر سرد ہے۔

افعال و اثرات: اعصابی عضلاتی ہیں۔ یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہیں۔

خواص :۔ ۔۔۔۔۔۔ مفرح قلب، محرک دماغ، مقوی حواس، مسکن حرارت۔

فوائد: مفرح و مقوی قلب ہونے کی وجہ سے دل میں تسکین پیدا کرنے کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں خصوصاً اسوقت جب غدی تحریک سے دل میں شدید ضعف و تحلیل ہو رہی ہو اور ضعف قلب، خفقان قلب اور مرض جنون کی حالت پیدا ہو چکی ہو ایسی حالتوں میں اسے گلقند بنا کر یا شربت و عرق کی صورت میں

استعمال کراتے ہیں مسکن حرارت ہونے کی وجہ سے جوش خون کو روکتا ہے۔
نوٹ:۔ اعصابی تحریک کے مریضوں کے لئے انتہائی مضر ہے۔

گل سرخ

نام — عربی ورد، فارسی گل سرخ، اردو گلاب کا پھول، سندھی، جرپھل انگریزی روز،

تعارف — مشہور پودے کا پھل ہے، سرخ و سفید ہوتے ہیں تازہ و خشک دونوں صورت میں پھول مستعمل ہیں۔ کم و بیش تمام سال پھول لگتے ہیں لیکن ابتدا ربیع میں کثرت سے پھول لگتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک من پھولوں میں سے دو تولے ہلکے زرد رنگ کا نیم جامد خالص عطر نکلتا ہے

مقدار خوراک: ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ عرق ایک تولہ تا چار تولہ، گلقند ۵ تولہ

ذائقہ: پھیکا، قدرے کسیلا و شیریں۔

مزاج: تر سرد ہے۔

مقام پیدائش — لاہور، بہاولپور، پیدن شاہ، علی گڑھ، پٹنہ

افعال و اثرات — اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبات صالح پیدا کر کے خون کی خشکی کو دور کرتا ہے۔

خواص و فوائد — محرک اعصاب، مفرح قلب، ملین، سوزش چشم میں اس کا عرق استعمال کرتے ہیں۔

گلاب کے پھولوں سے گلقند تیار کرتے ہیں جو جسم کی گرمی اور خشکی دور کرنے کے لئے اور قبض کو ختم کرنے کے لئے بہترین چیز ہے تپ دق اور نفث الدم کے مریضوں کے لئے آب حیات ہے محلل جگر ہونے کی وجہ سے اسکے پھولوں کو رگڑ کر ورم جگر پر

نمار کرتے ہیں جس سے بہت جلد ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔
بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے اس کے تمام مرکبات استعمال کئے جاتے ہیں

گلقند

ہوالشافی: گل گلاب سفید ایک سیر، چینی ۳ سیر اول چینی پیس لیں۔ پھر دونوں کو ہاتھ سے مل کر ایک ہفتہ تک دھوپ میں رکھ دیں بس گلقند تیار ہے بوقت ضرورت استعمال کریں۔

گلقند کے فوائد

مندرجہ بالا ترکیب سے تیار کی گئی گلقند ٹی بی، تپ دق، خشک کھانسی، نفث الدم خفقان قلب، اور قبض رفع کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

گلقند کا سب سے بڑا فائدہ نفث الدم اور ہر قسم کے جریان خون میں ہے۔ خون جسم کے کسی بھی حصہ سے آئے ہر قسم کی خوراک بند کر کے صرف گلقند پر گذارہ کرنا شروع کر دیا یعنی جتنی بھوک لگے گلقند سے ہی رفع کریں میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس سے دست، آنے شروع ہو جائیں تو کوئی تکلیف یا کمزوری نہیں ہوگی البتہ خون کا اخراج فوراً بند ہو جاتا ہے گا تپ دق کے مریضوں کا سب سے بے نظیر علاج ہے۔

نام: عربی: قصب السکر۔ فارسی: نیشکر، سندھی: کمند، پنجابی: گنا
اردو: کماد، انگریزی: شوگر کین۔

تعارف: مشہور عام ہے

رنگ: سرخ سفید۔

ذائقہ : ــــــــــ نہایت شیریں ہے۔
مقدار خوراک : ــــــــــ گنے کا رس حسب منشاء
مزاج ــــــــــ تر سرد ہے۔

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیائی طور پر خون میں رطوبات بڑھا کر اسکے قوام کو تپلا کر دیتا ہے۔

خواص و فوائد | مفرح قلب، ملین طبع اور مدر بول ہے سدے کھولتا ہے گردوں اور مثانہ کو صاف کرتا ہے پیشاب خارج کرتا ہے سینہ کی جلن اور پھیپھڑوں کی خشکی کو رفع کرتا ہے لسی کے ساتھ پینا بدن کو فربہ کرتا ہے گنے کے رس کو پکا کر اسے گاڑھا کر کے گڑ، شکر، چینی بناتے ہیں گندم کے بعد گنا ہی ایک ایسی چیز ہے کہ اسے روزانہ ہر شخص کسی نہ کسی رنگ میں لازمی استعمال کرتا ہے۔
تقطیر البول، نفث الدم، غلبۂ بلغم، خفقان قلب اور تپ دق کے مریضوں کے لئے اسکی گنڈیریاں چوسنا بے حد مفید ہے۔

گوشت بھیڑ

نام | عربی: لحم الضان، فارسی: گوشت گوسفند، سندھی، گھٹے جو گوشت، انگریزی: MUTION SHEEPR MEAT مٹن۔

تعارف | بھیڑ ہمارے علاقے کا مشہور و معروف جانور ہے بکری کے گوشت کی نسبت اس میں چربی زیادہ ہوتی ہے۔

رنگ : ــــــــــ سفیدی مائل سرخ، چربی سفید
مقدار خوراک : ــــــــــ حسب منشاء
ذائقہ : ــــــــــ پھیکا ہے
مزاج : ــــــــــ (اعصابی عضلاتی) تر سرد

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیائی طور پر خون کی حدت کم کرتا ہے۔

خواص و فوائد بھیڑ کے گوشت میں چونکہ حرارت عزیزی پیدا کرنے کی نسبت خارج کرنے کی قوت زیادہ ہے لہٰذا اسے تمام جانوروں کے گوشتوں میں سے قوت میں کم تر سمجھا جاتا ہے تجربہ و مشاہدہ سے بھی یہ بات واضح ہے کہ بھیڑ کا گوشت دیر ہضم اور ضعیف المعدہ اشخاص کو موافق نہیں آتا۔

البتہ غدی تحریک کے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہے سوزش غدد کو تحلیل کرنے کی قوت بدرجہا اتم اسمیں موجود ہے اس کی چربی کو غریب لوگ گھی کی بجائے کھاتے ہیں۔

گوشت خرگوش

نام عربی در لحم الارنب، فارسی در لحم الارنب، سندھی در سہو جو گوشت انگریزی در ریبٹس میٹس RABBITR, MEAT

تعارف مشہور عام جانور کا گوشت ہے خرگوش پالتو اور جنگلی دو قسم کا ہوتا ہے جنگلی نہایت ڈرپوک ہوتا ہے اسی وجہ سے اسمیں چربی برائے نام ہوتی ہے۔

رنگ: ــــــ گوشت کا رنگ سفید

مقدار خوراک: ــــــ ½ پاؤ

مزاج: ــــــ تر سرد ہے۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہیں یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے۔

خواص و فوائد: ــــــ جاننا چاہیئے قانون مفرد اعضاء کے تحت کوئی گوشت

اعصابی عضلاتی نہیں سمجھتا لیکن چونکہ ایسے جانور جن پر ہمیشہ خوف کا غلبہ رہے ان میں حرارت غریزی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے بلکہ حرارت کو کم کر کے ضعف کا سبب بنتے ہیں اسلئے ہم نے حرارت کی انتہائی کمی کی وجہ سے چند جانوروں کے گوشت اعصابی عضلاتی باب میں لکھ دیئے ہیں تاکہ ان سے ضرورت کے مطابق فوائد حاصل کئے جاسکیں۔

یادداشت | ہر جانور کے گوشت کا مزاج اس کے طبعی مزاج پر قائم ہوتا ہے اور اس کا کوئی مخصوص جذبہ ہوتا ہے۔

مثلاً شیر کا مزاج گرم خشک ہے اسکے جذبات میں بھی غصہ اور جوش ناقابل برداشت ہوتا ہے اپنے اسی رعب اور دبدبہ کی وجہ سے جنگل کا بادشاہ کہلاتا ہے اس کا گوشت بھی گرم خشک ہے اسکے برعکس خرگوش تمام جانوروں سے ڈرپوک جانور ہے اسلئے اس کا گوشت قطعاً گرم خشک نہیں ہے بلکہ اسکے جذبہ کے تحت اس کا مزاج تر سرد قرار پاتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ سے بھی ظاہر ہے۔

لونیا ساگ

نام | عربی: بقلۃ الحامض، ہندی: لونک ساگ۔ اردو: لونیے کا ساگ، انگریزی: PURSLAN

تعارف | شور زمین کا خودرو ساگ ہے خرفہ کی قسم سے ہے اسکے پتے شاخیں وغیرہ خرفہ سے ملتے جلتے ہیں۔

رنگ: ــــــ پتے سبز، سرخی مائل، پھول زردی مائل۔

ذائقہ: ــــــ شور۔

مقدار خوراک: ــــــ حسب منشاء

مزاج: ــــــ تر سرد ہے۔

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک، غدی محلل

اور عضلاتی مقوی ہے۔

خواص و فوائد انتہائی سرد تر ہونے کی وجہ سے طبیعت کو نرم کرتا ہے صفرا اور خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے گرمی کی پیاس کو رفع کرتا ہے بلغم و رطوبات کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔
اسکے پتوں کو کالی مرچ کے ساتھ پیس کر پلانا ہر قسم کے اخراج خون کو فائدہ کرتا ہے۔ نزلہ، دست قے، سنگرہنی اور بدہضمی کے مریضوں کو اس کا ساگ نہیں دینا چاہیئے

مونگ

نام عربی، ماش مج، فارسی، ماشہ، بنگلہ، موگ، گجراتی، مگ لے لا سندھی، مگ، سنسکرت، مدگ، انگریزی، GREEN GRAM

تعارف: ——— مشہور عام غلہ ہے۔

ذائقہ: ——— پھیکا ہے۔

رنگ: ——— سبز ہے۔

مزاج: ——— تر سرد ہے۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک اعصاب، محلل غدد اور مقوی عضلات ہے۔

خواص: ——— کثیر الغذا، محلل سوزش، غدد، دافع پیچش، حابس الدم

فوائد مونگی غریب لوگوں کے لئے من بھاتا اناج ہے عام طور پر اسے دال پکا کر کھاتے ہیں کثیر الغذا ہونے کی وجہ سے عام کھائی جاتی ہے دواء کے طور پر صفراوی بخاروں میں برگ کاہو یا برگ خرفہ کے ساتھ پیس کر کھلاتے ہیں اکثر بیماروں کو اطباء مونگی کی دال کھانے کی ہدایت کرتے ہیں لیکن دمہ کے مریض مونگی کی دال کھانا شروع نہ کردیں ورنہ دوبارہ دورہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اسی طرح نزلہ، بلغمی کھانسی، دست، ہیضہ وغیرہ اعصابی علامات کے لئے بے حد

نقصان دہ ہے۔
آج کل ملاوٹ کا دور ہے اکثر لالچی دکاندار خاص کر بڑے بڑے تاجرو کاروباری لوگ اسکے چھلکا سے چلتے تیار کر کے فروخت کرتے پکڑے گئے ہیں۔
پیچش کے مریضوں کے لئے مونگی دوائے غذائے کا کام کرتی ہے۔

مصری

نام ——— عربی : نبات ، فارسی : قند۔

تعارف چینی کو پانی میں گھول کر جوش کرتے ہیں اور کف شیر یا انڈے کی سفیدی اس پر چھڑکتے جاتے ہیں اور غلیظ قوام کر کے جما لیتے ہیں خشک ہونے پر نمک کے ڈلوں کی طرح بن جاتی ہے

رنگ : ——— سفید ہے
ذائقہ : ——— نہایت شیریں ہے
مقدار خوراک : ——— ۲½ تولہ
مزاج ——— تر سرد ہے۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے اعصاب کو فوراً تحریک میں لاتی ہے غدد میں تحلیل اور عضلات میں معزج صورت پیدا کر کے طاقت دیتی ہے۔

خواص و فوائد ملین و ملطف ہے کسی قدر جالی ہونے کی وجہ سے آنکھوں کے پھولے جالے ، ناخونہ اور دھند کے لئے نہایت مؤثر ہے۔
منہ میں رکھ کر چوسنے سے گلے کو صاف کرتی ہے۔
مصری ایک حصہ نمک لاہوری نصف حصہ باہم ملا کر بصورت سرمہ آنکھوں میں لگانا موتیابند کے لئے مفید ہے۔

معری کو شربتوں اور جوشاندوں میں اطبا قدیم کثرت سے استعمال کرتے تھے۔

۲ مکھن

نام — عربی ؛ زبد ، فارسی ؛ مسکہ ، پشتو ؛ کوچ ، پنجابی ؛ مکھن اردو ؛ مکھن ، انگریزی ؛ بٹر BUTIER

تعارف — دودھ کا عصارہ ہے۔ مشہور عام ہے گائے کا مکھن لطیف اور بھینس کے دودھ کا مکھن زیادہ غلیظ اور چکنا ہوتا ہے۔

رنگ : ——— گائے کا مکھن زرد اور بھینس کا مکھن سفید ہے

مقدار خوراک : ——— ۲½ تولہ سے ۵ تولہ تک ، شدید حالتوں میں دس تولہ تک دیں۔

مزاج : ——— تر سرد ہے

افعال و اثرات — اعصابی عضلاتی ہے یعنی محرک اعصاب و دماغ محلل جگر مفرح و مقوی قلب ہے جسم و خون میں حالص رطوبات کی پیدائش زیادہ کرتا ہے۔

خواص و فوائد — ملین ، مفرح ، ملطف ، مقوی و محرک اعصاب ، دافع خشونت ، محلل اورام ، مسمن بدن۔

ملین ہونے کی وجہ سے نہایت اعلیٰ درجے کا قبض کشا غذائے دوا ہے قلب میں تسکین دے کر اس کی تحلیل کو روک دیتا ہے جس سے قلب میں مفرح صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

ملطف اثرات کا حامل ہونے کی وجہ سے خشکی جسم و خشونت گلا و پھیپھڑے کو دور کرتا ہے۔

کثیر مقدار میں چربی پیدا کر کے جسم کو موٹا کرتا ہے اسی وجہ سے اسے مسمن بدن

کہتے ہیں ۔ سوزشِ معدہ اور معدہ کی خشکی سے پیدا ہونے والی کئی مختلف علامات کے علاج کے لئے مکھن ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ ایک وقت کے حساب سے ۔ صبح و شام دوپہر کھانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے ۔

جن اشخاص کے معدہ میں سوزش و جلن ہوتی ہو انہیں کھانا چاہیے دو تین دن بعد کلی فائدہ ہو جاتا ہے اگر خونی قے آ رہی ہو یا بلغم میں خون آتا ہو تو ہر قسم کا علاج کرنے سے پہلے مکھن شروع کر دینا چاہیے خون کو فوراً بند کرتا ہے ۔

تقطیر البول اور سوزش کے مریضوں کے لئے آبِ حیات ہے بعض غدی ورم اور ذم کو تحلیل کرنے کے لئے اس کا لیپ کرتے ہیں اکثر ورم ایک دو دن میں ہی واپس ہو جاتے ہیں "

نشاستہ

نام ـــــ عربی : نشاء ، اردو : نشاستہ ، انگریزی ، سٹارچ STARCH

تعارف ـــــ مشہور عام چیز ہے اعصابی محرک تمام اشیا میں کم و بیش پایا جاتا ہے گندم میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے گندم کے بعد چاولوں سے حاصل کرتے ہیں نشاستہ پانی میں حل نہیں ہوتا البتہ پانی ملنے سے اور گرم ہونے سے فوراً پھول جاتا ہے اور لئی کی صورت میں بدل جاتا ہے

ذائقہ : ـــــ بے ذائقہ

رنگ : ـــــ سفید

مقدار خوراک : ـــــ ایک تولہ

مزاج : ـــــ تر سرد

افعال و اثرات ـــــ اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک ، غدی محلل اور عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک ، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے رطوبات ملائم پیدا کر کے خون کے قوام کو پتلا کرتا ہے ۔

خواص و فوائد

انسان کی غذا میں پروٹین، لحمیات، پانی اور نشاستہ وغیرہ ضروری اجزاء ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی کمی بیشی واقع ہو جائے تو آدمی بیمار ہو جاتا ہے اس کمی بیشی کو پھر دور کر دیا جائے تو دوبارہ تندرست ہو جاتا ہے۔

چونکہ نشاستہ گندم اور چاول میں زیادہ پایا جاتا ہے چاول اور گندم ہی انسان کی غذا کے سب سے بڑے اجزا ہیں یہی وجہ ہے کہ آج کل سب سے زیادہ بیماریاں نشاستہ دار اغذیہ کی کثرت سے ہوتی ہیں ہمارا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ۷۵٪ مریضوں کو نشاستہ دار اغذیہ بند کرانا پڑتی ہیں یہی وجہ ہے کہ پہلے مریضوں کو اچار پکوڑے ٹماٹر گوشت مکی، باجرہ، چنے کی روٹی کھانے کی ہدایت کرتے ہیں۔

یاد رکھیں نشاستہ دار اغذیہ دمہ بلغمی، ضیق النفس بلغمی، دست، قے، بدہضمی، ذیابیطس کثرت بول، سلسل بول، کثرت پسینہ، ال کا ڈوبنا وغیرہ علامات کے مریضوں کو مت کھلائیں بلکہ ان کی بجائے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی اغذیہ جن میں لحمیات کی کثرت ہوتی کھلانا شروع کر دیں فوراً فائدہ ہوا کرتا ہے۔

نشاستہ جہاں اتنی کثیر علامات کو پیدا کرتا ہے یا بڑھا دیتا ہے وہاں اس کے استعمال سے ہر قسم کا جریان خون بند ہو جاتا ہے بعض دفعہ زخمی جگہ پر لگانے سے زخم بند کر کے خون کا اخراج روک دیتا ہے گلے کی خشکی دور کرتا ہے۔

چونکہ پانی ملنے سے اور گرم ہونے سے چپکتا ہے اس لئے انتڑیوں میں جاتے ہی سدوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے لہٰذا اسے پانی کی کثرت کے ساتھ ہی استعمال کرنا چاہیے۔

نیلوفر

نام عربی: کرنب الماء، ہندی: چھوٹا کنول، مرہٹی: کوشن کمل، پنجابی: کمیاں
انگریزی: واٹر للی۔ WATER LILY

تعارف: ــــــ نیلوفر پانی کا پودا ہے پتے پانی پر تیرتے رہتے

ہیں۔ پھول گول اور مخصوص خوشبو کے حامل ہوتے ہیں جو دن کو بند اور رات کو کھلتے ہیں۔

رنگ: ———— ہلکا نیلا بنفشی

ذائقہ: ———— پھیکا ہے

مقدار خوراک: ———— ۳ تا ۵ ماشہ

مقام پیدائش | ہند، پاکستان کے گرم و مرطوب علاقوں میں جہاں تالابوں اور جھیلوں کی صورت میں پانی کھڑا رہتا ہے ہیں عام پیدا ہوتا ہے۔

مزاج: ———— تر سرد ہے۔

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی ہے یعنی اعصابی محرک غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہے کیمیائی طور پر خون میں کھاری پن پیدا کرتا ہے۔"

خواص: ———— مخرج صفرا، مولد بلغم و رطوبات، مسکن حرارت

فوائد | مخرج صفرا ہونے کی وجہ سے نیلوفر، یرقان کے مریضوں کے لئے اور صفرا کی کثرت سے پیدا ہونے والی علامات کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔

مسکن حرارت ہونے کی وجہ سے حرارت کو خارج کر کے تسکین کا باعث بنتا ہے۔

محلل غدد ہونے کی وجہ سے سوزش امعاء، زخم امعا اور پیچش کے لئے بہترین دوا ہے گل نیلوفر سے شربت نیلوفر تیار کرتے ہیں جو گرمیوں کے موسم میں کام آتا ہے۔ اسکے استعمال سے تقطیر بول، سینہ کی جلن اور گرمی کی شدت سے دل کی گھبراہٹ فوراً رفع ہو جاتی ہے۔

گل نیلوفر ہاں چینی ملا کر گلقند بناتے ہیں جو ہر قسم کے اخراج خون کو بند کرنے کے لئے بہترین شے ہے۔

نیلوفر سے شربت بھی بناتے ہیں۔ جو حرارت و صفرا کی حدت کو زائل کرنے کے لئے تریاق ہے ضعف و خفقان قلب کے لئے بہترین چیز ہے۔

نسخہ درج ذیل ہے۔

ھوالشافی:۔ نیلوفر ۵ تولہ، کشنیز خشک، گاؤزبان، بادرنجبویہ ہر ایک ۲½ تولہ، چینی ۱½ سیر

ترکیب تیاری:۔ شام کو تمام ادویہ یکبار پانی ۱½ سیر میں بھگو دیں صبح دو تین جوش دے کر چھان لیں اور چینی ملا کر شربت کا قوام تیار کر لیں

مقدار خوراک:۔ ۲½ تولہ ایک گلاس سرد پانی میں ملا کر پلائیں۔

اجوائن خراسانی

تعارف عربی میں بنج اور تخموں کو بزرالبنج اور سیکراں بھی کہتے ہیں چونکہ خراسان کی پیداوار ہے اور وہاں سے آتی ہے اسلئے خراسانی کہلاتی ہے لیکن کشمیر سے گڑھوال تک پہاڑی علاقہ میں کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے یہ پودا کشمیر کے علاقہ میں اردگرد بنجر زمین میں پانچ ہزار سے نو ہزار کی بلندی پر پایا جاتا ہے یہ پودا وہاں پر عام ہوتا ہے اور اسکے علاوہ دیگر مقامات پر بھی اس کی کاشت کی جاتی ہے پودے پر روئیں ہوتے بیضوی شکل پانچ انچ کے قریب لمبے ہوتے ہیں اس کا پودا اور پتے بھی اجوائن دیسی کے مشابہ ہوتے ہیں اور اسی کی مانند اسکی شاخوں پر بھی چھتے سے لگتے ہیں جو دیسی اجوائن سے کچھ بڑے ہوتے ہیں۔ پھول کی رنگت کی لحاظ سے اجوائن

خراسانی تین قسم کی ہوتی ہے۔ ۱۔ سفید، سرخ، سیاہ، عام طور پر سفید پھولوں والی استعمال ہوتی ہے بعض سرخ کو بھی استعمال کرتے ہیں لیکن سیاہ کو زیادہ سمی اور قاتل ہونے کی وجہ سے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تینوں اقسام کی اجوائن خراسانی سمی اثرات ہی رکھتی ہے اس کا استعمال انتہائی ضرورت اور شدید امراض میں ہی کرنا چاہیئے اور کچھ ایام کے بعد استعمال ترک کر دینا چاہیئے یاد رکھیں کہ ہر قسم کی زہریلی ادویہ کو کم استعمال کریں یہ بھی یاد رکھیں کہ مخدرات اور منشات کے فوائد عارضی اور نقصان بہت زیادہ ہے۔

اجوائن خراسانی کی ماہیت میں اطباء کو عموماً اختلاف ہے اسی اختلاف کی ابتدا اسکے ناموں ہی سے شروع ہو جاتی ہے چنانچہ عربی محاورہ میں اردو کا گاف جیم سے بدل جاتا ہے اسلئے بزرالبنج سے تخم بھنگ مراد ہو سکتی ہے علم ادویہ کے تحقیقاتی مشاہدات سے بلحاظ خواص و اثرات تخم بھنگ اور اجوائن خراسانی آپس میں ملتی جلتی دوائیں ہیں لیکن ماہیت میں ایک دوسرے سے جدا اس اسمی اختلاف پر محققین علم الادویہ نے کئی ایک صورتوں میں اختلاف کیا ہے اور تاریخی واقعات بھی ان اختلافات کے شاہد ہیں لہٰذا کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں دوائیں ابتدا سے ہی مشکوک رہی ہیں بہرکیف اس الجھن سے نکلنے کے سلئے اور علم ادویہ کی صحیح ترجمانی کی غرض سے اجوائن خراسانی کو بھنگ خراسانی کہنا درست ہوگا اور بزرالبنج کو بنج خراسانی کہتے ہیں۔"

رنگ :۔ ________ سفید، سیاہ اور سرخ

ذائقہ :۔ ________ تلخ ہوتا ہے۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی شدید، یعنی اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تقویت دیتی ہے۔ اور کیمیاوی اثرات کی وجہ سے خون میں حرارت اور رطوبت کی کمی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے

مزاج :۔ ________ سرد تر، تیسرے درجے میں۔

خواص اول، محرک، دماغ واعصاب، دافع سوزش جگر وکلیہ اور غدد امعاء ومثانہ، دافع صفراء اور مسکن قلب ہے اور بعد میں جب رطوبت جسم پر کثرت سے ترشح پا جاتی ہیں تو مسکن ومخدر اور منوم اثر کرتی ہے انتہائی حابس ومجفف اور رادع مواد ہے۔

فوائد ہر قسم کے اندرونی وبیرونی دردوں میں تسکین دیتی ہے شدید قسم کی سوزش جگر وکلیجہ اور غدد اور اورام میں انتہائی مفید ہے۔ اسلئے سوزش نزلہ زکام درد سر اور کھانسی درد سینہ شدید کے لئے مفید ہے درد امعاء خصوصاً پیچش اور زیربیر خونی کے لئے از حد مفید ہے اسی طرح نقرس اور عرق النساء کے لئے اندرونی اور بیرونی طور پر بطور مالش مفید ہے اس کا روغن مالش کے علاوہ درد کان اور درد دانت میں ایک کامیاب دوا ہے مخدر اور مسکن اثر کی وجہ سے، سرعت انزال کے لئے استعمال کر سکتے ہیں ایک اچھی ممسک دوا ہے گردوں اور مثانہ میں حب سنگ اور ورم کی وجہ سے شدید درد ہو تو یہ ایک بھروسہ کی دوا ہے۔

مقدار خوراک ایک رتی سے ۴ رتی تک اور مرکبات میں چار رتی سے ایک ماشہ تک استعمال ہو سکتی ہے۔

اجوائین خراسانی کو کثیر مقدار میں استعمال کرنے یا عرصہ تک متواتر کھلاتے رہنے سے اسکے مضر اثرات ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں جن میں سدر دوار خناق دردسر، جنون ومالیخولیا، سبات واختلاط عقل اور ثقل سماعت و ضعف بصر پیدا ہو جاتا ہے اعضا مسترخی ہو جاتے ہیں بدن سرد اور رنگت زرد ہو جاتی ہے مریض گفتگو کرنے پر قادر نہیں رہتا اگر بہت جلد علاج کی صورت نہ کی جائے تو تھوڑے عرصہ میں ہلاک ہو جاتا ہے ایسی صورت پیش آئے تو شہد آب گرم میں یا گھی دودھ پلا کر بار بار قے کرائیں جب معدہ صاف ہو جائے تو عضلاتی غدی ملین یا مسہل دیں اگر انتہائی کمزوری ہو جائے تو عضلاتی غدی مقوی استعمال کرائیں ابتدائی حالت میں عضلاتی اعصابی ملین یا مسہل مفید ہو سکتے ہیں اس

ابتدائی خراب علامات میں منہ سے جھاگ آنے اور زبان کا متورم ہو جانا، آنکھوں کی سرخی، سانس کی تنگی اور تشنہ کی حالت وغیرہ لاحق ہوا کرتی ہے۔
زہر خوردہ مریض کی دوا کے لئے بکری کا نیم گرم دودھ شہد سے میٹھا کر کے دیں شوربہ گوشت نیم گرم استعمال کرائیں یاد رکھیں کہ مریض کو اس وقت تک نیند نہ کرنے دیں جب تک اس کی صحت کا پورا پورا یقین نہ ہو جائے پھر خیال رکھیں کہ منیات بغیر انتہائی ضرورت کے دینا منع ہے۔

اروی

نام — عربی میں اس کو قلقاس اور ہندی میں گھیاں کہتے ہیں۔
ایک قسم کی جڑیں ہیں جو ترکاری کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں بعض لوگ اس کا گوشت کے ساتھ پکاتے ہیں۔

رنگ: ——— بھورا چھیلنے کے بعد نیچے سے سفید

ذائقہ: ——— پھیکا ہے

پکانے کے بعد لیس دار ہو جاتا ہے اگر اس کو بھون کر کھایا جائے تو گلے میں سخت چبھن پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے آواز سخت بھاری ہو جاتی ہے اور بعض اوقات بند بھی ہو جاتی ہے۔

افعال و اثرات — اعصابی عضلاتی یعنی اعصاب میں تحریک پیدا کرتا ہے غدد میں تحلیل اور عضلات میں تقویت پیدا کرتا ہے کیمیاوی طور پر انتہائی بلغم و رطوبت پیدا کرتا ہے مولد اور مغلظ رطوبات اور مخرج رطوبات، مخرج بول اور دیگر رطوبات جسم، فربہی جسم، دافع صفراو حرارت، دافع سوزش جگر و گلیہ مفرح قلب اور دافع جلن قلب ہے

مزاج: ——— سرد و تر ہے۔

خواص: — چونکہ شدید قسم کا اعصابی محرک ہے جس سے تمام جسم میں سے

رطوبات، کا اخراج بڑھ جاتا ہے اسلئے سوزش غدد و جگر کے امراض میں انتہائی مفید ہے مثلاً پیشاب کی جلن پیچش، سوزش، مثانہ، گرمی مثانہ سوزش نزلہ زکام، سوزش سینہ اور معدہ وغیرہ، مقوی باہ، مغلظ منی، دافع سوزش گردہ، کھانسی بواسیر، مقوی معدہ، بدن کو فربہ کرتی ہے بلغم اور دودھ پیدا کرتی ہے دافع خراش امعاء، خشونت، سینہ و زخم ضعف معدہ اور مدر بول۔

اسپغول

نام ــــــــ عربی، بزر قطونا؛ فارسی، اسفغوش

ایک چھوٹا سا پودا ہے جو تقریباً ایک ہاتھ اونچا ہوتا ہے اسکے پتے چڑیا کی زبان کی مانند ہوتے ہیں اور بارتنگ کے پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں اس بوٹی کے چھوٹے چھوٹے تخم ہوتے ہیں جن کی شکل کشتی نما ہوتی ہے اس کے چھلکوں کو سبوس اسبغول کہتے ہیں۔

رنگ : ــــــــ سفید سرخی مائل اور دوسرا کچھ سرخی مائل

ذائقہ : ــــــــ پھیکا ہے

مزاج : ــــــــ سرد تر دوسرے درجے میں

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی یعنی اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تقویت کیمیاوی طور پر جسم میں سرد رطوبت پیدا کرتا ہے۔

خواص | محرک اعصاب، مولد بلغم، مسکن معدہ امعاء دافع حرارت، دافع صفراء، مدر بول اور ملین۔

فوائد | چونکہ رطوبات بارد کثرت سے پیدا کرتا ہے اور حرارت کو انتہائی طور پر خارج کرتا ہے اسلئے دل کی گھبراہٹ، سوزش معدہ سوزش امعاء کے لئے بہت مفید ہے اسکے استعمال سے گردوں اور آنتوں

کے زخم بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اگر گردوں اور آنتوں سے خون اور پیپ بھی آتی ہو تو بہت تھوڑے عرصہ میں یہ تکلیف رفع ہو جاتی ہے جن لوگوں کو گرمی کی زیادتی سے خشکی کے ساتھ قبض ہو تو ان کے لئے ایک اچھا ملین ہے۔ لیکن جب ان کے استعمال سے بھوک بند ہونی شروع ہو جائے تو اس کا استعمال بند کر دینا چاہیئے البتہ غدی بخاروں میں پیاس کی شدت کو کم کرنے کے لئے اس کا لعاب نکال کر پلانا مفید ہے بعض لوگ اس کو بیرونی طور پر اورام کے دردوں کو دور کرنے کے لئے استعمال کراتے ہیں۔

لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس کا استعمال غدی اورام اور غشائے مخاطی کی سوزش کے لئے ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے اور وہ بھی ابتدائی صورت میں رادع مقصد کے لئے خاص طور پر جمرہ، مثلاً درجمرہ وغیرہ کی تحلیل اور تسکین کے لئے ضماد مفید ہو سکتا ہے چونکہ یہ غشائے مخاطی کی سوزش کو رفع کرتا ہے اسلئے اس کی سوزش سے جو کھانسی ہو اسکے لئے مفید ہے اسکے علاوہ سوزشی نزلہ زکام اور حلق کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔"

نوٹ عام طور پر سبوس اسپغول بازار میں فروخت ہوتا ہے اور وہی استعمال کیا جاتا ہے اس میں اکثر ملاوٹ ہوتی ہے اس مقصد کے لئے چاول کے چھلکے بھون کر ملا دیئے جاتے ہیں اسلئے اس کو بازار سے احتیاط سے خریدنا چاہیئے۔ سبوس اسپغول کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسپغول بیس تولے لیں اس پر تھوڑا سا پانی چھڑک کر اسے نمناک کریں نصف گھنٹہ کے بعد ہاون دستہ سے ردوکوب کریں نیم کوب ہونے پر نکال لیں اور چھیکا لگا کر الگ کر لیں یہ حاصل شدہ سبوس اسپغول ہے۔

تاکید اکثر بیان کیا گیا ہے کہ اسپغول کوفتہ زہر کی تاثیر رکھتا ہے اسی خیال سے اس کو کوٹ کر استعمال کرنا منع قرار دیا گیا ہے۔

مقدار خوراک:۔۔۔۔۔۔۔ تین ماشے سے ۹ ماشے تک

اُسرُب

نام : ـــــــــ عربی در رصاص اسود ، ہندی سیسہ ،
تعارف : ـــــــــ ایک مشہور ملائم دھات ہے ۔
رنگ : ـــــــــ سفید نیل گوں
ذائقہ : ـــــــــ پھیکا ہوتا ہے ۔

افعال و اثرات | اعصابی عضلاتی یعنی اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تقویت پیدا ہو جاتی ہے ۔

کیمیاوی طور پر کھاری پن اور غلظت اور بلغم و رطوبت پیدا کرتا ہے ۔

مزاج : ـــــــــ تر سرد ہے

چونکہ اندرونی طور پر ہمیشہ کشتہ کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اس کے افعال و اثرات میں تبدیلی آ جاتی ہے اور مزاج میں تری سردی پیدا ہو جاتی ہے ۔

خواص | حابس خون ، قابض رطوبات ، مجفف ، مغلظ اور ممسک دافع سوزش غدد ، تقطیر بول ، کثرت طمث ۔

فوائد | سیسہ اور اسکے مرکبات کا ظاہری طور پر تندرست جلد پر کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا مگر حقیقت ہے کہ اس کا بھی تندرست جلد پر ایسا ہی اثر پڑتا ہے ۔ جیسا زخم اور مجروح سطح پر لانے سے ہوتا ہے جب یہ لگایا جاتا ہے تو وہاں پر جو رطوبت بہتی ہے وہ گاڑھی ہو کر جم جاتی ہے جس سے وہاں کی چھوٹی چھوٹی عروق سکڑ جاتی ہیں ۔ سائنس کا مسئلہ ہے کہ ہر شے سردی سے سکڑتی ہے گویا جہاں پر سیسہ اور اسکے مرکبات لگائے جائیں وہاں پر سردی کی شدت زیادہ ہو جانے سے رطوبات پیدا ہو کر اسمیں سکیڑ واقع ہو جاتا ہے ان وجوہات کے باعث یہ مرکبات نہایت قابض ہوتے ہیں اور سوزش و جلن دور

ہو جاتی ہے اور درد بھی کم ہو جاتا ہے اسلئے نہایت تسکین کا اثر رکھتے ہیں ان حقائق کے باعث یہ حابس الدم ہے۔

بندش خون کا راز

یہاں یہ حقیقت پھر ذہن نشین کر لیں جو پہلے بھی کئی بار تحریر کر چکے ہیں کہ جہاں پر خون بہتا ہو وہاں پر رطوبت بالکل نہیں ہوتی اور جہاں رطوبت ہو وہاں پر خون بند ہو جاتا ہے یہی بندش خون کا راز ہے حقیقت یہ ہے کہ رطوبت کا اخراج شدت سے ہوتا ہے مگر سردی کی زیادتی سے وہاں پر سکیڑ پیدا ہو کر رطوبات جم جاتی ہیں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ تقریباً تمام عضلاتی اعصابی ادویہ اور اغذیہ کا اثر کم وبیش یہی ہوتا ہے یعنی رطوبات پیدا ہوتی ہیں مگر جم جاتی ہیں اسلئے اندرونی طور پر جب چوٹ لگتی ہے یعنی اس چوٹ سے باہر خون نہیں بہتا اور اندر ہی اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے اس مقصد کے لئے دودھ پھٹکڑی ملا کر پلاتے ہیں جس سے اندر کا خون بہنا شروع ہو جاتا ہے اسی اصول پر ہر عضو کے خون کا اخراج بند ہو جاتا ہے یہ خون منہ سے آتا ہو یا مقعد سے اسی طرح پیشاب سے اخراج پاتا ہو یا رحم سے کسی قسم کا خون خارج ہوتا ہو تو وہ بند ہو جاتا ہے۔

کشتہ سرب کو جریان کے بند کرنے کے ساتھ ساتھ جریان منی، احتلام، اور سرعت ورقت منی کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے استعمال سے رطوبات کا اخراج بند نہیں ہوتا بلکہ ان میں غلظت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح رطوبات خشک ہو جاتی ہیں لیکن یاد رکھیں کہ رطوبات کا اخراج بند نہیں ہوتا جب دواؤں کا اثر کم ہو جاتا ہے تو رطوبات کا اخراج پھر شروع ہو جاتا ہے۔ اسلئے ان علامات کا یقینی علاج نہیں ہے۔

بیرونی طور پر سوزشناک زخموں پر سیسہ سوختہ کے مرکبات تسکین اور رطوبت کو خشک کرنے کے لئے مرہموں میں استعمال کرتے ہیں اسکی مشہور سیاہ مرہم سیندور سے تیار ہوتی ہے جو زخم بھرنے کے لئے واقعی مفید ہے۔ (ختم شد)

ضمیمہ خواص المفردات

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے میری محنت مشقت اور کوشش کو قبول فرمایا اور میرے تحریر کردہ خواص المفردات کے تینوں حصوں خواص المفردات عضلاتی حصہ اوّل، خواص المفردات غدی حصہ دوم اور خواص المفردات اعصابی حصہ سوم کو نہ صرف حکماً اطبا اور طبیب حضرات نے مفید مؤثر اور ہر معالج کے لئے ضروری قرار دیا۔ بلکہ عوام الناس نے بھی ہر گھر کی ضرورت قرار دیا ہے

اِصطلاحات ادویہ

خواص المفردات کے افعال خواص فوائد اہمیت ضرورت اور ان کی مشہور صفات بیان کرنے کیلئے محققین نے مخصوص قسم کی اصطلات ادویہ وضع کی ہیں
کسی مفرد دوا کی صفات بیان کرنے کے لئے اکثر معالج دو تین اصطلاحی الفاظ بیان کر کے اندرونی افعال اثرات اس طرح بیان کر دیتا ہے جس طرح سمندر کو کوزے میں بند کر دیا جائے۔ جب کھولا جائے تو پھر سمندر بن جائے۔
مثلاً اگر کسی سبزی فروش سے مولی کے خواص فوائد اور ضرورت کے متعلق پوچھا جائے تو وہ صرف یہ کہے گا کہ مولی ایک سبزی ہے۔ اس کا سالن پکا کر کھایا جاتا ہے۔
لیکن اگر کسی معالج جو خواص الاشیاء واغذیہ کا ماہر ہو تو وہ چند اصطلاحی لفظوں میں مولی کے خواص فوائد درج ذیل مخصوص الفاظ میں بیان کرے گا۔
یعنی مولی محرک و مقوی اعصاب ہے۔ دافع سوزش وغدد ہے۔ مولد رطوبات صالح ہے۔ مخرج صفرا دافع یرقان اور دافع سوزش گردہ و مثانہ ہے۔ مدر بول مخرج سنگ

گردہ و مثانہ بھی ہے۔

جب مولی کے افعال اثرات فوائد بیان کرے گا تو وہ مندرجہ بالا اصطلاحی الفاظوں سے تشریح توضیح کرے گا۔ ممکن ہے مولی کے فوائد ان اصطلاحات کے ذریعہ کئی صفوں میں بھی پورے نہ آسکیں اور سمندر کی طرح مضمون بڑھتا ہی چلا جائے جس سے ایک ضخیم کتاب تحریر کی جاسکتی ہے ـــــ حقیقت یہ ہے کہ مولی کے خواص میں یہ مضمون پنہاں تھا جب ڈبیہ کو کھولا گیا تو وہ سمندر کی طرح پھیلتا ہوا ایک ضخیم کتاب کی صورت اختیار کر گیا۔

اس کا عملی ثبوت ہمارے چچا جناب الحاج حکیم مولوی محمد عبداللہ صاحب مرحوم روڑی والے کے وہ خواص ہیں جو مفرد غذاؤں اور مفرد جڑی بوٹیوں پر لکھی ہوئی کتب میں موجود ہیں۔ یہ خواص سرخ مرچ، خواص مولی، خواص لہسن، خواص آم وغیرہ کے نام سے تحریر کی ہوئی ہیں مختصر طور پر یوں سمجھ لیں۔ اطبا حضرات روزانہ محاورہ میں ہر دوا کے خواص کو اس کے تاثیری نام سے پکارتے ہیں۔

مثلاً نیلا تو تیا۔ چونا، مردہ سنگ کے خواص ہیں اکال (عضو کو کھا جانے والی) صفت موجود ہے ـــــ اسی طرح بعض اشیاء ادویہ میں جامد (جما دینے والی) صفت ہوتی ہے مثلاً گوند کیکر، گوند کتیرہ، شیر بہ گر دنشاستہ وغیرہ ـــــ بالکل اسی طرح بعض اشیاء ادویہ کاسر ریاح (ریح توڑنے والی) مثلاً اجوائن۔ پودینہ، سُنڈھ، مرچ سیاہ۔ نوشادر رائی وغیرہ ہیں۔

یادداشت

اللہ تعالٰی نے ایک دُوا ادویہ میں ملتی جلتی صفات نہیں رکھیں بلکہ سینکڑوں ہزاروں ادویہ اغذیہ میں ملتی جلتی صفات رکھی ہیں تاکہ معالج یا طبیب کو اس قبیل کی ایک دوا دویہ نہ ملیں تو اس صفات والی دوسری اغذیہ ادویہ حاصل کر کے شامل نسخہ کر کے خلق خدا کو... مستفید کر سکیں ـــــ لہٰذا میں نے ہر اصطلاح میں کئی کئی ادویہ درج کر دی ہیں

تاکہ معالج کو نسخہ ترتیب دینے میں آسانی رہے۔

اِن اصطلاحات میں مَیں نے وہ اصطلاحیں بھی درج کردی ہیں جن کے نام پر نسخہ کا نام رکھا جاتا ہے مثلاً آبزن۔ نیم گرم پانی میں بیٹھنا۔ انکباب بھاپ لینا۔ پاشویہ۔ پاؤں دھونا۔ حقنہ انیما کرنا پاخانہ لانے کی تدبیر کرنا۔ سنون منجن جو دانتوں کے لیے استعمال کیا جائے

بعض ادویہ خالص حالت میں کھلانی مشکل ہوتی ہیں۔ جب تک انہیں کسی ترکیب سے پس نہ لیا جائے۔ مثلاً کچلہ اتنا سخت ہے کہ سوائے بھاری مشین کے پیسا نہیں جاتا۔ حکماء نے اسے آسانی سے پیسنے کے لئے بھٹی میں بھون لینے کی ہدایت کی ہے۔ مثلاً کسی نے دودھ گوبر اور کسی بوٹی کے پانی میں کئی دن رکھ کر نرم کرکے باریک ٹکڑے ٹکڑے بنا کر استعمال کرنے کی ہدایت کی۔ بھون لینے کے عمل کو محققین نے بریاں کرنا کہا ہے۔ دودھ وغیرہ میں بھگو کر نرم کرنے کے عمل کو مدبر کرنا کہا ہے

اسی طرح بعض بوٹیوں کو اصل حالت میں استعمال کرنے کی بجائے حکماء نے اس کے تیل کو تیلو وغیرہ سے پانی نکال کر آگ پر گرم کرکے بھاڑ کر پلانے کو زیادہ مفید اور موثر پایا ہے۔ مثلاً آب مکوہ مروق، آب کاسنی مروق وغیرہ۔ اس عمل کو آب مروق کا نام دیا ہے۔ بالکل اسی طرح حجریات کو کھرل میں کسی عرق وغیرہ میں ملا کر پیسنے کی ہدایت کی اسے صلایہ کرنا کہا۔

بعض جماداتی ادویہ میں غیر ضروری ارضی مادے شامل ہوتے ہیں۔ انہیں خالص حالت میں حاصل کرکے استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ محققین نے خاص تدابیر سے اڑا کر حاصل کرنے کو بہتر قرار دیا ہے۔ اس عمل کو تصعید کرنا یا جوہر اڑانے کی اصطلاحیں استعمال کی ہیں۔ لہذا میں نے وہ تمام اصطلاحوں کو جمع کرکے نہایت آسان الفاظ میں تشریح کرکے پیش کردیا ہے۔

خادم فن حکیم محمد یٰسین دنیا پور

اصطلاحات ادویہ

باب اوّل

اللہ تعالیٰ نے ہر دوا، غذا، شے کو کئی کئی صفات سے نوازا ہے اہل علم اور قابل ترین حکماء نے کسی دوا غذا شے کی صفات کے تحت ان کی تخصیص کر دی ہے تاکہ جس صفت کی دوا کی ضرورت ہو وہ موقع و محل میں فوراً حاصل کی جا سکے یا کسی دوا، غذا، شے سے کوئی نقصان ہو رہا ہو تو اس کی متضاد صفت والی ادویہ سے رفع کیا جا سکے۔ اصطلاحات جاننے کے لیے دوسری بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم نے ہر دوا، غذا، زہر کے اول خواص و صفات بتائی ہیں پھر انہیں کے تحت ان کے افعال و اثرات اور فوائد بیان کئے ہیں۔ لہٰذا قارئین کو خواص اشیاء جاننے سمجھنے کے لیے ادویہ اشیاء اغذیہ کی اہم صفات کی تشریحات جاننا ضروری ہے اس کے پیش نظر ہم ان اصطلاحات تشریح و توضیح کر رہے ہیں۔ اصطلاحات کی تشریح کرنا یوں بھی ضروری کیونکہ پہلے جو خواص الادویہ کی کتب میں تشریحات کی گئی ہیں وہ بہت حد تک ناکافی ہیں کیونکہ کسی بھی اصطلاح کو بالاعضا مزاج کیفیات کے تحت بیان نہیں کیا گیا اگر کچھ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو ایک ہی صورت کا اظہار کیا گیا ہے مثلاً رادع ادویہ کے متعلق لکھا گیا ہے کہ سرد اور قابض ہونے کی وجہ سے مواد کو عضو پر گرنے سے روکتی ہیں۔ یعنی مصنف کے نزدیک سرد ادویہ ہی رادع ہو سکتی ہیں جو عضلاتی اعصابی اثرات کی حامل ہیں جن میں چھالیہ، گل مختوم ملتانی مٹی، سرکہ وغیرہ ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہر حیاتی عضو

کی کیمیائی تحریک پیدا کرنے والی ادویہ اسکے لیے رادع ہیں یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضاء میں جگر کے لیے غدی عضلاتی ادویہ کو رادع اور دماغ کے لیے اعصابی غدی ادویہ کو تسلیم کیا ہے اور دل کے لیے عضلاتی اعصابی ادویہ رادع اثرات کی حامل ہیں۔

اکّال (عضو کو کھا جانے والی)

عضو کو کھا جانے والی ادویہ کے متعلق تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ اپنی تیزی اور قوت محللہ کی زیادتی سے گوشت وغیرہ کو کھا جاتی ہیں لیکن حقیقت اسکے برعکس ہے یاد رکھیے محلل ادویہ فضلات میں تحلیل کرتی ہیں یا اعضا میں تحلیل و تبخر پیدا کر کے ان کی رطوبات کو خارج کر دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ شدید تحلیل سے اعضا کمزور و مضمحل ہو جاتے ہیں لیکن اکال ادویہ اپنی کیفیاتی شدت سے خلیات و انسجہ (ٹشوز) کو بھی علیحدہ علیحدہ کر دیتی ہیں جس سے خلیات و انسجہ علیحدہ ہو کر گہرے زخم پیدا ہو جاتے ہیں چونکہ ہر تحریک کی ادویہ میں بھی اور شدید کیفیاتی ادویہ پائی جاتی ہیں لہٰذا ہر مزاج کی ادویہ اکال ہو سکتی ہیں مثلاً نیلا تھوتھیا، تیزاب گندھک، چونا، مرداسنگ سنکھیا اگر عضلاتی اکال ادویہ ہیں تو جمالگوٹہ، ہڑتال ورقیہ، داچکنا غدی اکال ادویہ ہیں اور شیر مدار، کاسٹک سوڈا وغیرہ اعصابی اکال ادویہ ہیں۔

اکال ادویہ کے فوائد

ظاہر طور پر تو معلوم ہوتا ہے کہ جو دوا عضو کو کھا جائے یا اسمیں زخم ڈال دے وہ مفید کیسے ہو سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے کسی دوا کی کوئی صفت بھی فضول اور نقصان دہ نہیں بنائی بلکہ وہ بھی بعض دفعہ دکھی انسان کی تکلیفوں کا مداوا بنتی ہے مثلاً کسی شخص کے گردشتم کا دردناک پھوڑا نکلا ہوا ہے پھوڑا پک بھی چکا ہے یعنی اسس میں پیپ بن چکی ہے لیکن شدید کھچاؤ و دباؤ کی وجہ سے درد ہو رہا ہے مریض کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپریشن کروا کر پیپ

نکلوادے تاکہ جلد آرام آجائے لیکن مریض اپریشن سے ڈرتا ہے ایسی صورت میں ایک سمجھدار معالج اکال ادویہ سے کام لیتا ہے وہ پھوڑے پر ایسی کوئی دوا جسے وہ مناسب سمجھتا ہے لگا دیتا ہے دوا چونکہ گوشت کو کھا جاتی ہے لہٰذا جو نہی گوشت علیحدہ ہوتا ہے اندر سے پیپ فوراً باہر آجاتی ہے مریض اسی وقت آرام محسوس کرتا ہے اسی طرح جب کسی مقام پر مسے وغیرہ پیدا ہو چکے ہوں یا کسی مقام پر ایسے بھگندر وگمبیر نما پھوڑے پیدا ہو چکے ہوں جن کے منہ موٹے ہو چکے ہوں اور بند نہ ہوتے ہوں ایسے پھوڑوں پر بھی اکال دوا لگا کر زائد گوشت کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے نیچے سے کچا گوشت نکل آتا ہے جس میں نشوونما کی پوری استعداد ہوتی ہے چند دنوں میں گوشت نشوونما پاکر پھوڑے یا زخمی جگہ کو بھر دیتا ہے۔ حکما کو چاہیے کہ ہر قسم کی اکال ادویہ کو اپنے تجربات میں رکھیں جو نہی ضرورت پڑے استعمال کر کے خلق خدا کو فائدہ پہنچائیں۔

جاذب!

جاذب ادویہ کے متعلق یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ اپنی گرمی اور لطافت کی وجہ سے خلط یا رطوبت کو ایسی کھینچتی ہے جہاں سے وہ باآسانی نکل سکے ان میں ادد بلاؤں کے خصیے، مینڈک، بیولہ، کیکڑہ، گندہ بیروزہ غاریقون، کوڑی اور گھونگے کا گوشت وغیرہ کو سمجھا جاتا ہے قانون مفرد اعضاء میں جاذب ادویہ کا یہ تصور نہیں ہے کہ وہ اپنی گرمی اور لطافت کی وجہ سے رطوبت کو کھینچے بلکہ ہر وہ دوا جو کسی عضو میں غیر طبعی تحریک پیدا کرے وہی اس عضو کے لئے جاذب ہے۔ مثلاً تمام اعصابی غدی ادویہ بلغم صالح پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون میں جمع بھی کرتی ہیں اور تمام عضلاتی اعصابی ادویہ صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون میں جمع بھی کرتی ہیں لہٰذا یہ تمام ادویہ بالترتیب دماغ، دل اور جگر کے لئے جاذب ہیں۔

عام طور پر بلغمی رطوبات کو خشک کرنے والی ادویہ جو خشک ہوتی ہیں کو جاذب سمجھا جاتا ہے یعنی عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ جاذب ہیں ؟

اگر غور سے دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ یہ تو دماغ و اعصاب پر بلغمی رطوبات کے بوجھ کو جذب کر کے کم کرنے والی ہیں لیکن جگر پر صفراوی رطوبات کا بوجھ کم کرنے والی اور دل پر سوداوی رطوبات جذب کر کے کم کرنے والی ادویہ کون کونسی ہیں۔ اس معاملہ میں ہماری طبی کتب خاموش ہیں اور حکما چپ ہیں ؟ آپ نے دیکھا ہوگا جب صفراوی رطوبات جسم و خون میں اکٹھی ہو جاتی ہیں تو جسم پیلا زرد ہو جاتا ہے بعض دفعہ یرقان اور تہبج وا ماس ہو جاتا ہے اور شدت کی صورت میں استسقا کی ہو جاتا ہے اسوقت اعصاب میں تسکین ہوتی ہے جس سے رطوبات صفراویہ کا اخراج بند ہوتا ہے ایسی صورتوں میں ایسی ادویہ استعمال کرائی جاتی ہیں جو کیمیائی طور پر دماغ و اعصاب کو تیز کرتی ہیں جن میں، نوشادر، ریوند خطائی، قلمی شورہ، جو کھار وغیرہ شامل ہیں۔ جونہی اعصاب میں تیزی آتی ہے فوراً صفراوی رطوبات اخراج پا کر مندرجہ بالا علامات رفع ہو جاتی ہیں یہ کام صرف اعصابی جاذب ادویہ کا ہے عضلاتی یا غدی جاذب ادویہ یہ کام نہیں کر سکتیں ؟

جالی (جلا اور پاک کرنے والی)

جالی ادویہ جلد کی سطح سے لیدار رطوبت کو چھیل کر پاک اور صاف کر دیتی ہیں ان میں شہد، شورہ۔ نمک مصری، نوشادر، پھٹکڑی، عقرقرحا، لہسن، صابن، کبوتر کی بیٹ، سمندر جھاگ، ہلدی۔ رائی وغیرہ شامل ہیں

موقع استعمال

جالی ادویہ کی اسوقت ضرورت پڑتی ہے جب جسم پر فضلات لگے ہوئے ہوتے ہوں جن سے کوئی مرض پیدا ہونے کا خطرہ ہو یا کسی پھوڑے پھنسی یا زخم وغیرہ کو پیپ وغیرہ سے پاک کرنا ہو۔

جامد (جما دینے والی)

جامد ادویہ کے متعلق صرف یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ ادویہ پتلے خلطوں کو گاڑھا اور سخت کر کے جما دیتی ہیں لیکن کسی خلط کی طرف اشارہ نہیں ہے کہ کونسے اخلاط پتلے ہوتے ہیں جن کے گاڑھا کرنے کے لئے ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔"

یاد رکھیں اخلاط میں سوائے سودا کے تمام اخلاط (خون صفرا، بلغم) پتلے ہوتے ہیں چونکہ خون تینوں اخلاط کا مجموعہ ہے اسلئے اسے گاڑھا کرنا یا جما دینا موت کو دعوت دینا ہے کیونکہ اسطرح دوران خون رک جائے گا جس سے موت یقینی ہے۔ دوسرے صرف خون پر اثر کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے جو کسی خلط پر اثر کرے بغیر خون کو متاثر کرے۔

صفرا ایک گرم خلط ہے اس کا قوام پتلا ہی بہتر ہے اگر اسے گاڑھا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ پتھریوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس سے درد جگر و پتہ وغیرہ پیدا ہو جایا کرتا ہے بلغم چونکہ پھیپھڑوں کے راستے اخراج پاتی ہے جب اس کا قوام پتلا ہوتا ہے تو یہ پھیپھڑوں کے قابو نہیں آتی جو دمہ یا دم کشی کا سبب بنتی ہے ایسی صورت میں بلغم کا قوام غلیظ یا گاڑھا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس مقصد کے لئے تمام عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ استعمال کی جاتی ہیں انہیں ہم بلغم کی جامد ادویہ کہہ سکتے ہیں۔

ایک اہم نقطہ

یاد رکھیں جہاں اندرونی طور پر ادویہ خلط بلغم کے گاڑھ کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں وہاں ایسی ادویہ بیرونی اشیاء کو بھی جما یا گاڑھا کر دیتی ہیں جن سے بہت سے کام لئے جا سکتے ہیں مثلاً دودھ میں لسی ملا کر جما لیتے ہیں اسی طرح دہی (جماں) دودھ کو فوراً جما دیتا ہے گوند بابل کو گاڑھا کر دیتی ہے۔

حالق، حلاق (بالوں کو اڑانے والی)

یاد رکھیں بالوں کا اڑنا یا کثرت سے اکھڑنا اعصاب کے تحت ہے بالوں کا قائم رہنا عضلات و قلب کے ماتحت ہے اور بالوں کا پیدا ہونا غدد و جگر کے تحت ہے۔
ہم نے ایسے آدمی بھی دیکھے ہیں جنہیں خوف اور ڈر کی وجہ سے ایک ہی رات میں تمام جسم کے بال اڑ گئے۔

ایک واقعہ!

ہمارے دیناپور شہر میں ایک چرواہا کسی جرم میں پکڑا گیا عملہ تھانہ نے اسے پیٹا اور خوب ڈرایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چار دن بعد اس کے تمام جسم کے بال اڑ گئے وہ ایک خوبصورت نوجوان کی بجائے ایک بدصورت انسان بن گیا میں نے اسکا علاج مندرجہ بالا اصول کے تحت کیا تو چند دنوں میں بال پھر پیدا ہو گئے۔ بس یاد رکھیں کہ جب بھی کسی شخص کے بال گرنے شروع ہوں انہیں قائم رکھنے اور نئے بال پیدا کرنے کے لئے عضلاتی غدی ادویہ شروع کر دیں بال فوراً گرنا بند ہو جائیں گے جوں جوں حرارت پیدا ہوگی نئے بال بھی پیدا ہو جائیں گے اگر کچھ کمی محسوس کریں تو غدی عضلاتی ادویہ لگائیں تمام اکھڑے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال پیدا ہو جائیں گے۔

حالق یا حلاق ادویہ کا موقع استعمال

بعض جگہ بال حسن اور دلکشی کا سبب ہوتے ہیں بعض جگہ تکلیف کا سبب مثلاً آنکھوں کی بھنویں اور پلکوں پر بال جن کو دوبالا کرتے ہیں لیکن اگر پلکوں کے بال مڑ کر آنکھوں میں پڑنے شروع ہو جائیں تو آنکھوں میں ہر وقت چبھن اور درد رہنے لگتا ہے ہر وقت آنسو بہتے رہتے ہیں ایسے موقع پر حالق ادویہ کی ضرورت پڑتی ہے۔

اسی طرح اعضائے مخصوصہ کے بال اتارنے کے لئے ہر شخص ماہر نہیں ہوتا خاص کر عورتیں اگر بال اتارے نہ جائیں تو خارش ہوتی ہے یا ان میں گندگی رکتی ہے دوسرے نفسانی جذبات اور حصول لذت میں کمی رہتی ہے۔ اس لئے یہاں کے بال اتارنے کا سوال پیدا ہوتا ہے لہٰذا ماہرین نے بال اتارنے کے مرکبات بنائے ہیں۔ عام طور پر بیریم سلفائیڈ نورہ، سفیدہ اور راکھ کا استعمال کرتے ہیں۔

حکّاک، مُحکّک (کھجلی پیدا کرنے والی)

ایسی ادویہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی گرمی اور تیزی کی وجہ سے گاڑھی خلطوں کو مسام کی طرف کھینچتی اور خراش کی وجہ سے کھجلی پیدا کرتی ہیں۔

ایک اہم نقطہ!

یاد رکھیں خراش اور کھجلی دو متضاد صورتیں ہیں خراش کوئی بھی محرک دوا کر سکتی ہے جس کا نتیجہ کسی عضو میں تحریک ہوگا۔ لیکن کھجلی اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک غدد میں رطوبات غلیظ (سوداویت) نہ رکیں۔ چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے غدد میں سکون ہو جاتا ہے جس سے غدد اپنے فضلات بھی خارج نہیں کر سکتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ردعمل کے طور پر ان فضلات کو خارج کرنے کے لئے وہاں خارش ہو جایا کرتی ہے تمام عضلاتی اعصابی ادویہ محکک ہیں مثلاً مہندی یا بیری کے پتے سرد پانی وغیرہ سے کھجلی زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔"

دابق (چپکنے والی)

بعض اشیاء کا قوام لیسدار ہوتا ہے بعض پانی ملنے سے لیسدار ہو جاتی ہیں جو جسم سے چپک جاتی ہیں۔ مثلاً شہد، گوند کیکر لاکھ سریش وغیرہ۔

مواقع استعمال

دابق ادویہ کی اسوقت ضرورت ہوتی ہے جب کاغذ وغیرہ جوڑنا ہو یا پھوڑے پھنسی پر مرہم لگانی ہو یا ٹوٹے ہوئے بازو یا ٹانگ وغیرہ کو صحیح رکھنا بجلی وغیرہ کی خطرناک تاروں کو جوڑنا ہو وغیرہ وغیرہ دابق ادویہ کے مواقع استعمال ہیں۔

دافع خمار (نشہ دور کرنے والی)

دافع خمار ادویہ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ ایسی ادویہ تبخیر کو روک کر نشہ کو دور کر دیتی ہیں لیکن یہ خیال غلط فہمی پر مبنی ہے دافع خمار ادویہ کا عمل سمجھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ نشہ اور تبخیر کے فرق کو سمجھئے کیونکہ مندرجہ بالا تشریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ تبخیر ہی نشہ کا سبب ہوتی ہے جسے روک کر نشہ دور کیا جا سکتا ہے یاد رکھیں بدہضمی سے تبخیر ہو سکتی ہے جس سے کسی قسم کا نشہ نہیں ہو سکتا اسی طرح اگر کوئی نشہ آور دوا کھلانے کی بجائے انجکشن کی صورت میں جسم میں داخل کی جائے تو بھی نشہ طاری ہو جاتا ہے معدہ میں تبخیر کی کوئی صورت نہیں ہوتی یاد رکھیں تبخیر سے جو دماغ میں تکلیف ہوتی ہے وہ معدہ میں پیدا ہونے والی گیسز سے نہیں ہوتی کیونکہ دماغ میں گیسز جانے کے لئے براہ راست کوئی راستہ نہیں ہے۔ ان گیسز سے جو تکلیف ہوتی ہے وہ معدہ کے اعصاب کے ذریعے ہوتی ہے

نشہ کیسے پیدا ہوتا ہے یاد رکھیں نشہ یا خمار اسوقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اعصاب و دماغ کو مغلوب نہ کیا جائے۔ بھنگ، افیون، دھتورہ اور شراب وغیرہ ادویہ جسم میں داخل ہوتے ہی دماغ و اعصاب کو مغلوب کر دیتی ہیں اگر تھوڑے وزن میں کھلائیں جائیں تو نشہ کے ساتھ سرور اور لطف کی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے نفس امارہ کا اس پر غلبہ ہو جاتا ہے لیکن اگر زیادہ وزن میں کھلا دی جائیں تو انسان نہ صرف اپنے آپ کو بھول جاتا ہے بلکہ اپنے ماں باپ بھائی بہن کو بھولنے کے ساتھ ساتھ دین و دنیا سے بھی غافل ہو جاتا

رادع

رادع ادویہ کے متعلق لکھا گیا ہے کہ سرد اور قابض ہونے کی وجہ سے مواد کو عضو سے گرنے سے روکتی ہیں یعنی سرد ادویہ ہی رادع ہو سکتی ہیں جو عضلاتی اعصابی اثرات کی حامل ہیں جن میں چھالیہ، گل مختوم، ملتانی مٹی، سکہ وغیرہ ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہر حیاتی عضو کی کیمیائی تحریک پیدا کرنے والی ادویہ اسکے بعد والے عضو کے لئے رادع ہیں، سرد گرم کیفیت والی ادویہ کا تصور یہاں نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضا میں جگر کے لئے اعصابی غدی ادویہ اور دماغ کے لئے عضلاتی اعصابی اور دل کے لئے غدی عضلاتی ادویہ رادع اثرات کی حامل ہیں۔

موقع استعمال

رادع ادویہ کسی تحریک کو بڑھنے سے روکتی ہیں خاص کر ایسے موقعوں پر انہیں استعمال کرتے ہیں جب کسی عضو میں ورم پیدا ہو رہا ہو یا خون کا اجتماع ہو رہا ہو مثلاً دماغ کے ورم کے لئے عضلاتی ادویہ خون کے اجتماع کو کم کریں گی یہی ادویہ دماغ کے لئے رادع ہونگی اسی طرح ورم دل کے لئے غدی ادویہ اور ورم جگر کے لئے اعصابی ادویہ رادع ہیں یاد رکھیں جب بھی جسم کے کسی حصہ پر کوئی ورم نمودار ہو پہلے اس میں تخصیص کریں کہ وہ ورم اعصابی ہے یا غدی و عضلاتی پھر ضرورت کے مطابق رادع اور ادویہ استعمال کر کے ورم کو تحلیل کیا جا سکتا ہے۔

عاصر (نچوڑنے والی)

عاصر ادویہ کے متعلق کیا جاتا ہے کہ ایسی ادویہ قوت قابضہ اور سرد کیفیت کی وجہ مواد کو عضو ماؤف پر گرنے سے روکتی ہے لیکن قانون مفرد اعضا میں عاصر ادویہ کے متعلق صرف یہ تصور نہیں ہے کہ عاصر ادویہ سرد ہوتی ہیں اور قابض ہونے کی وجہ سے مواد کو عضو پر گرنے نہیں دیتیں بلکہ ہر دوا جو کسی مسکن عضو کو تحریک میں لائے وہی اس عضو کے لئے عاصر ہے

کسی عضو پر مواد کب اور کیسے گرتا ہے!

قانون مفرد اعضا میں آپ نے بار بار پڑھا ہے کہ جب ایک حیاتی عضو میں تحریک ہو تو دوسرے میں تسکین ہوگی یہاں سمجھنے والی بات یہ ہے کہ جس عضو میں تسکین ہو جاتی ہے وہ فضلات کو پورے طور پر اپنے اندر سے خارج بھی نہیں کر سکتا جس سے وہ نہ صرف کمزور ہو جاتا ہے بلکہ فضلات کے جمع ہو جانے کی وجہ سے حجم میں پھول جاتا ہے جسے عرف عام میں اسکا عظم کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جگر و طحال میں تسکین ہوتی ہے تو وہ پھول جاتے ہیں ان کی اس حالت کو عظم اطحال و عظم جگر کہتے ہیں اسی طرح عظم القلب بھی کہتے ہیں وغیرہ۔

موقع استعمال

جب کسی عضو میں انتہائی تسکین ہو جائے یا وہ اپنے حجم میں بھی بڑھ جائے تو ایسے موقعوں پر عاصر ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا جس عضو میں تسکین ہوگی اسی عضو کو تحریک دینے والی ادویہ عاصر کے طور پر استعمال کی جائیں گی کیونکہ جب تک کوئی عضو طاقت ور نہیں ہوگا وہ اپنے فضلات کو خارج نہیں کر سکے گا جب اسمیں تحریک ہوگی تو اسکے فضلات فوراً خارج ہو جائیں گے اسطرح اس کا حجم سکڑ جائے گا یعنی اسمیں نچوڑ پیدا ہو جائے گا جس دور کے بعد یہ صورت پیدا ہوگی وہی اسکے لئے عاصر کہلائے گی۔

غسال (دھونے والی)

غسال ادویہ کے متعلق عام طور پر یہ تصور پایا جاتا ہے کہ وہ اخلاط کو سطح عضو سے دھو دیتے ہیں لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ دھونے یا صاف کرنے کا عمل ان کی کونسی صفت کی وجہ سے ہے سو جاننا چاہیئے کہ وہ دوا جو کسی قدر جالی اور مفرش اثرات کی حامل ہو پانی کے ساتھ مل کر غسال کا کام دے سکتی ہے بعض بغیر پانی کے بھی۔

مثلاً صابن جسم کے فضلات کو پانی کی مدد سے بڑے اچھے طریقے سے دھو دیتی ہے
مٹی کا تیل مشینی پرزوں کے زنگ دھو دیتا ہے بلکہ جسم پر لگے جیسے لیسدار مادوں کو لگتے
ہی علیحدہ کر دیتا ہے صرف گرم پانی جسم کی میل دھو دیتا ہے تمام مصفی خون ادویہ اندرون
جلد رکے ہوئے اخلاط کو خارج کر کے جسم کی رنگت نکھار دیتی ہیں۔

موقع استعمال غسال ادویہ

یاد رکھیں جسم کو فاضل اخلاط سے پاک کرنے کے لئے اخلاط کی مناسبت سے غسالی ادویہ
اندرونی بیرونی طور پر استعمال کریں مثلاً پھیپھڑوں کو فوراً بلغم سے پاک کرنے کے لئے
نیلا تھوتھا جیسی قے آور ادویہ استعمال کریں۔ آنتوں کو صاف کرنے کے لئے دوامور
مدنظر رکھیں اگر آنتوں میں سدے ہوں یا خشک مواد ہو تو اسے غدی مسہل ادویہ سے
پاک کریں اگر آنتوں میں لیسدار مواد ہو اور زور لگانے سے بھی نہ نکلے تو اعصابی مسہل
ادویہ استعمال کریں۔"

قاتل دیدان پیٹ کے کیڑے مارنے والی

قاتل دیدان ادویہ کے متعلق صرف یہی تصور پایا جاتا ہے کہ یہ پیٹ کے کیڑے مارنے کے کام
آتی ہیں لیکن ان میں یہ تخصیص نہیں کی جاتی کہ یہ کس قسم کے پیٹ کے کیڑے ہلاک کرتی ہیں
کیونکہ پیٹ میں ایک ہی قسم کے کیڑے پیدا نہیں ہوتے بلکہ کیڑے کبھی لمبے لمبے رسیوں کی طرح ہوتے ہیں
کبھی بالوں کی طرح باریک اور چھوٹے چھوٹے کبھی مغز کدو کی طرح چوڑے ہوتے ہیں جنہیں بالترتیب
کیچوے، چونے اور کدو دانے کہتے ہیں۔ نہ ان کا رنگ ایک ہے نہ ان کی شکل ایک ہے
نہ ان کے پیدا ہونے کے مقام ایک کیونکہ یہ آنتوں کے مختلف حصوں میں پیدا ہوتے ہیں
لہٰذا صرف قاتل دیدان کا جان لینا ضروری نہیں ہے۔

موقع استعمال

جس طرح ان میں واضح فرق پایا جاتا ہے اسی طرح ان کے علاج کے لئے بھی (مارنے کے لئے) ادویہ اغذیہ میں اختلاف پایا جاتا ہے لہٰذا طالب علموں کو قاتل دیدان ادویہ جاننے سے علاج میں کامیابی نہیں ہو سکتی بلکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ کیچوے اگر اعصابی تحریک کی پیداوار ہیں تو ان کا علاج عضلاتی قاتل دیدان ادویہ سے کرنا ہو گا بلکہ تمام عضلاتی اغذیہ ادویہ اسیتاد قاتل کیچوے ہیں۔ اسی طرح اگر چونے عضلاتی تحریک کے فضلات کی پیداوار ہیں تو ان کا علاج غدی مزاج کی قاتل دیدان ادویہ سے کرنا ہو گا بلکہ تمام غدی مزاج کی حامل ادویہ چونے مارنے والی --- ہیں بالکل اسی طرح کدو دانے چونکہ غدی تحریک کے فضلات کی -- پیداوار ہیں ان کا علاج اعصابی ادویہ اغذیہ سے کریں۔

قابض (ایسٹرنجنٹ)

(سکیڑنے والی، بند کرنے والی) قابض ادویہ کی تشریح و توضیح یوں کی جاتی ہے کہ ایسی ادویہ بوجھل ہوتے یا خشک ہونے کے عضو کو سمیٹتی اور اس کی نالیوں اور مواد کو روکتی ہیں جاننا چاہیے کہ بوجھل ادویہ قابض نہیں ہوا کرتیں یہ تصور قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ ادویہ میں پارا سب سے بوجھل ہے اس کا ایک مرکب کیلومل ہے جو نہائی جلاب آور ہے پارہ کسی شخص کی آنتوں میں بل پڑ جائے یا ایسے سدے پڑ جائیں جو جلاب آور ادویہ اور انیما وغیرہ سے خارج نہ ہو سکتے ہوں ایسے موقعوں پر قولنج والے مریض کو ایک سے ڈیڑھ پاؤ پارہ پلاتے ہیں۔ اور اسے اونچی جگہ سے نیچی جگہ چھلانگ لگانے کو کہتے ہیں اس طرح پارہ کے بوجھ سے آنتوں کے بل نکل جاتے ہیں اگر سدے ہوں تو وہ دباؤ کی وجہ سے باہر نکل آتے ہیں اس طرح مریض ایک خوفناک اور ہلاکت خیز تکلیف سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے اسی طرح سکیڑ تو سرد ادویہ سے ہی ہو سکتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں اور مشاہدہ کرتے ہیں کہ جہاں سرد ادویہ قابض ہیں (مثلاً لیموں

پھٹکڑی، مازو وغیرہ وہاں گرم ادویہ بھی قابض ہیں مثلاً اجوائن۔ مرچ سیاہ، دارچینی خولنجاں وغیرہ

ایک سوال؟

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ قبض تو ہر مزاج کی ادویہ سے پیدا ہوتا ہے۔ لہذا قبض پیدا کرنے کے لئے "قابض ادویہ کا جاننا ضروری نہیں بلکہ قبض پیدا ہونے اور دفع کرنے کا اصول جاننا ضروری ہے۔ یاد رکھیں قبض اخلاط کا اخراج بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے اگر اخراج یا سکریشن دوبارہ شروع کر دیا جائے تو پھر اسہال آنے شروع ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر تحریک کے مسہل الگ الگ ہیں۔

قابض ادویہ کا موقع استعمال

قابض ادویہ کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب مریض کو دست آ رہے ہوں لہذا جب بھی کوئی مریض کسی معالج کے پاس آئے اور وہ پاخانے دست کی شکایت کرے تو فوراً اسے کوئی اچھی سی قابض ادویہ نہیں دینی چاہیے بلکہ اسے اول یہ تشخیص کرنی چاہیے کہ پاخانے کس تحریک کی وجہ سے آ رہے ہیں یا ان کی صورت کیا ہے مثلاً پاخانے پتلے پانی جیسے رنگت میں سفید آ رہے ہیں یا سیاہی مائل ان کے دوران پیٹ میں درد مروڑ ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر رنگت میں سفید پتلے پانی جیسے ہوں تو یا مروڑ کے ساتھ درد بھی ہو رہا ہو جیسا ہیضہ میں ہوتا ہے۔ تو عضلاتی قابض ادویہ کھلائیں اگر پاخانے پتلے سیاہی مائل ہوں۔ پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہو تو ایسی صورت میں غدی قابض ادویہ استعمال کرائیں مثلاً مرچ سرخ اجوائن۔ سنڈھ وغیرہ۔

قاشر چھلکا اتارنے والی

وہ دوا جو جلا کی زیادتی کی وجہ سے کسی مقام پر سوزش پیدا کر کے مواد فاسد کو دور کرنے کے لئے چھلکے اتار دے۔

موقع استعمال قاشر ادویہ کو اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب سوداوی فاضل رطوبات جلد کی طرف آکر تکلیف کا سبب بنتی ہیں مثلاً کیل مہاسے، خارش، دھدر، مسے وغیرہ قاشر ادویہ میں عضلاتی غدی سے لیکر غدی اعصابی تک ادویہ شامل ہیں مثلاً بابچی، رائی زراوند، کٹھ وغیرہ۔

صورت عمل ایسی ادویہ کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ یہ لگتے ہی چھلکے اتار دیتی ہیں غلط ہے بلکہ جالی ادویہ جب کسی مقام پر لگائی جاتی ہیں تو وہاں پر دوران خون اکٹھا ہو جاتا ہے اور وہ جگہ کسی قدر سرخ بھی ہو جاتی ہے اگر دوبارہ نہ لگائی جائے تو دوران خون واپس چلا جاتا ہے۔ مقام ماؤف کا ابھار زدہ چمڑا چھلکوں کی صورت میں اتر جاتا ہے جس کے ساتھ رکے ہوئے فضلات بھی جلد سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اس طرح کیل مہاسے اور دھدر و خارش کا شافی علاج ہو سکتا ہے۔

کاوی (کاسٹک)

قاشر ادویہ سے تیز اثر والی ادویہ کاسٹک دکاوی اثرات کی حامل ہیں یعنی یہ لگنے کے کچھ دیر بعد جلد کو کھا جاتی ہیں انہیں داغ دینے والی ادویہ بھی کہتے ہیں۔ ان میں تیزاب ان بجھ چونا۔ جمالگوٹہ، رائی وغیرہ شامل ہیں۔

کاسر الریاح (کارمی نیٹو)

انہیں ریح توڑنے والی بھی کہتے ہیں ایسی ادویہ کے متعلق یہ تصور پایا جاتا ہے

کہ ایسی ادویہ یعنی قوت حرارت سے ریاح غلیظ و رقیق کو دفع کرے ان میں سداب سیاہ مرچ۔ نوشادر، سونف، پودینہ وغیرہ شامل ہیں۔

ایک زبردست غلط فہمی

کاسر ریاح ادویہ کے متعلق ایک زبردست غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ یہ بالفعل ریاح کو تحلیل کر دیتی ہیں درست نہیں ہے۔ اس غلط فہمی نے تبخیر معدہ کے مریضوں کو مایوس کر دیا ہے کیونکہ اس تصور کی وجہ سے ان کا علاج غلط کیا جاتا ہے جس سے ہر طرف تبخیر کے مایوس مریض پائے جاتے ہیں۔

ایک سوال

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ریاح یا ہوا کس طرح پیدا ہوتی ہے یاد رکھیں ہوا دو طریق سے پیدا ہوتی ہے۔ دونوں طریق کا علاج بھی ایک دوسری سے مختلف ہے۔ ہوا کائنات میں رطوبات کی کثرت سے چلتی ہے یا پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً جس علاقہ میں بارش ہو جائے اس علاقہ سے دوسرے مقامات کی طرف ٹھنڈی ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی ہیں ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سے ہوا پیدا ہو کر چاروں طرف پھیل رہی ہے۔

بالکل یہی صورت ان مریضوں میں پائی جاتی ہے جن کے معدہ و امعا کے اعصاب میں تحریک ہو جونہی ایسے مریض دودھ، چاول، کھچڑی، دلیا، مولی، گاجر وغیرہ کھاتے ہیں فوراً ان کا پیٹ ہوا سے بھر جاتا ہے۔

لاذع (اری ٹینٹ)

لاذع ادویہ کو خراش کرنے والی بھی کہتے ہیں۔ ان ادویہ کے متعلق تسلیم کیا جاتا ہے

یہ ایسی ادویہ بوجہ شدت گرمی و تیزی نفوذ کے عضو میں سوزش اور خراش پیدا کرتی ہیں مثلاً سرکہ، لیموں، رائی، جامن کا تیزاب، نمک شور، سرخ مرچ وغیرہ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ سرد گرم، تر و خشک ہر مزاج کی ادویہ خراش پیدا کر سکتی ہیں مندرجہ بالا ادویات بھی میری اس تحقیق کا ثبوت پیش کر رہی ہیں مثلاً سرکہ و لیموں سرد خشک اثرات کی حامل ہیں۔ اور رائی گرم خشک ہے اور نمک شور گرمی تری کا حامل ہے۔

موقع استعمال لاذع ادویہ اس وقت استعمال کی جاتی ہیں جب جسم کا کوئی ظاہری حصہ سُن ہو جائے یا کوئی مواد رک کر جلد کا رنگ بگاڑ دے۔ مثلاً۔ چھیپ، برص، چہرہ کے سیاہ داغ، چیچک کے داغ وغیرہ۔

لازج (چپکنے والی)

لازج ادویہ وابق ادویہ کے قائمقام ہوتی ہیں یہ جسم یا کسی شے کے ساتھ لگتی ہیں۔ چپک جاتی ہیں اور آسانی سے علیحدہ نہیں ہو سکتیں۔ ایسی اشیاء جوڑنے کے کام لاتے ہیں۔ مثلاً گوندے سے کاغذ جوڑنا۔ سریش سے لکڑی جوڑتے ہیں۔ جسم کے زخمی حصّہ کو قریب رکھنے کے لئے پلستر وغیرہ استعمال کیا جاتا ہے وغیرہ

حابس الدم (سڈیپ ٹنک)

انہیں خون کا اخراج بند کرنے والی ادویہ بھی کہتے ہیں ان کے متعلق یہ تصور پایا جاتا ہے کہ ایسی ادویہ بوجہ خشکی کے رگوں میں سدہ پیدا کرکے اور اندرونی زخموں میں کھرنڈ لاکر خون بند کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خون بند کرنے والی دوا کو نہ حابس خون کہہ سکتے ہیں اور نہ قابض۔"

قانون اخراج خون

جاننا چاہیئے کہ حبس ہمیشہ رطوبات میں ہوتا ہے خون میں نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھیں کہ جس عضو سے خون آرہا ہو وہاں اگر رطوبات کم کر دی جائیں تو خون کے آنے میں شدت پیدا ہو جائے گی اسی طرح سدہ اور قبض میں رطوبات اور مواد تو رک سکتے ہیں مگر خون نہیں رک سکتا بلکہ قبض کی میں زیادہ آتا ہے۔ یاد رکھیں خون اسوقت رکتا ہے جب رطوبات کو دوبارہ جاری کر دیا جائے یا ان کا اخراج بڑھا دیا جائے اس مقصد کے لئے گرم تر سے تر گرم اور تر سرد تک ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔"

ایک سوال؟

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ خون بند کرنے کا تعلق اگر تری سے ہے تو سرد خشک ادویہ جن میں انہوں نے انجبار افیون گیرو وغیرہ شامل ہیں سے کیسے خون بند ہو جاتا ہے۔
جاننا چاہیئے کہ جو ادویہ اغذیہ خشک اور سرد ہوتی ہیں وہ جسم میں سودا پیدا کرتی ہیں سودا اپنی انتہائی سردی کیوجہ سے بلغم کو غلیظ کر دیتا ہے جس سے ایک طرف تو رطوبات جم جاتی ہیں دوسری طرف وہ خون کو واپس کر دیتی ہیں جس کو رادع کہتے ہیں اس طرح دونوں عمل بیک وقت ہو جاتے ہیں۔

ایک اہم نقطہ

سرد اور خشک ادویہ جن میں انجبار، افیون، گیرو وغیرہ شامل ہیں وقتی اور عارضی طور پر

خون کو روکتی ہیں خون بند کرنے کا مستقل علاج نہیں ہیں"

کیونکہ جب کوئی استحاضہ عورت ہو اس پر ان کا کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ انہیں کھلاتے ہوئے بھی خون دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ نکسیر کے مزمن مریض اس سے قطعاً شفایاب نہیں ہو سکتے لہٰذا ہر معالج کا فرض ہے کہ مزمن مریضوں کو ایسی ادویہ نہ دیں ورنہ مرض بڑھ جائے گا۔ اور مریض کے تلف ہونے کا خطرہ ہے"

سرد خشک ادویہ سے خون آنے کی اہم وجہ!

یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ جب بھی خون آئے گا کسی نہ کسی زخم سے آئے گا لہٰذا ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ خود بخود ہمارے جسم میں زخم کیسے ہو جاتے ہیں۔

ایک مثال

ہر شخص کا ذاتی مشاہدہ ہے کہ جب کسی جگہ پانی کھڑا ہو وہاں کی زمین گارہ کی طرح ہوتی ہے کسی جگہ بھی دراڑ وغیرہ نہیں پائی جاتی۔ اگر وہاں سے پانی اڑ جائے یا نکال دیا جائے تو جوں جوں وہ زمین خشک ہوگی اس میں خود بخود دراڑیں پڑنا شروع ہو جائیں گی یعنی اس جگہ زخم پڑ جائیں گے یہ تو زمین کا حال ہے بالکل اسی طرح ہمارے جسم میں جب رطوبات کم ہوتی ہیں اور خشکی بڑھتی ہے تو اندر اور باہر زخم ہو جاتے ہیں مثلاً سردیوں کے موسم میں ہاتھ پاؤں بیائیوں کی وجہ سے پھٹ جاتے ہیں۔ ان سے بعض دفعہ خون بھی آجاتا ہے اگر جسم کی کسی اندرونی جگہ زخم ہو جائے تو وہاں سے بھی خون آ سکتا ہے جس طرح ہم کسی دھات کو گرم کئے بغیر ٹانکا نہیں لگا سکتے بالکل اسی طرح اندرونی زخموں کو گرم تر ادویہ اغذیہ کے بغیر بند نہیں کر سکتے یہ عمل ہم جتنی جلد کریں اتنی جلدی نہ صرف ہمیشہ کے لئے خون بند ہو جائے گا۔ بلکہ ہر قسم کے زخم بھی بند ہو جائیں گے۔

لہذا حابس الدم ادویہ کو سرد خشک ہی نہ سمجھیں بلکہ حقیقت میں حابس الدم ادویہ گرم تر سے تر گرم ادویہ ہیں انہیں ہی ہر قسم کے اخراج خون کے بند کرنے کے لئے معمول مطب بنائیں انشاءاللہ پھر کبھی بھی آپ کے پاس سے ٹی بی کا مریض جسے اکثر بلغم کے ساتھ خون آیا کرتا ہے یا خونی قے آتی ہے اسی طرح نکسیر کا مریض خونی پاخانے اور کثرت حیض اور بواسیر کے مریض مایوس نہیں جائیں گے۔

مُبرد (فریجرنٹ)

انہیں سردی پہنچانے والی ادویہ بھی کہتے ہیں ان کے متعلق یہ تصور مرقوم ہے۔ کہ وہ دوا جو خود سرد ہونے کی وجہ سے سردی بخشتی ہے جیسے صندل، کاہو، تیلوفر افیون وغیرہ

اس تعریف یا تصور سے یہ غلط فہمی ہونے کا خطرہ ہے کہ بنا طالبعلم یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ ایسی ادویہ برف کی طرح ٹھنڈک و سردی پہنچاتی ہوں گی کیونکہ برف چھونے سے بھی ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے۔ اگر یوں کہا جائے کہ سرد ادویہ کا مزاج سرد ہوتا ہے جب بھی انہیں استعمال کیا جاتا ہے جسم کا درجہ حرارت کم کر دیتی ہیں۔ تو زیادہ بہتر ہو گا۔

مُوقع استعمال

مُبرد ادویہ زیادہ تر اس وقت استعمال کی جاتی ہیں جب حرارت غریبہ (بخار) کی شدت ہو جس سے سرسام ہونے کا خطرہ ہو یا غدی تحریک سے حرارت و صفرا بڑھ کر جسم کے کسی حصہ میں سوزش کر دیں جیسے پیچش اور سوزاک وغیرہ سوزاک میں حرارت و صفرا کی شدت سے پیشاب آگ کی طرح جلن کے ساتھ آتا ہے اس وقت افیون، صندل وغیرہ منٹوں میں سکون دے دیتے ہیں۔

مبہی الفرودیزی ایک | انہیں قوت باہ پیدا کرنے والی بھی کہتے ہیں۔ ان میں تخم ترب۔ مشک۔ موئی عنبر۔ موصلی سینبھل۔ ہوا آرے کھجور۔ تیتر۔ بیٹر۔ مرغ۔ انڈہ۔ تخم گاجر۔ جاوتری۔ شلجم۔ کتیرا۔ دارچینی سیاہ مغز بادام موصلی سیاہ تودری۔ زرد سفید۔ گری اور تخم پیاز وغیرہ شامل ہیں۔

ایک مغالطہ

جب ایک تحقیق اور حقیقت کا متلاشی مندرجہ بالا مبہی ادویہ کا بغور مطالعہ کرتا ہے تو وہ ایک زبردست مغالطے میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ مذکورہ صدر ادویہ ایک مزاج وکیفیت کی نہیں ہیں۔ ان میں کوئی دوا انتہائی تر سرد ہے۔ جیسے کتیرا۔ تخم ترب کوئی گرم تر جیسے سنڈھ۔ مغز بادام۔ تخم گاجر اور کوئی انتہائی خشک جیسے دارچینی۔ انڈے چھوہارے وغیرہ ظاہر ہے کہ ایسا شخص جب ان ادویہ کے مختلف مزاج کی طرف دیکھے گا۔ تو وہ حیران ہوگا کہ ان ادویہ کے متضاد مزاج کے باوجود انہیں کیونکر مبہی و قوت باہ پیدا کرنے والی لکھا گیا ہے جبکہ قوت باہ کا تعلق قلب وعضلات کے صحیح افعال پر منحصر ہے یعنی جو ادویہ و اغذیہ قلب وعضلات کو قوت وطاقت دے کر ان میں ہلکی تحریک پیدا کریں۔ وہی مقوی باہ ادویہ کہلا سکتی ہیں لیکن یہاں محرک و مقوی دماغ و اعصاب اور اور محرک و مقوی غدد جگر ادویہ کو بھی مُبہی ادویہ میں شامل کیا گیا ہے۔

متضاد مزاج ادویہ کو مُبہّی ادویہ کہنے کی وجہ

یہ حقیقت تو بالکل درست ہے کہ قوت باہ کا تعلق عضلات کے صحیح افعال پر منحصر ہے۔ عضلات و قلب کو تحریک و قوت دینے والی ادویہ تمام کی تمام خشک سرد سے خشک

گرم ہوتی ہیں محرک۔ غدد و اعصاب ادویہ کو مہیّج قوت باہ پیدا کرنے والی اس لئے لکھا ہے کیونکہ یہ عضلات کے افعال کو اعتدال پر لاتی ہیں۔ مثلاً جب غدی تحریک سے عضلات میں تحلیل ہو کر قوتِ باہ کمزور ہو جاتی ہے تو محرک اعصاب ادویہ قلب و عضلات میں معترح صورت پیدا کر کے ان کے افعال کو اعتدال پر لاتی ہیں اور قوتِ باہ پیدا کرتی ہیں۔ اس طرح جب خود قلب کی مشینی تحریک بڑھ کر اختلاجِ قلب پیدا کر کے ضعف باہ پیدا کرے تو غدی ادویہ سنڈہ، مغز بادام وغیرہ استعمال کر کے عضلات و قلب کے افعال کو اعتدال پر لا کر قوتِ باہ بحال کرتے ہیں

حکماٗ ذہن نشین کر لیں

حکماٗ و معالج حضرات ذہن نشین کر لیں کہ جب ان کے پاس کوئی مریض باہ کی کمزوری کا آئے تو اسے بغیر بالاعضا تشخیص کے کوئی نسخہ تجویز نہ کریں۔ ورنہ علاج ناکام رہے گا یہی وجہ ہے کہ آج کل ضعف باہ کے مریض ہر طرف مارے مارے پھر رہے ہیں اور اپنی قسمت کا رونا رو رہے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی صحیح تشخیص ہی نہیں ہوتی انہیں صرف مقوی باہ نام کی ادویہ کھلائی جا رہی ہیں۔ کوئی حکیم یہ سمجھتے ہوئے کہ مریض کی منی پتلی ہے۔ فوراً گوند کتیرا۔ موصلی سفید، سیاہ اور تودری وغیرہ مغلظ منی اجزا کا نسخہ تجویز کر دیتا ہے جوں جوں مریض استعمال کرتا ہے مردسے نامرد ہونا شروع ہو جاتا ہے کوئی حکیم یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کے اعصاب کمزور ہو گئے ہیں فوراً مقوی اعصاب ادویہ اندرونی بیرونی استعمال کراتا ہے۔ طلاؤ وغیرہ بھی لگواتا ہے۔ لیکن نتیجہ صفر نکلتا ہے۔

یاد رکھیں ایک معالج کا یہ کام نہیں کہ وہ مریض کو کوئی ایسا نسخہ تجویز کرے۔ جو مقوی باہ ہو بلکہ اس کا فرض ہے کہ اول بالاعضا تشخیص کرے پھر جو عضو حیاتی کمزور ہو اسے تحریک دینے والی ادویہ اغذیہ استعمال کرائے۔ انشاء اللہ

صحیح علاج سے چند دنوں کے اندر مریض تندرست ہو جائے گا۔

مجفف (ڈی سکے ٹو) (خشکی کرنے والے)

وہ دوا مزاجاً خشک ہو مجفف کہلاتی ہے ان میں عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ شامل ہیں کچھ مجفف اثر غدی عضلاتی ادویہ میں ہوتا ہے۔ معالج کا فرض ہے کہ ہر دوا و غذا کا مزاج ذہن میں رکھے۔ مجفف ادویہ کی ضرورت کے مطابق استعمال کرے۔ مثلاً جب اسے عضلاتی اعصابی (سرد خشک) مجفف دوا کی ضرورت ہو تو وہ فوراً استعمال کرے مثلاً لیکوریا کے رفع کرنے کے لئے مائیں پھٹکری۔ پوست کیکر وغیرہ کسی زخم یا پھوڑے کے رفع کرنے کے لئے مردانگ ایلوا، پارہ وغیرہ عضلاتی غدی مجفف ادویہ استعمال کرے۔ کوئی مجفف نام کی دوا کا استعمال کرا دینا۔ صحیح علاج نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت کے مطابق مجفف دوا کا استعمال کبھی ناکام نہیں ہوتے دیتا۔ لہذا ہمیشہ ضرورت

یادداشت

پوری کرنے کی کوشش کریں۔ پھر انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی۔

منجمد (جما دینے والی)

منجمد ادویہ کے متعلق یہ تصور پایا جاتا ہے کہ یہ ادویہ محلل کی ضد ہیں یعنی وہ دوا جو اپنی سردی اور قوت۔ قبض کے اثر سے خلطوں رطوبتوں کو بستہ کرے جیسے گوندکتیرا نشاستہ اجوائن خراسانی۔ گیرو۔ موم صمغ عربی۔ لسوڑھا وغیرہ جہاں تک ان ادویہ کے متعلق تصور کا تعلق ہے وہ بہت حد تک درست ہے لیکن جب مثالاً ادویہ کے نام دیئے ہیں۔ وہ نوے فیصد درست نہیں ہیں۔ مثلاً گوندکتیرا۔ نشاستہ۔ اجوائن خراسانی

اور منسع عربی مزاجاً سرد تو ہیں لیکن خشک نہیں ہیں اور نہ ہی قوت قابضہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ ہاں اگر خلطوں کے علاوہ بیرونی اشیاء کو غلیظ و گاڑھا کرنا ہو تو مندرجہ بالا ادویہ درست ہیں۔ ورنہ مذکورہ تعریف کے مطابق یہ ادویہ ٹھیک نہیں ہیں یاد رکھیں خلطوں میں سودا ہی ایک ایسی خلط ہے جو انتہائی سردی خشکی سے بستہ ہو جایا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب جسم انسان میں سوداویت بڑھ جاتی ہے تو جوڑوں کی حرکات تقریباً بند ہو جاتی ہیں کیونکہ ان کے اندر کی رطوبات جم جاتی ہیں۔

ایسی حالت کو حکما تحجر مفاصل کہتے ہیں جن اغذیہ ادویہ سے یہ صورت پیدا ہو انہیں منجمد ادویہ کہہ سکتے ہیں۔ لہٰذا قانون مفرد اعضا کی رو سے تمام عضلاتی اعصابی (خشک گرم) ادویہ منجمد ہیں۔

محرّق (کرّدسو) جلانے والی

لفظ مُحرّق احراق سے ہے۔ جس کے معنی جلانا ہیں۔ اسی نسبت سے جسم پر لگنے کے بعد زخم کر دینے والی ادویہ کو مُحرّق ادویہ کہا گیا ہے۔ مثلاً تیزاب گندھک نیلا تو تیا۔ زنگار۔ تانبا۔ بشیر مدار وغیرہ۔

یادداشت

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایسی ادویہ اپنی قوت نفوذ و قوی گرمی کے عضو کی رطوبت کو زیادہ کر دیتی ہے۔ لیکن یہ تصور غلط ہے۔ کیونکہ ہر کیفیت و ہر مزاج کی ادویہ اعضا کو جلا دیتی ہیں۔

مثلاً کاسٹک سوڈا شدید کھار اور الکلی ہونے پر جسم پر لگتے ہی زخم کر دیتا ہے اور تیزاب گندھک انتہائی ترش ہونے کے جسم پر لگتے ہی زخم کر دیتا ہے۔

اسی طرح غدی ادویہ میں نمک ہے لہٰذا یہ سمجھنا کہ محرق ادویہ گرمی کی وجہ سے جلاتی ہیں بالکل درست نہیں ہے بلکہ ایسی ادویہ اپنے مزاج کے اعضا میں مقامی طور پر شدید تحریک پیدا کر کے دوسرے اعضاء سے جدا کر دیتی ہے جسے غلطی سے حکماء نے انہیں محرق ادویہ کہا ہے۔

یاد رکھیں آگ ہی ایک ایسی شے ہے جو صرف اشیا کو جلا دیتی ہے بلکہ جسم کو بھی جلا کر فنا کر دیتی ہے ورنہ کسی دوا میں جلانے کا عمل نہیں پایا جاتا۔

مخلّمات ادّویہ

(خواب میں پریشان کرنے والی)

وہ ادویہ جو اپنی قوت تبخیر سے دماغ کو پریشان کر دیں۔ اور سوتے ہوئے بھی دماغ کو چین نہ لینے دیں بلکہ متوحش خواب دکھائیں جن سے انسان کابوس جیسی خطرناک تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ رات کو سونے کی حالت میں محسوس کرتا ہے کہ اسے کسی شے نے آ کر دبا لیا ہے کبھی محسوس ہوتا ہے کوئی خطرناک درندہ اسے کھانا چاہتا ہے بعض دفعہ دم گھٹتا محسوس کرتا ہے اسطرح انسان ڈر جاتا ہے اور چیخیں مار مار کر اپنے آپ کو ہلکان کر لیتا ہے مخلمات ادویہ میں تمام عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ شامل ہیں البتہ بعض میں یہ خصوصیت بہت زیادہ ہے بعض میں کم مثلاً شراب کی کثرت، آلو، بینگن، گندنا باقلہ، لوبیا، گوبھی، مسور، کچا پیاز وغیرہ۔

محلّل (ریزالونٹ)

انہیں تحلیل کرنے والی ادویہ بھی کہتے ہیں ان کی مزید تشریح و توضیح کرتے ہوئے یوں لکھا گیا ہے کہ ایسی ادویہ جو اپنی قوت تحلیل اور حرارت کے باعث اعضا کی لیسدار اخلاط کو بخارات بنا کر فنا کر دیتی ہے "

قانون مفرد اعضا اور محلل ادویہ

قانون مفرد اعضاء میں تحلیل تحریک تسکین کی اصطلاحات کو بہت زیادہ استعمال کیا گیا ہے کہ ایسی ان تینوں اصطلاحات کو ہر ایک عضو میں تسلیم کیا گیا ہے جن ادویہ سے افعال ظاہر ہوتے ہیں انہیں محلل، محرک، مسکن ادویہ کہتے ہیں، قانون مفرد اعضاء ایک ہی دوا کے تینوں حیاتی اعضاء میں سے کسی ایک پر محرک اثرات، دوسرے پر مسکن اثرات تیسرے پر محلل اثرات بیان کئے جاتے ہیں، مثلاً املی، ہلیلہ، فولاد، وغیرہ قلب و عضلات کی محرکات، دماغ و اعصاب کے لئے محللات اور جگر غدد کے لئے مسکنات ہیں۔ اسی طرح جمالگوٹہ اجوائن زعفران جگر و غدد کے لئے محرکات اور قلب و عضلات کے مسکنات ہیں۔

بالکل اسی طرح گل سرخ قلمی شورہ، ملٹھی۔ وغیرہ دماغ و اعصاب کے لئے محرکات جگر و غدد کے لئے محللات اور قلب و عضلات کے لیے مسکنات ہیں۔

ایک سوال!

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ املی آلو بخارا، ہلیلہ وغیرہ سرد خشک اور جمالگوٹہ زعفران وغیرہ گرم خشک اور گل سرخ، قلمی شورہ تر سرد ہیں تینوں حلقوں کی ادویہ ایک دوسرے سے مزاجاً مختلف ہیں ان میں جمالگوٹہ، زعفران گرم خشک ہیں انہیں تو محلل ادویہ کہا جا سکتا ہے لیکن باقی دونوں قبیلہ کی ادویہ تر سرد سے سرد خشک ہیں ان میں حرارت بالکل نہیں ہے پھر بھی ان کے محلل اثرات بیان کئے ہیں

دوران خون اور افعال ادویہ

اس سوال کا جواب قانون مفرد اعضاء دوران خون کے تحت پیش کرتا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ جب بھی کوئی دوا جسم انسان میں داخل کی جاتی ہے وہ کسی نہ کسی حیاتی عضو اور اس کے متعلقہ اعضاء کو

تحریک میں لے آتی ہے جونہی کوئی عضو فعل میں آتاہے تو وہاں خون جانا شروع ہو جاتاہے اسے ہم تحریک کا نام دیتے ہیں۔ جہاں سے خون آتاہے وہاں اس کی واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے اسے ہم تحلیل کا نام دیتے ہیں جس عضو میں خون انتہائی طور پر کم ہو گیا ہو وہاں سستی کمزوری ہو جاتی ہے اسے ہم تسکین کا نام دیتے ہیں

اسے یوں بھی سمجھئے
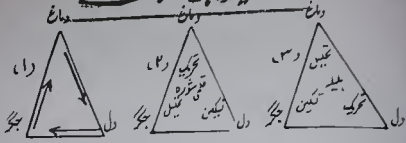
اوپر تین تکون نما نقشے دیئے ہوئے ہیں ان میں نقشہ نمبر ۱ میں دوران خون دل سے جگر، جگر سے دماغ اور دماغ سے واپس قلب میں آتا دکھایا گیا ہے دوسرے نقشے میں قلمی شورہ استعمال کرایا گیا ہے جس نے دماغ و اعصاب میں تحریک پیدا کر دی ہے اور جگر و غدد میں تحلیل اور قلب میں تسکین پیدا کر دی ہے اس کے علاج کے لئے ہلیلہ کو استعمال کرایا گیا ہے جسے نقشہ نمبر ۳ میں دکھایا ہے۔

ہلیلہ کے استعمال سے قلب میں خون آنا شروع ہو گیا ہے جس سے اس میں تحریک پیدا ہو گئی ہے اور دماغ سے چونکہ خون کم ہونا شروع ہو گیا ہے لہذا ہلیلہ کے استعمال سے دماغ میں تحلیل شروع ہے جس سے اس کا ورم سوزش ختم ہو جائے گا۔ چونکہ قلمی شورہ کے استعمال سے پہلے خون جگر سے کم ہو رہا تھا اب اسمیں اور بھی کمی واقع ہو گئی ہے لہذا اب ہم جگر میں خون کی انتہائی کمی کو جگر کی تسکین کا نام دیں گے جو ہلیلہ کے استعمال کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔

نتیجہ :- آپ نے دیکھ لیا ہے کہ محرک، محلل اور مسکن اثرات کسی دوا کے گرم سرد ہونے کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ خون کی کمی بیشی سے واقع ہوتے ہیں لہذا محلل ادویہ کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ محلل ادویہ گرمی کی وجہ سے تحلیل کا عمل کرتی ہے غلط ہیں۔

اگر خدانخواستہ ایسا ہوتا تو سرد خشک ورم وسفید رطوبات تو عقیب ... [illegible]

خشک اعضاء کے اورام اور دماغ ترمسرد اعضاء کے ورام کبھی تحلیل نہ کئے جا سکتے اب خدا کا فضل ہے کہ ہمیں ہر قسم کی ادویہ میسر ہیں چاہے دل میں ورم ہو چاہے جگر میں چاہے دماغ میں ہم جب چاہیں ضرورت کے مطابق ادویہ استعمال کر کے فوری آرام اور سکون حاصل کر سکتے ہیں میں نے تحقیقات خواص الاشیاء میں ہر دوا کے متعلق لازمی طور پر یہ لکھا ہے کہ یہ کونسے عضو پر محرک اثرات رکھتی ہے کونسے عضو پر محلل و مسکن اثرات ڈالتی ہے "

مخدّر (انس تھیٹک)

انہیں بے حس کر دینے والی دوائیں بھی کہتے ہیں ان ادویہ کے متعلق متقدمین حکما کا قول ہے کہ وہ دوا جو قوت قبض اور سردی خشکی کے باعث مسامات و مجاری کو کثیف کر کے روح نفسانی کے نفوذ کو روکے اور عضو کو بے حس کر دے مخدر ادویہ کے متعلق مذکورہ تصور نہ صرف غلط ہے بلکہ الجھن کا سبب بھی ہے "

ایک اہم راز

جسم انسان میں احساس کے اعضاء صرف اعصاب و دماغ ہیں ہر قسم کا احساس ہم انہی سے کرتے ہیں علم الاعضاء کے تحت اعصاب شکل و صورت اور جسمی طور پر ایک قسم کی تاریں ہوتی ہیں جسے ہم ٹیلیفون کی تاروں سے مشابہت دے سکتے ہیں ان میں کسی قسم کی نالی یا سوراخ نہیں ہوتا لیکن ہماری آواز کو ہزاروں میل ایک سیکنڈ سے پہلے پہنچا دیتی ہیں ہر تار کا اپنے مرکز سے تعلق ہوتا ہے اگر تار وغیرہ میں کوئی نقص آ جائے یا تار کٹ جائے تو اس کا تعلق مرکز سے ختم ہو جاتا ہے یا کمزور پڑ جاتا ہے۔ قدرت الٰہی نے اعصاب جسم کے ذرّے ذرّے میں ضرورت کے مطابق پہنچائے ہیں تاکہ جسم کا کوئی ذرہ بھی کسی تہیج سے متاثر ہو تو اس کی اطلاع مرکز دماغ کو دے دی جائے

کسی عضو میں مخدّر و تخدیر کی صورت کیسے ہوتی ہے

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جسم کے کسی ایک نظام میں

تیزی آجائے تو دوسرے نظامات متاثر ہوتے ہیں مثلاً جب دماغ بھی متاثر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف عضلات میں سکون ہو کر اعصاب کا نظام تیز ہو جائے تو عضلات اور غدد کے نظامات ہر قسم کی حرکات کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف جگر میں تحلیل شدید ہو کر فعل ہضم غذا کمزور پڑ جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح کبھی قلب کے فعل میں تیزی ہو کر اعصاب و دماغ میں تحلیل سے احساس مفقود ہو جاتا ہے۔ کبھی غدد و جگر کی تیزی سے اعصاب میں تسکین ہو کر بے حسی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی جس مقام کے اعصاب میں تسکین شدید ہو وہاں کی جگہ سُن ہو جاتی ہے۔ اس صورت کو ہم تخدیر کا نام دیتے ہیں۔ جس دوا غذا یا شے میں یہ صورت واقع ہو اُسے مخدر کہتے ہیں۔ یاد رکھیں عضلاتی تحریک سے ہونے والے فالج یعنی فالج اسفل اور غدی تحریک سے ہونے والے فالج (دائیں طرف کا فالج) میں احساس بالکل مفقود ہوتا ہے۔

نتیجہ اب نتیجہ ظاہر ہے کہ کسی عضو میں تخدیر صرف اسردی خشکی سے یا قوت قبض سے یا مسامات و مجاری کے تنگ و کثیف ہونے سے نہیں ہوتی بلکہ سرد خشک سے گرم خشک تک کیفیات اعضاء میں تخدیر پیدا کر سکتی ہے۔

چونکہ اعصاب میں کسی قسم کی کوئی نالی نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان کی مجاری و مسامات کے تنگ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

موقع استعمال چونکہ جس عضو میں تخدیر ہو جائے اس میں دکھ درد اور کسی قسم کی تکلیف کا احساس نہیں رہتا لہٰذا جب کسی عضو میں شدید تکلیف اور درد ہو رہا ہو تو مریض کو کچھ سکون دینے کے لئے مقام ماؤف پر کسی مخدر دوا سے تخدیر پیدا کی جاتی ہے۔ مثلاً دانت اور داڑھ کے شدید درد کے لئے افیون اور کلوروفارم وغیرہ لگائی جاتی ہے۔ گردے کے درد کیلئے مارفیا وغیرہ۔

اسی طرح کسی قسم کی سوزش اور ورم یا دردناک مقام کا اپریشن کرنا ہو تو مخدر ادویہ سے تخدیر پیدا کر کے حسب منشا مریض کو بغیر تکلیف پہنچائے اپریشن کر لیا جاتا ہے۔

مخرجات جنین و مشیمہ (اک بالکس)

انہیں بچہ کو ماں کے پیٹ سے نکالنے والی دوائیں کہتے ہیں ایسی ادویہ کے متعلق یہی بتایا جاتا ہے کہ ان سے عضلات رحم کو تحریک ہوتی ہے اور اس سے بچہ کی پیدائش میں مدد ملتی ہے۔

یا ادویہ رحم کو سکیڑ کر حمل کو قبل از وقت ساقط کر دیتی ہیں اسلئے ان کو مسقطات حمل (اک بالکس) بھی کہتے ہیں۔ یہ جاننا چاہیئے کہ جس طرح رحم کے اعصاب غدد عضلات کے اعتدال کے بغیر حمل قائم نہیں ہو سکتا اسی طرح ان کے بے اعتدال کے بغیر حمل ساقط نہیں ہو سکتا اسقاط حمل کا تعلق صرف عضلات کے سکیڑ سے نہیں ہے بلکہ ان کے ضعف اور تسکین سے بھی حمل ساقط ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض عورتوں کو تو خون کے شدید اخراج سے جنین خارج ہو جایا کرتا ہے جو عضلات کے سکیڑ کی سب سے بڑی علامت ہے اس کے برعکس بعض عورتوں کو شدید پیچش کے بعد حمل گرتا ہے۔ جو غدد کے سکیڑ اور عضلات کے ضعف کی علامت ہے بالکل اسی طرح بعض عورتوں کو نہ پیچش ہوتی ہے اور نہ خون آتا ہے بلکہ ان کے رحم سے رقیق پانی اس کثرت سے خارج ہوتا ہے کہ جنین بھی اسکے ساتھ رحم سے خارج ہو جاتا ہے یہ رحم کے اعصاب سکڑنے اور عضلات رحم کے شل ہونے (تسکین) کی علامات ہیں۔

مندرجہ بالا صورتوں اور حقائق کی موجودگی میں مخرجات جنین و مشیمہ ادویہ کو رحم کے عضلات کو تحریک دینے والی اور ان میں سکیڑ پیدا کرنے والی تسلیم نہیں کر سکتے ہر تحریک کی ادویہ اشیاء اغذیہ سے حمل ساقط ہو جایا کرتا ہے۔۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور مخرجات جنین ادویہ مزاجاً مختلف

ہیں لیکن ان کی کثرت حمل کو ضرور ساقط کر دیا کرتی ہے ۔ مثلاً املتاس اعصابی غدی (تر گرم محرک اعصاب) ہے روغن بیدانجیر غدی اعصابی (گرم تر) ہے اسمیں خشکی نام کو بھی نہیں ہے اسی طرح جمال گوٹہ غدی عضلاتی (گرم خشک) خنظل، مغز سوبلہ بنالہ ڈوڈا، کونین، ارگٹ وغیرہ عضلاتی غدی (خشک گرم) ہے

موقع استعمال مخرجات جنین ادویہ

وضع حمل کے لیئے اعصابی تحریک اعتدال کیلئے ضروری ہے تاکہ رحم میں رطوبات کیوجہ سے عیسلن ضرورت کے مطابق ہو اور خون نہ بہے لیکن بدقسمتی سے کبھی وضع حمل کے وقت رحم کے غدد میں سوزش ہوتی ہے جس سے بار بار درد تو ہوتے ہیں لیکن بچہ پیدا نہیں ہوتا عورت زور لگا کر ہلکان ہو جاتی ہے یہ صورت بالکل ایسی ہوتی ہے جس طرح پیچش میں مریض پاخانے کے لئے زور لگاتا ہے لیکن پاخانہ کی بجائے مکھ خون آکر حاجت ختم ہو جاتی ہے لیکن چند منٹوں بعد پھر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پاخانہ آنے والا ہے لیکن بیٹھنے پر پھر نہیں آتا ایسے موقع پر روغن بیدانجیر، روغن بادام وغیرہ پلانے کی ضرورت ہوتی ہے دودھ، گھی پلانا یا املتاس کا جوشاندہ پلانا بے حد مفید رہتا ہے

کبھی رحم کے عضلات میں شدید تحریک ہو کر بغیر دردوں کے خون جاری ہو جاتا ہے جس سے مریضہ کے مر جانے کا ڈر ہوتا ہے اسوقت غدی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ایک طرف جریان خون بند ہو دوسری طرف بار بار درد پیدا ہو کر بچہ پیدا ہو سکے ایسے موقع پر اگر جمالگوٹہ بھی دینا پڑے تو کوئی حرج نہیں بعض دفعہ وضع حمل کے وقت رحم کے اعصاب میں شدید تحریک ہو کر رطوبات کثرت سے جاری ہو جاتی ہیں جیسے رحم کے عضلات میں سکڑنے کی قوت بالکل ساقط ہو جاتی ہے بار بار درد اٹھتے ہیں لیکن بچہ پیدا نہیں ہوتا یہ صورت بالکل ایسی ہوتی ہے جیسے ہیضہ میں شدید درد کے ساتھ دست

آجاتے ہیں۔ دل ڈوبنے لگتا ہے بعض دفعہ تشنج ہونے لگتے ہیں بالکل ہی صورت و ضع حمل کے وقت رحم کی اعصابی تحریک کے وقت ہوتی ہے ایسے موقع پر کونین۔ ارگٹ ،بندال ڈوڈا، چھوہارے ،نوپ ،رتا ایکسٹریکٹ وغیرہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مخشن (کھردرا پن پیدا کرنے والی ادویہ)

وہ دوا جو اپنی قوت قبض و خشکی کے عضو کی ظاہری سطح کو کھردرا کر دے۔ تمام عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ کھردرا پن پیدا کرتی ہیں مثلاً اکلیل الملک، رائی، آنولہ، جامن کی گٹھلی، تخم املی ببلا وال وغیرہ ۔
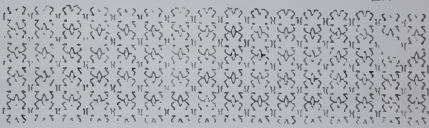
بقیہ ۳۲۶ سے آگے۔

زیادتی ہو گی تو اسہال سیاہی مائل سرخ وغلیظ اور سدے خارج ہوں گے ایسا معلوم ہوتا ہے پاخانہ آجانے کے بعد بھی قبض ہے۔

یہ ہے کہ مسہل کی حقیقت جس سے فرنگی طب، میڈیکل سائنس اور ماڈرن سائنس بالکل بے علم ہے ہر قسم کے اسہال ہمیں مجربات قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا اور ہماری کتب میں دیکھیں وہ مجربات بے خطا اور یقینی ہیں۔
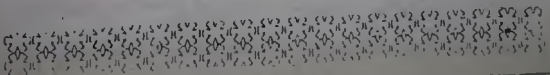
تیز اور سوزشی ادویہ

زہر اور سمی ادویات کی تیز اور سوزش پیدا کرنے والی ادویات بھی ہوتی ہیں۔ ایسی ادویہ زہر و سمیات تو نہیں ہوتیں مگر ایسی ادویات اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کریں۔ تو وہ جسم میں جلن پیدا کرتی ہیں۔ یا جسم کو جلا دیتی ہیں یا جسم کو کھا جاتی ہیں مگر ایسی ادویات کی اصطلاحات کو سمجھانے کی کوشش نہیں کی صرف ان کی اصطلاحات کے معنی لکھ دیئے ہیں جبر... یہ ہے کہ اصطلاح کے تحت مختلف مزاج اور کیمیائی ادویات لکھ دی گئی ہیں۔ طالب علم تو بے چارہ ان میں کیا تمیز کرے گا۔ اطبا بھی ان کو نہیں سمجھ سکتے بلکہ ان میں ہم آہنگی کیسے پیدا کر سکتے ہیں مثلاً اکال، جال، حالق، مقشرات، حکاک، قاشر، کاوی، لازع، محمر، مخشن، مقرح، منفط وغیرہ ان تمام اصطلاحات میں اکثر کے افعال و اثرات ایک ہی قسم کے ہیں البتہ ان میں بعض اصطلاحات اپنی قوت کی شدت اور قوت کی کمی کے لئے بولی جاتی ہیں لیکن حیرت کی بات ہے کہ تمام اصطلاحات کے ذیل میں ایسی مختلف ادویات استعمال کی گئی ہیں جو مزاج و اخلاط اور اعضاء پر اثر انداز ہونے کے اعتبار سے باہم کوئی تعلق نہیں رکھتیں اس لئے طالب علم اصولی اور قانونی طور پر ان کے سمجھنے سے اکثر پریشان رہتا ہے ہم نے قانون مفرد اعضاء کے مطابق اکال، جال، حالق، حکاک، قاشر، کاوی اور لازع ادویہ کی اصطلاحات کو ردیف ا ب کے تحت حساب سے شرح میں بیان کر دیا ہے۔

محمر (سرخ کر دینے والی)

وہ ادویات جن کو جسم پر لگایا جائے تو وہاں پر خون کی آمد بڑھ جائے اور جسم کا رنگ سرخ ہو جائے ادویات کے افعال و اثرات میں یہ یقین کر لیا گیا ہے کہ وہاں کے

عروق پھیل جاتے ہیں اور وہاں پر خون زیادہ آنے لگتا ہے۔

چند ادویات بطور نمونہ درج ہیں۔ کافور۔ مولی۔ سہاگہ، تھوہر۔

۲۔ سرکہ، لہسن، پیاز، لونگ ۳۔ پودینہ، خردل، مرچ سیاہ، جمالگوٹہ وغیرہ شامل ہیں۔

ہم نے ان تینوں نمبروں میں تین اقسام کی ادویات سرد مزاج بلغم پیدا کرنے والی اور کم قوت والی ادویات سے لیکر گرم مزاج وصفرا پیدا کرنے والی ادویات اور انتہائی شدید قوت والی ادویات لکھ دی ہیں تاکہ ان کے افعال و اثرات آسانی سے ذہن نشین ہو سکیں۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ نمبرا سرد گرم دونوں قسم کی ادویات درج ہیں۔ لیکن ان سب کے استعمال سے جسم میں رطوبات کثرت سے پیدا ہوتی ہیں ہم ان کو اعصابی ادویہ کہتے ہیں۔ غور کریں کہ کافور، مولی، تھوہر، سہاگہ ظاہر میں کس قدر مختلف ادویہ ہیں لیکن تمام محرک اعصاب ہیں خیر یہ تو سب اعصابی ہیں۔ ان کے افعال و اثرات ایک ہی قسم کے ہو سکتے ہیں لیکن جب ہم نمبر ۲ ادویات کو دیکھتے ہیں جس میں سرکہ، لہسن، پیاز، لونگ شامل ہیں یہ تمام رطوبات کو خشک کرنے والی ہیں ان میں سرد گرم دونوں قسم کی ادویات شامل ہیں، یہ تمام ادویہ استعمال کرنے سے بھی جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ لیکن نمبر ۲ کی تمام ادویات اعصابی نہیں ہیں بلکہ عضلاتی ہیں۔ یعنی ان کے اثرات سے دل و عضلات کے افعال تیز ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیں جو ادویات عضلات کے افعال تیز کریں وہ اعصاب میں تحلیل پیدا کر دیتی ہیں۔ خیر ان کے افعال و اثرات بھی تسلیم کر لیتے ہیں کہ ان سے اعصاب میں دوران خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اب نمبر ۳ پر غور کریں اس میں پودینہ۔ خردل۔ مرچ سیاہ ان میں کم طاقت سے انتہائی طاقت والی ادویہ شامل ہیں۔ لیکن مزاج میں گرم اور صفرا پیدا کرنے والی ہیں، ان سب کا اثر جگر و غدد پر ہوتا ہے۔ جب ادویات جگر و

غدد پر اثر انداز ہوتی ہیں تو اعصاب میں سکون ہوتا ہے یعنی وہاں پر دوران خون کم ہو جاتا ہے۔ ان حقائق پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہم نے اصطلاحات کو پورے طور پر سمجھنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ بلکہ دوا کے ظاہر اثرات کو سامنے رکھ کر ان کے ظاہر افعال لکھ دیئے گئے ہیں جب طالب علم ان متضاد و مختلف مزاج و اخلاط اور اعضاء و کیمیاوی اثرات والی ادویات کو دیکھتا ہے اور ان کو ایک ہی اصطلاح کے تحت سمجھنے کی کوشش کرتا ہے تو یقیناً حیران ہو جاتا ہے ایسے ہی عالم ہیں جہاں سے حقیقی علم ذہن نشین نہیں ہوتا اور طالب علم تشکوک کی دنیا میں گرفتار ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ علم و فن کو حقیقی اور یقینی نہیں بلکہ ظنی خیال کرتا ہے۔

محمر کے صحیح افعال و اثرات

ہر وہ دوا جو محمر ہے جب جسم پر لگائی جائے تو وہ دوران خون کو اس طرف تیز کر دے۔ اسکی تین صورتیں ہیں ۱۔ اعصاب میں تحریک یا سوزش پیدا ہو جائے جس سے غدد اور شریانیں پھیل جاتی ہیں وہاں دوران خون کی تیزی ہو جاتی ہے۔ مگر جلد ہی وہاں ردعمل شروع ہو جاتا ہے تاکہ وہاں اجتماع خون جمع ہو کر ورم نہ پیدا ہو جائے ایسے محمرات میں وہ تمام ادویات شامل ہیں جو نمبرا کے قبیل کی ہو سکتی ہیں۔ ۲۔ عضلات میں تحریک یا سوزش پیدا ہو جائے جس سے ان کے انقباض سے قلب میں تحریک ہو کر دوران خون تیز ہو کر عضلات خصوصاً ان عضلات کی طرف تیز ہو جاتا ہے۔ جہاں پر تحریک و سوزش پیدا کی گئی ہے ایسے محمرات میں وہ تمام ادویات شریک ہیں جو نمبر ۲ کی قبیل کی ہو سکتی ہیں۔ یاد رکھیں ایسی ادویات نمبرا اعصابی سے تیز اور دیرپا ہوتی ہیں۔ اور ان کا اثر زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہاں پر رطوبات اور بلغم اور مائیت ختم ہو جاتی ہے اور ردعمل بہت دیر سے ہوتا ہے۔ ۳۔ غدد میں تحریک یا سوزش ہوتی ہے جس سے شریانوں میں سکڑ پیدا ہو کر وہاں اخراج رطوبات

مشکل یا بند ہو جاتا ہے۔ اور وہاں پر خون کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ ایسے "محرات" میں وہ تمام ادویات شریک ہیں جو نمبر ۳ کے قبیل کی ہو سکتی ہیں۔
ایسی ادویات نمبر ۱، اعصابی اور نمبر ۲۔ عضلاتی ادویہ سے زیادہ اور دیرپا ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض صورتوں میں ورم بن جائے گا خطرہ ہوتا ہے ایسی ادویات انتہائی گرم خشک ہوتی ہیں اور صفرا پیدا کرتی ہیں۔ ان حقائق پر غور کریں اور پھر اس قسم کی دیگر اصطلاحات کو ذہن نشین کر لیں۔

مقوی خون (خون کو قوی بنانے والی ادویہ)

ایسی شے جو خون کے اجزاء کو پورا کرے جن کی خون میں ضرورت ہے لیکن عام طور پر سمجھا یہ جاتا ہے کہ ایسے اجزا کا خون میں شامل کرنا جن سے خون میں سرخی پیدا ہو جائے جیسے فولاد یا فولادی اجزا والی ادویہ اغذیہ وغیرہ لیکن ایسا کرنا غلط ہے۔

خون کا پیدا ہونا

سب سے پہلے ذہن نشین کرنے والی بات یہ ہے کہ خون ہمیشہ غذا سے بنتا ہے۔ کبھی کسی دوا سے پیدا نہیں ہوتا سوائے ان اشیاء کے جن میں اغذیہ کے اجزا ہیں جن کو ہم ادویہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں جیسے فولاد، چونا، اور گندھک وغیرہ اگر خون ادویہ سے تیار ہو سکتا تو فرنگی طب اور ماڈرن سائنس اسے ضرور بنا کر تیار کر لیتی اور ضرورت مند انسانوں کے لئے انسانی خون اکٹھی نہ کرتی بلکہ غذا کا مسئلہ ہی حل ہو جاتا اور انسان ایسی گولیاں ہی کھا لیتا جن سے خون پیدا ہو یا ضرورت کے مطابق ادویہ سے تیار شدہ خون پی لیا جاتا یا بذریعہ پچکاری جسم میں شامل کر لیا جاتا ہے۔
یاد رکھیں تا حال کوئی طبی سائنس اس امر میں کامیاب نہیں ہو سکی غذا کے اجزاء

کے بغیر ادویہ سے خون تیار ہو سکے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ خون کو غذائی اجزا سے بھی جسم سے باہر تیار نہیں کر سکی۔ یہ ابھی تک قدرت کا راز ہے۔

خون کی پیدائش

خون ہمیشہ جسم میں تیار ہوتا ہے جسم انسانی ہو یا حیوانی نباتات میں بھی ایک قسم کا دوران جاری ہے لیکن اس کو خون سے کوئی مناسبت نہیں ہے جسم انسانی میں قدرت کی طرف سے چند نظام قائم ہیں جیسے نظام غذائیہ، نظام ہوائیہ، نظام دمویہ نظام بولیہ وغیرہ۔

ظاہر میں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جسم میں خون کے متعلق نظام دمویہ ذمہ دار ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جسم کے تقریباً تمام نظامات خون کی پیدائش میں حصہ دار ہیں البتہ خون کے تیار ہونے کی ابتدا نظام غذائیہ سے شروع ہوتی ہے۔ نظام غذائیہ منہ سے لیکر مقعد تک پھیلا ہوا ہے اس میں منہ سے معدہ تک نال، معدہ و امعاء جگر و طحال اور لبلبہ شریک ہیں جو غذا منہ کے ذریعے کھائی جاتی ہے وہ پس جانے کے بعد گلے کی نالی کے ذریعے معدہ میں چلی جاتی ہے جہاں پر تحلیل ہو کر ہضم ہونا شروع ہو جاتی ہے غذا کی لطافت و کثافت کے مطابق یہاں ایک گھنٹہ سے تین گھنٹہ تک تندرست انسان میں خرچ ہوتے ہیں۔ پھر وہ ایک محلول بن جاتا ہے جس کا رنگ سفید قوام آش جو کی مانند ہوتا ہے جس کو کیلوس کہتے ہیں۔

یہاں سے ایک حصہ غدد جاذبہ کے ذریعے قلب میں پہنچ جاتا ہے باقی آنتوں میں اتر جاتا ہے۔ آنتیں دو قسم کی ہیں اور چھوٹی نیچے بڑی بڑان آنتوں میں تقریباً چار گھنٹے تک ہضم (تحلیل) ہوتی رہتی ہے وہاں پر جو محلول تیار ہوتا ہے اس کو کیموس کہتے ہیں اس کے لطیف اجزاء جگر کی طرف چلے جاتے ہیں جہاں پر وہ جا کر خون کی شکل

اختیار کر لیتا ہے اور باقی حصہ بڑی آنتوں میں اتر جاتا ہے جہاں پھر تحلیل ہو کر رفتہ رفتہ عروق ماساریقا کے ذریعے جگر کی طرف کھنچتا رہتا ہے یہ اعمال یہاں پر تندرست انسان میں کم و بیش چار پانچ گھنٹہ تک جاری رہتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ جب تک کھائی ہوئی غذا خون نہ بن جائے اس وقت دوسری غذا نہ کھانی چاہیے کیونکہ اگر اس دوران غذا کھائی جائے گی تو یقینی امر ہے۔ طبیعت انسانی اپنے پہلے ہضم کو چھوڑ کر دوسرے ہضم کی طرف متوجہ ہو گی۔

اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ پہلی غذا خام رہ جائے گی اور نہ صرف باعث بدہضمی ہو گی بلکہ زہر بن کر باعث مرض اور نقصان ہو گی اسی لئے روزہ بارہ چودہ اور سولہ گھنٹے کا ہوتا ہے تاکہ کھائی ہوئی غذا خون کی شکل اختیار کرے یہی خون کے پیدا ہونے کا راز ہے۔

پیدائش خون کے معاون

جب ہم کوئی شئے کھاتے ہیں تو چبانے کے ساتھ ساتھ اس میں منہ کی رطوبات (لعاب دہن) شامل ہوتی ہیں جو ایک طرف اس کو نرم کرتی ہیں دوسری طرف اس شئے کو ہضم کرنا شروع کر دیتا ہے اس لئے ہر غذا کے بعد جس قدر بھی لعاب دہن شریک ہو گا وہ غذا جلد ہضم ہو گی اسی طرح جب غذا معدہ میں جاتی ہے تو رطوبات معدی اس میں شریک ہو کر اس کو نرم اور ہضم کر کے محلول بنا دیتی ہے اس ہضم میں غیر روغنی اجزا ہضم ہو جاتے ہیں اور جو غذا آنتوں میں اتر جاتی ہے چونکہ اس میں زیادہ تر روغنی اجزا ہوتے ہیں اس لئے اس میں جگر سے صفرا اور لبلبہ سے اس کی رطوبت اکثر شامل ہوتے ہیں۔

یہ تمام رطوبات قدرتی ہاضم ہیں ان قدرتی ہاضمین کی تشریح یہ ہے کہ۔

۱۔ لعاب دہن اعصابی قوت سے پیدا ہوتا ہے۔ اپنی صورت میں اس کے اندر

کھاری اثرات ہوتے ہیں مزاج بلغمی ہے۔ ۲- رطوبت معدی پر عضلاتی قوت سے پیدا ہوتی ہے اپنی صورت میں اس کے اندر ترشی اور تیزابی اثرات ہوتے ہیں۔ مزاج سوداوی ہوتا ہے۔

۳- رطوبت جگر اور رطوبت لبلبہ غدی قوت سے پیدا ہوتے ہیں اور وہاں پر غذا کا مزاج ضرورت کے مطابق تبدیل کرتے رہتے ہیں۔

غلط فہمی

جو معالج خصوصاً فرنگی ڈاکٹر یہ خیال کرتے ہیں کہ فولاد یا اس کے مرکبات اسی طرح سنکھیا یا اس کے مرکبات مقوی خون ہیں یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ تینوں اشیاء عضلاتی ہیں معدہ کو تیز اور تقویت دیتی ہیں لیکن نہ اعصاب میں طاقت دے کر بلغم پیدا کرتی ہیں۔ نہ غدد میں تقویت دے کر صفرا پیدا کرتی ہیں بلکہ قاطع بلغم و صفرا ہیں اس لئے کسی ایسی دوا کو ہرگز مقوی خون نہیں سمجھنا چاہیے جو بغیر تشخیص اور ضرورت کے استعمال کر دی جائے اگر ایسا کیا گیا تو بجائے مقوی خون ہونے کے ضعف خون کا باعث ہوگا۔ یعنی اعضائے غذائیہ کا جو حصہ کمزور ہوگا جب تک اس کو تقویت نہیں دی جائے گی اس وقت تک مقوی خون پیدا نہیں ہوگا۔ یہی صورت ہر قسم کی غذا کے لئے بھی لازم ہے۔

مولد خون

بالکل اسی طرح کی غلط فہمی مولد خون ادویہ اغذیہ کے متعلق بھی پائی جاتی ہے یاد رکھیں کہ کوئی غذا اور دوا جس کی جسم کو ضرورت نہیں ہے کبھی مولد خون نہیں ہو سکتی بلکہ فساد خون کا باعث بنتی ہے اس لئے بغیر ضرورت کے مقوی و مولد خون اغذیہ ادویہ نہیں کھانی چاہیے ان کے استعمال سے اکثر نقصان ہوتا ہے۔

ایسی غلطی کیوں ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ طاقت دینے والی اشیاء یا مقویات کی اصل حقیقت کو ہی نہیں سمجھا گیا لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لفظ مقوی کی حقیقت و اصلیت واضح کر دی جائے تاکہ مقویت و مولد خون اور اغذیہ اشیا کے استعمال میں غلطیاں نہ ہوں۔

مقوی

یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جس کو علم الادویہ میں بہت کثرت سے استعمال کیا گیا ہے اور انتہائی غلط استعمال کیا گیا ہے۔ مقوی شے کا مفہوم کیا ہے اس کا عمل جسم میں کیسے پیدا ہوتا ہے۔ طبی کتب میں ذہن نشین نہیں کرایا گیا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ ہر مقوی شے اپنی قوت سے باعث تقویت ہوتی ہے لیکن اس امر کا کہیں ذکر نہیں ہے کہ کس قسم کی شے باعث تقویت ہوگی ہم دیکھتے ہیں کہ طبی کتب میں ہر مزاج و کیفیت اور ہر درجے میں مقوی اشیاء کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ محققین نے بعض اشیاء میں تخصیص بھی کر دی ہے کہ وہ دل یا دماغ یا جگر یا کسی اور عضو کے لئے مقوی ہیں۔ ان میں بعض ایسی بھی ہیں جو تمام جسم کے لئے مقوی ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں جو تمام اعضائے رئیسہ کے لئے مقوی ہیں گویا تینوں اس شے سے تقویت حاصل کرتے ہیں اس مقام سے بڑھ کر بعض اشیاء کے متعلق یہ تاثر دیا گیا ہے کہ مقوی ارواح بھی ہیں ان کو پڑھ کر اور بھی حیرت ہوتی ہے۔ جاننا چاہیے ارواح بھی تین اقسام کی ہیں۔ ان کا تعلق بھی کسی نہ کسی عضو رئیس و حیاتی عضو کے ساتھ ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی تمام ارواح کے لئے مقوی ہو سکتی ہے جسم و اعضائے رئیسہ اور ارواح سے اور آگے بڑھیں تو ہمیں عجیب عجیب قسم کی اشیاء نظر آتی ہیں اور حیرت ہوتی ہے کہ حکمائے متقدمین اور متاخرین سے لیکر آج تک جس میں ایورویدک اور دیگر چھوٹی بڑی طبیں شریک

ہیں۔ ان میں مقوی تشش، مقوی معدہ مقوی امعاء مقوی مثانہ اور مقوی باہ اشیاء اغذیہ ادویہ اور زہر نظر آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان اعضاء کے لئے کوئی بھی ایسی غذا دوا زہر نہیں ہے جو ان کے لئے مقوی ہو کیونکہ یہ اعضاء مفرد نہیں ہیں بلکہ مرکب ہیں اور ان کی ترکیب و بناوٹ میں اعصاب و عضلات غدد شریک ہیں۔ ظاہر ہے کہ کسی مرکب عضو کی کمزوری میں کسی ایک عضو کی کمزوری ہو گی اسی مفرد عضو کی تقویت کے لئے مقوی دوا کی ضرورت ہے اگر بغیر تحقیق کے کوئی مقوی دوا استعمال کر دی گئی تو وہ ظاہر ہے کہ اس مفرد عضو کے لئے باعث تقویت ہو گی جو پہلے ہی تیزی اور شدت سے کام کر رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ اس میں اور بھی تیزی اور شدت پیدا ہو جائے گی۔ اور جس مفرد عضو کے فعل میں سستی اور سکون ہو گا۔ وہاں پر اور بھی سستی اور سکون پیدا ہو جائے گا۔ نتیجہ میں اس مرکب عضو میں بجائے تقویت کے مزید کمزوری اور تفریط پیدا ہو جائے گی۔

اس حقیقت کو اس طرح بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ ان مرکب اعضاء کے لئے کسی ایک مفرد عضو کی کمزوری کا باعث گرم کیفیت یا گرم خلط کی وجہ سے کمزوری ہے مگر وہاں پر تقویت کے لئے گرم دوا، یا گرم خلط پیدا کرنے والی دوا استعمال کرا دی گئی تو یقینی امر ہے کہ وہاں تقویت کی بجائے کمزوری ہو گی اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر مقوی غذا دوا زہر جتنے کے مزاج اور اخلاط کتب میں بیان ہیں جن کا علاج اور نسخہ نویسی میں خیال رکھنا ضروری ہے صرف مقوی ہونا کافی نہیں ہے۔ لیکن دیکھا یہ جاتا ہے کہ مقوی ہونا کافی سمجھ لیا جاتا ہے بلکہ بالخاصہ کو بھی بغیر مناسب اور صحیح کیفیت و خلط کے استعمال کرنا نقصان دہ ہے اسی طرح یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ کوئی غذا دوا زہر و شئے کسی بھی مرکب عضو کے لئے تقویت کا باعث نہیں ہو سکتی۔ یقیناً وہ اس مرکب عضو کے مفرد عضو عصب عضلہ اور غدد کے لئے مفید ہو گی اب یہ حکماء و معالج اور صاحب علم و اہل فن کا کام ہے کہ وہ

کہ وہ مقویات کو بالمفرد اعضاء کی تشخیص کے بعد بالکیفیات یا بالاخلاط (گرم سرد اور تر وخشک خون وصفرا، سودا وبلغم) کی تخصیص کے ساتھ استعمال کرائیں ورنہ کوئی مقوی غذا دوا زہر و شے مقوی نہ ہو گی بلکہ نقصان دہ ہو گی مقوی کے غلط استعمال کی ایک صورت اور سمجھ لیں تاکہ وہ مقویات کے فوائد کی بجائے نقصان نہ برداشت کرنا پڑے مثلاً دودھ ایک مقوی غذا ہے مگر جن کے جسم میں نزلہ، رطوبت اور سکونِ قلب ہو یعنی جن کے اعصاب ودماغ میں تیزی اور بلغم میں زیادتی ہو ان کے نقصان دیتا ہے اور کمزوری پیدا کرتا ہے اسی طرح گوشت ایک مقوی غذا ہے مگر جن کے جسم میں ترشی ونیز ابیت کی تیزی ہو اور جگر میں سکون ہو یعنی عضلات میں تیزی اور ریاح کی زیادتی ہو تو ان کو نقصان دے گا۔ اور کمزوری کر دے گا۔ بالکل اسی طرح گھی ایک مقوی غذا ہے لیکن جن کے جسم میں حرارت و بے چینی ہو اور اعصاب میں سکون ہو یعنی جگر وغدد میں تیزی ہو اور صفرا کی زیادتی ہو ان کو نقصان دے گا۔ اور کمزور کر دے گا۔ وغیرہ وغیرہ؛

یاد رکھیں جس طرح مرض کی تشخیص کے بغیر علاج ناممکن ہے بالکل اسی طرح صحیح مقویات کی تجویز کے بغیر صحت بہت مشکل ہے۔

مقوی کی حقیقت

جب جسم میں کوئی غذا دوا زہر و شے استعمال کی جاتی ہے تو وہ جسم کے اس مخصوص مفرد عضو میں ہلکی ہلکی تحریک پیدا کرتی ہے جس سے وہاں پر انقباض پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے اس عضو میں یہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ خون میں سے اپنی ضرورت کے اجزاء اور غذا جذب کرنا شروع کر دیتا ہے جس سے اس کے جسم میں نمو اور تقویت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے مقویات کی خصوصیات میں خوبی یہ ہے کہ وہ اس قدر ہلکے ہلکے عمل کرے اور وہ عضو جسے یہ ہلکی تحریک میں لاتی ہے اپنی غذا

شروع کردے جوں جوں اس عضو کو غذا ملتی رہے گی خون میں سے جذب کرنا دہ تحریک وتیزی پکڑتا جائے گا۔ اور کمزوری رفع ہوجائے گی تحریک وتیزی میں شدت نہیں ہونی چاہیے ورنہ تقویت کا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔

مقویات ومحرکات کا فرق

مقویات کا عمل اس قدر ہلکا اور لطیف ہوتا ہے کہ عضو رفتہ رفتہ خون کو جذب کرتا ہے اور اسکے برعکس تحریک وہاں پر اس قدر شدت وتیزی اور سوزش پیدا کر دیتی ہے کہ خون وہاں پر خود جانا شروع ہوجاتا ہے جس سے وہاں پر خون کا دباؤ بڑھ کر سوزش ورم اور درد ہونے لگتا ہے۔

مقویات کی زیادتی

جو لوگ طاقت کو جلد حاصل کرنے کے لئے مقویات کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں کھانا شروع کر دیتے ہیں وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں کیونکہ مقویات ضرورت اور اندازہ سے زیادہ استعمال کی جائیں تو بجائے مقویات کے محرکات بن جاتی ہیں۔ اور تحلیل پیدا کرکے ضعف کا باعث ہوتی ہیں۔

فرنگی طبّ کی غلط فہمی

فرنگی طب میں مقویات کے استعمال میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ جب مقویات مثلاً کیلشم (چونا) فیرم (فولاد) فاسفیٹس (فاسفورس) استعمال کراتے ہیں تو وہ زیادہ سے زیادہ استعمال کراتے ہیں۔ اوران کی زیادتی کے نقصان کو مدنظر نہیں رکھتے اوراس کے مقوی ومحرک افعال کے فرق کا توازن تو علم ہی نہیں ہے۔ ایک مثال اس طرح سمجھ لیں کہ کسی مریض کو چونا و فولاد یا کوئی اور مقوی شے استعمال کرائیں۔ لیکن جب تک وہ جسم میں جذب نہ ہو تو وہ تقویت کیسے دے گی۔ جذب اسی صورت میں ہو گی کہ وہاں کے اعضا میں ہلکے اور لطیف عمل سے جذب کرنے کی استعداد پیدا کی جائے ورنہ اس شے کی زیادتی کبھی مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتی جو فرنگی ڈاکٹر روزانہ مریضوں کو روزانہ کیلشم اور فولاد استعمال کراتے ہیں کبھی انہوں نے یہ بھی غور کیا ہے کہ ہماری روزانہ غذا میں اس قدر چونا اور فولاد شامل ہوتا ہے۔ مگر اعضا کا ضعف ان کو جذب نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ بعض معالج یہ شکایت کرتے ہیں کہ مریض کو جس قدر غذا دیتا ہوں وہ کمزور ہوتا جاتا ہے۔

نکتہ

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اگر مقویات کی زیادتی سے طاقت پیدا ہوتی ہے تو امیر رئیس اور نواب کبھی بھی کمزور نہ ہوتے۔ ان کو کبھی ضعف اور ہارٹ فیل نہ ہوتا یاد رکھیں:۔ مقویات کی زیادتی کی بجائے مقویات کے جذب کی استعداد کرنا

صحیح علاج ہے۔

مقوی اعضائے رئیسہ

ایسی ادویہ اغذیہ اشیاء جو اعضائے رئیسہ (دل، دماغ، جگر تینوں کے لئے بیک وقت مقوی ہیں) جیسے زعفران، مشک، عنبر، مروارید، زمرد، زہرمہرہ، گاؤزبان گاجر وغیرہ کو اطبا نے مقوی اعضائے رئیسہ لکھا ہے لیکن بعض نے اس خیال کو صحیح نہ سمجھتے ہوئے یہ لکھ دیا ہے کہ اگر بنظر تحقیق دیکھا جائے تو ان ادویہ کی زیادہ خصوصیت ایک ایک عضو کے ساتھ ہے جس سے دوسرے عضو بھی متاثر ہوتے ہیں لیکن یہ سب کچھ حقیقت کے خلاف ہے۔

کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ زعفران مقوی جگر ہے مشک مقوی دماغ اور عنبر مقوی قلب ہے اسی طرح مروارید و زمرد زہرمہرہ وغیرہ تمام مقوی قلب ہیں یہ دماغ جگر کے لئے مقوی نہیں ہیں۔

اسی طرح گاؤزبان اور گاجر مقوی دماغ ہیں یہ مقوی قلب نہیں جیسا کہ روزانہ اطباء ان کو مقوی قلب استعمال کرتے ہیں البتہ ان کو مفرح قلب کے طور پر دے سکتے ہیں جس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ جگر میں تیزی سے خون میں صفرا کی زیادتی ہو کر قلب میں ضعف پیدا ہو رہا ہے تو اس وقت گاؤزبان اور گاجر جو مقوی دماغ و اعصاب ہیں قلب سے حرارت و صفرا کے دباؤ کو کم کر کے مفرح صورت پیدا کر دیں گی۔ ان حقائق سے ثابت ہوا کہ کسی عضو کے فعل میں کمی پیدا کر کے اور اس میں اعتدال کر کے مقوی صورت پیدا کی جا سکتی ہے۔

مفرح و مقوی کا فرق

جب طبی کتب میں مفرح ادویہ اغذیہ پر نظر پڑتی ہے جو مفرح قلب کے لئے

استعمال کی جاتی ہیں تو مطالعہ کر کے بے حد حیرت ہوتی ہے یہ صحیح ہے کہ مفرح قلب کے لئے ہونی چاہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ طبی کتب میں اور اطبا کے معمول میں بھی مفرح قلب کی صورت میں دیئے جاتے ہیں یعنی قلب کے فعل میں تیزی پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے یہ غلط ہے بلکہ ہر مفرح قلب دوا مقوی دماغ اور اعصاب ہوتی ہیں جس سے قلب میں دوران خون اور حدت کم ہو جاتی ہے اور وہاں پر سکون ہو جاتا ہے یا اعتدال پیدا ہو کر تقویت پیدا کر دیتا ہے اس لئے کسی مفرح قلب شے کو مقوی قلب سمجھ کر استعمال نہیں کرنا چاہیے یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ تقویت کی خاطر زیادہ سے زیادہ مفرح قلب اشیاء استعمال کرتے ہیں لیکن اس میں فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے اس حقیقت سے یہ امر ذہن نشین کہ دل دماغ جگر تینوں کے لئے مقوی ادویہ اغذیہ جدا جدا ہیں کوئی ایک دوا۔ غذا، تینوں کے لئے کبھی بھی مقوی نہیں ہو سکتی پھر مختلف ادویہ اور اغذیہ کو بیک وقت مقوی اعضائے رئیسہ سمجھتے ہوئے ایک نسخہ میں بھر دینا نہ صرف علم طب سے ناواقفی بلکہ ظلم ہے

مقویات باہ

ایسی ادویہ اغذیہ جو قوت باہ کو طاقت دیتی ہیں ان کے متعلق بھی بہت حد تک یہ اندازہ کر لیا گیا ہے کہ یہ تمام کی تمام بالذات مقوی باہ ہیں اور جن کو بالعرض بھی مقوی باہ خیال کیا جاتا ہے ان میں بھی یہ یقین پایا جاتا ہے کہ بہر حال وہ مقوی باہ ضرور ہیں لیکن یہ خیال اور نظریہ غلط ہے حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی دوا و غذا بغیر ضرورت کے مقوی باہ نہیں ہے

جاننا چاہیے کہ قوت باہ کوئی ایسا فعل نہیں ہے جو کسی ایک مفرد عضو کے افعال افراط و تفریط اور قوت سے پیدا ہو بلکہ تمام اعضائے رئیسہ کے صحیح افعال کا نتیجہ ہے۔ اگر ذرا اور دست دیں تو پتہ چلے گا کہ جسم کے ہر عضو و ہر نظام اور ہر کیمیاوی رطوبت جن

خون اور منی دونوں شامل ہیں کا نتیجہ ہے پھر ایسی صورت میں کوئی ایک دوا یا مختلف ادویہ وانغذیہ بغیر ضرورت کے کیسے مفید ہوسکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر معالج قوت باہ کی ادویہ اور اغذیہ کے زیادہ طلب گار ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اکثر معالج ان امراض کے علاج میں ناکام ہیں اس میں فن علاج کا قصور نہیں ہے بلکہ فن سے لاعلمی ہے ذیل کی مثال پر غور کریں۔

۱۔ ستاور، جائفل اور سنبل الطیب (بالچھڑ) تینوں مقوی باہ ہیں اور مقوی باہ ادویات میں شامل ہیں۔ تینوں عضلاتی غدی (خشک گرم) یعنی خشک زیادہ اور گرم کم ہیں۔ یہ تینوں عضوی طور پر محرک قلب اور مقوی جگر ہیں۔ ضعف باہ اگر سکون قلب اور ضعف جگر کی وجہ سے ہو تو انتہائی مفید ہیں۔

۲۔ خولنجاں، اسرخ مرتح ارائی تینوں ادویات مقوی باہ ہیں تینوں غدی عضلاتی (گرم خشک) ہیں یہ تینوں کیمیاوی وعضوی طور پر محرک جگر اور مقوی قلب ہیں ضعف باہ اگر سوزش قلب اور ضعف جگر (تسکین) کی وجہ سے ہو تو بے حد مفید ہیں۔

۳۔ زنجبیل، فلفل دراز، فلفل سیاہ تینوں مقوی باہ ہیں تینوں غدی اعصابی ہیں۔ (گرم تر) ہیں یعنی گرمی کی زیادتی کے ساتھ تر ہیں یہ تینوں عضوی اور کیمیاوی طور پر محرک جگر اور مقوی اعصاب ہیں گرمی کی زیادتی کے ساتھ تر ہیں یہ تینوں عضوی اور کیمیاوی طور پر محرک جگر اور مقوی اعصاب ہیں۔ ضعف باہ اگر سوزش جگر اور تسکین اعصاب کی وجہ سے ہو تو بے حد مفید ہیں۔

۴۔ بھنگ، اکسیر اور نک چھکنی یہ تینوں بھی مقوی باہ ادویہ میں شریک ہیں۔ تینوں اعصابی غدی رطوبت پیدا کرنے والی قوت زیادہ اور حرارت برائے نام پیدا ہوتی ہے اصولاً ایسی ادویات ضعف باہ پیدا کرتی ہیں۔ کیونکہ ہر دوا جو اعصاب میں تیک یا شدت پیدا کر کے ضعف باہ پیدا کرتی ہے مگر طبی کتب میں اس قبیل کی

بہت سی ادویہ مقوی باہ درج ہیں بظاہر توان کو مقوی باہ ادویات کہنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ جب اعصاب میں سکون اور جگر میں تحریک ہو تو ضرور مفید ہو سکتی ہیں لیکن جو لوگ اس راز و رموز سے واقف نہیں ہیں وہ ہمیشہ نقصان اُٹھائیں گے۔

۵۔ تالمکھانہ، خارخسک، اگو ند کتیرا یہ تینوں بھی مقوی باہ ادویات میں شریک ہیں تینوں اعصابی عضلاتی تر سرد ہیں یعنی رطوبت کی زیادتی کے ساتھ سرد ہیں ان میں حرارت اور خشکی نام کو نہیں ہے اصولاً ایسی ادویہ کے مقوی باہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اکسیر اور تریاق

علم فن طب میں صحیح تشخیص کے بعد صحیح تجویز کسی طرح اکسیر اور تریاق سے کم نہیں ہے لیکن پھر بھی اکسیر اور تریاق کا ایک مقام ہے اگر ان کی صحیح تجویز ہو تو نہ صرف مرض دور ہو جاتا ہے ان سے اعضا کی پرانی سوزش اور خون کے کیمیاوی زہر فوراً ختم ہو جاتے ہیں فرنگی طب میں اکسیرات اور تریاقات کا وہ تصور نہیں ہے جو طب یونانی اور قانون مفرد اعضا میں پایا جاتا ہے وہ ان کو الکسر اور اینٹی ڈوٹ کا نام دیتے ہیں لیکن ان سے ان کی مراد بہترین دوا اور دافع زہر زیادہ سے زیادہ دافع جراثیم (اینٹی سپٹک) دوا کے ہیں مگر ان کے حقیقی علم سے بے خبر ہیں۔

اکسیر دوا کے اثرات

کسی دوا کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ فوری اور وقتی طور پر کسی مرض کو روک دیا جائے جیسے افیون، بھنگ اور دیگر مخدرات و منشیات کے استعمال سے فوری اور وقتی

طور پر درد، جلن اور بے چینی کو ختم کر دیا جاتا ہے یا محرکات کے استعمال سے دوران خون کو تیز کر دیا جاتا ہے جس طرح فرنگی طب میں دن رات انجیکشنوں میں ایسی ادویات کا استعمال کیا جا رہا ہے طبی دنیا پورے طور پر اس امر سے واقف ہو گئی ہے کہ فوری اور وقتی علاج کبھی حقیقی علاج نہیں بلکہ ایسے علاج کے بعد جب ردعمل شروع ہوتا ہے تو پہلے کی نسبت نہ صرف مرض زیادہ ہو جاتا ہے بلکہ ضعف جسم بھی زیادہ واقع ہو جاتا ہے۔

اکسیر دوا کا صحیح مفہوم

اکسیر دوا کو کیمیائے حیات کہا جائے تو زیادہ بہتر ہے ایورویدک میں اس کو رسائن کہتے ہیں جس کے معنی ایسی دوا کے ہیں جس سے جوانی واپس لوٹ آئے یا اس میں ایسی قوت ہو جو کسی دھات کو صاف کر کے فوراً سونے میں تبدیل کر دے۔ ایسی طاقت کی دوا جسم کے تمام سوزشی اور متحجر امراض کو جسم سے دور کر دیتی ہے۔ بس ایسی دوا ہی اکسیر ہو سکتی ہے۔ اکسیر دوا میں تین خوبیاں لازمی ہونی چاہییں۔

۱۔ برقی اثر ۲۔ جاذب اثر ۳۔ دائمی اثر

جاننا چاہیے کہ برقی اثر کی صورت یہ ہے کہ وہ اپنے اثر میں نہ صرف برق رفتار ہو بلکہ جسم میں برقی رو پیدا کر دے تاکہ خلیات میں دوڑ تک پہنچ جائے۔

جاذب اثر کا مقصد یہ ہے کہ وہ استعمال کرنے کے بعد فوراً جسم میں خود بخود جذب ہو کر جسم کے خلیات تک پہنچ جائے اور ساتھ ہی فوراً خون اور حرارت کو اپنی طرف جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

دائمی اثر سے مراد یہ ہے کہ استعمال کے بعد اس کا اثر فوری طور پر ختم نہ ہو جائے بلکہ کافی مدت تک اس کا اثر جسم میں جاری رہے۔

اکسیر دوا کا صحیح استعمال یہ ہے کہ پرانی اور پیچیدہ امراض اور متحجر و مسترخی اعضاء

کے درست کرنے میں استعمال ہونی چاہیئے۔ ان میں سے نہ صرف خلیات و انسجہ اور اعضاء کے افعال صحیح ہونا شروع ہو جاتے ہیں بلکہ خون میں کیمیاوی طور پر صحت مند اثر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اکسیرات کی یہ وہ خوبی ہے جو فرنگی طب میں نہیں پائی جاتی جو دوا غذا اور زہر کا فرق سمجھتے ہیں وہ اکسیر کا صحیح اندازہ بھی کر سکتے ہیں۔

تریاق

ایسی دوا غذا زہر جس کے استعمال سے اس کے مخالف زہر و مزاج اور مخصوص اثرات ختم ہو جائیں جیسے الکلی کا اثر ترشی سے ختم ہو جاتا ہے اسی طرح اس کے برعکس ہوتا ہے اسی طرح افیون کا اثر کچلہ سے زائل ہوتا ہے اسی طرح سردی گرمی سے زائل ہوتی ہے وغیرہ ذہن نشین کر لیں کہ جب ایک مزاج دوسرے مزاج کو توڑتا ہے یہ بھی تریاق کی صورت نوعیہ میں شامل ہے ان کے علاوہ کسی زہر کے لئے بھی تریاق استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تریاق کا استعمال

تریاق کا استعمال نہایت احتیاط سے کرنا چاہیے کیونکہ یک لخت ایک مزاج ختم ہو جانے سے ضعف واقع ہو جاتا ہے اور کبھی ایک زہر ختم ہو کر دوسرا زہر پیدا ہو جاتا ہے جس سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے

فرنگی طب میں جو انجکشن خاص طور پر پنسلین کے انجکشن دیئے جاتے ہیں ان سے شب و روز جو اموات ہو رہی ہیں ان کی بھی یہی وجہ ہے کہ مرض کی قوت ختم ہو جانے کے بعد انسانی قوت (ردعمل کی قوت) بھی ختم ہو جاتی ہے۔

مثلاً ایک شخص افیون کے زہر سے مر رہا ہے معالج اس کے تریاق کچلہ کو زیادہ

مقدار میں کھلا دیتا ہے جس سے کچلہ کی زہریلی علامات پیدا ہو کر مریض تلف ہو جائیگا۔

صحیح استعمال

جس شخص نے افیون کھائی ہو معالج کو چاہیے کہ مریض کو بغور دیکھے علامات خفیف ہیں یا شدید۔ اگر علامات خفیف ہوں تو کچلہ کم مقدار میں ہر دس پندرہ منٹ بعد کھلائیں اور ہر خوراک کے اثرات کا جائزہ لیں ضرورت کے مطابق پھر بھی اتنی مقدار میں کھلائیں جب فائدہ ہونا شروع ہو جائے تو ہر خوراک کا وقفہ بڑھا دیں اور کچلہ کی مقدار کم کر دیں۔

اگر علامات شدید ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ افیون مریض نے بہت زیادہ کھائی ہے علاج کرتے وقت کچلہ کو بھی زیادہ مقدار (مقررہ مقدار سے زیادہ) ہر پانچ منٹ بعد کھلائیں جب صحت بحال ہونے لگے ہر خوراک کا وقفہ زیادہ کر دیں اور مقدار خوراک کم کر دیں یہی طریقہ دوسری زہروں میں اپنانا چاہیے۔

مدّر بول (پیشاب جاری کرنے والی ادویہ)

مدّر بول ادویہ اس وقت استعمال کی جاتی ہیں جب پیشاب میں کمی یا جلن محسوس ہو یا پیشاب بند ہو جائے یہ صورتیں امراض کی حالت میں پیدا ہوتی ہیں پیشاب حقیقت میں بدن کا فضلہ ہے بالکل اس طرح جس طرح پاخانہ اور پسینہ بدن کے فضلے ہیں ان کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ جب پیشاب بند ہو جاتا ہے تو نہ صرف فضلات اعضاء میں رک کر جسم میں سرائیت کر جاتے ہیں بلکہ جسم میں خطرناک امراض پیدا ہو جاتے ہیں جن سے اکثر موت واقع ہو جاتی ہے بلکہ اعضائے جسم میں بے چینی اور درد بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

جب بندش بول کے زہریلے علامات پیدا ہو جاتی ہیں تو اس حالت کو تسمم بولی کہتے ہیں۔

شیخ الرئیس لکھتے ہیں پہلے ہضم کا فضلہ معدہ و امعاء میں ہوتا ہے جو مقعد کے راستے بشکل براز خارج ہو جاتا ہے اور جو خلاصہ غذا براہ جگر خون میں جاتا ہے اس کا بیشتر حصہ پیشاب میں چلا جاتا ہے جدید تحقیقات میں پیشاب کے اندر جو مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو مادہ بولیہ کہتے ہیں۔ جب گردے خراب اور خون سے اس مادہ کو پیشاب کے ساتھ اچھی طرح خارج نہ کر سکتے ہوں تو اس کی مقدار خون میں بڑھ جاتی ہے۔ گوشت کھانے سے یہ مادہ زیادہ اور سبزی کھانے سے کم ہو جاتا ہے۔

اس طرح شدت ریاضت کے وقت اور بخاروں میں اس کی طاقت بڑھ جاتی ہے اس مادہ بولیہ کے دیگر مواد بھی صحت کی حالت میں بدن سے اخراج پاتے رہتے ہیں۔ جیسے بلغم الپسینہ میں ترشی وغیرہ لیکن مرض کی حالت میں قارورہ میں ریگ و شکر، خون اور پیپ بھی پائے جاتے ہیں غرض ان مواد میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ تو مدر بول ادویہ استعمال کی جاتی ہیں۔

فرنگی طب کی غلط فہمی

فرنگی طب میں یہ یقین کر لیا گیا ہے کہ ہر قسم کی الکلی (کھار) مدر بول ہے اور عام طور پر یقین ہو گیا ہے کہ ہر بارد شے مدر بول ہے لیکن امراض میں ہم دیکھتے ہیں کہ نہ ہی کھاری اشیاء سے پیشاب آتا ہے اور نہ سرد اشیاء سے پیشاب اخراج پاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات ایسی اشیاء سے پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے اس غلط فہمی سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

مدر بول ادویہ کتب طبیہ میں جب مدر بول ادویہ کی فہرست دیکھی جاتی ہے تو

اس میں سرد گرم اور خشک و تر یلکہ کھاری اور ترشی ہر قسم کی ادویہ پائی جاتی ہیں اس لئے صرف کھاری اور سرد قسم کی ادویہ کو مدربول سمجھ لینا صحیح فن نہیں ہے بلکہ مدربول کے متعلق غلط فہمی اور لاعلمی ہے۔ البتہ اگر طب یونانی کے قوانین مزاج اخلاط کے مطابق مریض کے لئے نسخہ تجویز کیا جائے تو صحیح نتائج نکل سکتے ہیں۔

مدربول کی صحیح صورت

مدربول ادویات کے صحیح استعمال کو سمجھنے کے لئے ایک اہم بات یہ ہے کہ مدربول کے نظام کو سمجھنا بے حد ضروری ہے جس کی صورت یہ ہے کہ جسم میں جب خون تیار ہو جاتا ہے تو وہ جسم کی غذا کے ساتھ ساتھ جسم کے مختلف اعضا میں صاف بھی ہوتا ہے جس کی صورت ہے کہ خون دل کی طرف سے باہر جسم میں دھکیلا جاتا ہے۔ جب گردوں میں پہنچتا ہے تو وہاں پر صاف ہوتا ہے پھر گردوں کے باہر اخراج پاتا ہے گویا اس کی تین صورتیں ہیں اول دل سے گردوں کی طرف دھکیلا جاتا ہے دوسرے میں صاف ہوتا ہے۔ تیسرے باہر اخراج پاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ اول صورت میں قلب (عضلات) کے فعل میں تیزی ہوتی ہے۔ دوسری صورت میں جگر (غدد) کے فعل میں تیزی ہوتی ہے یا پیشاب کے جس قدر امراض ہیں ان میں یہی تین صورتیں ضرور پائی جاتی ہیں یعنی عضلات و غدد اور اعصاب کے افعال میں سے کسی ایک کا فعل تیز ہوگا۔ لیکن اس کے مقابلے میں دوسرے کا فعل سست اور تیسرے کا فعل کمزور ہوگا۔ بس اسی حقیقت کا جاننا ہی مدربول کا راز ہے۔

نظام بولیہ کے امراض

نظام بولیہ کے سمجھ لینے کے بعد اس کے امراض بھی ذہن نشین کر لیں تاکہ تشخیص

اور علاج میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ جاننا چاہیے کہ نظام بولیہ کے بنیادی صرف تین امراض ہیں۔ ۱۔ پیشاب کا کثرت سے آنا۔ پیشاب کا کمی کے ساتھ آنا۔ پیشاب کا بند ہونا۔

یاد رکھیں پیشاب کے تمام امراض انہی تینوں بنیادی امور طبی کے تحت ہوتے ہیں۔ جس کی صورت یہ ہوگی۔ ۱۔ پیشاب کا کثرت سے آنا۔ اعصاب کے تحت پیشاب کا کمی اور جلن کے ساتھ آنا۔ غدد کے تحت ہے۔

پیشاب کا بند ہو جانا عضلات کے تحت ہوتا ہے اس کو اس طرح بھی سمجھ لیں کہ پیشاب کی پیدائش عضلات کے تحت، پیشاب کی صفائی غدد کے تحت اور اخراج اعصاب کے تحت ہوتا ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیشاب کی پیدائش رک جاتی ہے۔ بعض وقت اس میں کمی اور جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض وقت اخراج اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ پیشاب ہی ختم ہو جاتا ہے اور اس کو بندش بول کہہ دیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت میں پیشاب کی پیدائش ہی کم یا رک جاتی ہے اُسکا علاج پیشاب اخراج کرنے والی دوائیں نہیں بلکہ پیشاب کو پیدا کرنے والی ادویہ سے ہونا چاہیے یہی مقام ہے جہاں غلطی کرتے ہیں مدر بول کا صحیح تصور ذہن نشین نہیں ہوتا۔

پیدائش بول

تسکین عضلات و ضعف غدد اور تحریک اعصاب کی صورت میں دوران خون سست ہو جاتا ہے گردوں میں خون کا زور کم ہو جاتا ہے اور ان کی شریانوں میں امتلاء اور تناؤ گھٹ جاتا ہے ایسے موقع پر جو مدر بول ادویات دی جاتی ہیں وہ محرک عضلات (قلب) ہوتی ہیں۔ جیسے دارچینی، ہرمل، ایلوا، پیاز، انجیر، چائے، کچلہ زعفران وغیرہ۔

صفائی بول

تحریک عضلات، تسکین غدد تحلیل اعصاب کی صورت میں مواد بولیہ گردوں میں کم چھنتے ہیں اور ایسی صورت میں گردوں اور مثانہ میں ریگ پتھری وغیرہ بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر جو مدر بول ادویہ دی جاتی ہیں وہ یہ ہیں مثلاً افسنتین، اکلیل الملک، ایسرب، بادیان، بیروزہ، پودینہ دیسی، ریوند عصارہ، زنجبیل، نوشادر وغیرہ۔

اخراج بول

تحلیل عضلات، تحریک غدد اور تسکین اعصاب کی صورت میں دوران خون غدد کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے اور اعصاب میں سکون کی وجہ سے پیشاب کا اخراج بہت کم ہو جاتا ہے اور بعض اوقات بالکل بند ہو جاتا ہے جلن بھی اسی صورت میں ہوتی ہے ایسے موقع پر جو ادویہ دی جاتی ہیں وہ تمام کی تمام محرک اعصاب ہوتی ہیں۔ مثلاً بادام شیریں، تخم خیارین، تخم مولی، تخم کدو، کاسنی، جوکھار، حجر الیہود، ریوند چینی قلمی شورہ وغیرہ۔

نتیجہ مندرجہ بالا تشریح سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عضلات پیشاب بند کرتے ہیں غدد روکتے ہیں، اعصاب پیشاب خارج کرتے ہیں۔

مسہلات ایسی ادویات جو سہولت کے ساتھ اسہال لائیں مسہلات کے ذریعے ناقص اخلاط اور مواد جسم سے خارج کرنا اس کی دو قسمیں ہیں - بذریعہ ادویہ اغذیہ - ۲ - بذریعہ حقنہ یا اینما۔ مسہلات کی حقیقت اور ماہیت جاننے کے لئے قوی مفردہ کو سمجھنا ضروری ہے۔

قوی مفردہ

حکیم مطلق نے جسم انسان کو اس انداز پر بنایا ہے کہ طبیعت مدبرہ بدن ضرورت کے وقت مناسب راستوں سے فضلات کو ہمیشہ خارج کرتی رہتی ہے لیکن بعض وقت اس کے سامنے ایسی رکاوٹیں پیدا ہوجاتی ہیں کہ وہ اپنے محسوس فضلات کو کلی طور پر خارج نہیں کر سکتی ان رکاوٹوں میں ہمارے مفرد اعمال کا دخل ہے جو قوت مدبرہ بدن کے تحت خود کار (آٹومیٹک) عمل کرتے ہیں یہ خود کار اعمال جسم انسانی کے مفرد قوی کے تحت کام کرتے ہیں۔ وہ مفرد قوتیں یہ ہیں۔

قوت ماسکہ۔ ایسی قوت جو جسم میں غذا کو اس وقت تک روکے رکھتی ہے۔ جب تک وہ صحیح ہضم نہ ہوجائے

۲۔ قوت ہاضمہ: ایسی قوت جو جسم میں غذا کو اس وقت تک تحلیل کرتی رہتی ہے جب تک غذا کا خلاصہ جسم میں جذب نہ ہوجائے

۳۔ قوت جاذبہ: ایسی قوت جو تحلیل شدہ غذا کو اس وقت تک جذب کرتی رہتی ہے جب تک اس میں خلاصہ غذا اور جوہر موجود ہے تاکہ فضلات میں غذائی اجزاء دفع ہوجائیں

۴۔ قوت دافع: ایسی قوت جو اغذیہ کو ضرورت کے وقت خارج کر دیتی ہے یاد رکھیں کہ مفرد قوی کیفیات اور اخلاط کے ماتحت کام کرتی ہیں۔

طب یونانی کا کمال

طب یونانی کا کمال یہ ہے کہ اس میں ہر مرض کا علاج مریض کے مزاج کے مطابق ہوتا ہے اس لئے مسہلات مزاج کے مطابق استعمال کئے جاتے ہیں یہ ہرگز نہیں

کہ ایک ہی قسم کا مسہل ہر مزاج میں استعمال کیا جائے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسہلات کو صرف اس لئے اہمیت ہے کہ مزاج کے مطابق فضلات کو جلد اور شدت کے ساتھ بصورت اسہال خارج کیا جائے تاکہ مرض کی شدت پر فوراً کنٹرول کیا جاسکے ورنہ بغیر مسہلات بھی صرف کیفیات اور اخلاط کی تبدیلی کے تحت اعضائے جسم کے افعال کو بدل کر مواد و فضلات کو رفتہ رفتہ بھی خارج کیا جاسکتا ہے۔ بعض اطباء ایک ہی قسم کے مسہل سے ہر مزاج کے مریضوں کا علاج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے اطباء بے حد غلط فہمی کا شکار ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کو حکیم کہنا ہی غلط ہے ایسے معالج علامتی معالج ہیں۔ علم و فن طب سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

فرنگی طب کا غلط طریق کار

فرنگی طب مسہل کے صحیح استعمال اور فوائد سے بالکل لاعلم ہے اور اسے عطایانہ طور پر استعمال کرتی ہے جب سے فرنگی طب نے ادویہ میں جراثیم کش ادویات کے اثرات تلاش کرنے شروع کئے ہیں۔ ادویہ کے حقیقی افعال اثرات سے دور ہو گئی ہے فرنگی طب میں مسہل ادویہ کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ مریض کو انتہائی قبض میں اسہال ہو جائیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر مزاج کے لئے علیحدہ علیحدہ مسہل ہیں اگر فرنگی ڈاکٹر یہ اعتراض کریں کہ وہ مزاج تسلیم نہیں کرتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر عضو کے لئے جدا جدا مسہل ہیں بلکہ ہر مرض کے لئے الگ الگ مسہل ہیں۔ ذہن نشین کر لیں کہ کبھی بھی مرض میں غلط مسہل استعمال کر لیا جائے تو شفا حاصل ہونے کی بجائے مرض زیادہ ہوتا ہے۔

مثلاً ایک مریض کو سدہ کی وجہ سے پیچش ہے اسے ایسے مسہل کی ضرورت ہے۔

پر یا خانہ لاتے ہے ساتھ ساتھ پیچش کے لئے مفید ہے اس کے لئے عام طور پر جو مسہل استعمال
یہ یا جاتا ہے وہ سٹرائل ہے جو نہ صرف پیچش کا بہترین علاج ہے بلکہ آئندہ کے لئے قبض
بھی نہیں ہونے دیتا۔ لیکن اگر پیچش کے مریض کو جمال گوٹہ (کروٹن سیڈز) کا جلاب
دیا جاتا ہے تو لازمی پیچش میں اضافہ ہو گا۔ اگر اسی طرح کسی مریض کو قبض کے ساتھ
ضعف قلب ہو تو ایسے مریض کے لئے مقوی مسہل نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ
اس کو کسی مخصوص مسہل کا علم ہی نہیں ہے اسی طرح کبھی قبض کے ساتھ
پیشاب بند ہو جاتا ہے اس مقصد کے لئے خاص مسہل ہیں کبھی قبض کے ساتھ پیشاب
کی کثرت ہوتی ہے اس مقصد کے لئے الگ مسہل کی ضرورت ہوتی ہے علی ہذا القیاس
مختلف اور متضاد علامات کے لئے جدا قسم کے مسہلات کی ضرورت ہے

ایک زبردست غلطی

ڈاکٹر اور حکماء جب کوئی بہترین مسہل ترتیب دیتے ہیں تو اس میں متضاد
مزاج کی ادویہ ملا دیتے ہیں مثلاً کیلومل میں جلاپہ ملا دیتے ہیں، سقمونیا میں مصبر اور
اور بعض میں میگنیشیا اور کسٹرائل ملا دیتے ہیں جس کا نتیجہ نقصان رساں ہوتا ہے
بخار ایک اہم علامت ہے جو کسی نہ کسی مفرد عضو کی سوزش، ورم اور وہاں پر مواد
کے تعفن ہونے سے پیدا ہو جاتا ہے۔

ان کے ساتھ قبض ہو تو ان کے ازالہ کے لئے ایسے مسہل کی ضرورت ہے
کہ وہ سوزش ورم کو تحلیل کرنے کے ساتھ تعفن بھی دور کرے لیکن ہم فرنگی طب
میں دیکھتے ہیں کہ بخار کی دوا جدا ہے۔ ورم کی دوا الگ اور مسہل الگ استعمال
ہو رہا ہے یہ ہے فرنگی طب کی خواص ادویہ کا علم اور علاج میں غلط طریق کار کی خرابیاں
ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک علامت کو روکنے کے لئے ایک دوا دی جاتی

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ فرنگی طب کی دوا کے پورے جسم پر افعال و اثرات اور خصوصاً مخصوص حیاتی مفرد اعضا پر ادویہ کے فوائد سے پوری طرح واقف نہیں ہے اور جب سے اس نے جراثیمی امراض کے لئے ادویہ تلاش شروع کی ہے وہ اس میں غرق ہو کر رہ گئی ہے۔ اور اس کا علم فن طب برباد اور مقید ہو کر رہ گیا ہے۔

اطبا کی مسہلات کے متعلق غلط فہمی

حکیم گیلانی فرماتے ہیں جب محض مواد آنتوں میں اور ان کے گرد و نواح کے مواد خارج کیے جاتے ہیں تو اسے اطبا ملین کہتے ہیں جب عروق سے اور دوا کے اعضا سے مواد خارج کئے جاتے ہیں تو اس کے لئے اطبا مسہل (اسہال) کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں اور گاہے بلا تخصیص و تعین دونوں کو اسہال کہتے ہیں۔ بعض نے مسہلات کو تین صورتوں میں تبدیل کر دیا ہے۔

۱۔ ضعیف مسہلات جن کو ملینات کہتے ہیں ۲۔ عام مسہلات۔

۳۔ مسہلات قویہ۔ جب ان کی ادویہ پر نگاہ جاتی ہے تو افسوس ہوتا ہے کہ ان میں بلا کسی مزاج و کیفیت کے ادویہ درج ہوتی ہے۔

ایک معالج حیران ہوتا ہے کہ کس دوا کو استعمال کرے کس کو استعمال نہ کرے۔ مثلاً ملینات میں ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں اسبغول، آلو بخارا اور گاؤ زبان و گنے کا رس جیسی سرد تر (اعصابی عضلاتی) ادویات پائی جاتی ہیں۔ وہاں بادام، بنفشہ اور ترنجبین و شیر خشت تر گرم (اعصابی غدی) بھی پائی جاتی ہیں اس طرح املتاس شہد ثنائی، روغن بید انجیر گرم تر (غدی اعصابی) کچلہ۔ کٹکی انجیر اور کشمش عضلاتی غدی اور کلونجی، املی۔ آلو بخارا گل سرخ سرد خشک (عضلاتی اعصابی) ادویہ نظر آتی ہیں۔ عام مسہلات میں مختلف اخلاط کی ادویہ کے ساتھ سنا کی، تربد ا روغن بید انجیر اصبر، بلیلہ، گل سرخ

اور تمر ہندی عام نظر آتی ہیں۔ ظاہر ہے یہ تمام ادویہ مزاج اور کیفیات کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ اس طرح مسہلات قویہ میں جمالگوٹہ، ریوند عصارہ، جلاپہ، سقمونیا، حب النیل تخم خنظل اور تربد وغیرہ مختلف کیفیات و مزاج ہیں۔ مختلف اخلاط پیدا کرتی ہیں۔ اور مختلف اعضا پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ تینوں صورتیں خلاف قانون ہیں۔

غلط فہمی کی وجہ

اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ اطبا کا نظریہ یہ ہے کہ مسہل دوائیں کسی خاص مادہ کو کسی جذب کرنے کی خاصیت اور کشش نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک مسہل دوا پہلے دن کے رقیق اخلاط کو خارج کیا کرتی ہیں اس کے بعد بہ ترتیب غلیظ کو اور اور اس کے بعد غلیظ تر کو خارج کرتی ہے اس نظریہ کے تحت حکیم ارزانی فرماتے ہیں کہ ایسی کوئی دوا نہیں ہے کہ جو سوائے ایک خلط کو اخلاط ثلاثہ میں سے دوسری خلط کو باہر نہ نکالے اور یہ ادویہ صفرا، بلغم یا سودا کے اخراج کے لئے مخصوص ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ادویہ اس خلط کو زیادہ نکالتی ہیں اس نظریہ کے خلاف جالینوس کا نظریہ یہ ہے کہ ہر ایک مسہل دوا اسی خلط کو جذب کیا کرتی ہے جس سے اس دوا کی مشابہت و مشاکلت ہوتی ہے یعنی دوا کے مسہل اپنے ہم مزاج اور ہم جنس ہونے کی وجہ سے جذب کیا کرتی ہے یہی شیخ الرئیس کا نظریہ یہ ہے اور صحیح ہے اس میں جالینوس کے نظریہ کی مکمل تشریح ہے کہ وہ دوائے مسہل اپنی مخصوص خاصیت اور مخصوص کشش سے کسی خاص خلط کو آنتوں کی طرف جذب کرتی ہے یعنی دوائے مسہل اپنی مخصوص قوت تاثر سے معدہ آنتوں کے غشا مخاطی کے مخصوص اجزا میں تحریک پیدا کر دیتی ہے۔ جس سے غشا مذکور کے اجزا کے اجزا مخصوص اخلاط خارج کرنے کا کام شروع کر دیتے ہیں۔ خواہ وہ اقوام کے لحاظ سے رقیق ہو یا غلیظ ایک مقام پر سختی کے ساتھ شیخ الرئیس

نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ قول قطعاً بے بنیاد ہے کہ دوائے مسہل پہلے بدن کے رقیق ترین مادوں کو جذب کیا کرتی ہے اس کے بعد یہ بہ ترتیب غلیظ اور غلیظ تر کو۔

غلط فہمی کا ازالہ

جو بھی دوائے مسہل جس خلط کو بھی دستوں کی شکل میں خارج کرتی ہے اس کو اپنی مخصوص قوت جاذبہ کی وجہ سے جذب کر کے خارج کیا کرتی ہے یعنی یہ قوتِ جاذبہ خصوصیت کے ساتھ فقط اس خلط کو جذب کرتی ہے چنانچہ بعض اوقات دوائے مسہل خصوصیت کے ساتھ محض خلط غلیظ کو جذب کر لیتی ہے اور خلط رقیق کو بدن کے اندر چھوڑ دیتی ہے چنانچہ جو دوائیں مسہل سودا کہلاتی ہیں ان کا عمل ایسی قسم کا ہوتا ہے شیخ الرئیس اطبائے قدیم کے مسہلات کے مطابق شیخ کے کلام کا ماحاصل یہ ہوا کہ بعض مسہل دواؤں کو بلغم سے بعض کو سودا سے اور بعض کو صفرا وغیرہ سے خصوصیت ہوتی ہے یعنی وہ دوائیں انہیں اخلاط کو جذب کر کے خارج کرتی ہیں۔ مثلاً سقمونیا صفرا کو افتیمون سودا کو تربد بلغم کو دستوں کے راہ خارج کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر خلط کے لئے علیحدہ علیحدہ مسہل ہیں۔

۱۔ مسہل بلغم ۲۔ مسہل سودا ۳۔ مسہل صفرا۔

اگر یہ خیال صحیح ہوتا کہ ہر مسہل دوا پہلے رقیق ترین مادوں کو جذب کر کے خارج کرتی ہے تو یہ صورت کبھی بھی ممکن نہ ہوتی کہ بدن کے اندر خلط رقیق باقی رہے۔ اور اس سے پہلے خلط غلیظ خارج ہو جائے۔

مسہل کی حقیقت

آنتوں کے افعال کو اس قدر تیز کیا جائے کہ اسکے ناقص اخلاط اور مواد جسم سے سہولت کے ساتھ خارج

ہوجائیں جاننا چاہیئے کہ آنتیں مرکب عضو ہیں ان کی بناوٹ میں اعصاب بھی ہیں ۔جن کا تعلق دماغ کے ساتھ ہے ۔عضلات بھی ہیں جن کا مرکز قلب ہے ۔غدد و غشا مخاطی بھی ہے جس کا سلسلہ جگر کے ساتھ ہے جب آنتوں کا فعل تیز ہوتا ہے بیک وقت تینوں کے فعل تیز نہیں ہوتے بلکہ کسی ایک مفرد عضو کا فعل تیز ہوتا ہے ۔جس مفرد عضو کا فعل تیز ہوتا ہے اس کے زیر اثر اسہال آتے ہیں ۔

اگر اعصاب کے فعل میں تیزی ہوتی ہے تو رقیق اور بلغمی اسہال آتے ہیں اگر عضلات میں تحریک ہوتی ہے تو سوداوی اسہال آتے ہیں ۔جب غدد و غشا مخاطی میں تیزی آجاتی ہے ۔تو صفراوی پاخانے آجاتے ہیں "ذہن نشین کر لیں کہ ہر عضو کو زیر کرنے کے لئے مخصوص اقسام کی ادویہ ہوتی ہیں ۔جس قسم کی دوا دیں گے اسی قسم کے اسہال آئیں گے جاننا چاہیئے کہ مفرد اعضا اعصاب و عضلات اور غدد کے افعال مفرد قوٰے ۔ماسکہ ،جاذبہ ، ہاضمہ اور دافعہ کے تحت ہیں جب قوت ماسکہ میں شدت ہوتی ہے جو خون کی سرخی سے پیدا ہوتی ہے تو عضلات کے فعل میں تیزی ہو جاتی ہے ۔

جب قوت ہاضمہ کے فعل میں شدت ہوتی ہے جو صفرا سے پیدا ہوتی ہے تو غدد و غشائے مخاطی کے افعال میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے ۔

جب قوت جاذبہ کے فعل میں تیزی ہوتی ہے جو سودا سے پیدا ہوتی ہے تو غدد جاذبہ کے افعال میں تیزی ہو جاتی ہے اور جب قوت دافعہ کے فعل میں شدت ہوتی ہے ۔جو بلغم سے پیدا ہوتی ہے تو اعصاب کے فعل میں تیزی آجاتی ہے گویا مفرد اعضا و مفرد قوٰے اور اخلاط لازم و ملزوم ہیں اور خود کار کام کرتے ہیں ۔

اس حقیقت کا ذہن نشین کر لینا بھی از حد ضروری ہے کہ اگر اعصاب کے افعال یا قوت دافع یا بلغم کی زیادتی ہو گی تو اسہال رقیق و سفید اور پانی کی طرح آئیں گے اگر غدد کے افعال یا قوت ہاضمہ یا صفرا کی زیادتی ہو گی تو اسہال زرد ، پیچ دار مروڑ کے ساتھ آئیں گے جس کو پیچش کہتے ہیں کبھی خون بھی آتا ہے اسی طرح اگر عضلات کے افعال یا قوت ماسکہ یا سودا کی

مسہلات صرف تین اقسام کے ہیں

طب اسلامی کے حامل اطبأ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ چونکہ اخلاط چار اقسام بلغم سودا، صفرا، خون ہیں اس لیے مسہلات بھی چار اقسام کے ہی ہوں گے حقیقت یہ ہے کہ خون چونکہ بلغم، سودا، صفرا کا مرکب ہے لہٰذا خون کا کوئی مسہل نہیں ہے یہ طب اسلامی کی کسی کتاب میں تحریر کیا گیا ہے صرف مسہل بلغم، مسہل سودا اور مسہل صفرا ہیں ان کی تفصیلات درج ہیں۔

مسہل بلغم

چونکہ بلغم کا تعلق بالا عضا اعصاب و دماغ سے ہے دماغ ہی اسے پیدا کرتا ہے وہی اسے خارج کرتا ہے جو ادویہ معدہ و امعا اعصاب کے فعل میں تیزی پیدا کرتی ہیں وہی ان مقامات میں بلغمی رطوبات کی سکریشن بڑھ کر براہ دست خارج کرتی ہیں مثلاً حب النیل (کالا دانہ) تخم نیاز بو ملٹھی گلقند بادام روغن۔ گل سرخ۔ املتاس۔ مغز ارنڈ۔ سونف۔ سہاگہ وغیرہ۔

ضرورت مسہل بلغم ادویہ

مولد و مسہل بلغم ادویہ کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب صفرا ضرورت سے زیادہ جمع ہو کر سوزش ورم کا سبب بن چکا ہو مثلاً سوزاک ہو جائے پیشاب جل کر آنے لگے پیچس ہو کر انتڑیوں میں ورم ہو جائے پھیپھڑوں میں جلن ہونے لگے صفرا بڑھ کر اسہال و تہوج پیدا کر دے یا اس سے استسقا وغیرہ ہو جائے۔

مسہل سودا

چونکہ سودا کا بالا عضا تعلق قلب و عضلات سے ہے وہی اسے پیدا کرتے ہیں جو ادویہ معدہ کے عضلات کے فعل میں شدید تحریک پیدا کرتی ہیں وہی ان مقامات میں سوداوی رطوبات کا ترشح بڑھا

کر بدرلیہ دست خارج کرتی ہیں۔ مثلاً غاریقون، تربد، اندرائین یعنی خنظل یاتمہ بصر (ایلوا) ہریڑ افیتمون، اسطوخودوس، اسپند، حرمل وغیرہ۔

ضرورت مسہل سودا ادویہ

مولدو مسہل سودا ادویہ کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب بلغم بڑھ کر تکلیف کا سبب بن چکی ہو مثلاً درم گٹھی۔ جسم شدید دردیں کر رہا ہو جسم انتہائی موٹا ہو چکا ہو ہیضہ جیسی شدید تکلیف ہو وغیرہ۔

مسہل صفراء

جاننا چاہیئے کہ صفرا کا بالاعضا تعلق جگر و غدد سے ہے یہی اسے پیدا کرتے ہیں۔ جو ادویہ معدہ امعاء کے غدد کے فعل میں شدید تحریک پیدا کرتی ہیں وہی ان مقامات میں صفراوی رطوبات کا ترشح بڑھا کر بلاہ دست خارج کرتی ہیں۔ مثلاً جمالگوٹہ۔ ریوند عصارہ۔ سنا مکی۔ نمک لاہوری۔ مرچ سیاہ۔ نوشادر وغیرہ۔

ضرورت مسہل صفراء ادویہ

مولدو مسہل صفرا ادویہ کی ضرورت اس وقت ہے جب سودا ضرورت سے زیادہ جمع ہو کر شدید تکلیف کا باعث بن چکا ہو اور مریض کے تلف ہونے کا خطرہ ہو مثلاً بعض مقامات میں سودا۔ لبتہ (جم) ہو کر تحجر مفاصل کا باعث بن چکا ہو۔ سیاہ یرقان۔ (یرقان اسود) ہو چکا ہو پھیپھڑوں میں ورم تیا ہو چکا خارش۔ چنبل۔ بھگندر اور گڑ قسم کے پھوڑے ہو چکے ہوں وغیرہ۔

ایک سوال

کوئی معترض یہ سوال کر سکتا ہے کہ آپ نے ہر مسہل کا موقع استعمال اس وقت لکھا ہے جب اس کے مزاج سے پہلے والی خلط بڑھ چکی ہے مثلاً مسہلات بلغم صفرا کے بڑھ جانے پر مسہلات سودا۔ بلغم کے بڑھ جانے اور مسہلات صفرا، خلط سودا کے بڑھ جانے پر کھلانے کی ہدایت کی ہے چاہیے تو یہ تھا کہ جب کوئی خلط بڑھ جاتی ہے تو اسی خلط پیدا کرنے والی مسہل ادویہ دی جائیں مثلاً جب بلغم بڑھ جاتی ہے تو بلغمی مسہلات دینے چاہییں تھے اگر سودا بڑھ جاتا تو سوداوی مسہلات دیئے جاتے لیکن آپ نے اس کے برعکس تحریر کیا ہے قانون مفرد اعضاً

جواب

قانون مفرد اعضاً اس کا جواب یوں پیش کرتا ہے میڈیکل سائنس میں یہ حقیقت تسلیم شدہ ہے کہ اس کائنات اور جسم انسانی میں کیمیاوی اعمال ہر وقت جاری ہیں یعنی کوئی مادہ اس کے برعکس مزاج والے مادہ میں مل کر ایسی کیمیائی تبدیلی کر دیتا ہے کہ پہلے شے کی ماہیت ہی تبدیل ہو جاتی ہے مثلاً الکلی (کھار) میں ایسڈ (ترشی تیزابیت) کو زیادہ مقدار میں ملا دیا جائے تو الکلی ختم ہو جاتی ہے اور ایسڈ میں الکلی کو زیادہ مقدار میں ملا دیا جاتا ہے تو ایسڈ کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

بالکل اسی اصول کے تحت قانون مفرد اعضاً میں مسہلات استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً جب بلغم بڑھ جاتی ہے تو جو خالص الکلی ہے اسے ختم کرنے کے لئے مولد سودا محرک عضلات ادویہ جنہیں مسہلات سودا کہتے ہیں استعمال کرتے ہیں یہ مسہلات جسم کے اندر جاتے ہی بلغم میں کیمیائی تبدیلی پیدا کر کے اسے سودا میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طب یونانی میں مولد سودا ادویات مسہل بلغم کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں مثلاً تربد، افتیمون، اسطوخودوس، صبر، حنظل، ہریڑ، املی، آلو بخارا، چنے کا ساگ، السی، ادرک وغیرہ

یہاں یہ ذہن نشین کر لیں کہ مولد سودا ادویہ میں ترشی و تیزابیت کے اثرات غالب ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے مسہلات کی حقیقت کو سمجھ لیں۔

ایک اہم راز کا انکشاف

میڈیکل سائنس میں صرف الکلی اور ایسڈ کو ایک دوسرے میں ملاکر نیوٹرل کرنے کا اصول درج ہے اور قانون مفرد اعضاء الکلی کو ایسڈ سے ختم کرنے کا اصول تو تسلیم کرتا ہے لیکن ایسڈ کو الکلی سے ختم کرنا درست تسلیم نہیں کرتا کیونکہ یہ حقائق کے خلاف ہے جب یہ حقیقت تسلیم شدہ ہے کہ اس کائنات میں تین قسم کے مادے پائے جاتے ہیں مثلاً ۱۔ الکلی یعنی کھاری مادے ۲۔ ایسڈ یعنی تیزابی و ترش مادے ۳۔ سالٹ یعنی نمکین و چرپرے مادے۔

ان مادوں کو جب ایک دوسرے سے ملاتے ہیں تو کیمیائی اعمال شروع ہو جاتے ہیں جس مادہ کے اثرات غالب آجاتے ہیں وہی قائم رہ جاتا ہے اور پہلا ختم پانے مادے میں تبدیل ہو جاتا ہے عملی طور پر ہم اپنے گھروں میں جن مادوں کو نیوٹرل کر کے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً دودھ کو ترش لسی سے دہی میں تبدیل کر لیتے ہیں اور ترش لسی کو نمک ملاکر نیوٹرل کر لیتے ہیں اور اگر لسی میں نمک زیادہ پڑ جائے تو پانی ملاکر اسے ہلکا کر لیتے ہیں۔ اسی طرح مالٹے کنوں وغیرہ اگر شدید ترش ہوں تو ان کی ترشی کم کرنے کے لیے نمک مرچ وغیرہ لگا کر قابل استعمال بنا لیتے ہیں یہاں کسی کھاری یعنی الکلائن اثرات والی کسی شے کو استعمال نہیں کرتے جس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ یعنی ترشی کا علاج الکلی نہیں ہے بلکہ سالٹ ہے اور سالٹ کا علاج الکلی ہے جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ غلطی پر ہیں۔

حقیقت بھی یہی ہے آج تک میڈیکل سائنس سوداوی اور صفراوی امراض

کا علاج پیش نہیں کر سکی۔ نہ ہی ان امراض کے مسہلات اس کے پاس موجود ہیں اس کے باوجود ڈاکٹر حضرات اپنے علاج کو سائنسی کہتے ہیں۔ افسوس تو حکمار پر ہے کہ وہ اپنے سائنٹیفک اصول چھوڑ کر ایلوپیتھی کو سونے کی چڑیا سمجھ کر اس کی طرف لپک رہے ہیں ایسے حکمائے تیتر ہیں نہ بٹیر ایسے حکما کو میں دعوتِ فکر دیتا ہوں کہ خدا را حقائق کو پہچاننے کی کوشش کریں، اور صحیح فن سیکھ کر خدمتِ خلق کریں۔

مشتہی بھوک پیدا کرنے والی

جاننا چاہیے کہ جب بلغم یا صفرا ضرورت سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو بھوک مر جاتی ہے ایسے موقعوں پر بھوک پیدا کرنے والی یا بھوک بڑھانے والی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو ادویہ صفرا کے جوش کو ٹھنڈا کرتی ہیں اور جو بلغم کو سودا میں تبدیل یا خارج کرنے والی ہوتی ہیں۔ بھوک پیدا کرتی ہیں چونکہ سودا کا ذائقہ ترش (کھٹا) ہوتا ہے لہٰذا ہر قسم کی ترشی و کھٹی ادویہ بھوک بڑھانے والی ہوتی ہیں مثلاً سکنجبین، سرکہ، زرشک املی، آلو بخارا، مالٹے، کنو، اچار، دہی، لسی۔ کم عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال جا کر اس آوارگی سے محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ ہے کہ نہایت نرمی کے ساتھ ان کی بُری عادتوں کو چھڑائیں اور انہیں روکیں کسی ایسے شغل کی طرف متوجہ کر دیا جائے کہ اس میں دلچسپی بھی لیں اور عادت و خصائل کی اصلاح بھی ہو جائے۔ بچوں کی تمام تقریباً عام بیماریوں اور احتیاطوں کو میں بیان کر چکا ہوں لیکن ابھی مطمئن نہ ہو سکا پر کیا کروں طوالت کا اندیشہ دامن گیر ہے اس لئے باقی پھر کبھی ہی باقی بیماریوں کے لئے ضروری ہے کہ کسی اچھے طبیب کے پاس لے کر بچہ کو دکھایا جائے تاکہ وہ موقع کی مناسبت سے علاج تجویز کر سکے۔ پکوڑے، تیزاب گندھک، ٹماٹر، لیموں، جوارش املی، جوارش جالینوس۔

نوٹ: اگر سودا بھی ضرورت سے زیادہ بڑھ جائے تو بھوک مر جاتی ہے۔ اس وقت

چرپری اور نمکین اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً سنڈھ، اجوائن، سونف، زیرہ ہاضمہ بڑھانے والے نمکین چورن وغیرہ۔

مُصلح (اصلاح کرنیوالی)

وہ ادویہ جو دوسری دواؤں کے ساتھ اصلاح کی غرض سے شامل کی جاتی ہیں تاکہ اس کے مُضر پہلو کی اصلاح ہو جائے یا اس کا مزا تبدیل کرنا مقصود ہو۔

یادداشت یہاں طالب علم کے ذہن میں مندرجہ بالا تعریف سے یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ کیا اللہ سے کسی شئے کے بنانے میں کمی یا بیشی ہو گئی ہے جسے پورا یا درست کرنے کے لئے مصلح ادویات شامل کرنا پڑتی ہیں جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ خالق کل کائنات ہے اس کی کسی بھی بنائی ہوئی چیز میں حضرت انسان کمی بیشی ثابت نہیں کر سکتا۔ لہذا اصلاح کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو مخصوص قسم کے مزاج دے کر پیدا کیا ہے ان میں کوئی چیز گرم ہے کوئی چیز سرد اسی طرح کسی چیز میں خشکی کے اثرات ہیں۔ اور دوسری چیز میں تری کے اثرات ہیں۔ اسی طرح کوئی چیز ترش، کوئی کھاری و نمکین ہوتی ہے، کوئی شے الکلی کے اثرات کی حامل ہے کسی شے میں ایسڈ کے اثرات غالب ہیں کسی میں سالٹ کا غلبہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ گرمی کی شدت سردی سے ٹوٹ جاتی ہے تری خشکی سے زائل ہو جاتی ہے اسی طرح کھاری اشیاء کی تیزی ترش اشیاء سے رفع ہو جاتی ہے اور ترش اشیاء نمک ملانے سے قابل استعمال ہو جاتی ہے اسی طرح بعض اشیاء کو نرم و سخت کر کے استعمال کرنا پڑتا ہے مثلاً چنے بھٹی میں بھون لینے سے نرم ہو جاتے ہیں گوشت ہانڈی میں پکانے سے قابل ہضم ہو جاتا ہے، مرچوں کی تیزی گھی سے کم کی جاتی ہے لوہے میں مختلف قسم کی ترشیاں ملا کر کشتہ کر لیتے ہیں۔ پانی کو ٹھنڈا کر کے برف بنا

لیتے ہیں وغیرہ

حقیقت میں تمام اشیاء اپنی اپنی جگہ درست تخلیق کی گئی ہیں لیکن انہیں استعمال کرنے کے لئے ضرورت کے مطابق کسی شے سے اس میں حسب منشا تبدیلی کر کے قابل استعمال بنا لیتے ہیں جس شے سے اس میں تبدیلی پیدا کی جاتی ہے وہی اس کی مصلح کہلاتی ہے۔

مضعف باہ (باہ کو ضرر دینے والی)

مضعف باہ ادویہ کے برعکس مقوی باہ ادویہ اغذیہ ہیں لیکن طالب علم کو ان کی صحیح حقیقت وافادیت کا علم اس وقت نہیں ہو سکتا جب تک قوت باہ کی حقیقت کا علم نہ ہو۔ جاننا چاہیے کہ قوت باہ قلب وعضلات کے صحیح افعال کا نام ہے اگر کسی وجہ سے قلب وعضلات کے افعال میں سستی یا ضعف ہو جائے تو ضعف باہ پیدا ہو جاتا ہے مثلاً اعصاب ودماغ کی تحریک سے قلب وعضلات میں تسکین ہو کر قوتِ باہ زائل ہو جاتی ہے بلکہ شدید حالتوں میں نامردی ہو جاتی ہے اسی طرح جگر وغدد کی تیزی کے وقت قلب وعضلات میں سستی واقع ہو کر سرعت انزال کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

لہٰذا ذہن نشین کر لیں کہ جو اشیاء اعصاب وغدد کے افعال میں تیزی وتحریک پیدا کرتی ہیں وہی ضعف باہ پیدا کرتی ہیں البتہ اگر غدی تحریک سے ضعف باہ پیدا ہو جائے تو اعصابی ادویہ اغذیہ دل میں مفرح صورت پیدا کر کے ضعف باہ پیدا کرتی ہیں اگر اعصابی تحریک سے اشیاء کے کثرت استعمال سے ضعف باہ ہو جائے تو محرکات قلب استعمال کرائیں۔ چند دنوں کے اندر ضعف باہ دور ہو جاتی ہے۔

مطفی یا مبرّد (گرمی بجھانے والی)

وہ دوائیں جو بالفعل سرد ہونے کے بدن کی گرمی کو کم کر کے اعتدال پر لاتی ہیں۔

یادداشت قانون مفرد اعضاء کے حامل اطباء جانتے ہیں کہ سردی دو قسم کی ادویہ میں پائی جاتی ہے مثلاً بعض ادویہ تر سرد ہوتی ہیں یعنی وہ تری کے ساتھ سرد ہیں۔ مثلاً کافور، قلمی شورہ، کدو، کھیرا، سرد پانی، گل سرخ، کاہو، الائچی خورد، جو کھار وغیرہ۔

بعض ادویہ خشکی کے ساتھ سرد ہوتی ہیں۔ مثلاً برف، املی، آلو بخارا، لیموں، طباشیر انار، مازو، افیون، املئے، اکنوں وغیرہ۔

اب ظاہر ہے کہ سرد ادویہ میں جب اتنا فرق ہے تو انہیں بغیر سوچے سمجھے استعمال بھی نہیں کیا جاسکتا بعض حکما (شدت پیاس) اور کثرت پسینہ یا قے دست (ہیضہ) کو گرمی کی وجہ سے خیال کر کے سرد تر ادویہ کھلاتے ہیں جس سے اکثر بگڑ جاتے ہیں یا ہلاک ہو جاتے ہیں مثلاً ہیضہ کے مریض کو کھیرا کھلانا یا سرد پانی پلانا وغیرہ زہر ہیں ایسے مریض کو کوئی سرد دوا کھلانا بھی ہو تو خشک سرد دوا ہونی چاہیے جیسے لیموں کا چوسنا اس کا پانی پلانا، انار، املی، آلو بخارا وغیرہ یہ ادویہ نہ صرف پیاس کو روکتی ہیں بلکہ قے دست بھی بند کرتی ہیں۔

ذہن نشین کرلیں کہ تر سرد ادویہ رطوبات کا اخراج بڑھا دیتی ہیں۔ پیاس اور دستوں کو کو روکنے کی بجائے اور زیادہ کرتی ہیں۔

خاص کر اس وقت جب جسم میں رطوبات کی کثرت ہو چکی ہو البتہ اگر گرمی خشکی کی وجہ سے پیاس لگے تو یہ مفید رہتی ہے۔

مصفیات خون (خون صاف کرنے والی ادویہ)

وہ دوائیں جو بگڑے ہوئے خون کو اس کی اصلی حالت

پر آتی ہیں۔ مثلاً گندھک، برہم ڈنڈی، چھال نیم، ابکاین، مندل، چوب چینی، چرائیتہ، ام الفار، عشبہ، سرپھوکا وغیرہ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جاننا چاہیے کہ جب کوئی خلط اپنے طبعی راستوں سے اخراج نہ پائے تو اکثر حالتوں میں وہ جلد کے راستے اخراج پاتی ہے جس قسم کی خلط کے اخراج میں رکاوٹ ہو اس کے تحت خون خراب ہوتا ہے پھوڑے پھنسی نکلتی ہیں مثلاً جب بلغم خون میں متعفن ہو جاتی ہے تو چیچک خسرہ، تورک میار کی آتشک کے چھالے نما پھنسیاں اور جسم پر چھالے نکلتے ہیں۔ اگر سودا ضرورت سے زیادہ خون میں جمع ہو جائے اور جلد کے راستے اخراج پائے تو چنبل خارش، بواسیر، بھگندر، سیاہ یرقان وغیرہ علامات نمودار ہو جاتی ہیں اسی طرح صفراوی پھوڑے پھنسیاں بھی نکلا کرتی ہیں۔

ایک سوال

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خون مختلف اخلاط کے متعفن ہونے سے خراب ہوتا ہے تو مصفیات خون دواؤں کو اخلاط کیفیات اور مزاج کے تحت علیحدہ علیحدہ تقسیم کیوں نہیں کیا سب کو ایک ہی جگہ مصفیات خون کے نام سے لکھ دینا کہاں کی عقلمندی ہے اس غلط فہمی میں مبتلا بہت سے معالج زیادہ سے زیادہ مصفی خون دواؤں کو ایک ہی نسخہ میں اکٹھا کر کے کھلاتے ہیں جس سے ہمیشہ ناکام و نامراد رہتے ہیں کیونکہ جس نسخہ میں چرائیتہ شاہترہ، عشبہ، افسنتین ڈالتے ہیں اسی میں مندل، سہدیوی، برگ شیشم ملا دیتے ہیں جن سے نہ صرف نسخہ کی طاقت کم ہو جاتی ہے بلکہ مریض کو کسی قسم کا آرام نہیں آتا وقت کا ضیاع اور مالی نقصان اس کے علاوہ ہوتا ہے۔

یاد رکھیں۔ آتشک، سوزاک عضو تناسل کی دو مختلف مزاج کیفیات اخلاط کے متعفن

جو ادویہ آتشک کے علاج کے لئے کھلائی جاتی ہیں وہ سوزاک کے مریضوں کو کچھ بھی فائدہ نہیں کرتیں یہ حقیقت ہے۔ ہونے اور زہر سے پیدا ہوتی ہیں تمام معالج جانتے ہیں جو ادویہ سوزاک کے علاج ہیں ان سے آتشک میں اضافہ ہوا کرتا ہے یہ واضح اختلاف ہر معالج کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ وہ حقیقت کو سمجھے بغیر علاج نہ کرے۔
لہذا حکماء کو چاہیے کہ وہ اخلاط اور کیفیات مزاج اور بالاعضاء خون کی خرابی کو سمجھ کر مصفی خون ادویات استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ پھر کبھی بھی ناکامی نہیں ہوگی۔

معرّق (پسینہ لانے والی ادویہ)

جاننا چاہیے کہ پسینہ آور ادویہ دو قسم کی ہوتی ہیں اور وہ دوائیں جو پسینہ کی گلٹیوں میں تحریک پیدا کر کے پسینہ لاتی ہیں مثلاً چائے، قہوہ، لونگ، جائفل، اسپرین فینیٹین سوڈا اسلی سلاس وغیرہ یہ سب گرمی کی حامل ادویہ ہوتی ہیں۔
۲۔ وہ دوائیں جو پسینے کی گلٹیوں میں تحلیل کر کے پسینہ لاتی ہیں مثلاً کشنیز کافور، لوبان سونف، زیرہ وغیرہ یہ سب تری کی حامل اور محرک اعصاب ہوتی ہیں۔

مُعطِّس (چھینک لانے والی ادّویہ)

وہ ادویہ جو اپنی تیزی اور محرش اثرات سے چھینک لاتی ہیں چونکہ ہر تحریک کی ادویہ محمر و محرش ہوتی ہیں اس لئے گرم تر اور خشک ادویہ معطس ہیں مثلاً تمباکو، بادام تلخ اور سرخ مرچ عضلات اثرات کی حامل ہیں اور چھینکیں لاتی ہیں، مرچ سیاہ، سونٹھ۔ نوشادر غدی محرک ہیں۔ اور ریٹھا، کینسر، پوٹاشیم پرمیگنیٹ وغیرہ اعصابی محرک ہونے کی وجہ سے شدید چھینکیں لاتی ہیں۔

مُغرّی (چپک جانے والی ادویہ)

ایسی ادویہ لیس دار ہونے کے باعث آنتوں اور پھیپھڑوں سے داد کو لیسدار کرکے نکلنے کے وقفہ کو بڑھاتی ہیں۔ مثلاً اسبغول، تالمکھانہ اگاؤ زبان، گوندکتیرا، بھنڈی بہیدانہ، ریشم، سرطان ہندی وغیرہ

موقع استعمال بعض دفعہ سینہ میں جلن ہوتی ہے نزلہ۔ ریشہ کچا اور بڑی تکلیف کے ساتھ خارج ہوتا ہے بار بار کھانسی آتی ہے اسی طرح پاخانہ تھوڑا تھوڑا درد اور جلن کے ساتھ آنے لگتا ہے جسے پیچش کہتے ہیں ایسے موقعوں پر مغری قسم کی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اور فوراً تسکین دے دیتی ہیں۔

نوٹ: ذہن نشین کرلیں جب مغری قسم کی چیزوں میں اعصابی غدی بعض اعصابی عضلاتی ہوتی ہیں جب احلیل یا پھیپھڑوں یا امعا کی غشا مخاطی سوزش ناک ہو جائے تو ایسی ادویہ کھلانی چاہیے جادو کی طرح اثر انداز ہو کر شفا کی صورت پیدا کرتی ہیں۔

مُغلظ منی (مادہ تولید کو گاڑھا کرنیوالی)

جاننا چاہیے قوتِ امساک کا انحصار منی کے صحیح قوام پر ہے جس کی شباہت شہد کے قوام سے کرتے ہیں یہ قوام عضلاتی تحریک کے اعتدال سے قائم رہتا ہے۔
لیکن اگر عضلاتی تحریک قائم نہ رہے تو منی کا قوام بھی بدل جاتا ہے یہ حقیقت ہے کہ اعصابی اور غدی تحریکوں میں منی کا قوام پتلا ہو جاتا ہے جس سے جریان اور سرعت انزال کی شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے اعصابی تحریک میں منی رطوبت کی کثرت سے پتلی ہو جایا کرتی ہے اور غدی تحریک میں حرارت سے پتلی ہو جایا کرتی ہے چونکہ غدی تحریک کی حرارت اعصابی تحریک کی ادویہ سے سرد ہو جاتی ہے لہذا جب غدی تحریک کی وجہ سے منی کا قوام پتلا

ہو کر سرعت انزال کی شکایت تک پیدا ہو چکی ہو تو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی ادویہ مفردات کے مطابق دیں فوراً منی کا قوام اعتدال پر آجائے گا۔ اس وقت مندرجہ ذیل چیزیں استعمال کی جاتی ہیں بہمن سفید، تودری، موصلی سیاہ، سفید، اسپوس اسبغول، تعلب دانہ، ثعلب مصری، تالمکھانہ، کشتہ قلعی وغیرہ چونکہ ان کے کھلانے سے منی کا قوام غلیظ ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ مغلظ منی ادویہ کہلاتی ہیں۔

جب اعصابی تحریک سے منی کا قوام پتلا ہو چکا ہو تو محرک عضلات ادویہ سے رطوبات خشک کر کے منی کا قوام گاڑھا (غلیظ) کیا جاتا ہے جس سے جریان ضعف باہ و نامردی تک کی تکالیف دور ہو جاتی ہیں اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل ادویہ کھلائی جاتی ہیں۔ مثلاً گوشت بریاں۔ آرد سنگھاڑا۔ مغز خستہ انبہ۔ لوبھل۔ کمرکس۔ جامن گٹھلی جامن افیون۔ بھانگ۔ سنگرف۔ لونگ۔ دارچینی۔ کچلہ وغیرہ۔

مُفتِتِ حِصات

(پتھریاں توڑنے والی ادویہ) عام طور پر پتھریاں توڑنے اور خارج کرنے کو ایک ہی عمل سمجھ کر ادویہ اغذیہ تجویز کی جاتی ہیں اور یہ سمجھتے ہوئے کہ جو ادویہ اغذیہ پیشاب زیادہ لاتی ہیں وہی پتھریاں توڑتی ہیں اور خارج کرتی ہیں۔

لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے کیونکہ نہ تو تمام پتھریاں ایک رنگ کی ہوتی ہیں۔ نہ ہی ایک شکل کی، نہ ہی ایک مقام پر بنتی ہیں۔ نہ ہی ایک مادہ سے بنتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پتھریاں چاہے گردوں میں ہوں مثانہ و پتہ میں تینوں حیاتی اعضا کی کیمیائی تحریکوں میں بنتی ہیں جو پتھریاں اعصابی غدی تحریک اور خلط بلغم سے بنتی ہیں۔ ان کا رنگ سفید ہوتا ہے جو پتھریاں عضلاتی اعصابی تحریک اور خلط سودا کے بڑھنے سے بنتی ہیں ان کا رنگ سیاہ یا سرخی مائل ہوتا ہے اور اکثر کانٹے دار ہوتی ہیں۔

جو پتھریاں غدی عضلاتی تحریک اور خلط صفرا سے بنتی ہیں۔ ان کا رنگ زرد ہوتا ہے ایلوپیتھی ڈاکٹر بھی تین اقسام کی پتھریاں تسلیم کرتے ہیں۔

مخزن حکمت کے مصنف حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب پتھریوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ ۱۔ یورک ایسڈ وغیرہ کی پتھری: اس قسم کی پتھری بھورے رنگ کی اور سخت ہوتی ہے اور گردے میں بنا کرتی ہے۔

۲۔ فاسفیٹ آف کیلشیم وغیرہ کی پتھری: رنگ میں زردی مائل، ساخت میں نہایت سخت کھردری اور بھاری ہوتی ہے اس قسم کی پتھری گردے میں بنا کرتی ہے۔ لیکن بہت ہوا کرتی ہے۔

پتھریاں توڑنے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے

جسامت کے لحاظ سے پتھریاں کبھی تو ریت کے موٹے ذرات یا مٹر کے دانے کے برابر ہوتی ہیں کبھی مرغی کے انڈے یا نارنگی کے برابر ہوتی ہیں اور بلحاظ وزن چند رتیوں سے لے کر چند اونس یا چند چھٹانکوں تک ہوا کرتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو پتھریاں باریک ذرات میں ہوں گی انہیں توڑنے کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن جو پتھریاں حجم میں بڑی ہوں گی انہیں خارج کرنے کے لئے توڑنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ لہذا جب ایکسرے وغیرہ سے یہ پتہ لگ جائے کہ پتھریاں حجم میں بڑی ہیں تو انہیں توڑنے کی پہلے کوشش کرنی چاہیے پھر خارج کرنے کے لئے مدر بول ادویہ دیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو مریض کو بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے

ایک سوال یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ پتھریاں مختلف اعضا کی تحریک سے پیدا ہوتی ہیں لہذا انہیں توڑنے والی ادویہ بھی مختلف ہونی چاہیے۔ اس سوال کا جواب قانون مفرد اعضا اثبات میں دیتا ہے جس مفرد عضو کی تحریک اور مادہ سے پتھری بنے۔ اس کے برعکس مزاج والے مادہ اور عضو کو تحریک دینے والی اغذیہ ادویہ کھلانی چاہیے ایسی تمام ادویہ پتھریوں کو تحلیل و توڑنے کا کام دیں گی

۱۔ مثلاً اعصابی تحریک سے بننے والی پتھریاں عضلاتی ادویہ سے ٹوٹ کر خارج ہوں گی۔

مثلا کچلہ-لونگ-شنگرف-سرسیاؤشان-سلاجیت نخود سیاہ وغیرہ-

۲-یورک ایسڈ والی پتھریاں جو عضلاتی تحریک سے بنتی ہیں غدی ادویہ سے ٹوٹ کر خارج ہوں گی-مثلا= اجوائن-جگنو-بچھو کی راکھ-کلتھی-ترہ تیزک.جمل گوٹہ-رائی وغیرہ-

۳-فاسفیٹس وغیرہ کی پتھریاں جو غدی تحریک سے بنتی ہیں جن کا رنگ بھی زرد ہوتا ہے اعصابی تحریک کی ادویہ سے ٹوٹ کر خارج ہوں گی مثلا-سونف زیرہ سفید-جوکھار گوکھرو-خربوزہ سنگ سرماہی-سنگ یہود-قلمی شورہ وغیرہ-

یادداشت

یورک ایسڈ کی پتھریاں ایسے لوگوں کو ہوتی ہیں-جو گوشت زیادہ کھاتے ہیں ورزش کم کرتے ہیں-ان کا پیشاب اکثر سرخ رہتا ہے-بعض دفعہ پیشاب میں یورک ایسڈ ... بھی ہو جایا کرتا ہے اکثر پیشاب گاڑھا اور مقدار میں کم آیا کرتا ہے-

۲-اوکیسے لیٹ آف لائم کی پتھریاں ایسے اشخاص میں زیادہ پائی جاتی ہیں جن کا ہاضمہ اکثر خراب رہتا ہے پیشاب زیادہ اور بار بار آتا ہے-اکثر شوگر کے مریض ہوتے ہیں-ایسے لوگ اعصابی اغذیہ زیادہ کھاتے ہیں مثلا = گاجر-مولی-شلغم-کدو توری-دلیا-چاول-کھچڑی-دودھ وغیرہ بکثرت کھاتے ہیں-

مفتح

کھولنے والی ادویہ DEOBSTRDANT ، مفتح ادویہ کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ ایسی ادویہ بسبب اپنی حرارت کے آنتوں، رگوں اور مسامات کے سرے کھولتی ہیں - قانون مفرد اعضاء کے تحت صحیح نہیں ہے کیونکہ جہاں گرم ادویہ رگوں، آنتوں اور مسامات کو کھولتی ہیں وہاں انتہائی سرد ادویہ بھی سدوں کو تحلیل کرکے خارج کرتی ہیں مثلا= جہاں جمالگوٹہ اور ریوند عصارہ اسطوخودوس صبر اور حنظل جیسی گرم ادویہ سدوں کو تحلیل کرکے

خارج کرتی ہے وہاں املی - آلو بخارا - گلقند - گنے کا رس السی جلابہ ہریڑ - کالادانہ وغیرہ سرد اور ادویہ - بھی سرے کھول کر پاخانے سے آتی ہیں -

لہذا

مفتح ادویات ادویہ جاننے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کیا مواد ایک ہی قسم کے رکتے ہیں ؟! یا ہر قسم کے مواد رک سکتے ہیں ؟!

سو جاننا چاہیئے کہ مواد تین اقسام کے ہوتے ہیں اور یہ مفرد اعضاء کے صحیح افعل سے خارج ہوتے رہتے ہیں - اگر بد قسمتی سے کسی عضو میں تسکین شدید ہو جائے تو اس کے متعلقہ مواد خارج ہونے سے رہ جاتے ہیں - جہاں رکتے ہیں - وہاں تکلیف کا سبب بن جاتے ہیں - علاج کے لئے صحیح مواد کی تشخیص کرنا ضروری ہے ورنہ علاج ناکام ہو جائے گا -!

مثلا اعصابی تحریک سے جب مواد جلد میں رک جاتا ہے - مریض کو شدید بخار اور بے چینی ہو جائے گی - اسے خارج کرنے کے لئے محرک عضلات ادویہ دی جاتی ہیں - جن میں خوب کلاں - لونگ دار چینی - انجیر عناب منقی وغیرہ کھلاتے ہیں جن سے چند دنوں کے اندر جلد پر دانے سے چیچک - تورکی ہار کی - لاکڑہ کاکڑہ وغیرہ کی صورت میں نکلنے لگتے ہیں - پھر پسینہ آجاتا ہے ایسے مواد کے لئے یہی ادویہ مفتح سدد ہیں بعض دفعہ قولنج ہو جاتی ہے - یا جلد پر خارش ہو جاتی ہے - یا چنبل ہو کر باعث تکلیف بن جاتی ہے - قولنج خارش اور چنبل کا ایک مواد ہے - جو مختلف جگہوں میں رک کر تکلیف کا باعث بن جاتا ہے ان تکالیف کے ازالہ کے لئے جمالگوٹہ حنظل مصبر اجوائن افتیمون وغیرہ کھلا جاتے ہیں یہی ان کے لئے مفتح سدد ہیں - بالکل اسی طرح جب صفرا کو اچھی طرح خارج نہیں کر سکتا - تو یرقان ہو جاتا ہے - قبض شدید ہوتی ہے - ایسے موقع پر ریوند خطائی

ریوند عصارہ سونف - کاسنی - زیرہ سفید - گلقند وغیرہ کھلاتے ہیں جس سے فوراً شفا ہو جاتی ہے غدد کے سدے کھل کر صفرا خارج ہو جاتا ہے قبض اور یرقان وغیرہ دور ہو جاتا ہے --- یاد رکھیں! جس قسم کا مواد رکا ہو گا اسی کے مطابق ادویہ تجویز کرنا ہوگی - ورنہ شفا کا تصور ذہن میں بھی نہ لائیں پھر ذہن نشین کر لیں کہ کسی قبض کشاء یا مسہل یا محلل سرد دوا کا یاد کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ یہ جاننا ضروری ہے کہ مسہل یا محلل دوا کسی قسم کے مواد کو خارج کرنے والی ہے یہی صحیح فن ہے اور اسی علم سے علم و فن طب ترقی کرے گا۔

مفجرات اورام

ورم کو پھاڑنے والا

بعض اشخاص اپریشن کے نام سے ڈرتے ہیں - اگر انہیں گڑ قسم کے سخت پھوڑے نکل آئیں تو وہ باوجود پک جانے ان میں پیپ پڑ جانے کے پھٹتے نہیں - لہذا مریض شدید تکلیف میں رہتا ہے - اگر اچھی طرح پیپ پڑ جائے تو وہ انہیں نشتر وغیرہ سے زخمی کر کے پھاڑ دیا جاتا ہے - لیکن جو مریض اپریشن سے ڈرتا ہو تو پھوڑے کو پھاڑنے والی ادویہ استعمال کر دی جاتی ہیں - ایسی ادویہ مریض کو پتہ بھی نہیں لگنے دیتیں - کہ زخم کیا جا رہا ہے کہ نہیں ؟ - جو دوا کسی پھوڑے پھنسی کو پھاڑ دے اسے مفجرات اورام دوا کہتے ہیں جنگلی پیاز - صابن - رتن جوت - کبوتر کی بیٹ - چونا - سہاگہ - ہڑتال وغیرہ -

مفرح (فرحت دینے والی ادویہ) EXHILARANT

ایسی ادویہ اپنی خوشبو اور لطافت سے طبیعت میں فرحت پیدا کرتی ہیں - قانون مفرد اعضا اعصابی محرک ادویہ کو مفرح قلب تسلیم کرتا - بہ خاص کر خوشبو دار چیزیں زیادہ مفرح ہوتی ہیں ایسی ادویہ دل کی تحلیل کو تسکین میں تبدیل

کر کے مفرح صورت پیدا کرتی ہیں - مثلاً ابریشم، گل گاؤ زبان، گل گڑھل، گل چاندنی کافور، صندل سفید، مشک انار شریں، امرود، کیوڑہ، عطر چنبلی، زہر مہرہ خطائی، گل نیلو وغیرہ-

یادداشت

مفردات کی تمام کتب میں جہاں مفرح ادویہ کی فہرست درج ہے ہر قسم اور ہر مزاج کی ادویہ کو مفرح لکھا گیا ہے یعنی جہاں صندل سفید الائچی کافور، بالنگو وغیرہ سرد ادویہ مفرح تسلیم کی ہیں وہاں لونگ، دارچینی زعفران بالچھڑ وغیرہ انتہائی خشک گرم ادویہ بھی لکھی ہیں یاد رکھیں جب دل و عضلات اپنی تحریک سے شدید تحلیل ہو رہے ہوں اس وقت جو ادویہ اس کی تحلیل کو روک کر تسکین پیدا کر دیتی ہیں وہی مفرح قلب کہلاتی ہیں اس کے برعکس جب اعصابی تحریک سے قلب و عضلات میں انتہائی تسکین پیدا ہو چکی ہو دل انتہائی تسکین سے ڈوب رہا ہو - جو ادویہ دل کی تسکین کو تحریک میں بدل دیتی ہیں وہ محرکات قلب کہلاتی ہیں لہٰذا لونگ دارچینی عنبر یاقوت، بنسلوچن طباشیر اصلی آلو بخارا، انار ترش، بالچھڑ وغیرہ محرکات و مقویات قلب ہیں نہ کہ مفرح قلب

۲- یادداشت

بغیر سوچے سمجھے اور مرض کی تشخیص کئے بغیر دل کی گھبراہٹ بے چینی اور دل کے ڈوبنے کے لئے فوراً مفرح ادویہ استعمال نہیں کرا دینی چاہئیں - معالج کا فرض ہے کہ وہ اول یہ تشخیص کر کے کہ دل غدی تحریک سے گھبرا رہا ہے یا اعصابی تحریک سے ڈوب رہا ہے غدی تحریک سے دل میں بے چینی و گھبراہٹ ہو گی تو مریض کا قارورہ زرد سرخی مائل ہو گا اگر اعصابی تحریک سے دل ڈوبتا ہو گا تو قارورہ

سفید نیلگوں ہوگا غدی تحریک کے مریض کو اعصابی محرکات ادویہ کھلائیں اور اعصابی تحریک کے مریض کو عضلاتی محرکات کھلائیں اگر ایسا کیا گیا تو انشاء اللہ پھر ناکامی نہیں ہوگی

مقرح (زخم کرنے والی) VACICANT

مقرح لفظ قرحہ سے ہے۔ جس کے معنی گہرا اور بہنے والا زخم ہیں۔ مقرح ادویہ مفجوات ادویہ جیسا عمل کرتی ہیں۔ یعنی جہاں لگتی ہیں زخم کر دیتی ہیں۔ اگر زیادہ دیر لگی رہیں تو گہرے زخم کر دیتی ہیں۔ مثلاً نیلا توتیا' صابن' پیاز' جمال گوٹہ ہڑتال' لہسن' تیلنی مکھی' سنکھیا وغیرہ۔

مقئ (قے لانے والی ادویہ) EMETIC

وہ ادویہ جو معدہ میں اپنے مزاج کی خلط کو زیادہ سے زیادہ ترشح کریں وہ قے آور ہوتی ہیں۔ چونکہ ہر مزاج کی ادویہ معدہ میں رطوبات ترشح کر سکتی ہیں لہذا قے آور ادویہ کی بلا عضا تقسیم تین ہو سکتی ہے۔ ۱۔ اعصابی ۲۔ غدی ۳۔ عضلاتی قے آور ادویہ اعصابی مقئ ادویہ میں شیر مدار' تخم ترب آب گرم' آب کدہ تلخ' کلادانہ وغیرہ شامل ہیں۔ عضلاتی مقئ ادویہ میں نیلا توتیا' سرخ لوبیا' میتھی' تخم شبت' پھٹکڑی' آب پوست عضلاتی غدی مقئ ادویہ میں رائی' جمال گوٹہ ریوند عصارہ' نمک لاہوری وغیرہ۔

مقوی اعصاب

لفظ مقوی پر پچھلی سطور میں سیر حاصل بحث کر چکا ہوں یہاں مقوی اعصاب سے مراد اعصاب کو تحریک و تقویت دینے والی ادویہ ہیں جن کا مزاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ہو سکتا ہے۔ مثلاً مغز بادام' صندل سفید' بھیڑ کا دودھ'

مغز کدو تخم کاہو، چنبیلی وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن طبی کتب میں مقوی اعصاب دوائیں ان کے برعکس لکھی گئی ہیں یعنی عضلاتی محرک ادویہ کو مقوی اعصاب تسلیم کیا گیا ہے۔ مثلاً کچلا، میتھی، شنگرف، سم الفار، آسارون، جندبدستر یاد رکھیں محرک عضلات ادویہ اعصاب میں تحلیل پیدا کر کے کمزور تو کر سکتی ہیں لیکن ان کو تقویت نہیں دے سکتیں ہاں البتہ جب اعصاب کی تحریک زوروں پر ہو رطوبات کا دباؤ خود اعصاب پر بھی پڑ رہا ہو تو ایسے موقعوں پر محرک عضلات ادویہ بلغمی رطوبات کو جذب کر کے اعصاب پر دباؤ کم کر دیتی ہیں جس سے ان میں تقویت کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اگر ان معنوں میں عضلاتی محرکات مقوی اعصاب کے طور پر استعمال کی جائیں تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

مقویات بصر (بینائی کو قوت دینے والی)

طبی کتب میں مقویات بصر ادویہ میں کس مزاج قسم کی مقوی بصر ادویہ ہوں گی میں کوئی تخصیص نہیں کی گئی۔ جو نئی مخلوط لسٹ میں ہر قسم کی ادویہ درج کر دی ہیں۔ جن سے نظر کو فائدہ ہوا کرتا ہے۔

چونکہ آنکھیں بھی اعصاب غدد عضلات سے مل کر بنی ہوئی ہیں، لہذا ان میں بھی تین مفرد اعضا کی خرابی سے نظر میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

آنکھوں کے جس مفرد عضو کی تسکین سے نظر میں خرابی پیدا ہو گی اس مفرد عضو کو تحریک دینے والی دوائیں کھلائی جائیں گی۔ مثلاً اعصابی مقویات بصر ادویہ یہ ہیں آب بلویان سبز، ابریشم سوختہ بادام شیریں وغیرہ، عضلاتی مقویات بصر ادویہ یہ ہیں ہلیلہ زرد آملہ بھیرہ، پھٹکڑی، پیاز سوختہ، مرمکی، قرنفل وغیرہ شامل ہیں۔ غدی مقویات بصر ادویہ میں پرندوں کے پتہ کا پانی کالی مرچ نوشادر، وغیرہ ادویہ شامل ہیں۔

مقویات جگر

جو ادویہ جگر کے سکون کو تحریک شدید میں بدل دیں وہ محرکات جگر کہلاتی ہیں اس کے برعکس جو ادویہ جگر کو ہلکی ہلکی تحریک دیں یا جگر کی طرف دوران خون کو آہستہ آہستہ جاری کریں مقویات جگر کہلاتی ہیں ان میں وہی ادویہ ہوگی جو جگر و غدو کا مزاج رکھتی ہیں مثلاً جمالگوٹہ 'اجوائین رائی' بابچی' ریوند خطائی' پودینہ کوہی شیر مادہ شتر' مرغ کا گوشت وغیرہ۔

مقویات دماغ

جب دماغ میں سکون ہو تو جو ادویہ اغذیہ جگر کی طرف سے دوران خون آہستہ آہستہ جذب کرنا شروع کردیں وہی مقویات دماغ ہیں یہ بات ذہن میں رکھیں دماغ کے لئے وہی ادویہ اغذیہ مقوی ہوتی ہیں جو دماغ کا مزاج رکھتی ہیں مثلاً مغز بادام تخم تربوز' کشنیز' مغز پستہ وغیرہ۔

مقویات قلب

جو ادویہ قلب میں ہلکی ہلکی تحریک پیدا کریں وہی مقویات قلب ہوتی ہیں۔ مثلاً فولاد ' زہر مہرہ' خطائی مشک' یاقوت' جند بدستر' صدف' ہلیلہ' آملہ' سیب وغیرہ۔

مقوی اسنان ولثہ

دانتوں کی مضبوطی مسوڑوں کے صحیح افعال پر قائم ہے بعض دفعہ مسوڑے اعصابی تحریک کی وجہ سے انتہائی کمزور ہو کر دانتوں کو اپنی مضبوط گرفت میں نہیں رکھ سکتے اور دانت گرنا شروع ہو جاتے ہیں اسی طرح مسوڑوں میں تحریک

سوزش ہو کر مسوڑے زخمی ہو جاتے ہیں جن سے گاہے بگاہے خون نکلتا رہتا ہے دانتوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں اور دانت گرنا شروع ہو جاتے ہیں چونکہ دانت کھانے اور چبانے کا کام کرتے ہیں جس سے ایک طرف غذا کا پورا ذائقہ حاصل ہوتا ہے دوسرے معدہ کو پسی ہوئی غذا مل جاتی ہے جس سے وہ آسانی کے ساتھ غذا کو ہضم کرلیتا ہے اس لئے دانتوں کو قائم دائم رکھنے کے لئے ایسی اغذیہ ادویہ کی ضرورت پیش آتی ہے جو مسوڑوں کو مضبوط کریں۔ ان کی سوزش رفع کریں تاکہ دانت گرنے سے بچ سکیں۔ چونکہ مسوڑے اعصابی اور عضلاتی تحریک سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ لہٰذا ضرورت کے مطابق بالا عضا ادویہ اغذیہ تجویز کریں تاکہ ناکامی نہ ہو صرف کسی مشہور یا محرک دوا کی تعریف سن کر استعمال نہ کرائیں ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر اعصابی تحریک ہو تو عضلاتی ادویہ یہ کھلائیں اور مسوڑوں پر بیڑے کی طرح لگوایا کریں مثلاً پھٹکڑی 'کوڑی زرد' ہلیلہ 'کیکر کی مسواک 'گل انار' سنگ جراحت وغیرہ اگر عضلاتی تحریک سے ماسخورہ لگ گیا ہو تو غدی ادویہ استعمال کرائیں۔ مثلاً اجوائین 'بارہ سنگا' ترہ تیزک 'عاقرقرحا وغیرہ۔

مقویات باہ

یہ بات بار بار ذہن نشین کرائی جا چکی ہے کہ ہڈیوں کے سوا جسم کے تمام اعضا' اعصاب غدد' عضلات سے مل کر بنے ہیں حتی کہ دل دماغ جگر پر بھی ایک دوسرے کے پردے چڑھے ہوئے ہیں۔ آنکھیں ہوں یا کان ناک ہو یا زبان اس طرح پھیپھڑے 'گردے' نفسانی و جنسی اعضا اور معدہ وغیرہ اعصاب غدد عضلات سے مرکب ہیں جب بھی ان مرکب اعضا میں کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے تو

ان میں سے کسی ایک مفرد عضو میں تحریک و تیزی ہوگی اور دوسرے اعضا میں تحلیل و تسکین ہوگی مثلاً جب کسی شخص کو قوت باہ کی کمزوری ہو تو جنسی اعضا میں اس بات کو ضرور پرکھیں کہ ان میں کس مفرد عضو میں تحریک ہے اور کس میں تسکین جس عضو میں تسکین معلوم ہو تو اسے تحریک دینے کے لئے مقویات دیں۔

اسی طرح جب معدہ کمزور ہو جائے تو مقویات معدہ دینے سے قبل اس بات کو ضرور تشخیص کریں کہ کس عضو مفرد میں تحریک ہے اور کس میں تسکین جس عضو میں تسکین معلوم ہو اسے ہلکی ہلکی تحریک دینے کے لئے مقویات دیں انشاء اللہ مکمل فائدہ ہوگا

ملطف (لطیف کرنے والی) DEMALCENT

یہ ادویہ گاڑھی اخلاط کو پتلا اور نرم کر کے خارج کرتی ہیں جب کوئی خلط پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ خارج نہ ہو تو وہ خون میں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔اطبا اس کا سبب خلط کا گاڑھا ہونا یا سدہ تسلیم کرتے ہیں مثلاً جب صفرا بڑھ کر یرقان پیدا کر دے تو صفرا دی نالیوں میں سدہ تسلیم کرتے ہیں اور انہیں تحلیل اور خارج کرنا ضروری سمجھتے ہیں چونکہ ہر حیاتی عضو اپنی کیمیائی تحریک میں اپنی خلط پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اسے خون میں روکتا ہے جس کے زیادہ دیر قائم رہنے سے غیر طبعی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً جن مقلات سے ان اخلاط کا اخراج ہوتا ہے وہاں نالیوں کے اندر وہ خلط رکنے سے سدوں کی شکل اختیار کر گئی۔درد پتہ اسی وجہ سے ہوا کرتا ہے یہ صورت بالکل اسی طرح ہوتی ہے جس طرح زیادہ سے زیادہ پاخانہ نہ آنے سے امعاء مستقیم میں سدے بن جاتے ہیں چاہے اعصابی

تحریک ہو چکا ہے غدی جن کے متعلق تسلیم کیا جاتا ہے کہ ان تحریکوں میں قبض نہیں ہوا کرتی۔

حکیم صاحبان کو چاہیے کہ وہ یہ دیکھیں کہ کس حیاتی مفرد عضو میں کیمیائی تحریک پیدا ہو چکی ہے جب یہ معلوم ہو جائے تو اس عضو کی مشینی تحریک پیدا کردیں انشاء اللہ چند دونوں کے اندر بڑھی ہوئی خلط خارج ہو جائے گی۔ جو ادویہ کسی خلط کو خارج کرتی ہیں وہی اس کی ملطف ادویہ کہلاتی ہیں۔

ممسک (انزال میں رکاوٹ کرنیوالی)

ممسک ادویہ کے متعلق یہ تصور ہے کہ یہ خشکی اور لطیف گرمی کے باعث منی کو روک کر جلد انزال نہیں ہونے دیتی لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے یاد رکھیں! امساک کا تعلق منی کے قوام پر ہے منی کا قوام اعصابی رطوبات اور غدی حرارت سے پتلا ہوجایا کرتا ہے جب اعصابی تحریک سے امساک نہ رہے تو عضلاتی ممسک ادویہ دیں مثلاً افیون، کچلہ، لونگ، زعفران، بیر بہوٹی، دھتورہ، بھنگ، خراطین مع چرس۔ گل ببول چرس وغیرہ جب غدی تحریک سے حرارت بڑھ کر منی پتلی ہو جائے تو اعصابی ممسک ادویہ دیں جن سے حرارت کم ہو کر منی کا قوام غلیظ ہو جائے گا۔ اور قوت امساک دوبارہ لوٹ آئے گی۔ مثلاً اجوائن، خراسانی، اٹنگن، سمندر سوکھ موصلی سفید و سیاہ، ثعلب مصری تخم ریحان وغیرہ

ملذذ(لذت دینے والی)(DELICIOUS)

ایسی ادویہ جنسی اعضامیں ہلکی ہلکی تحریک قائم کر دیتی ہیں جن سے جماع میں میاں بیوی کو لذت و سرور زیادہ حاصل ہوتا ہے ایسی ادویہ تمام کی تمام عضلاتی محرکات ہوتی ہیں انہیں طلا کی صورت میں جماع سے قبل استعمال کیا جاتا ہے-ان میں لونگ، بیر بہوٹی عنبر قرجا، دارچینی کبابہ، موئے سر انسانی سوختہ پارہ وغیرہ-

معظمات قضیب(آلہ تناسل کو لمبا کرنے والی)

-آلہ تناسل کو لمبا کرنے والی ادوایہ کے متعلق کوئی واضح تصور پیش نہیں کیا جاتا کہ وہ کسی طرح عضو مخصوص کو لمبا کر دیتی ہیں میرے خیال میں دنیا میں ایسی کوئی دوا نہیں جس سے عضو مخصوص اپنی طبعی حالت سے لمبا ہو جائے اور صحیح کام کرے اگر کسی دوا سے عضو میں طوالت آبھی گئی تو وہ استرخا کی صورت ہو گی فعل جماع پر قدرت حاصل نہیں رہے گی نوجوانوں کو میرا مشورہ ہے کہ وہ ایسی ادویہ مت لیں ہاں معظمات قضیب اس وقت مفید رہیں گی جب عضو مخصوص پہلے سے سکڑ کر چھوٹا ہو گیا اور اس مقصد کے لئے درج ذیل ادویہ مفید رہیں گی قضیب گاؤ، قضیب ریچھ، روغن سانڈا، روغن زیتون کی مالش، بھیڑ کی چربی لگانا روغن چنبیلی متواتر لگانا، بیخ نرگس وغیرہ

یادداشت

یاد رکھیں عضو مخصوص کا طبعی حالت سے بڑا ہونا یا چھوٹا ہو جانا امراض میں داخل ہے اگر بڑا ہو گیا ہو تو اسے دوبارہ اعتدال یعنی اصلی حالت پر لانے کی کوشش کریں ورنہ جماع کا پورا لطف نہیں آئیگا اور اگر چھوٹا ہو گیا ہو تو اسے بڑھا کر پورا کرنے کی کوشش کریں ورنہ لاولد رہنے کا خطرہ ہے-

مصلب (سخت کرنے والی ادویہ)

ایسی ادویہ جو انتہائی سردی اور خشکی سے اعضا کے اندر رطوبات کو جما کر سخت کردیں مثلاً تحجر مفاصل کے مریض میں انتہائی سردی خشکی سے رطوبات جم کر سخت ہو جاتی ہیں جس سے مریض اپنے جوڑوں کو حرکت نہیں دے سکتا۔ ان میں گل رامنی پوست کیکر، ہلیلہ، پھٹکڑی پوست انار، املی وغیرہ کے علاوہ تمام عضلاتی اعصابی ادویہ شامل ہیں۔

مضیق (مجاری تنگ کرنے والی) CONTRACTIVE

ایسی ادویہ اپنی قوت قابضہ سے مجاری کو تنگ کرتی ہیں۔

موقع استعمال | بعض دفعہ کسی راستہ ناک کان، نائیزہ، مقعد، اندام نہانی سے خون آنے لگتا ہے یا ان مقامات سے رطوبات زیادہ اخراج پانا شروع ہو جائیں تو ایسے موقعوں پر مضیق ادویہ کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ ایک طرف خون و رطوبات میں انجماد شروع ہو جائے دوسری طرف مجاری کے منہ تنگ ہو جائیں جس سے خون و رطوبات کا اخراج فوراً رک جاتا ہے

ایک خاص بات | جب رطوبات کسی مقام سے اخراج پاتی ہیں تو وہاں کے مجاری پہلے سے کھل جاتے ہیں اور ان میں ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ خاص کر اندام نہانی پہلے سے کھل جاتی ہے جس سے فعل جماع میں لذت مفقود ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکماء مضیق ادویہ اغذ اندام نہانی کو تنگ کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ ایسی ادویہ تمام کی تمام سرد خشک ہوتی ہیں مثلاً پوست انار، مازو، املی کے بیج، موتسری پھٹکڑی، لودھ پٹھانی، کمر کس وغیرہ۔

منضج (پکانے والی) CONOCTIVE

منضج ادویہ کے متعلق یہ بتایا جاتا ہے کہ ایسی ادویہ اخلاط کے قوام کو معتدل اور خارج ہونے کے قابل بناتی ہیں گاڑھے کو پتلا اور پتلے کو گاڑھا کرتی ہیں۔
جاننا چاہئے کہ جب اخلاط خون میں جمع ہو جاتے ہیں تو اپنے مزاج کے مفرد اعضا کے مشینی فعل سے خارج ہو جاتے ہیں البتہ اگر وہی اخلاط ترشح ہو کر خلاؤں میں جمع ہو کر تکلیف کا سبب بن جائیں اور آسانی سے خارج نہ ہوں تو ایسے موقوں پر منضج ادویہ کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً بلغم پھیپھڑوں میں جمع ہو کر دم کشی پیدا کر دے جوڑوں میں جمع ہو کر درد کرنے لگے اس طرح سودا جوڑوں میں بستہ تحجر مفاصل پیدا کر دے یا گردوں و مثانہ میں پتھریاں بنا دے آنکھوں میں کلا موتیا پیدا کر دے جلد میں جمع ہو کر خارش اور چنبل پیدا کر دے۔
یادداشت | ذہن نشین کر لیں کہ جب کہ کوئی خلط خون سے ترشح پا کر کسی خلا میں جمع نہ ہو تو اس وقت وہ فاسد خلط نہیں کہلاتی اور نہ کسی قسم کا اس میں خمیر پڑتا ہے وہ تو صرف زیادہ یا کم ہونے کی وجہ سے تکلیف دہ ہوتی ہے لہذا اسے خارج کرنے کے لئے کسی منضج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس جونہی خلط ترشح پا کر کسی خلا میں جمع ہو جاتی ہے تو اس میں فساد آنا شروع ہو جاتا ہے اس فاسد خلط کو اس کا متعلقہ عضو خارج نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس خلط کے بعد والا مزاج رکھنے والا عضو اسے خارج کرتا ہے مثلاً جب بلغم پھیپھڑوں میں ترشح پا کر دم کشی پیدا کر دیتی ہے تو اس وقت اعصابی محرک ادویہ اس میں اور بھی شدت پیدا کر دیتی ہے۔
تو اس وقت اعصابی محرک ادویہ ان میں اور بھی شدت پیدا کر دیتی ہیں اور وہ کسی قسم کے منضج کا کام نہیں دے سکتیں۔ بلکہ یہ تو اس کا قوام اتنا رقیق کر دیتی ہیں کہ وہ پھیپھڑوں کے قابو سے باہر ہو کر دم کشی پیدا کر دیتی ہیں۔ البتہ عضلاتی محرکات ایک طرف ترشح شدہ بلغمی رطوبات خشک کر کے ان کا قوام غلیظ کرتی ہیں

دوسری طرف پھیپھڑوں کے عضلات کو قوت دے کر انہیں آسانی سے خارج بھی کر دیا کرتی ہیں - بالکل اسی طرح جب سودا سے تحجر مفاصل ہو جائے یا گردوں و مثانہ میں پھتریاں بن جائیں تو عضلاتی اعصابی محرکات اور بھی تکلیف میں اضافہ کر دیتی ہیں ایسے موقوں پر غدی مقویات یا غدی محرکات کھلانے سے جوڑوں کی بستہ رطوبات تحلیل ہو کر خارج ہو جاتی ہیں پھتریاں ریزہ ریزہ ہو کر نکل جاتی ہیں جن ادویہ سے یہ خارج ہوتی ہیں یہی ان کے منضجات کہلاتے ہیں-

عجیب اتفاق =

باوجود مختلف اخلاط کے ان کے منضج بھی مختلف ہونے چاہئیں حقیقت بھی یہی ہے کہ طبی کتب میں ان کے منضج مختلف لکھے جاتے ہیں لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ بعض اجزاء تینوں اخلاط کے منضج تسلیم کئے گئے ہیں - مثلاً تخم خبازی تخم خطمی، تخم کاسنی، ملٹھی، سکنجبین بادیاں وغیرہ صفرا اور بلغم کے منضج لکھے ہوتے ہیں اور گل سرخ ملٹھی بادیاں وغیرہ تینوں اخلاط بلغم صفرا سودا کے منضج لکھے ہوتے ہیں جو کسی صورت میں بھی درست نہیں ہیں. یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جب تک صحیح منضج نہیں ہو گا شفا نہیں آئے گی - اس کے ساتھ وقت اور پیسے کا ضیاع ہو گا-

منضج بلغم | منقی، انجیر، عناب، گل بنفشہ، ہلیلہ مقل، سکنجبین، اسطوخودوس وغیرہ-

منضج سودا | اجوائین، بابچی، رائی گندھک، جمالگوٹہ، ریوند عصارہ، مرچ سیاہ وغیرہ-

منضج صفرا | سونف، کاسنی، گاؤزبان، خطمی، خبازی، ملٹھی، گل سرخ وغیرہ-

FLATULANT منفخ یا نفاخ اپھارہ پیدا کرنے والی

رياح کے اخراج کو روک کر پیٹ میں نفخ پیدا کرتی ہیں۔جس سے پیٹ ہوا سے بھر کر تن جاتا ہے ایسی ادویہ عضلاتی اعصابی مزاج کی حامل ہوتی ہیں مثلاً لوبیا' گوبھی جامن کی گری کرم کلہ' چنا' شکر قندی' بینگن' آلو کچالو گوشت بکلہ' ارہر وغیرہ نفاخ ادویہ ہیں۔

منبت شعر (بال اگانے والی) HAIRGROWET

بال مزاجاً خشک ہیں اگر عضلات پورے طاقتور ہیں تو بال نہیں گرتے اگر اعصابی یا غدی تحریک ہو جائے تو عضلات کمزور ہو کر اپنی گرفت ڈھیلی کر دیتے ہیں۔جس سے بال گر جاتے ہیں۔

چونکہ ہمارے ملک کے ساٹھ ستر فیصد لوگ اعصابی تحریک میں مبتلا ہیں لہٰذا جن لوگوں کے بال گرتے ہیں ان میں اکثریت اعصابی تحریک کے مریضوں کی ہے بال اگانے کے لئے درج ذیل ادویہ مشہور ہیں ان میں بعض عضلاتی اعصابی ہیں بعض عضلاتی غدی ہیں۔حکماء ضرورت کے مطابق کام میں لائیں۔

روغن آملہ' کوکونٹ آئل' روغن بیضہ مرغ' بیری کے پتے' زلوئے دریائی' چھپکلی' چیونٹی کے انڈے' کینتھریڈس' بیضہ عنکبوت' سم الفار' ررد نخود' کنجد سیاہ وغیرہ۔

منوّم ہپناٹک (نیند لانے والی) HYPNOTIC

نیند دو وجہ سے نہیں آیا کرتی ۔۱۔ شدید تکلیف یا نفسیاتی پریشانی سے ۲۔ شدید خشکی سے جس سے قلب و عضلات مشینی طور پر تیز ہو جاتے ہیں شدید تکلیف اگر اعصاب و دماغ میں پائی جائے تو بھی نیند نہیں آتی۔مثلاً سرسام' کان درد اعصابی آشوب چشم وغیرہ اس طرح غدی تحریک بھی بڑھ کر نیند نہیں آنے

دیتی لہٰذا حکماء کو چاہیے ضرورت کے مطابق منوم ادویہ استعمال کرائیں۔اس طرح ان سے مرض بھی ختم ہوگا۔ مثلاً جب عضلاتی تحریک ہو تو غدی تحریک کی گرم تر ادویہ سے خشکی کم کرنے کی کوشش کریں اور اگر اعصابی تحریک ہو تو عضلاتی تحریک کی عضلاتی غدی منوم ادویہ دیں چاہے کچلہ لونگ دار چینی ہی کیوں نہ دینا پڑے۔یہی ادویہ اس کو نیند لادیں گے۔

عام طور پر یہ ادویہ منوم کے طور پر استعمال کرتے ہیں یہ زیادہ تر عضلاتی اور غدی تحریک کے مریضوں کو مفید ہیں مثلاً افیون، پوست خشخاش، زعفران، روغن بنفشہ، کشینز، شیرہ بادام، روغن بادام، روغن نیلوفر، اجوائن خراسانی روغن کاہو۔

مولد منی (منی پیدا کرنے والی)

منی کی پیدائش اعصابی غدی اغذیہ ادویہ سے ہوتی ہے عضلات اس میں خمیر پیدا کر کے جراثیم منویہ پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتے ہیں۔جن میں عضلاتی ادویہ کو حکمانے مولد منی لکھا ہے وہ منی کے قوام کو غلیظ کرتی ہیں۔ پیدا نہیں کرتیں مثلاً چنا، ناریل، زعفران، مرغ بریاں، کچی پیاز، وغیرہ بادام، خرما سورنجان، شیریں لیمن، بوزیدان، موصلی سفید، تودری سیفد شقاقل، دودھ، شکر، شلجم وغیرہ اعصابی محرکات ہونے کی وجہ سے منی پیدا کرتی ہیں۔

مہزل (دبلا کرنے والی ادویہ)

بوجہ اپنی سردی خشکی کے عضلات جسم کو سکیڑ کر دبلا پتلا کر دیتی ہیں ۔ مثلاً تمام عضلاتی اعصابی محرکات مہزل ادویات ہیں۔
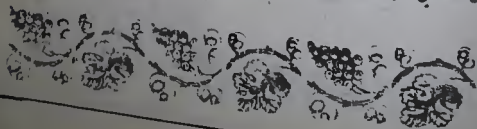
مہیج =(ہیجان میں لانی والی ادویہ)

مہیج ایک ایسی اصطلاح ہے کہ اسے اچھی طرح سمجھا ہی نہیں گیا جو کچھ سمجھ کر طبی کتب میں لکھا ہے وہ بہت حد تک غلط ہے مثلاً کتاب الفردات مصنفہ حکیم مظفر حسین اعوان میں لکھا ہے کہ ایسی دوا اخراش کر کے کسی عضو یا قوت کو ہیجان میں لاتی ہے۔

(جیسے گنے کا رس صفرا کو ترشیاں بلغم کو میوہ جات سودا کو وغیرہ) جاننا چاہیے کہ گنے کا رس صفرا میں ہیجان یا جوش نہیں لاتا بلکہ صفرا کے جوش کو سرد کر دیتا ہے اس طرح ترشیاں بلغم میں جوش پیدا نہیں کرتیں بلکہ بلغم میں لیبہا تبدیلی پیدا کر کے ختم کر دیتی ہے ہاں البتہ خشک میوہ جات سودا کو جوش دلاتے ہیں کیونکہ خشک میوہ جات مولد سودا ہیں اور اس کی پیدا بڑھاتے ہیں۔

ذہن نشین کرلیں کہ ہیجان حقیقت میں نفسیاتی جذبات کے ابھارنے کا نام ہے جو ادویہ نفسانی جذبات یا نفسانی اعضاء میں تحریک پیدا کرتی ہیں وہی مہیج ادویہ کہلاتی ہیں۔

ناشف =ڈلیس کینٹ (رطوبت کو جذب کرنیوالی ادویہ)

جو ادویہ رطوبات کو جذب یا خشک کرتی ہیں وہی ناشف کہلاتی ہیں اس قسم کی ادویہ محرک عضلات ہوتی ہیں مثلاً زہر مہرہ - سنگ جراحت - چھالیہ - سرمہ - پھٹکڑی وغیرہ۔

ہاضم ادویہ

ہضم کرنے والی ادویات اغذیہ کو محلل اور جزو بدن بننے کے قابل بنانے والی ادویہ کو ہاضم ادویہ کہتے ہیں - مثلاً دیسی اجوائن - مرچ سیاہ - پیلامول - جلوتری -

اچار پکوڑے۔ سنڈھ سونف۔ نوشادر وغیرہ کو ہاضم ادویہ کہتے ہیں۔

باب دوم

وہ اصطلاحات جن کے نام پر نسخہ کا نام رکھا جاتا ہے

آبزن || پانی میں بیٹھنا sitzsbath کسی بڑے برتن میں نیم گرم پانی یا دواؤں کا جوشاندہ بھر کر اس میں مریض کو بٹھانا اس مقصد کے لئے بڑا ٹب یا ڈرم استعمال کرتے ہیں

اکتحال || سرمہ لگانا:۔ کسی دوا کو سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھ میں لگانا۔ مثلاً ہلدی سانڈھ کی بیٹھ وغیرہ

انکباب || بھلپ لینا vapourbath
کسی دوا کو پانی میں جوش دے کر کسی خاص عضو یا تمام جسم پر کپڑا اوڑھ کر بھلپ لینا ۔ تاکہ مقام ماؤف کے مسام کھل کر فضلات بذریعہ پسینہ باہر نکل جائیں۔

بخور || دھونی لینا fumigation
کسی دوا کو آگ کے کوئلوں پر ڈال کر کسی عضو مثلاً ناک منہ کان یا تمام جسم پر اس کا دھواں پہنچانا بخور کہلاتا ہے۔

بدرقہ || کسی دوا کو پانی قہوہ لسی عرق وغیرہ سے پلانا بدرقہ کہلاتا ہے بدرقہ کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو دوا مریض کو کھلانی ہے اس کو ایسی شے کے ساتھ استعمال کرایا جائے جس سے اس کے اثرات کم ہونے کی بجائے بڑھ جائیں مثلاً نمونیہ کی دوا چائے یا قہوہ سے دینا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت لسی یا ٹھنڈے پانی وغیرہ سے اس طرح دمہ بلغمی کو جو دوا قہوہ یا گرم پانی سے فائدہ کرے وہ دودھ اور کچی لسی سے نہیں

برود || برود لفظ برودت سے نکلا ہے جس کے معنی سردی کے ہیں سرد ادویہ کو پوٹلی

میں باندھ کر سرد پانی یا سپرٹ وغیرہ میں حل کر کے روئی وغیرہ سے سوزش یا کسی ورم پر سرد ٹکور کرتے ہیں سرد ٹکور کے عمل کو ہرود کہتے ہیں۔

پاشویہ | پاؤں دھونا۔ نیم گرم پانی یا ادویہ کے نیم گرم جوشاندے سے زانوں تک پاؤں دھونا اور پنڈلی کو اوپر سے نیچے کی طرف ہاتھ سے مالش کرنے کے عمل کو پاشویہ کہتے ہیں۔

تدہین | تیل کی مالش کرنا۔ کسی عضو پر نیم گرم یا یونہی تیل لگا کر مالش کرنا تدہین کہلاتا ہے lubrication

تصعید | جوہر اڑانا۔ تصعید لفظ صعود سے ہے جس کے معنی اڑانا ہیں بعض ادویات میں یہ صفت پائی جاتی ہے کہ وہ حرارت پہنچتے ہی بخارات کی طرح اڑنا شروع ہو جاتی ہیں ۔ حکماء ان کی اس صفت کی وجہ سے انہیں کسی برتن میں ڈال کر گرم کر کے جوہر اڑا کر صاف کرتے ہیں۔ جوہر اڑانے کے عمل کو عمل تصعید کہتے ہیں۔

تعلیق | لٹکانا۔ کسی دوا کو گردن یا کسی دوسرے عضو میں باندھنا یا لٹکانا۔ جدید طبی اصطلاح میں کسی ۔۔۔ ہونے والی دوا کو پوٹلی وغیرہ میں باندھ کر معلق کرنا تعلیق کہلاتا ہے

کجلی | گندھک اور پارہ کو ملا کر کھرل کرنے سے سیاہ رنگ کا سفوف بن جاتا ہے جس میں پارہ 1 تولہ گندھک آملہ سار سات تولہ کی نسبت سے ملا کر تین گھنٹہ کھرل کریں کجلی بن جائے گی۔

صندلین | اس سے مراد صندل سفید و صندل سرخ ہیں۔ صندل سفید شربت صندل بنانے کے کام آتا ہے۔

تکلیس | کسی دھات یا پتھر کو اس قدر آگ دینا کہ وہ اپنی سختی کو چھوڑ کر آسانی سے پیسا جائے تکلیس یا کشتہ کرنا کہلاتا ہے۔

تمریخ | دوائے مالش ایمبروکیشن ambrocation تیل یا کوئی اور چیز عضو یا سارے جسم پر ملنا تمریخ کہلاتا ہے۔

جوشاندہ | مطبوخ ایک یا چند دواؤں کو پانی میں جوش دے کر چھان لیتے ہیں اگر زیادہ اثر لینا مقصود ہو تو رات کو بھگو کر صبح کو جوش دے کر استعمال کرتے ہیں۔

حقنہ | کوئی سیال دوا نیم گرم پانی آنتوں میں پہنچانا حقنہ کہلاتا ہے ڈاکٹری میں اینما کہتے ہیں enem اگر رحم میں پچکاری کی جائے تو ڈوش douche کہتے ہیں۔

حمول | اندام نہانی میں لستہ رکھنا کسی دوا کو کپڑا یا پوٹلی میں باندھ کر عورت کی اندام نہانی میں رکھنا حمول کہلاتا ہے ڈاکٹر لوگ اس عمل کو پیسری pessary کہتے ہیں۔

زرور | چٹکی چھڑکنا خشک پسی ہوئی دوا کو زخم وغیرہ پر چھڑکنا۔

سکوب | (تریڑا) کسی عضو پر اونچی جگہ سے دھار کی صورت میں ٹھہر ٹھہر کر نیم گرم پانی یا دوا کے جوشاندے کا تریڑا دینا سکوب کہلاتا ہے

سنون | (منجن) وہ خشک پسی ہوئی دوا جو دانتوں پر ملی جائے بعض دفعہ کسی مریض کے مسوڑے سوج جاتے ہیں یا ان سے خون یا پیپ آنے لگ جاتی ہے ایسی صورتوں کے لئے بھی معالجین منجن دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسوڑوں پر دوا مل لیں جاننا چاہئے کہ منجن صرف دانتوں پر ملا جاتا ہے تاکہ ان کی چمک دمک قائم رہے لیکن جو دوا دانت ہلنا دانت درد مسوڑوں کی سوجن یا خون و پیپ وغیر کے لئے استعمال ہو گی وہ مسوڑوں پر ملنی نہیں چاہیے کیونکہ مسوڑے تو پہلے ہی سوزش ناک اور درد ناک ہوتے ہیں ملنے سے ان کے زخمی ہونے کا اور بھی زیادہ خطرہ ہے حقیقت یہ ہے کہ ایسی دوا کو مسوڑوں پر بیڑے کی طرح رکھ دینا چاہیے تاکہ وہ آہستہ آہستہ اپنا عمل کر سکے میرے خیال میں ایسی دوا کو بیڑا کہا جائے تو زیادہ بہتر

ہوگا۔

شافہ | بتی کپڑے یا روئی کو دواؤں میں تر کر کے بتی کی صورت میں مقعد یا اندام نہانی میں رکھنا۔ آج کل بتی بنا کر مقعد یا اندام نہانی میں رکھتے ہیں یہ بھی شافہ کہلاتا ہے۔ مثلاً گلیسرین کی بتی GlycerineSposetory

شدالاطراف | ہاتھ پاؤں باندھنا جب قے ابکائیاں یا دست آ رہے ہوں یا شدید بخار ہو تو امالہ مرض کے لئے بغل سے پنجوں تک اور پاؤں ران سے پیر پٹیوں سے کس کر باندھ دیتے ہیں اس عمل سے فوراً شدید مرض کم ہو جاتی ہے۔

شموم | سونگھنا خوشبودار چیز یا بدبودار چیز کا سونگھنا۔ اس عمل کے علاوہ کسی خشک یا تر چیز جو شدید بخار کی صورت میں اڑتی ہو کا سونگھنا شموم کہلاتا ہے مثلاً ایمونیم کاربونیٹ یا سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک وغیرہ۔

شیرہ | اس کے متعلق طبی کتب میں یہ تصور لیا جاتا ہے کہ ایک یا چند ادویہ کو پانی میں پیس کر چھان لینا شیرہ کہلاتا ہے

میرے خیال میں یہ تصور درست نہیں ہے کیونکہ اگر کسی دوا کو گرم پانی میں جوش دے کر اور مل کر پن لیا جائے تو اسے جوشاندہ کہتے ہیں

اگر کسی دوا کو پانی میں بھگو کر کچھ عرصہ رکھنے کے بعد مل کر چھان لیا جائے تو اسے خیسانده کہتے ہیں Infusion میرے خیال میں چینی شہد یا کسی میٹھے رس دار پھل کے رس کو آگ پر پکا کر گاڑھا مانند شربت کے قوام بنانا شیرہ کہلاتا ہے۔

ضماد | لیپ کسی پسی ہوئی دوا کو تر کر کے بدن یا کسی عضو پر گاڑھا لیپ کرنا ضماد Past کہلاتا ہے۔

طلا | ہلکا لیپ تر اور پتلی دوا کو بدن یا کسی عضو پر پتلا لیپ کرنا۔

عطوس | ہلاس۔ نسوار لینا وہ دوا جو چھینک لائے Irrhino

غرغرہ | پانی یا دواؤں کے جوشاندہ یا خیساندہ کو حلق میں حلانا۔

فتیلہ | ۔بتی کپڑا یا روئی کی بتی بنا کر دواؤں سے تر کر کے سوراخ مثلاً ناک کان یا ناسور میں رکھنا۔

قطور | (ٹپکانا) قطور قطرہ کی جمع ہے آنکھ کان ناک وغیرہ میں قطرہ قطرہ کر کے دوا ٹپکانا۔

کاجل | (دھوئیں کی کالک) سرسوں کے تیل کا چراغ جلا کر اس کی سیاہی اکٹھی کرنا سیاہی کو کاجل کہتے ہیں کاجل لینے کے عمل کو تدھین کہتے ہیں

کحل | (سرمہ) انتہائی باریک پسی ہوئی دوا جو آنکھوں میں لگائی جائے کحل کہلاتی ہے۔

کملو | سینک دینا دواؤں کی پوٹلی یا اینٹ پتھر وغیرہ کو گرم کر کے کسی عضو کو سینک دینا یعنی ٹکور کرنا Formentation

لخلخہ | کسی تبخیر ہونے والی دوا یا بخارات کی طرح اڑنے والی دوا کو چوڑے منہ والی شیشی میں رکھ کر سونگھنا لخلخہ کہلاتا ہے ڈاکٹری میں Inhalation کہتے ہیں

لطوخ | لیپ ضماد سے پتلی اور طلا سے گاڑھی تر دوا کا لیپ کرنا۔

مغلی | جوشاندہ، کسی دوائی کو پانی میں بھگو کر یا ابال کر پینا Ptisan

مضمضہ | کلی، کسی تر دوا یا پانی کی کلی منہ بھر کر کرنا۔یاد رکھیں غرغرہ گلے میں پانی ہلانا ہوتا ہے۔

نشوق | سڑکنا جو چیز ناک میں سڑکی جائے۔

نطول | تریڑا نیم گرم پانی یا دواؤں کے جوشاندہ کو لوٹے میں بھر کر کسی قدر فاصلہ سے مریض کے عضو پر گرانا۔

نفوخ | (دوا پھونکنا) پسی ہوئی خشک دوا ناک یا کسی سوراخ میں پھونکنا Insufftation

نقوع | (خیساندہ) ایک دوا یا چند دواؤں کو کچھ عرصہ پانی میں بھگو کر چھان کر پینا -Infusion

وجور | (دوا حلق میں ٹپکانا) جب مریض خود کھانے پینے سے عاجز آجائے تو ورثا کسی دوا کو چمچی سے منہ میں ڈالتے ہیں اس عمل کو وجور کہتے ہیں

باب سوم

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے چیزیں ٹھوس مائع اور گیس کی صورت میں پیدا کی ہیں - ٹھوس چیزوں میں بعض اشیاء اغذیہ ادویہ اتنی سخت ہوتی ہیں کہ انسان آسانی سے نہ انہیں چبا سکتا ہے نہ ہضم کر سکتا ہے مثلاً حجریات سنگ یہود عقیق سنگ بلشب سنگ جراح - ہڑتل - درقیہ - وغیرہ دھاتیں مثلاً لوہا سونا چاندی قلعی سیسہ تانبہ وغیرہ نباتات مثلاً کچلا - اسبغول - تخم املی - چنے - گوشت - گندم - جو - باجری وغیرہ ہڈیوں میں سیپ بارہ سینگا مرجان ہاتھی دانت وغیرہ - انہین جب کسی تدبیر احراق - تکلیس - تشویہ کشتہ - تقلیہ مدبر سے پیس کر قابل استعمل نہ بنا لیا جائے اس وقت تک ان سے سوائے نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا یا برائے نام فائدہ ہوتا ہے - جن تدابیر سے ان ادویہ کو پینے کے قابل یا جسم میں تحلیل ہونے اور جزو بدن بننے کے قابل بنایا جاتا ہے اطبا متقدمین نے ان کے الگ الگ نام اور طریقے لکھے ہیں جو تدابیر اصطلاح ادویہ کے نام سے مشہور ہیں جو درج ذیل ہیں

احراق - (BURN)

احراق کے لغوی معنی جلانے کے ہیں اطباء آگ کی کم و بیش مقدار سے دھاتوں حجریات نباتات کو جلا کر کشتہ یا راکھ بناتے ہیں کسی شے کو آگ دینے کے عمل کو احراق کہتے ہیں۔

تکلیس۔(CALCINATION)

تکلیس کلس سے نکلا ہے جس کے معنی چونے کے خمیر کے ہیں اصطلاح اطباء میں کسی سخت اور کرخت معدنی یا فلذاتی دوا کو جلا کر چونے کی مانند نرم اور بھربھرا بنا لینے کو کہتے ہیں۔

حل(SOLUTION)

لغوی معنی کھولنا۔ گھولنا وغیرہ کسی ٹھوس مائع گیس جیسی چیز کے حل ہونے والے اجزاء کو پانی میں گھولنا مثلاً نمک مولی کے پتوں کا پانی یا کسی شے کی راکھ کو پانی میں گھول کر نمک حاصل کرنا۔ تیزاب جیسی چیز کو پانی میں حل کر کے استعمال کرتے ہیں ایمونیا گیس کو پانی میں حل کر کے کئی کام لئے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ جو چیز حل ہوتی ہے اسے منحل اور جس شے میں حل ہوتی ہے اسے محلل کہتے ہیں اور اشیاء کے حل شدہ آمیزے کو محلول کہتے ہیں

تشویہ۔(ROASTING)

کسی چیز کو نیم گرم کر کے اس کا پانی نکالنا مثلاً برگ آک کو توے پر گرم کر کے پانی نکالتے ہیں لوکاٹ کھیرا پیاز دشتی کو کپڑوئی کر کے تنور میں رکھتے ہیں تاکہ جل نہ جائیں جب نرم ہو جاتے ہیں تو کپڑوئی دور کر کے صاف پانی نچوڑ کر کام میں لاتے ہیں

تقلیہ.(FRYING)

بھوننا یا تلنا- بعض ادویہ کی سختی توڑنے کے لئے روغن وغیرہ لگا کر بھون لیتے ہیں جس سے وہ آسانی سے پس جاتی ہے یا چبائی جاسکتی ہے مثلاً چنے - باجرہ - دواؤں میں اجوائین - زیرہ - ہریڑ - مازو اور کچلہ وغیرہ-

تحمیص-(TORREFACATION)

کسی معدنی دوا کا پانی بھون کر اڑانا اسے بریاں کرنا بھی کہتے ہیں مثلاً سہاگہ اور پھٹکڑی کو تیز آنچ پر گرم کر کے ان کا پانی اڑا دیتے ہیں جس سے وہ شگفتہ ہو جاتے ہیں اسے کھل کرنا بھی کہتے ہیں-

ترویق-(DESPUMATION)

پھاڑ کر پانی نکالنا مثلاً دودھ کو پھاڑ کر اس کا پانی مالیخولیا کے مریضوں کو پلاتے ہیں ہم لسی ترش کو پھاڑ کر اس کا پانی دمہ کی مریضوں کو پلاتے ہیں حکماء کاسنی اور مکو کے پانی کو پھاڑ کر صاف پانی کو جگر کے مریضوں کو پلاتے ہیں- صاف نتھرے ہوئے پانی کو مروق کہتے ہیں

عام طور حکماء تازہ بوٹیوں کے پتوں کا سبز عرق پانی نکال کر پھاڑ کر صاف کرنے کے عمل کو مروق یا ترویق کہتے ہیں-

تدبیر-(ROGIMEN)

لغوی معنی سوچنا- تصرف کرنا اصطلاح طب میں ۱ اسباب ستہ ضروریہ ہیں تصرف کرنا ۲ غذائیں تصرف کرنا ۳ حقنہ کرنا ۴ چارہ علاج کرنا ۵ دوا کی اصطلاح کرنا جیسے اجوائین کو اس قدر سرکہ میں چند دن شبانہ روز تر رکھیں کہ اجوائین نرم ہو جائے- پھر خشک کر کے کام میں لاسکتے ہیں- اسی طرح زیرہ اور چاکسو کو نرم کرنے کے لئے پوٹلی میں باندھ کر سونف کے پانی میں پکا کر اس قابل کرتے ہیں کہ چاکسو ملنے سے ان کا چھلکا اتر جاتا ہے- پھر خشک کر کے اور باریک کر کے کام میں لاتے

ہیں - اسی طرح انڈوں کے چھلکوں کو نمک اور راکھ کے پانی سے دھوتے ہیں جس سے ان کی باریک جھلی دور ہو جاتی ہے - پھر خشک کر کے اور پیس کر استعمال کرتے ہیں

کچلہ کی سختی توڑنے کے لئے ہم ریت میں بھون لیتے ہیں جس سے وہ آسانی سے پس جاتا ہے - تدبیر کا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی سخت یا نرم یا سیال چیز کو کسی طریقے سے حسب منشا قابل استعمال بنانا ہے -

تصویل - (ELUTRIATION)

کسی دوا کو صاف کرنے کے عمل کو تصول یا غسل دینا کہتے ہیں مثلاً کسی معدنی چیز کو صاف کرنے کے لئے پانی میں ڈال کر رگڑتے ہیں جس سے پانی میں حل ہونے والے اجزاء حل ہو جاتے ہیں کچھ عرصہ بعد پانی نتھار کر پھینک دیتے ہیں باقی اصل دوا رہ جاتی ہے - مثلاً مرداسنگ لاجورد اس کے برعکس بعض ایسی معدنی چیزیں ہوتی ہیں جو پانی میں حل ہو جاتی ہیں ان میں ریت کنکر اور مٹی وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے حکماء ان کو کئی گنا پانی میں خوب ہلاتے ہیں پھر کسی ٹب وغیرہ میں رکھ دیتے ہیں - دوسرے تیسرے دن مٹی - کنکر ریت وغیرہ بیٹھ جاتے ہیں - اصل دوا پانی میں حل ہوتی ہے اسے حاصل کرنے کے لئے پانی کو کسی بڑے ٹب میں پھیلا کر خشک کر لیتے ہیں دوا پپڑیوں کی صورت میں ٹب میں رہ جاتی ہے جسے کھرچ کر محفوظ کر لتے ہیں اس قسم کی چیزوں میں قلمی شورہ - پھٹکڑی وغیرہ شامل ہیں -

تصفیہ - (صاف کرنا - FILTRATION)

قدیم طبی اصطلاح میں خشک دواؤں کو کوٹ چھان کر صاف کر لینے کو کہتے ہیں لیکن طب جدید میں سیال چیز کو ٹپکانے اور صاف کرنے کو بھی کہتے ہیں -

تصعید .(SUBLIMATION)

لغوی معنی اوپر چڑھنا ہیں طبی اصطلاح میں کسی خاص ترکیب سے کسی خشک دوا کے ضروری اجزاء کو حاصل کرنا عرف عام میں جوہر نکالنا بھی کہتے ہیں مثلاً جوہر نوشادر - جوہر رس کپور - رار چکنا وغیرہ -

غسل - (نہانا یا دھونا)

اصطلاح اطباء میں بعض ادویہ کو کوٹ چھان کر ایک بار یا کئی بار پانی میں دھو کر صاف کرنے کو کہتے ہیں -

مدبر - (ATIENUATION)

اصلاح شدہ دوا جس سے اس کی کوئی برائی دور ہو گئی ہو

مندرجہ بالا تعریف اطباء قدیم کی ہے میرے خیال میں کسی دوا کے متعلق یہ کہنا کہ اس میں کوئی برائی یا نقصان دہ اثر ہے صحیح نہیں ہے -

حقیقت یہ ہے کہ کسی دوا میں اللہ تعالیٰ نے کوئی کمی بیشی نہیں رکھی اور نہ حضرت انسان کسی کمی بیشی کو پورا کر سکتا ہے - کسی دوا کو پانی یا سرکہ وغیرہ میں ڈال کر اور کچھ عرصہ رکھ کر خشک کرنا بھوننا کسی خشک شے کو کوئلوں پر یا کڑاہی میں بغیر ریت کے یا ریت ڈال کر یا دوا کو تیل لگا کر کڑاہی میں بھوننا مدبر کہلاتا ہے -

مدبر کرنا یا بریاں کرنا میں فرق

مدبر اور بریاں میں یہ فرق ہے کہ اگر کسی شے کو پانی یا سرکہ وغیرہ میں بھگو کر کچھ عرصہ بعد خشک کیا جائے تو اسے مدبر کہتے ہیں - اور اگر کسی چیز کو ریت تیل یا بغیر کسی چیز کے کڑاہی توا یا چولہے میں بھون لیا جائے تو بریاں کرنا کہتے ہیں -

مقرض -

قینچی سے کتری ہوئی چیز یہ صفت زیادہ تر ابریشم کے ساتھ آتی ہے مثلاً ابریشم مقرض۔

مقشر۔(PEELED)

چھیلی ہوئی۔کسی شے کو چھلکا اتار کر استعمال کرنا مثلاً اصل السوس مقشر ملٹھی

باب چہارم

متقدمین اطباء کے مشہور مرکبات

اس فصل میں ہم قدیم ایورویدک حکماء کے ایسے مرکبات جمع کر رہے ہیں جن کو آج جدید اطباء اپنے مرکبات میں انہی ناموں سے شامل کرتے ہیں یہ ایسے ویدک مرکبات ہیں جنہیں مستند گرنتھوں میں بھی لکھا گیا ہے۔

تری پھلہ | ہڑ بیڑا آملہ ہم وزن کا مجموعی نام ہے۔

ترجات | تری جات دارچینی تیزپات الائچی خورد تری کھار جوا کھار سجی کھار ٹنگن کھار

پنچ لون | پانچوں نمک نمک لاہوری۔نمک سیاہ۔نمک سانبھر۔نمک شورہ۔نمک شیشہ

تری لون | تین نمک سیندھا۔سانچل۔بڑ نمک

ترنمب | نیم نمب بکائن مہ نمب چرائتہ بھونب

ترکٹا | زنجبیل۔فلفل سیاہ۔فلفلی دراز تینوں چیزیں مل کر ترکٹا کہلاتی ہیں۔

پہلبند | چاندی۔قلعی۔سیسہ۔وغیرہ کو پگھلا کر پھر پارہ ملا کر دستہ سے رگڑیں دونوں مل کر سفوف ہو جائیں۔اس کو پہلبند کہتے ہیں۔

پنج امرت | دودھ-دہی-گھی-مصری-شہد وغیرہ-

پنج انگ | کسی درخت کے پانچ حصے مثلاً پھول-پھل-پتے-جڑ-چھال-

پنج سوگند | کسیر-اگر-کپور-کستوری-اور چندن-

پنج مول برہٹ | بیل-گمبھاری-پاڈل-ارنی-اور سوناپاٹھا-

رنیج مول لکھو | شالپونی-پرشٹ پرنی-کٹائی کلاں-کٹائی خورد اور گوکھرد-

نوٹ | برہٹ پنج مول اور پنج مول لکھومل کر دشمول کہلاتے ہیں-

دشمول | دس بوٹیوں کی جڑیں ۱-بیل ۲-گمبھاری ۳-پاڈل ۴-ارنی ۵-سوناپاٹھا ۶-شال پرنی ۷-پرشٹ پرنی ۸-کٹائی کلاں ۹-کٹائی خورد ۱۰-گوکھرد چونکہ ہر بوٹی کی جڑ ملنی مشکل ہوتی ہے لہٰذا درختوں کے پتے کی چھال دوائی میں شامل کی جاتی ہے اور چھوٹے پودوں کے پنچ انگ-چنانچہ بیل-گمبھاری-پاڈل-ارنی اور سوناپاٹھا کی چھال استعمال کی جاتی ہے-اور شال پرنی پرشٹ ا پرنی کٹائی کلاں-کٹائی خورد گوکھرو کے پنچ انگ کام میں لائے جاتے ہیں-

مقدار خوراک: نصف تولہ سے ۲ تولہ بصورت جوشاندہ

فوائد = زچہ عورتوں کی خاص خوراک ہوتی ہے وضع حمل کے دن سے ہی شروع کر دینا چاہیے عورت زچگی کی تمام تکالیف سے محفوظ رہتی ہے-

طب یونانی کے مرکبات

چہار مغز | مغز تخم خربوزہ-مغز تخم تربوز-مغز تخم ککڑی-مغز تخم کدو-

چہار تخم | طب یونانی میں تخم کنوچہ-تخم ریحان-تخم بارتنگ-تخم اسبغول کو کہتے ہیں

فلفلین | دونوں فلفل یعنی فافل سیاہ-سیاہ مرچ اور فلفل دراز کے مجموعے کو

کہتے ہیں

ماء الاصول | یعنی جڑوں کا پانی - بیخ بادیاں - بیخ کرفس - بیخ اذخر - بیخ مہک کو جوش دے کر شہد ملا کر دیتے ہیں

جوہر منقی | رسکپور دار چکنا اور سنکھیا کے جوہر کا نام ہے -

ذوی الارواح | ان معدنی چیزوں کو کہتے ہیں جو حرارت پہنچنے پر بخارات بن کر اڑ جاتی ہیں مثلاً گندھک - پارہ - ہڑتال - شنگرف اور سنکھیا وغیرہ -

موصلین | اس سے مراد موصلی سیاہ و موصلی سفید ہے -

ہلیلہ جات | اس سے مراد ہلیلہ قابلی - ہلیلہ زرد - ہلیلہ سیاہ ہیں -

چند ایورویدک اصطلاحات

اوشن ویریہ ایورویدک حکماء نے گرم سرد اشیاء کے اظہار کے لئے مخصوص اصطلاحات قائم کی ہیں - اوشن ویریہ سے مراد گرم اشیاء کا اظہار ہے اس کے برعکس سرد اشیاء کے اظہار کے لئے شیت ویریہ کی اصطلاح موجود ہے -

آشو کاری وہ ادویہ جو پانی پر گرنے والے تیل کے قطروں کی مانند جسم کے ہر حصہ میں فوراً پھیل جائیں -

ستمبھن جو چیز مسامات میں رکاوٹ ڈال کر جسم میں موٹاپا پیدا کرے -

اچم۔ وہ ادویہ جو دوسری اشیاء اناج کو ہضم کرتی ہیں لیکن خود دیر سے ہضم ہوتی ہیں مثلاً ناگ کیسر - مولی وغیرہ ایسی ادویہ اعصابی ہوتی ہیں -

ریچن بھوک پیدا کرنے والی ان میں غذی ادویہ جو چورن کے اجزاء ہوتے ہیں زیادہ فائدہ مند ہیں

دیپن پاچن وہ ادویہ جو ہاضمہ کرنے کے ساتھ ساتھ بھوک بیدار کرتی ہیں -

تیکھشن | جو چیز گرم خشک اور تیز ہونے کے باعث دھاتو ہس کو سکھاوے۔

سوشک | چوسنے والی چیز کو کہتے ہیں مثلاً سوشک پتر یعنی سیاہی چوس

شوشک | وہ دوا جو خشکی پیدا کرے۔

سگندھ | مفرح رغبت پیدا کرنے والی خوشبودار ادویہ

سگندھت | خوشبودار کو کہتے ہیں مثلاً سگندھت ارشدھیاں یعنی خوشبودار ادویہ

سوکھشم | باریک اعضاء جو دوا جسم کے باریک اعضاء میں بھی داخل ہو جائے مثلاً سیندھا نمک نیم اور رارنڈ کا تیل۔

ستشمن | بلغم کی تری کو اعتدال پر لانے والی ادویہ تمام عضلاتی ادویہ ان میں شامل ہیں۔

مند | جسم میں سستی اور ڈھیلاپن پیدا کرنے والی ادویہ مند کے معنی ہیں دھیما

ستا | اعصابی محرک اغذیہ ادویہ فعل ہاضمہ ست۔

دے وائی | برق اثر ادویہ ایسی ادویہ ہضم ہونے سے پہلے ہی تمام جسم میں پھیل کر جسم کو متاثر کر دیں ان میں تمام زہریں شامل ہیں۔

گن | چند دواؤں کے مجموعے کو کہتے ہیں جیسے ترپھلا۔ترکٹا وغیرہ۔

اپلے | انہیں پاتھک دستی بھی کہتے ہیں گائے بھینس بیل کے گوبر کو ہاتھ سے تھاپ کر دھوپ میں خشک کر لیتے ہیں۔

۱۔رس | سبز نباتات کے پانیوں کو کہتے ہیں خواہ ان کو کوٹ کر نکالا جائے۔

ارنے اپلے | جنگل میں گائے۔بیل۔بھینس جو گوبر کرتے ہیں وہ وہیں پڑا خشک ہو جاتا ہے حکماء ان کو اٹھا کر کام میں لاتے ہیں یہی ارنے اپلے کہلاتے ہیں۔

۲۔رس | ایورویدک میں بھی رس بطور اصطلاح شامل ہے ویدک حضرات ہر اس دوا کو رس کہتے ہیں جس میں پارہ شامل کیا گیا ہو۔

قوام شکر | اس سے چینی کا قوام مراد ہے اس قوام کو سادہ شربت بھی کہتے ہیں۔

لیوی | جب خشک سفوف کو کسی سیال چیز میں گوندلیا جاتا ہے۔ تو اس سے نیم منجمد سفوف کو لیوی کہتے ہیں۔

محلوب | یہ لفظ ابرک کے ساتھ بطور صفت کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے ابرک دھناب مراد ہے۔

نیم کوب | کسی دوا کو تھوڑا سا کوٹ لیا جائے اس کو نیم کوب کرنا یا جو کوب کرنا کہتے ہیں۔ جو دوائی کوٹی جاتی ہے وہ نیم کوفتہ کہلاتی ہے مثلاً ملٹھی نیم کوفتہ۔

تسحیق | کسی دوا کو سحق یعنی کوٹ کر سفوف کی شکل میں لانا۔

تحمیص | TDRREFACTION

TRITURATION کسی دوا کو آگ پر رکھ کر شگفتہ کر لینا جیسے سہاگہ کھل کرنا

نغدہ | کوئی سبز بوٹی یا کسی درخت کے پتوں کو کوٹ کر موٹی ٹکیہ یا گولہ سا بنا لیتے ہیں اس میں کوئی دھات رکھ کر کشتہ کی جاتی ہے۔

معکس | کشتہ کی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ مثلاً ابرک معکس۔

مقشر | اس سے چھلکا اتری ہوئی چیز ہے مثلاً بادام مقشر۔

باب پنجم

بعض [illegible] ایسی ہیں کہ جب [illegible] پر مخصوص قسم [illegible] (۱۶)

نہ کئے جائیں - وہ زیادہ موثر نہیں ہوتیں - بلکہ بعض ادویہ تو بجائے فائدہ کے نقصان دیتی ہیں - بعض اثر کئے - بغیر جسم سے باہر نکل جاتی ہیں جن تدابیر و اعمال سے ادویہ کو قابل استعمال کیا جاتا ہے اسے فن ادویہ سازی کہتے ہیں اس فصل میں ہم اصلاح طلب ادویہ اور اصلاح کرنے کے طریقے پیش کر دیئے ہیں -

آب ترپھلہ | ہڑ زرد، بہیڑا، آملہ مساوی حصہ کو توڑ پھوڑ کر چار گنے پانی میں رات بھر بھگو رکھیں - صبح کو چھان لیں یہی آب ترپھلا ہے -

آب خیار مشوی | کھیرے کے اوپر مٹی لگا کر گرم بھوبھل میں دبائیں خوب گرم ہونے پر نکال لیں سرد ہونے کے بعد اس کا پانی نچوڑ لیں -

آب کاسنی مروق | کاسنی کے تازہ پتوں کو کوٹ کر پانی نکال لیں اور آگ پر گرم کریں - جب پھٹ جائے تو چھان لیں -

آب مکو مروق | آب کاسنی کے طریقہ سے تیار کریں -

منقیٰ بڑی دراخ کے اندر سے دانے نکالنا - منقیٰ یعنی صاف کیا ہوا -

ابرک محلوب | ابرک کو دھان یا کوڑیوں کے ساتھ مضبوط کپڑے کی تھیلی میں بند کر کے پانی کے اندر دونوں ہاتھوں سے خوب رگڑیں - اس طرح ابرک ریزہ ریزہ ہو کر کپڑے سے چھن کر پانی میں چلا جائے گا - جب ابرک تہ نشین ہو جائے تو پانی کو آہستگی سے گرا دیں - اور ابرک کام میں لائیں -

ابریشم محمص | ابریشم کو قینچی سے خوب باریک کتر لو - اور لوہے کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھو - اور ہلاتے جاؤ - یہاں تک کہ خشک ہو کر پیسنے کے قابل ہو جائے - بار بار گرم کر کے کوٹتے جائیں تو خوب باریک ہو جائے گا -

اجوائین مدبر | اجوائن کا مغز بہت سخت ہوتا ہے پیسنے سے جلد نہیں پستا اگر اسے سرکہ میں تین دن ڈبو رکھیں - پھر نکال کر خشک کر کے پیس لیں اور کام میں

لائیں تو زیادہ موثر ہوگی چونکہ زیرہ کا مغز بھی اسی طرح سخت ہوتا ہے اسے بھی حکما سرکہ میں مدبر کرتے ہیں۔

افیون محمص | افیون کو ریزہ ریزہ کر کے مٹی کے برتن میں ڈال کر ہلکی آنچ پر بھون لیں۔

افیون مدبر | گلاب کے عرق میں چار پہر افیون کو تر رکھو۔ پھر آگ پر رکھو تاکہ حل ہو جائے۔ اس کے بعد چھان لو۔ پھر چھانے ہوئے پانی کو آگ پر خشک کر لو۔ آخر میں افیون رہ جائے گی اسے ضرورت کے وقت کام میں لائیں۔

ایلوا | افیون مدبر کرنے کے طریقے سے ایلوا مدبر کر لیں۔

نوٹ | یہاں افیون مدبر یا ایلو مدبر سے مراد ان کا صاف کرنا ہے۔ کیونکہ بعض لالچی دوکاندار ان میں ان سے ملتی جلتی چیزیں ملا دیتے ہیں مندرجہ بالا طریقہ سے دونوں چیزیں خالص ہو جاتی ہیں۔

بچھناک مدبر | میٹھا تیلیا ایک تولہ پوٹلی میں باندھ کر دو سیر دودھ میں پکائیں۔ پھر دودھ پھینک دیں دو تین بار یہی عمل کریں۔

یادداشت

میرے خیال میں یہ عمل درست نہیں ہے۔ اسی طرح سے تو بچھناک کی قوت دودھ میں جذب ہو کر رہ جائے گی۔ باقی پھوگ بچ جائے گا بچھناک پر کوئی ایسا عمل کرنا چاہیے تھا جس سے اس کی تاثیر بڑھ جاتی لیکن اس عمل سے تاثیر بڑھنے کی بجائے کم ہو جاتی ہے۔ مثلاً اسے بھوبلی میں رکھ کر گرم کر کے نرم کر لیا جاتا اور پیس کر حسب منشا استعمال کر لیا جاتا۔

برگ بارتنگ مروق | آب مکو مروق کی طرح تیار کر لیں۔

بسد سوختہ | اس کو گل حکمت یا گج پٹ کی ضرورت نہیں۔ جس طرح چاہیں جلا

کر سفید کر لیں۔

بیروزہ مدبر | ایک ہانڈی نصف پانی سے بھر لو منہ کے اوپر بیروزہ رکھ کر ہانڈی کا ڈھکنا اوپر رکھ لیں۔ہانڈی کے نیچے آگ جلائیں۔جونہی گرم بھاپ بیروزے پر لگے گی وہ پگھل پگھل کر نیچے پانی میں گر جائے گا۔تمام کدورت کپڑے کے اوپر رہ جائے گی یہ عمل پانچ چھ مرتبہ دہرائیں۔ہر مرتبہ کپڑا نیا باندھ دیا کریں۔اس طرح تیار کردہ بیروزہ ست بیروزہ کہلاتا ہے۔

بھلانواں مدبر | بھلاؤں کا نام سن کر حکماء چونک جاتے ہیں کیونکہ اس کا دھواں یا اس کی رطوبت جسم پر لگتے ہی سوزش پیدا کر دیتی ہے۔اگر زیادہ وزن میں کھلایا جائے۔تو چھپاکی کی طرح دھپڑ پیدا ہو جاتے ہیں۔ان خطرات سے بچنے کے لئے حکما اس پر کئی قسم کے عمل کرتے ہیں پھر بھی بے دھڑک استعمال نہیں کر سکتے۔عام طور پر بھلاوہ مدبر کیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ پھتو یا لوہے کے دو ٹکڑے گرم کر کے بھلاوے کو درمیان رکھ کر دباتے ہیں جس سے اس کی رطوبت نکل جاتی ہے۔پھر چھیل کر دوا میں استعمال کرتے ہیں میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اسے مدبر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۲' سے ۴رتی کی مقدار میں کھلائیں چاہے ایک ماہ تک کھلاتے رہیں بھلانواہ تکلیف نہیں دے گا۔بلکہ پہلے سے زیادہ فائدہ کرے گا۔

نوٹ | اگر مریض غلطی سے دوا زیادہ کھائے اور اسے دھپڑ یا خارش کی تکلیف ہو تو کوئی اعصابی غدی دوا کھلا دیں۔فوراً ٹھیک ہو جائے گا۔

نوٹ | اگر کسی مقصد کے لئے بھلانواہ جلانا پڑے تو اس کے دھوئیں سے دور رہیں

بچھو | جتنے چاہیں پکڑ لیں اکٹھے کر کے کسی برتن میں بند کر کے آگ پر رکھیں۔ سرد ہونے پر نکال کر کام میں لائیں۔

بھنگ بریاں | بھنگ حسب ضرورت لے کر گائے کا گھی لگائیں پھر کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر آگ پر اتنا گرم کریں کہ جلنے نہ پائے اتار کر کام میں لائیں۔

نوٹ | جب آگ برتن کے نیچے جلائیں تو بھنگ کو کسی شے سے ہلاتے رہیں۔

پارہ مصفی | پارہ کو دبیز کپڑے میں سے چالیس بار گزار کر کام میں لائیں۔

پھٹکڑی بریاں | پھٹکڑی میں قدرتی طور پر پانی پایا جاتا ہے حکما اس میں سے پانی نکالنے کے لئے اسی کڑاہی میں ڈال کر گرم کرتے ہیں جس سے اس میں سے پانی نکل جاتا ہے پھٹکڑی کھل ہو جاتی ہے۔ یہی پھٹکڑی بریاں کہلاتی ہے

تخم بارتنگ بریاں | تم بارتنگ کو تھوڑا گھی لگائیں۔ مٹی کے برتن میں ڈال کر آگ پر گرم کریں اور تخموں کو کڑچھی وغیرہ سے ہلاتے رہیں۔ تاکہ جلنے نہ پائیں جب تخم پھول جائیں اور ہلکے ہو جائیں تو اتار کر کام میں لائیں

تخم ریحان بریاں | تخم بارتنگ بریاں کے طریقہ سے بریاں کر لیں۔

سرطان محرق

نہر یا دریا کا بڑا کیکڑا لے کر اس کے پاؤں کاٹ دیں اور پیٹ کی آلائش صاف کر کے نمک اور راکھ سے اس کو خوب دھوئیں پھر خشک کر کے گل حکمت کریں اور رات کو گرم تنور میں رکھ کر تنور کو بند دیں صبح نکال کر کام میں لائیں۔ سرمہ مدبر کی ڈلی کو آگ پر سرخ کر کے سات بار بجھائیں

سنگ بصیری مدبر | سرمہ کی طرح مدبر کر لیں۔

شہد مصفیٰ | شہد کو آگ پر جوش دیں جو کف یعنی جھاگ اوپر آئے اسے اتار لیں۔ شہد جو صاف ہو جائے گا ایسے شہد کو کف گرفتہ کہتے ہیں۔

عصارہ اقاقیہ | کیکر کے ست کا نام ہے اسے عصارہ ببول بھی کہتے ہیں اس کی ترکیب تیاری یہ ہے کہ درخت کیکر کی تازہ اور خام پھلیاں کوٹ کر نچوڑ لیں۔ بعدہٗ

اس کو آگ پر اس قدر پکائیں کہ غلیظ ہو جائے خشک کر کے محفوظ کرلیں۔

غاریقون مغربل | غاریقون باریک کر کے کپڑ چھان کرلیں جو ریشے ہوں انہیں پھینک دیں یہ زہریلے ہوتے ہیں اسی ہی وجہ سے نسخوں میں غاریقون کے ساتھ مغربل لکھا جاتا ہے۔

کجلی | پارہ اور گندھک مصفیٰ کے مرکب کا نام ہے ان دونوں کو اس قدر رگڑتے ہیں کہ سیاہ رنگ کا سفوف بن جاتا ہے اسکی عمدہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ کھرلکو نہ چمٹے اور دستہ کے نیچے آواز نہ دے

کچلہ مدبر | اس کا عام طریقہ یہ ہے کہ حکما ایک ہفتہ تک کچلہ کو پانی میں رکھتے ہیں بعض دودھ میں بھگوتے ہیں اس کے بعد اس کا چھلکا اتار کر خشک کر کے ریتی سے برادہ بناتے ہیں پھر برادہ کو پوٹلی میں باندھ کر دودھ میں جوش دیتے ہیں نکال کر خشک کر کے کام میں لاتے ہیں۔

۱۔یادداشت

میں نے رہبر نظریہ مفرد اعضا اور تحقیقات خواص المفردات میں کچلا کو قابل استعمال بنانے کے لئے نہایت آسان ترکیب لکھی ہے جو یہ ہے حسب ضرورت کچلہ لیکر کڑاہی میں ریت ڈال کر بھون لیں یعنی بریان کرلیں۔جس کی شناخت یہ ہے کہ کچلا پتاشے کی طرح پھول جائے سرد کر کے کوٹ لیں۔پتہ وغیرہ نکالنے کی کوئی ضرورت نہیں۔نہایت بے ضرر پوڈر سفوف بن جائے گا۔

۲۔یادداشت

دوسری آسان ترکیب یہ ہے جسے بعض حکمانے بھی اپنائے ہیں۔حسب ضرورت کچلہ لیکر کوئی روغن لگا کر کڑاہی میں گرم کریں جب پھول جائے نکال کر پیس لیں اس کے اندر سے بھی پتہ نکالنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

کشتہ

کشتہ | کسی دھلت اپدھلت، مثلا پارہ شنگرف ہڑتال سنکھیا لوہا تانبہ کسی پتھر مثلا سنگ جراح، عقیق، زمرد، ہڑیوں میں کیکڑا، صدف حلزون، باراں سنگا، نباتات میں کچلا وغیرہ کو کسی ترکیب سے سریع النفوذ بنالینا یا قابل استعمال بنالینا یا مثل سرمہ بنالینا کہلاتا ہے جس چیز کا کشتہ کرنا ہو اسے پہلے مصفٰی کریں پھر کشتہ کریں۔

کشتہ ابرک | حسب ضرورت ابرک لیکر چکی میں پیس لیں پھر ابرک سے نصف وزن قلمی شورہ ملائیں اس کے بعد ابرک کے اندر اتنی ترش لسی ملائیں کہ لئی سی بن جائے انداز" تولہ تولہ وزن کی ٹکیاں نکالتے جائیں اور کسی پلیٹ میں رکھتے جائیں جب تمام ٹکڑوں کی شکل میں ہو گا۔ مٹی کے کوزہ میں ڈال کر ایک من اپلوں کی آگ دیں تمام ابرک کشتہ ہو جائے گا۔ باریک پیس کر پانی سے تین چار بار غسل دے کر خالص کشتہ ابرک محفوظ کرلیں۔

کشتہ بارہ سنگا

ایسا تنور جس میں سارا دن آگ جلتی ہو بارہ سنگا کے ٹکڑے صبح تنور میں ڈال دیں دوسرے دن صبح راکھ میں سے کشتہ بارہ سنگا جو بالکل سفید ہو گا نکال کر محفوظ کرلیں جب موقع استعمال کریں۔

کشتہ بسد | بارہ سنگا کے طریقہ سے کشتہ کرلیں۔

کشتہ بیضہ مرغ |

بیضہ مرغ پیس لیں پھر پانی ڈال کر صاف کر لیں ؎ ۱۰ چھلکا بیضہ مرغ کو مٹی کے کوزے میں ڈال کر گل حکمت کر کے کمہاروں کے آدے میں رکھ دیں سرد ہونے پر بہترین کشتہ تیار ملے گا۔

کشتہ جست | حسب ضرورت جست لے کر کڑاہی میں ڈال کر تیز آنچ سے پکائیں اور ہلاتے رہیں تھوڑی دیر بعد مثل خاک سیاہ کے ہو جائے گا اگر جلاتے وقت قدرے سم الفار چھڑک دیا جائے تو مثل روئی ہو جاتا ہے۔

کشتہ چاندی | حسب ضرورت چاندی کا برادہ لیں پھر نمک ملا پانی ڈال کر کڑاہی میں تیز آنچ دیں اور ہلاتے رہیں پانی خشک ہونے پر چاندی پر تھوڑا سا گندھک آملہ سار کا سفوف چھڑک دیں اور ہلاتے جائیں چاندی احراق ہو جائے گی۔

کشتہ سنکھیا | کشتہ سنکھیا اتنا فائدہ مند نہیں جتنا سنکھیا کا جوہر ہوتا ہے لہٰذا میرا مشورہ ہے کہ یا تو سنکھیا کو ایسے ہی تین گھنٹے کھرل کر کے استعمال کریں یا اس کا جوہر نکال کر حسب ضرورت استعمال کریں۔

کشتہ پارہ | حسب ضرورت پارہ لیکر آتشی شیشی میں ڈال لیں اسٹوپ پر اس وقت تک گرم کریں ——— جب تک دھواں آتا رہے بعدہٗ کشتہ پارہ نکال لیں مقدار خوراک نصف چاول دن میں ایک بار۔

کشتہ سپ | بارہ سنگا کی طرح تنور میں کشتہ کر لیں۔

کشتہ شنگرف | سرخ مرچ کی لکڑی کا کوئلہ آہنی کڑاہی میں بھر لیں پھر کوئلہ ہٹا کر درمیان میں شنگرف کی ڈلی رکھ دیں اوپر دبا کر توا رکھ دیں دو تین گھنٹہ ہلکی ہلکی آنچ دیں سفید رنگ کا کشتہ بن جائے گا۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے دیگر | شنگرف ۲ تولہ بلادر ۲ تولہ مال کنگنی ۵ تولہ ترکیب بلادر کوٹ کر شنگرف کے اوپر لپیٹ کر اوپر مال کنگنی رکھ دو۔ دس سیر اپلوں کی آنچ دیں بہترین کشتہ ہو گا۔

کشتہ عقیق | عقیق کو دس بارہ دفعہ پانی میں بجھاوے کر برگ کیکر کے نغدہ میں رکھ کر کشتہ کریں۔

کشتہ قلعی | حسب ضرورت قلعی لیکر کڑاہی میں پگھلادیں اور پر تھوڑا تھوڑا قلمی شورہ چھڑکتے رہیں اور ہلاتے رہیں جب کڑاہی میں آگ لگ جائے اتارلیں غسل کر کے کشتہ محفوظ کرلیں یہ ایسی آسان ترکیب ہے کہ اس سے بیس منٹوں میں تیار ہو سکتا ہے

کشتہ ہڑتال گؤ دنتی | بارہ سنگا کی طرح آگ میں رکھ دیں سرد ہونے پر سفید شگفتہ کشتہ بر آمد ہو گا۔

کشتہ ہڑتال طبقی | یعنی ہڑتال ورقیہ اول ایک روز کسی محرک عصاب بوٹی کے پانی میں کھرل کریں پھر خاک چرچتہ آدھ سیر میں رکھ کر آگ دیں کشتہ ہو جائے گی

کھار مولی | مولی کے نمکین اجزا ہیں جو اس کو جلا کر حاصل کئے جاتے ہیں مولیاں بمعہ پتے کوٹ کر سکھالیں خشک ہونے پر جلا کر تین چند پانی ڈال کر خوب ہلائیں دوسرے دن پانی نتھار لیں پھر پانی کو دیگچہ میں خشک کرلیں پانی اڑنے کے بعد جو کچھ بر آمد ہو گا وہ کھار مولی ہو گا۔

گلقند | سفید رنگ کے تازہ پھول گلاب ایک سیر لیکر تین سیر چینی میں خوب ملیں پھر دو ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں بہترین گلقند بن جائے گی۔

گندھک مدبر | حسب ضرورت گندھک لیکر کڑچھی میں پگھلائیں پھر دو تین تہوں والے کپڑے میں سے اس طرح گزاریں کہ گندھک دودھ بھرے برتن میں گرے بس گندھک مدبر ہو جائے گی۔

لوہ چون ا | فولادی لوہا لیکر برادہ بناؤ مٹی کے کورے برتن میں ڈال کر آگ پر

رکھ کر خوب گرم کرو جب سرخ ہو جائے تلوں کے تیل میں گرادو پھر نکال کر سرخ کرکے سرکہ، انگوری میں گرائیں پھر تیز گرم کرکے گائے کے دودھ میں گرائیں نکال کر باریک پیس کر کام میں لائیں۔

نارجیل دریائی کا پیسنا | نارجیل کے ٹکڑوں کو اتنا گرم کریں کہ جلنے نہ پائیں نیم گرم ہی کوٹ لیں باریک ہو جائے گی۔

مقل کا کوٹنا | اس کو پیسنے کے لئے توے یا کراہی پر رکھ کر نرم آگ پر خشک کرکے پیس لیں۔

ادویہ مفرد کا تحفظ اور قوت تاثیر کی مدت

ان میں گوند، عصارہ، پھول، کلیاں، دودھ، پتی، پھل، بیج، شاخیں، جڑیں، چھلکے، ریشہ و داڑھی شامل ہیں ہر قسم کی گوند مثل دام الاخوائین گوند کیکر گوند کیترا۔ وغیرہ کی قوت تین برس تک رہتی ہے۔

عصارہ جات

مثل اقاقیہ رسونت، ریوند عصارہ وغیرہ کی قوت بہ نسبت گوند کے کم ہے۔

پھول کلیاں | پھل کلیاں مثل گلنار گل سرخ، گل بنفشہ، وغیرہ ایک سال تک کار آمد رہتی ہیں۔

پتے پتیاں کی مدت دو سال تک ہے۔

دودھ | شیردار اور جڑی بوٹیوں کے دودھ مثل سقمونیا، افیون، فرفیون وغیرہ کی قوت بالترتیب بیس سال، پچاس سال اور چار سال تک، قائم رہتی ہے دیگر دودھوں کی قوت تقریباً دس سال تک قائم رہتی ہے۔

روغنیات | روغن زیتون، قطران روغن کدو، گل روغن وغیرہ جو بارد در طب ہیں جلد خراب ہو جاتے ہیں ان کے برعکس روغن لونگ روغن، مالکنگنی جو [illegible]
[illegible] تک کام دیتے [illegible]

باب ششم

حقیقت مزاج اغذیہ ادویہ

قارئین خالق کل جہاں نے کوئی بھی شے چاہے وہ جمادات میں سے ہے چاہے نباتات (غذا۔ دوا) میں سے ہے چاہے حیوانات (جراثیم سے لیکر بڑے حیوانات) میں سے ہے۔ ہر ایک کو ایک عنصری طبیعت دیکر (ودیعت کرکے) پیدا کیا ہے اس عنصری طبیعت کو اطبائے نامدار جو اس غذا دوا زہر کو حاصل ہے یا ودیعت ہوا ہے مزاج کہتے ہیں۔

لہذا پھر ذہن نشین کرلیں کہ دنیا کی کوئی شے مزاج کے بغیر پیدا نہیں کی گئی یہی وجہ ہے کہ متقدمین اطبا نے ہر غذا دوا اور زہر کے مزاج مقرر کردیئے ہیں تاکہ ہم جب اور جس وقت چاہیں اپنی حسب منشا انسان کو ضرورت کے مطابق غذا، دوا، زہر کھلاکر پہلے مزاج میں کمی بیشی کرکے طبیعت کو اعتدال پر لاسکیں

عنصری مزاج کی حقیقت

آپ رہبر نظریہ مفرد اعضاء اور کلیات قانون مفرد اعضاء میں کیفیات کا باب پڑھ چکے ہوں گے جو ان کا پہلا باب ہے۔

اس باب میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے کہ دنیا کی ہر شے کیفیات کے بستہ ہونے سے معرض وجود میں آتی ہے۔

چونکہ کیفیات مفرد حالت و صورت میں اس کائنات میں نہیں پائی جاتیں بلکہ مرکب صورت میں (آگ۔ پانی۔ مٹی۔ ہوا) پائی جاتی ہیں اور ان کے امتزاج سے دنیا کی تمام چیزیں غذا، دوا، زہر بنی ہوئی ہیں اور یہ حقیقت بھی ذہن نشین کرلیں کہ ہر

غذا، دوا۔ زہر وغیرہ دو کیفیات کی حامل ہوتی ہے مثلاً جس چیز میں آگ کا عنصر زیادہ ہوگا وہ یا تو گرم خشک ہوگی یا گرم تر کیفیات (مزاج) کی حامل ہوگی اسی طرح جس شے میں پانی کا عنصر زیادہ ہوگا وہ یا تو تر گرم ہوگی یا تر سرد ہوگی بالکل اسی طرح جس شے میں ہوا کا عنصر ہوگا وہ چیز یا تو خشک سرد ہوگی یا خشک گرم ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس جس شے میں مٹی کا عنصر زیادہ ہوگا وہ چیز سرد خشک ہوگی یا خشک سرد ہوگی۔ یہی کیفیات جن سے وہ بنی ہوگی ہر غذا، دوا، زہر کے مزاج کہلاتے ہیں

مثلاً کچلہ کا مزاج خشک گرم ہے جسے قانون مفرد اعضا میں عضلاتی غدی کہا جاتا ہے۔ کچلہ کو خشک گرم یا عضلاتی غدی کہنا ہوگا کیونکہ کچلہ خشک گرم کیفیات کا بنا ہوا ہے۔

اسی طرح چالگوڑہ کو گرم خشک کہا جاتا ہے اور قانون مفرد اعضا میں اسے غدی عضلاتی کہا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ چالگوڑہ گرمی اور خشکی سے بنا ہوا ہے۔ یہی اس کا عنصری مزاج کہلاتا ہے۔

معتدل یا غیر معتدل اور غذا، دوا، زہر کی ماہیت

طبیب حضرات بعض اغذیہ ادویہ اشیاء کو معتدل کہتے اور بعض کو غیر معتدل۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شے کے ایٹم (ذرات) بدن انسان میں آہستہ آہستہ پھٹتے ہیں اور جزو بدن بنتے ہیں اس کا زیادہ حصہ فضلات کی صورت میں جسم انسان سے باہر خارج ہو جاتا ہے درجہ اوّل کی شے کہلاتی ہے اور اسے ہی غذا کا درجہ حاصل ہے ان کیفیات میں معمولی کمی بیشی ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کو معتدل اغذیہ ادویہ کہا جاتا ہے مثلاً گندم جو چنے گوبھی آلو وغیرہ۔

بعض اشیاء کے ایٹم کھانے کے فوراً بعد پھٹ جاتے ہیں لیکن جسم کو نقصان نہیں

پہنچاتے بلکہ گرم۔ سرد یا خشک و تر کر کے تقویت کا باعث بنتے ہیں ایسی اشیاء کو درجہ دوم کی ادویہ کہا جاتا ہے ان میں ایک کیفیت دوسری سے تقریباً دگنی ہوتی ہے مثلاً بادام۔ چلغوزے۔ پھٹکڑی۔ چائے۔ املی۔ آلو بخارا وغیرہ۔

بعض اشیاء کے ایٹم کھاتے ہی پھٹ جاتے ہیں جن کی کیفیات سے بدن انسان شدید متاثر ہو جاتا ہے اگر ذرا سی زیادہ مقدار میں کھالی جائیں تو جسم کو شدید نقصان یا تکلیف ہو جاتی ہے۔

ایسی ادویہ تیسرے درجہ کی ہوتی ہیں اور قریب بسم کہلاتی ہیں ان کا فضلہ تقریباً نہیں بنتا۔ اگر کچھ بنتا ہے تو وہ براہ پسینہ یا گردہ کی خارج ہوتا ہے۔

ان میں ایک کیفیت تیسرے درجہ میں دوسری پہلے یا دوسرے درجہ میں ہوتی ہے مثلاً آک کا دودھ۔ جالگوٹہ۔ مصبر۔ حنظل۔ افسنتین وغیرہ۔

بعض ادویہ کے ایٹم اس طرح پھٹ جاتے ہیں جس طرح سپرٹ اور پٹرول کو آگ دکھاتے ہیں تو آگ لگ جاتی ہے جو نہ صرف خود جلتے ہیں بلکہ ساتھ والی چیزوں کو بھی جلا دیتے ہیں۔

اگر بد قسمتی سے ذرا سی مقدار میں بدن میں داخل ہو جائے تو آناً فاناً جسم انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں ایسی ادویہ زہر کہلاتی ہیں ان میں ایک کیفیت چوتھے درجہ میں اور دوسری تیسرے یا دوسرے درجہ کی ہوتی ہے مثلاً سم الفار۔ میٹھا تیلیا افیون۔ کچلہ وغیرہ۔

ایک بہت بڑے الزام کا ازالہ

جب بھی ہم سنکھیا۔ کچلہ۔ شنگرف۔ افیون۔ میٹھا تیلیہ کا نام پڑھتے ہیں تو اس کے ساتھ "زہر ہے" لفظ لکھا ہوا پاتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

جہاں اچھی چیزیں بنائی ہیں وہاں خطرناک اور نقصان دہ اشیاء ادویہ بھی بنادی ہیں۔ جو خدا پر ایک زبردست الزام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اس نے ہر شے کو احسن تقویم بنایا ہے یعنی بہت ہی صحیح اور درست قوام پر بنایا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں رہنے دی ہے۔

لہذا ذہن نشین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی قسم کا کوئی زہر نہیں بنایا۔ اگر خدانخواستہ سنکھیا۔ کچلہ۔ شنگرف۔ افیون۔ میٹھا تیلیہ وغیرہ زہر ہوتے اور جسم انسان میں داخل ہوتے ہی اسے ہلاک کردیتے تو ان کا استعمال کسی صورت ممکن نہ ہوتا۔ اگر انہیں استعمال کرنا ممکن ہوتا تو کسی انسان یا حیوان کو ہلاک کرنے کے لیے ہی استعمال کیا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں۔ بلکہ یہ ایک زبردست غلط فہمی ہے۔

اس قسم کی ادویہ جنہیں ہم زہر کہتے ہیں روزانہ سیروں کے حساب سے مخلوقِ خدا کو کھلا کر مستفید کیا جارہا ہے۔

ہومیوپیتھک کی مشہور ادویہ کی بنیاد اس قسم کی زہریلی ادویہ پر قائم ہے اور انہیں بے دھڑک استعمال کیا جارہا ہے بلکہ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ہومیوپیتھک ادویہ نقصان نہیں دیتیں۔

وید حکیم لوگ روزانہ انہیں مناسب مقدار میں ضرورت کے مطابق کھلا کر دکھی انسان کے امراض کا قلع قمع کررہے ہیں۔

انہیں زہر کہنے کی وجہ

قارئین سم الفار۔ افیون۔ کچلہ۔ میٹھا تیلیا وغیرہ کو زہر صرف اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہیں استعمال کرنے والا معالج زیادہ مقدار میں نہ کھلا بیٹھے۔ کھلاتے وقت ان کی مقدار خوراک کو ذہن نشین رکھے انتہائی احتیاط اور محتاط ہوکر صحیح مقدار خوراک پر کھلاتے ہیں کیونکہ یہ چوتھے درجہ کی ادویہ ہیں۔ ان کے ایٹم پھٹتے ہی وہ کیفیات یکدم نکل آتے ہیں جن سے یہ بنی ہوئی ہیں۔ اگر

ضرورت کے مطابق مقدار خوراک کو مدنظر رکھتے ہوئے کھلائی جائیں تو پرانے سے پرانے اور عسر العلاج امراض کو جڑ سے چند منٹوں سے لیکر چند گھنٹوں یا دنوں میں ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتی ہیں۔

اگر خدانخواستہ زیادہ مقدار میں کھلائیں جائیں گی تو ہلاک کر دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کام ہے

بغیر ضرورت ہر شے زہر ہے

قارئین یہ حقیقت ہے جس چیز کی بدن انسان کو ضرورت ہے اگر وہ ضرورت کے مطابق مل جائے تو وہ چاہے حکما کی زبان میں زہر ہے لیکن مریض کے لئے آبِ حیات سے کم نہیں۔

لیکن اگر کسی چیز کی بدنِ انسان کو ضرورت نہیں ہے تو وہ چاہے آبِ حیات ہی کیوں نہ ہو وہ اس کے لئے زہر بن سکتی ہے۔

مثلاً پانی جس کا نام صفات اعلیٰ کی وجہ سے آبِ حیات ہے پیدائش سے لے کر مرتے دم تک پیا جاتا ہے۔ جب بدنِ انسان کو اس کی ضرورت نہ ہو تو اس کا استعمال زہر بن جاتا ہے۔

جیسے جب کوئی حیوان یا انسان ہلاک ہو جائے تو اس وقت اسے پانی کی کی ضرورت نہیں رہتی۔ تجربہ اگر شدید تکلیف میں اسے پانی پلانے کے لئے دیا جائے تو وہ پانی دیکھتے ہی ڈر کر دور بھاگتا ہے۔ اور کہتا ہے اسے میرے پاس نہ لاؤ۔ مجھے اسے قریب لانے سے تکلیف ہوتی ہے۔

کتا یا کوئی جانور جب ہلکنے کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہوتا ہے اور اس کی تکلیف دیکھی نہیں جاتیں تو لوگ اس پر پانی ڈال دیتے ہیں جس سے فوراً مر جاتا ہے۔ لہذا

لہٰذا مندرجہ بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر شے انسان کے لئے ضرورت کے وقت مقدار خوراک پر مفید ہے لیکن اگر اس کی بدن انسان کو ضرورت نہیں تو اچھی سے اچھی شے بھی زہر بن جاتی ہے۔

ہر غذا دوا مرکب کیفیات و مزاج کی حامل ہے

اکثر طبی کتب میں ادویہ کے متعلق تاثیر کے لحاظ سے درجہ بندی کی گئی ہوتی ہے اور لکھا ہوتا ہے کہ گرم درجہ اول۔ گرم درجہ دوم۔ گرم درجہ سوم اور گرم درجہ چہارم اسی طرح کسی اور دوا کے متعلق لکھا ہوتا ہے کہ خشک درجہ اول۔ خشک درجہ سوم خشک درجہ چہارم اسی طرح درجہ اوّل۔ تر درجہ دوم۔ تر درجہ چہارم وغیرہ لیکن کسی دوا کو صرف گرم۔ سرد۔ تر نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ قدرت نے ہر دوا کو دو کیفیات سے مرکب کر کے بنایا ہوا ہے۔ لہٰذا جب کبھی کسی دوا غذا کا مزاج اور اس کا درجہ لکھنا ہوگا تو یوں لکھا جائے گا۔ کہ فلاں دوا گرم پہلے درجہ میں اور خشک دوسرے درجہ میں ہوگا۔ اسی طرح کوئی دوا گرم دوسرے یا تیسرے درجہ میں تو اس کی دوسری کیفیت اول یا چہارم درجہ میں ہے۔

قانون مفرد اعضاء چونکہ ہر غذا دوا کو مزاج کے تحت بالاعضاء پیش کرتا ہے۔ اس لئے کسی گرم خشک دوا کو غدی عضلاتی لکھتا ہے جس سے ایک طرف کسی دوا کا مزاج اور اس کی کیفیات کے درجے معلوم ہو جاتے ہیں دوسری طرف یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دوا کسی مفرد حیاتی عضو کو کیمیائی یا مشینی طور پر تیز کرتی ہے۔

اب چند ادویہ کے مزاج اور درجے قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کے مطابق پیش خدمت ہیں۔

ادویہ بالحاظ مزاج و درجہ بانظریہ مفرد اعضاء

(1) اعصابی غدی اغذیہ (تر گرم)[1] — بھنڈی۔ تخم خربوزہ۔ تل۔ توت۔ چربی۔ شریفہ۔ حلوہ گندم شلجم۔ کدو۔ نارجیل۔ گنا۔ کیلا۔ چینی۔ اروی کڑ یا پتے

اعصابی غدی ادویہ (تر گرم)[2] — ریشم۔ اسگند۔ الائچی خورد۔ املتاس۔ ریسا السوس دھنیا۔ زہر مہرہ۔ اسپستان۔ ستاور۔ سہاگہ۔

اعصابی غدی ادویہ (تر گرم)[3] — ریٹھہ۔ بندال ڈوڈھ۔ کہربا۔ گلو۔ کنگھی۔ لوبان۔ سربھوکا۔ دودی۔ چنبلی۔ سقمونیا۔

اعصابی غدی ادویہ (تر گرم)[4] — آک کا دودھ۔ سوتا مکھی۔ کدو تلخ۔ مروڑ پھلی مشک خالص۔

(2) اعصابی عضلاتی اغذیہ (تر سرد)[1] — اروی۔ اسبغول۔ انار شیریں۔ تخم کدو۔ توت سیاہ۔ تربوز۔ جو۔ دودھ بھینس۔ کھیرا۔ چاول

اعصابی عضلاتی ادویہ (تر سرد)[2] — تالمکھانہ۔ تخم تربوز۔ گوند کیکر۔ تخم خیارین۔ تخم کاسنی۔ سمندر سوکھ۔ سدا سہاگن۔ سہدیوی موصلی سفید۔

اعصابی عضلاتی ادویہ (تر سرد)[3] — کافور۔ گل روغن۔ ہیدانہ۔ بالنگو۔ قلمی شورہ کاہو۔ صندل۔ چھوٹی موئی۔

اعصابی عضلاتی ادویہ (تر سرد)[4] — مٹھا تیلیا۔ اجوائن خراسانی۔ قلعی۔ نقرہ کافور

(3) عضلاتی اعصابی اغذیہ (خشک سرد)[1] — آلو بخارا۔ کچا آم۔ آملہ۔ باجرہ۔ انار ترش لوکاٹ۔ بینگن۔ جوار۔ سیب۔ سنگترہ

ٹنکر قندی - مالٹ کنوں - لسی دہی -

عضلاتی[2] اعصابی[2] ادویہ (خشک سرد)
افاقیا - املی - گل ببول - ہلیلہ - پوست انار پھٹکڑی - زرشک - سپاری - سنگھاڑہ - کاکڑا سنگھی -

عضلاتی[3] اعصابی[3] ادویہ (خشک سرد)
خشخاش - اسرب - حجر الیہود - سلاجیت ہیرا کسیس - جلاپہ - ست لیموں -

عضلاتی[4] اعصابی[4] ادویہ (خشک سرد)
سنکھیا - پوست خشخاش - دھتورہ - سفیدہ مور - افیون - الماس - خراطین

(4) عضلاتی[1] غدی[1] اغذیہ (خشک گرم)
السی - انارمیٹھا - چنا - سبوس گندم - شراب کبوتر - چھوہارے - اخروٹ - چلغوزے - پیاز کی چٹنی -

عضلاتی[2] غدی[2] ادویہ (خشک گرم)
اسطخودوس - انجیر - بابچی - خاکستی - خرما مالکنگنی - دارچینی - خولنجان - سنبل الطیب عنبر - لونگ - بیج پھل -

عضلاتی[3] غدی[3] ادویہ (خشک گرم)
اہہل - اندرائیں (تمہ) معیر (ایلوا) بیربوٹی - جلوتری - جائفل - جدوار - چرائتہ زعفران - بارسنگا -

عضلاتی[4] غدی[4] ادویہ (خشک گرم)
ازراقی (کچلہ) دارچکنا - رسکپور - بندال ڈیوڈے

(5) غدی عضلاتی اغذیہ (گرم خشک)
بیٹر - خوبانی - گوشت مرغ - تارا میرا - سرسوں کا ساگ - میتھی کا ساگ - لہسن - ادرک مربہ ادرک

غدی[2] عضلاتی[2] ادویہ (گرم خشک)	اجوائن دیسی۔ اساروں۔ بادرنجبویہ۔ تگر رائی۔ کٹائی خورد۔ کالی زیری۔
غدی[3] عضلاتی[3] ادویہ (گرم خشک)	افسنتین۔ جگنو۔ حلتیت (ہینگ)۔ رسونت۔ کباب چینی۔ گھونگچی۔ گھیکوار۔
غدی[4] عضلاتی[4] ادویہ (گرم خشک)	تیلنی مکھی۔ جمال گوٹہ (حب سلاطین) ہڑتال ورقیہ پارہ۔ سانپ کا زہر اور سانپ۔
(6) غدی[1] اعصابی[1] اغذیہ (گرم تر)	آم شیریں۔ انگور شیریں۔ اونٹ کٹارا۔ بادام شیریں پستہ۔ چلغوزہ۔ ادرک۔ شہد۔ گوشت بکری روغن زیتون۔
غدی[2] اعصابی[2] ادویہ (گرم تر)	انیسر ہلدی۔ افتیمون۔ بارود۔ سونف۔ فلفل دراز فلفل سیاہ۔ پیٹھ کنڈا۔ ہلدی۔ تسکر تبحال۔ سنا مکی۔ پنبہ دانہ
غدی[3] اعصابی[3] ادویہ (گرم تر)	اخروٹ۔ بندق (ریٹھا) بیروزہ۔ ریٹھا۔ روغن تارپین۔ سنا مکی۔ پھکنڈا۔
غدی[4] اعصابی[4] ادویہ (گرم تر)	ہڑتال ورقیہ۔ آب لہسن۔ رسکپور جدوار خطائی

فہرست ضمیمہ خواص المفردات حصہ سوم

مجدد طب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی کے شاگرد رشید

الحاج حکیم محمد یٰسین دنیا پوری

کی قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی جانیوالی نایاب کتب

- تحقیقات ادویہ سازی
- تحقیقات تشریح اعضائے انسان
- تحقیقات امراض نسواں
- تحقیقات امراض معدہ و امعاء
- تحقیقات خواص المفردات (عضلاتی)
- تحقیقات خواص المفردات (غدی)
- تحقیقات خواص المفردات (اعصابی)
- تحقیقات اسرار النبض
- تحقیقات امراض قلب و عضلات
- تحقیقات امراض دماغ و اعصاب
- تحقیقات امراض جگر و غدد
- تحقیقات طبی اصطلاحات
- تحقیقات امراض اطفال
- تحقیقات علم الامراض
- میرا مطب (کلاں)
- رہبر نظریہ مفرد اعضاء
- تعارف قانون مفرد اعضاء
- سوانح حیات استاد صابر ملتانی
- مجربات قانون مفرد اعضاء
- دستور علاج بالمفرد اعضاء
- کلیات قانون مفرد اعضاء
- غذا سے علاج
- تپ دق و سل
- نظریہ مفرد اعضاء اور دمہ
- نظامات جسم
- علم المجربات تاریخ طب و اطباء
- چارٹ امراض وعلامات و علم الادویہ
- چارٹ مبادیات انسان و مجربات

ملنے کا پتہ (۱) یٰسین دواخانہ و طبّی کتب خانہ دربار ہوٹل لاہور
(۲) یٰسین طبّی خانہ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع لودھراں فون 2773